شیر دل

ایم۔ اے راحت

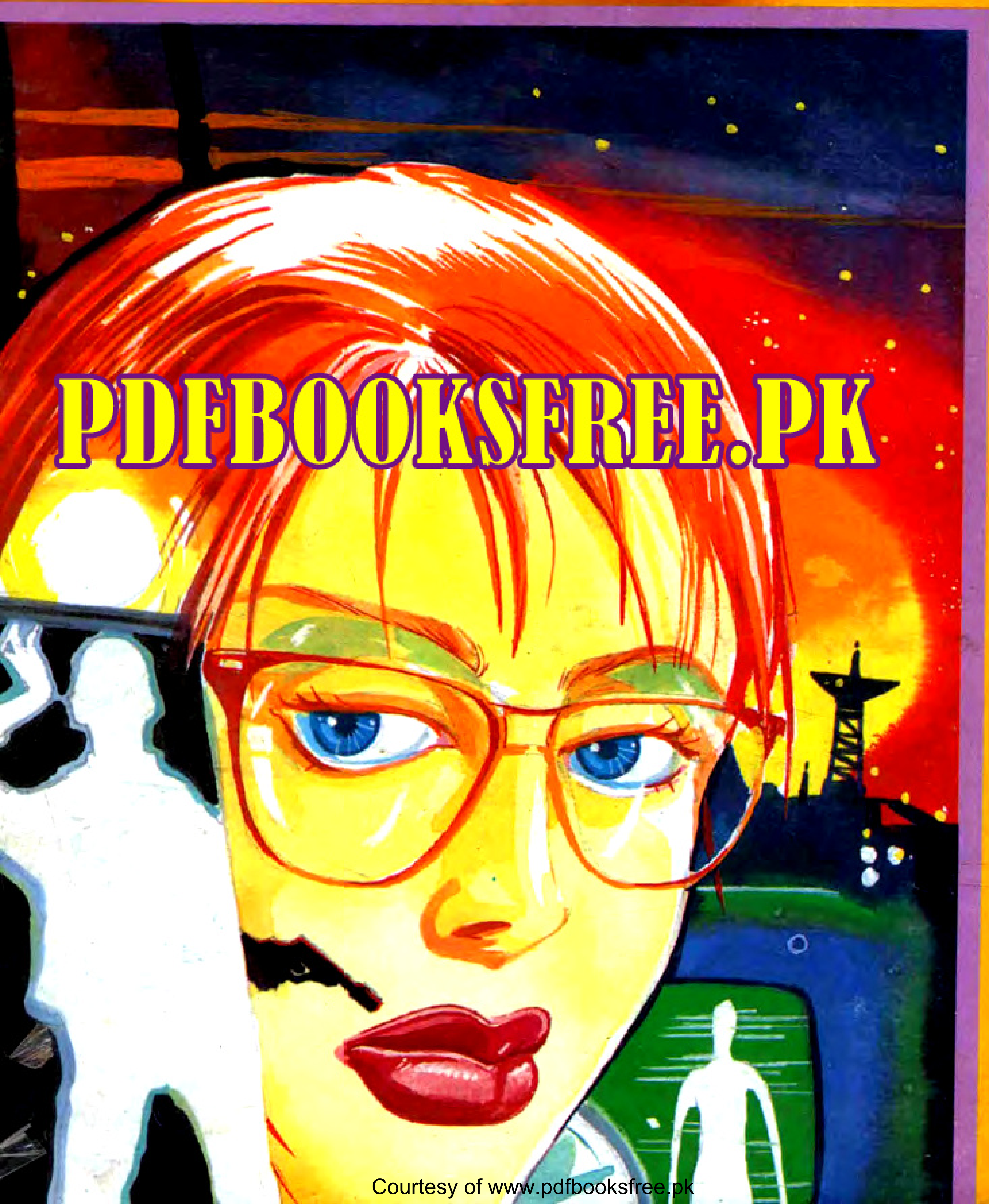

PDFBOOKSFREE.PK

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

3

شیر دل

ایم اے راحت

مقبول اکیڈمی سرکلر روڈ چوک اردو بازار لاہور

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

رات ہوگئی اور میں اپنی خوابگاہ میں آ گیا لیکن میں نے احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا تھا۔ رات کو میں پرنس گوتم کا جسم چھوڑ دیتا تھا اور اس کی وجہ یہی تھی کہ میں ہر چیز سے محتاط رہنا چاہتا تھا۔ یہ اندازہ تو مجھے ہو چکا تھا کہ پرنس گوتم کا جسم اپنی تمام تر غذا حاصل کرنے کے بعد قائم و دوائم ہے اور اس میں کوئی تبدیلی رونما نہیں ہوئی تھی۔ پتا نہیں اس کا اندرونی نظام کیا تھا یہ تو کوئی ڈاکٹر ہی بتا سکتا تھا لیکن یہ انوکھا تجربہ میری زندگی میں بڑی اہمیت رکھتا تھا۔ پتا نہیں اس کا اصل مقصد کیا تھا۔ میں نے اپنے لئے وہی جگہ منتخب کر لی جہاں میں آرام کیا کرتا تھا۔ پرنس گوتم کا بے جان بدن چادر اوڑھے ہوئے بستر پر دراز تھا، رات کا نجانے کون سا پہر تھا کہ اچانک ہی مجھے کچھ آہٹیں محسوس ہوئیں، میرے لئے نیند بھی ایسے ضروری نہیں تھی جیسے میری پرچھائیں کو خوراک یا دوسری آسائشیں، چنانچہ ان آہٹوں پر میں چونک پڑا۔ ظاہر ہے نگاہ دروازے کی جانب ہی اٹھنی تھی سو میں نے دروازک کی طرف دیکھا اور یہ دیکھ کر میں ایک دم سے سنبھل گیا اور رینگتا ہوا ایک دیوار سے آلگا تھا۔ دروازہ آہستہ آہستہ کھل رہا تھا۔

میں سنسنی خیز نگاہوں سے دروازے کو دیکھنے لگا۔ پھر دروازے سے دو پاؤں نمودار ہوئے اور اس کے بعد ایک لمبا تڑنگا آدمی میرے سامنے آ گیا، اس نے اپنے چہرے پر کپڑا لپیٹا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک تیز دھار خنجر چمک رہا تھا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

وہ خوفناک ارادے سے آگے بڑھتا ہوا گوتم کی مسہری تک پہنچا۔ چند لمحے اسے دیکھتا رہا۔ اسکے بعد اس نے برق رفتاری سے گوتم کے بدن پر پڑی چادر کھینچی اور اس کا ہاتھ بلند ہوا۔ پھر اس کے بعد دوسرا وار کیا۔ پھر تیسرا اور چوتھا گوتم کے سینے میں اس نے خنجر کے کئی وار کئے اور پھر حیران نگاہوں سے خنجر کو دیکھنے لگا جو بے داغ تھا۔ چمکدار خنجر کتنی بار گوتم کے جسم میں داخل ہوا تھا لیکن نہ تو گوتم کے بدن میں جنبش ہوئی تھی اور نہ ہی اس نے چیخنے اور تڑپنے کی کوشش کی تھی۔ یہ بات حملہ آور کے لئے شدید حیرتناک تھی۔ اس نے خنجر کو آنکھوں کے قریب کر کے دیکھا۔ پھر گوتم کا چہرہ دیکھا اور دوسرے لمحے میرے کانوں میں ایک گھن گرج چیخ ابھری اور میں نے حملہ آور کو واپس بھاگتے ہوئے دیکھا۔ میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ یہ ایک دلچسپ مرحلہ تھا، پھر بھلا میں حملہ آور کے پیچھے کیوں نہ دوڑتا، اب یہ دیکھنا تھا کہ گوتم کے قتل کی یہ دوسری سازش کس رنگ میں لی جاتی ہے، کیونکہ سازشیوں کو بہرحال ناکامی کا سامنا کرنا پڑا تھا۔

میں حملہ آور کا تعاقب کرتا رہا۔ تھوڑی ہی دور پہنچنے کے بعد اس نے اپنے چہرے سے کپڑا کھول لیا اور میں نے اس کی صورت دیکھ لی۔

یہ وہی شخص ہیرا تھا جس کے ذریعے ہری داس نے ان چاروں لاشوں کو ٹھکانے لگوایا تھا۔ ہیرا دوڑتا ہوا ہری داس کی رہائش گاہ کی جانب ہی جا رہا تھا، وہ آندھی اور طوفان کی طرح ہری داس کے کمرے میں داخل ہو گیا...... اندر کمرے میں روشنی تھی۔ ہری داس کے ساتھ ساتھ موہن داس بھی تھا اور دونوں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔

ہیرا کے ساتھ میں بھی دوڑتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔ دونوں نے اسے اس عالم میں دیکھا تو چونک پڑے...... ہری داس نے تند نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

''کیا ہوا ہیرا، کیا بات ہے؟''

ہیرا کا سانس سینے میں نہیں سما رہا تھا غالباً اس پر خوف بھی سوار تھا۔ اس نے اپنے سانس کو قابو میں کرنے کی کوشش کی اور کہا۔

''مہاراج...... مہاراج...... مہاراج......''

''مہاراج کے بچے، منہ سے پھوٹتا کیوں نہیں کیا بات ہے؟''

''ہے بھگوان، ہے بھگوان......!''

''کیا شامت آ گئی ہے؟''

''یہ دیکھو مہاراج یہ دیکھو۔'' ہیرا نے خنجر سامنے کر دیا۔ اور ہری داس اور موہن داس نے اس خنجر کو دیکھا۔

''کیا ہوا اس کو؟''

''مہاراج اس پر خون لگا ہے......''

''تیری آنکھیں پھوٹ گئی ہیں کیا......''

''نہیں مہاراج۔ ہم نے جیتی آنکھوں سے جو کچھ دیکھا ہے آپ بھی دیکھ لو۔''

''ٹھہر میں تجھے بتاتا ہوں۔'' ہری داس نے کہا اور دیوار کی جانب بڑھ گیا پھر اس نے دیوار سے چمڑے کا چابک اتار لیا تھا۔ وہ خونخوار نظروں سے ہیرا کو دیکھ رہا تھا۔ ہیرا نے کہا۔

''نہیں مہاراج ہمارا کیا دوش ہے بھلا اس میں آپ اس خنجر کو دیکھوں اس پر ذرا بھی خون نہیں لگا جبکہ ہم نے چھ مرتبہ اسے راج کمار گوتم کے سینے میں اتارا ہے۔''

ہری داس اور موہن داس اس کی باتیں سمجھنے کی کوشش کرنے لگے۔ پھر ہری داس نے چونک کر کہا۔

''کیا بکواس کر رہا ہے؟''

''بھگوان کی سوگند مہاراج وہ تو...... تو ایک بے جان بدن تھا۔ ہم خنجر بھونکتے رہے، مگر نہ تو اس میں کوئی جنبش ہوئی نہ وہ چیخے نہ وہ تڑپے اور نہ ہی مہاراج خون نکلا...... بھگوان کی سوگند آپ خود چل کر دیکھ لو۔''

''کیا بکواس کر رہا ہے یہ؟'' موہن داس نے ہری داس سے کہا۔

''پتا نہیں پتا جی!''

''ارے ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ آج تک کبھی وہ کیا ہے جو

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

آپ نے نہ کہا ہو یا آج تک کبھی آپ سے جھوٹ بولا ہے۔" ہیرا کے لہجے میں جھنجلاہٹ پیدا ہوگئی۔

"لیکن جو بکواس تو کر رہا ہے وہ ہماری سمجھ میں نہیں آ رہی۔"

"سمجھ میں نہیں آ رہی تو خود چل کر دیکھ لو۔"

"کیا دکھانا چاہتا ہے تو......!"

"ہم نے جو کچھ کہا ہے اس کا مطلب نہیں سمجھے آپ۔"

"ہاں نہیں سمجھے۔"

"یہ خنجر ہم نے چھ مرتبہ بھونکا ہے گوتم مہاراج کے سینے میں اور اس کے خون نہیں نکلا وہ تو......وہ پہلے سے مرے ہوئے تھے۔"

"گوتم!"

"ہاں"

"ہری داس تم جا کر دیکھو۔ بلکہ چلو چلو میں بھی چلتا ہوں۔ حالانکہ یہ جدوجہد غلط ہے ہیرا۔ تو خنجر چھپا لے اور سنو اگر راستے میں ہمیں کوئی مل جائے تو ہمیں یہی کہنا کہ ہیرا نے پرنس گوتم کے چیخنے کی اطلاع دی ہے اور ہم یہ دیکھنے جا رہے ہیں کہ پرنس گوتم کے چیخنے کی وجہ کیا ہے، سمجھ رہا ہے نا تو!"

ہری داس نے ہیرا سے کہا۔

"ہاں سمجھ رہا ہوں۔"

پھر وہ تینوں وہاں سے واپس چل پڑے۔ مجھے اس تمام کھیل میں بڑا لطف آ رہا تھا اور میں سمجھ رہا تھا کہ ان لوگوں کی حالت خراب ہوگئی ہے۔ واقعی ایک دلچسپ مرحلہ تھا اور ان کے ساتھ یہ سب کچھ ہونا ہی چاہئے تھا۔ چنانچہ میں بھی ان کے پیچھے پیچھے چلتا ہوا آخر کار پرنس گوتم کے کمرے میں داخل ہوگیا۔

پرنس گوتم کا بدن اسی طرح پڑا ہوا تھا، دونوں نے آگے بڑھ کر اسے دیکھا۔ سینے پر ظاہر ہے خنجر کے نشانات انہیں بھی نظر آ گئے ہوں گے لیکن خون کا ایک قطرہ بھی باہر نہیں نکلا

تھا۔ میرے لئے بھی میرے تجربے میں اضافہ ہوا تھا وہ لوگ دیکھتے رہے پھر ہری داس نے باپ سے کہا۔

"پتا جی کیا ہے یہ سب کچھ؟"

"پپ...... پتا نہیں۔"

"یہ کیسے مر گیا؟"

"پتا نہیں۔"

"پتا جی کوئی بہت بڑی گڑبڑ ہوئی ہے، بہت ہی بڑی گڑبڑ۔"

"گڑبڑ کے بچے بتا اب کیا کریں۔"

"میری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا۔" ہری داس نے کہا اور موہن داس چند لمحے سوچتا رہا، پھر اس کے بھی منہ سے آہستہ سے آواز نکلی۔

"ہرے رام، ہرے رام آ جا۔" اور اس کے بعد وہ واپس چل پڑے۔ میں بھی ان لوگوں کے پیچھے ہی لگا ہوا تھا۔ بیچارے گوتم کے جسم کے بارے میں تو علم تھا لیکن اب کیا ہوگا، یہ دیکھنا چاہتا تھا، ایک بار پھر وہ اسی کمرے میں آ گئے جہاں سے نکل کر وہاں تک گئے تھے، ہری داس نے کہا۔

"پتا جی، میرے حواس تو اب جواب دیتے جا رہے ہیں۔"

"میری کیفیت بھی تجھ سے الگ نہیں ہے۔"

"یہ کیا ہے؟"

"پپ...... پتا جی مجھے یوں لگتا ہے جیسے پرنس گوتم پہلے ہی مر چکا ہو اور...... اور یہ اس کی آتما ہو۔"

"کیا بکواس کر رہا ہے، ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟" موہن داس نے پھنسے پھنسے لہجے میں کہا۔

"تو پھر آپ بتائیے پتا جی......"

"مم...... میں کیا بتاؤں۔"

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

”جو کچھ میں کہہ رہا ہوں پتا جی مجھے تو وہی سچ لگتا ہے۔“

”یہ کیسے ہوسکتا ہے، آتما اتنی شانت تو نہیں ہوتی۔“

”کچھ سمجھ میں نہیں آتا پتا جی، کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔“

پھر وہ لوگ اسی طرح کی باتیں کرتے رہے تھے۔ ہیرا کو واپس بھیج دیا گیا تھا اور وہ اپنے طور پر یہ فیصلے کر رہے تھے کہ اب انہیں کیا کرنا چاہئے۔ لیکن دونوں کسی نتیجے پر نہیں پہنچ پا رہے تھے۔ میں نے سوچا کہ اب اس سے زیادہ یہاں رکنا بے مقصد ہی ہے۔ یہ لوگ بھٹکے ہوئے ہیں، ویسے میں اس امید پر کافی دیر تک وہاں رکا رہا تھا کہ شاید وہ لوگ ہریش کے بارے میں کوئی گفتگو کریں لیکن انہوں نے ایسی کوئی بات نہیں کی تھی۔ چنانچہ میں کمرے سے باہر نکل آیا۔ میرے ذہن میں یہ خیال بھی تھا کہ اب ذرا گوتم کا جائزہ بھی لے لوں۔ چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد میں کمرے میں واپس پہنچا میں نے گوتم کے جسم کے ان نشانوں کا جائزہ لیا جو خنجر کے نشان تھے ایک خوف میرے دل میں جاگزیں ہوگیا۔ وہ یہ کہ اب اگر اس جسم میں داخل ہونے کی کوشش کروں تو خنجر کے یہ زخم کہیں مجھے نقصان نہ پہنچائیں۔ اس کے سلسلے میں تجربہ کر لینا بے حد ضروری تھا اور میں نے اس کے لئے ایک طریقہ کار بھی منتخب کیا تھا۔ میں نے سوچا تھا کہ پہلے بائیں طرف سے اسکے جسم میں داخل ہو کر فوراً ہی دائیں طرف سے باہر نکل جاؤں۔ اس دوران یہ احساس ہوجائے گا کہ کیا صورت حال رہی تاکہ بعد میں فیصلہ کرنے میں مشکل نہ ہو، کہیں یوں نہ ہو کہ میں اس جسم میں قید ہو کر خود اپنی زندگی بھی کھو بیٹھوں۔ چنانچہ پہلی بار میں نے برق رفتاری سے یہی عمل کیا، میں اس کے بدن میں داخل ہوا اور داہنی سمت سے باہر نکل گیا لیکن کوئی احساس نہیں ہوا تھا، دوسری بار میں نے تھوڑا سا وقفہ دیا۔ تیسری بار اس سے کچھ زیادہ وقفہ اور پھر مجھے اطمینان ہوگیا کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے چنانچہ میں نے اس کے جسم میں رک کر اسے دیکھا۔ اس کے بدن میں داخل ہونے کے باوجود اس کے زخموں سے خون نہیں بہا تھا کیونکہ جسم تو بہرحال جسم ہی تھا اس سے مجھے کچھ تجربات بھی حاصل ہوئے تھے۔ بہتر طور یہ تو زندگی کا سب سے دلچسپ مرحلہ تھا اسکے بعد میں مطمئن ہوگیا، میں جانتا تھا کہ ہری داس

اور موہن داس سخت متجسس ہوں گے کہ صبح کو کیا ہوتا ہے اور مجھے اپنے اس خیال کی تصدیق بھی ہوگئی کیونکہ جیسے ہی میں اپنے کمرے سے باہر نکلا میں نے کاریڈور کے آخری سرے پر ان دونوں باپ بیٹوں کو دیکھا جو وہاں کھڑے ہوئے میرے کمرے کی جانب ہی دیکھ رہے تھے، جیسے ہی میں باہر نکلا انہوں نے دوڑ لگا دی تھی۔ میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی لیکن بہرحال میں ابھی ان پر کچھ ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا۔ میں معمول کے مطابق پشپاوتی کے کمرے میں پہنچ گیا۔ میں جانتا تھا وہ میرا انتظار کر رہی ہوگی، پھر باقی وقت پشپاوتی کے ساتھ ہی گزارا تھا، میرے ذہن میں تجسس تھا اور میں جاننا چاہتا تھا کہ اب ہری داس اور موہن داس پر کیا بیت رہی ہے۔ پھر تمام معمولات سے فارغ ہونے کے بعد دن کو ساڑھے گیارہ بجے کے قریب میں نے موہن داس اور ہری داس کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو پتا چلا کہ دونوں باپ بیٹے کہیں گئے ہوئے ہیں۔ ”جہنم میں جائیں!“ میں نے دل ہی دل میں کہا، آج میں اپنے طور پر ہریش کے بارے میں کچھ کرنا چاہتا تھا ویسے بھی ان معاملات کو زیادہ طوالت دینا اب ممکن نہیں تھا کچھ نہ کچھ کرنا تھا اس بارے میں چنانچہ میں خاصی دیر تک سوچتا رہا پھر وہاں سے نکل آیا یہ بھی اچھا تھا کہ ہری داس یا موہن داس اس وقت موجود نہیں تھے۔ ہوسکتا ہے وہ میرا تعاقب کرنے کی کوشش کرتے چنانچہ میں وہاں سے چل پڑا۔ گھوڑے پر بیٹھ کر میں خاصی دیر تک مختلف علاقوں میں گھومتا رہا۔ اب میں اس آبادی سے اچھی خاصی واقفیت حاصل کر چکا تھا، نجانے کہاں کہاں مارا مارا پھرتا رہا اس کے بعد اچانک ہی جگ راج کا خیال آیا تھا اور اس وقت میں اپنی سوچ کی اس ذہانت پر خود بھی خوش ہوا تھا، جگ راج یقینی طور پر مجھے تفصیلات بتا سکے گا، چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد میں وہاں پہنچ گیا جہاں جگ راج رہتا تھا۔ نندی نظر نہیں آئی تھی اس معصوم لڑکی کا تصور بھی میرے ذہن میں تھا لیکن میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ ابھی کسی کو اس بارے میں کچھ نہیں بتاؤں گا۔ یہاں تک کہ نندی تک کو نہیں، پھر مجھے جگ راج مل گیا۔ وہ مجھے دیکھ کر دونوں ہاتھ جوڑتا ہوا میرے پاس آ گیا تھا اس نے میرے پاؤں چھوتے ہوئے کہا۔

”اتنا بڑا مان دے رہے ہیں، مہاراج آپ ہمیں کہ ہم سمجھ نہیں پا رہے، آج دوسری

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بار آپ ہمارے پاس آئے ہیں۔"

"بس ایسے ہی جگ راج تم سے باتیں کرنے کو دل چاہ رہا تھا۔" میں نے کہا۔

"بھگوان آپ کو زندہ سلامت رکھے۔ سنسار کے سارے سکھ آپ کو مل جائیں، غریب کو بڑی عزت دے رہے ہیں آپ۔"

"جگ راج ہریش بھی تو یہاں آتا رہا ہوگا۔" میرے اس سوال پر جگ راج نے گردن جھکا لی اور بولا۔

"ہاں مہاراج وہ نندی سے ملنے آتے تھے۔"

"جگ راج تم نے یہ نہیں سوچا کہ ہریش اور نندی کا کیا ہوگا؟"

"سب کچھ سوچا تھا مہاراج، ساری باتیں کی تھیں ہریش جی مہاراج سے۔"

"کیا کہتا تھا وہ اس بارے میں؟"

"کہتا تھا کہ کچھ بھی ہو جائے ماتا جی کو منانے کی کوشش کرے گا اور اگر ماتا جی بالکل ہی نہ مانی تو پھر محل چھوڑ دے گا نندی کے لئے۔" میں تھوڑی دیر سوچتا رہا پھر میں نے کہا۔

"جگ راج تم کیا کرتے ہو؟"

"بس مہاراج اس باغ کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔"

"رہنے کی جگہ کتنی ہے تمہارے پاس۔"

"وہ سامنے جھونپڑی ہے مہاراج۔"

"اور ملنا جلنا کس کس سے ہے؟"

"ہمارا ملنا جلنا کس کس سے ہوگا مہاراج، مہینوں بیت جاتے ہیں، بس ہم دونوں باپ بیٹی ہیں، بیٹی کے من کو بھی بھگوان نے روگ لگا دیا ہے کبھی سیدھی باتیں کرتی ہے اور کبھی الٹی، مہاراج کیا کریں بے غیرت نہیں ہیں ہم، پر بھگوان کا کھیل ہی ایسا ہوتا ہے کہ کبھی کبھی منش وہ نہیں رہتا جو وہ ہوتا ہے۔"

"ہاں یہ بات تو ٹھیک کہہ رہے ہو تم بہرحال اچھا ایک بات بتاؤ جگ راج۔"

"جی مہاراج۔"

"یہ کانسی کے ٹاپو پر جانے کا راستہ کون سا ہے۔"

"کانسی کے ٹاپو پر؟"

"ہاں"

"مہاراج ہرن منڈل گھاٹ سے کانسی کے ٹاپو پر چلے جاتے ہیں پر آپ یہ کیوں پوچھ رہے ہیں۔"

"تمہیں معلوم ہے کہ میں بہت عرصے ولایت میں رہا ہوں۔"

"معلوم ہے مہاراج۔"

"بہت سے راستے بھول گیا ہوں میں۔"

"نہیں مہاراج ایسی تو کوئی بات نہیں ہے، یہاں سے فاصلہ ہی کتنا ہے ہرن منڈل گھاٹ کا آپ چلو ہمارے ساتھ ہم بتائے دیتے ہیں آپ کو۔"

"مگر یہ بتاؤ گھاٹ سے ٹاپو تک کیسے جایا جا سکتا ہے۔"

"گھاٹ پر تو کشتیاں ہوتی ہیں مہاراج آپ کسی بھی کشتی والے سے کہیں گے وہ آپ کو پہنچا دے گا، بھلا کسی کی مجال ہے جو آپ کو منع کر سکے۔"

"اچھا اچھا وہاں کشتیاں ہوتی ہیں۔"

"ہاں مہاراج۔"

"مگر یہ کشتیاں وہاں کیوں ہوتی ہیں۔"

"کشتیاں مچھلیاں پکڑنے والوں کی ہوتی ہیں مہاراج۔ وہ عام طور پر مسلمان ہوتے ہیں، ویسے گھاٹ پر مہاراج کی کشتی بھی ہوتی ہے۔"

"تم مجھے راستہ بتاؤ۔"

"چلیے مہاراج۔" اس نے کہا اور میں نے اپنا گھوڑا ساتھ لے لیا لیکن جگ راج کے ساتھ میں پیدل ہی چلا تھا میں نے بھی اس دوران یہ ندی دیکھی تھی۔ خاصا وسیع پاٹ تھا اس کا اور بہت چوڑی چکلی ندی تھی لیکن روانی زیادہ تیز نہیں تھی غالباً اس علاقے سے وہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ذرا بلندی سے گزرتی تھی اور کافی دور تک ساکن ہی چلی جاتی تھی پھر جس جگہ کو اس نے ہرن منڈل گھاٹ بتایا وہاں پہنچ کر میں نے اس سے کہا۔

"تمہارا شکریہ جگ راج اب تم واپس چلے جاؤ، خبردار میرے بارے میں کسی سے کچھ نہ کہنا۔"

"جی مہاراج آپ کا جو حکم، کسی سے کچھ نہیں کہیں گے۔" جب وہ چلا گیا تو میں نے اطراف میں نگاہیں دوڑائیں، دور دور تک درخت اور جنگل بکھرے ہوئے تھے، بڑے بڑے گھنے درخت یہاں موجود تھے، میں نے دور دراز کا ایک درخت تاکا اور پھر اس کے پاس پہنچنے کے بعد گھوڑے کو درخت کی جڑ سے باندھ دیا پھر میں نے گوتم کا جسم خالی کر دیا اور اپنی شکل میں چلتا ہوا آگے بڑھا، گھاٹ پر واقعی کئی کشتیاں کھڑی ہوئی تھیں۔ ایک دو کشتیوں میں لوگ بھی نظر آ رہے تھے۔ میں نے طریقہ کار منتخب کر لیا تھا۔ چنانچہ میں آہستہ آہستہ چلتا ہوا ایک سیدھے سادے ماہی گیر کے پاس پہنچا۔ وہ ایک درخت سے ٹکا ہوا بیڑی پی رہا تھا میں اس کے بائیں سمت سے اندر داخل ہوا اور اس کے وجود میں فرد کش ہو گیا۔ ماہی گیر ایک لمحے کیلئے تو سٹپٹایا تھا مگر دوسرے لمحے میں نے اس کے ذہن پر قبضہ جما لیا اب اس کام میں، میں ماہر ہو گیا تھا۔ ماہی گیر اب میرے بس میں تھا اس کے ذہن پر میرا ذہن حاوی تھا چنانچہ میں نے اسے حکم دیا کہ وہ کشتی لے کر کانسی کے ٹاپو پر چلے، میں نہیں جانتا تھا کہ اس جگہ کا نام کانسی کا ٹاپو کیوں رکھا گیا ہے لیکن مجھے ان تمام تفصیلات سے غرض بھی نہیں تھی۔ ماہی گیر کشتی میں اتر گیا اور اس کے بعد اس نے کشتی چلانا شروع کر دی کشتی آہستہ آہستہ پانی پر آگے بڑھنے لگی، میں اپنے ٹرانس میں ماہی گیر کو کانسی کے ٹاپو پر لے جا رہا تھا۔ یہ ٹاپو دریا کے بیچوں بیچ تھا اور کنارے سے زیادہ فاصلے پر نہیں تھا بہت سے درخت یہاں نظر آ رہے تھے۔ درختوں کی بلندی اور قرب و جوار میں بکھری ہوئی گھاس سے اندازہ ہوتا تھا کہ بہت قدیم جگہ ہے گویا محفوظ بھی ہے جو عمارت یہاں قید خانے کے طور پر استعمال ہوتی تھی وہ اس چھوٹے سے ٹاپو کے بیچوں بیچ تھی، کشتی کنارے سے آ لگی تو میں نے ماہی گیر کا جسم چھوڑ دیا اس کنارے پر بھی کئی کشتیاں کھڑی ہوئی تھیں جو غالباً یہاں قید

خانے کے محافظوں کی کشتیاں تھیں اور ان کے دوسرے کنارے پر آنے جانے کے لئے استعمال ہوتی تھیں ماہی گیر سے کسی نے تعرض نہیں کیا تھا اور ماہی گیر اپنی کھوپڑی پیٹ رہا تھا، غالباً وہ یہ سوچ رہا تھا کہ وہ آخر یہاں تک کیوں آیا ہے اور اتنا سفر طے کر کے یہاں تک پہنچنے کی وجہ کیا ہے، وجہ ظاہر ہے کہ اس کی سمجھ میں نہیں آ سکتی تھی، پھر وہ کشتی لے کر واپس چل پڑا اور میں اس ٹاپو کے کنارے پر کھڑے ہو کر اسے جاتے ہوئے دیکھتا رہا اس کے بعد میں نے اندر نظر دوڑائی پھر درختوں کے درمیان لمبی لمبی گھاس سے گزرتا ہوا آگے بڑھنے لگا تھوڑی دیر کے بعد مجھے وہ عمارت نظر آ گئی، عجیب سی عمارت تھی اور اسے دیکھتے ہی مجھے اندازہ ہو گیا کہ اوپر وہ بہت چھوٹی سے ہے لیکن یہ تہہ خانہ یا قید خانہ زیر زمین بنایا گیا ہے یہاں مجھے کچھ مسلح افراد ٹہلتے ہوئے نظر آ رہے تھے بہر حال میرے لئے کوئی خطرہ نہیں تھا کہ کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ کوئی ایسی غیر مری شے ان کے درمیان گھس آئی، قید خانے کے بڑے دروازے پر پہنچنے کے بعد میں نے اندر نظر ڈالی اور اس کے بعد اس چھوٹی سی عمارت کی سیڑھیاں طے کرنے لگا جو آگے بڑھنے کے ساتھ ساتھ کشادہ ہوتی جا رہی تھیں، پھر میں ایک بڑے سے ہال میں داخل ہو گیا یہاں دس بارہ محافظ بیٹھے ہوئے تھے، زندگی کی تمام لوازمات انہوں نے یہاں اکٹھے کر لئے تھے، ظاہر ہے انہیں یہیں وقت گزارنا پڑتا ہو گا، میں ان کے درمیان گردش کرتا رہا، قید خانوں کی کوٹھریاں بھی زیر زمین ہی بنی ہوئی تھیں اور ایک خاص انداز میں انہیں بنایا گیا تھا میں نے کافی دیر تک جائزہ لیا ان کوٹھریوں کے بہت سے دروازے تھے لیکن یہ فیصلہ کرنا مشکل تھا کہ ہریش اگر یہاں موجود ہے تو کہاں ہو گا، بہر حال میں کافی دیر تک ادھر ادھر گردش کرتا رہا پھر میں نے ایک شخص کو دیکھا جس کا چہرہ بے حد کرخت تھا میں نے اس کے بارے میں اندازہ لگا لیا کہ قید خانے میں اسے کوئی اہم حیثیت حاصل ہے چنانچہ میں نے اس کو تاکا اور انتظار کرنے لگا کہ کسی ایسی جگہ وہ مجھے تنہا مل جائے جہاں میں اس پر قبضہ جما سکوں، کچھ ہی دیر کے بعد مجھے علم ہو گیا کہ اس کا نام سری ناتھ ہے اور وہ قید خانے کا انچارج ہے۔ سری ناتھ کے پیچھے پیچھے میں نے کافی وقت ضائع کیا پھر ایک جگہ مجھے موقع مل گیا وہ اطمینان سے ایک طرف

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کھڑا ہوا پھر اس نے جیب سے سگریٹ کا پیکٹ نکالا، یہ ایسے لمحات تھے جب اس کا پورا جسم میرے سامنے تھا، میں نے فوراً ہی اس کے بائیں سمت پہنچ کر اس کے بدن میں سرائیت کرنا شروع کر دیا اس کے منہ سے سگریٹ گر گیا اس نے حیران نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھا پھر اس کے بدن کو کئی جھٹکے لگے لیکن اس دوران میں اس کے وجود میں پہنچ چکا تھا میں نے اس کی بڑبڑاہٹ سنی تھی۔

''یہ کیا ہو رہا ہے مجھے، یہ کیا ہو گیا مجھے؟''

''کچھ نہیں سری ناتھ۔ میں تمہارے جسم میں ہوں۔''

میں نے کہا اور اس کے منہ سے ایک ہلکی سی آواز نکل گئی، یہ خوف کی آواز تھی، میں نے فوراً ہی اس کے دماغ پر قابو پانا شروع کر دیا اور چند لمحوں کے بعد میں اس پر حاوی ہو گیا۔

''اور اب تم صرف وہ کرو گے سری ناتھ جو میں تم سے کہوں گا۔'' میں نے کہا اس کا ذہن اب پوری طرح میری گرفت میں تھا۔

''اور اب تم وہاں چلو جہاں ہریش کو قید رکھا گیا ہے۔''

میرے اس حکم کے ساتھ اس کے قدم آگے بڑھنے لگے، وہ راستے مجھے بخوبی شناسا محسوس ہو رہے تھے جن سے وہ گزر رہا تھا، تہ خانے میں پیچ در پیچ سرنگیں تھیں کہیں کہیں یہ سرنگیں مزید گہرائیوں میں اتر جاتی تھیں لیکن آخر سرنگ تک پہنچ کر وہ اوپر جانے والی سیڑھیوں کی طرف چل پڑا تھا پھر ایک ایسے کمرے میں وہ پہنچ گیا جو پورے قید خانے کی نسبت زیادہ شاندار تھا اور اس میں تمام آسائشیں فراہم کی گئی تھیں۔ یعنی ایک عمدہ بستر، باتھ روم اور زندگی کی دوسری ضرورتیں بھی وہاں موجود تھیں اور وہاں ایک خوبصورت سا نوجوان بیٹھا ہوا تھا جو یقینی طور پر ہریش تھا اس نے مجھے، یعنی قید خانے کے محافظ سری ناتھ کو دیکھا اور اس کے چہرے پر نفرت کے نقوش پھیل گئے۔

''کیا بات ہے؟'' اس نے کرخت لہجے میں پوچھا۔

''ہریش راؤ کیا تم یہاں سے نکلنا پسند کرو گے؟'' ہریش راؤ نے نفرت بھری نگاہوں

سے اسے دیکھا اور کہا۔

''مکار آدمی کیا بکواس کر رہا ہے۔''

''نہیں ہریش راؤ جی میں کوئی بکواس نہیں کر رہا، مجھے بتاؤ کیا تم یہاں سے نکلنا پسند کرو گے؟''

''کون نکالے گا مجھے یہاں سے؟''

''میں۔''

''موہن داس کے کتے تو بھلا مجھے یہاں سے کیوں نکالے گا؟''

''اس لئے کہ میں موہن داس کا کتا نہیں رہا ہوں۔''

''کیا مطلب ہے تیرا؟''

''میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تمہیں یہاں سے نکال لے جاؤں۔''

''مگر کیوں؟''

''میرے من میں رانی پشپاوتی کے لئے دیا آ گئی ہے۔''

''تجھ جیسے لوگ اتنے دیاوان نہیں ہوتے۔''

''میں کہہ رہا ہوں نا مہاراج آپ کو چلنا ہے تو میرے ساتھ چلیے لیکن ایک بات سن لیجئے۔''

''ہاں بول۔''

''میں آپ کو ہتھکڑیاں لگا کر یہاں سے لے جاؤں گا۔''

''کیوں؟''

''تا کہ قید خانے کے دوسرے محافظ یہ سمجھیں کہ میں کسی خاص مقصد کے تحت تمہیں یہاں سے لے جا رہا ہوں، ورنہ انہیں شک ہو جائے گا۔''

''مگر تو ایسا کیوں کر رہا ہے؟''

''بتا دیا نا آپ کو......'' میں نے جواب دیا۔

''مجھے تجھ پر بھروسا نہیں ہے۔''

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

''تو میں آپ کا کیا بگاڑلوں گا مہاراج۔''

''ہوسکتا ہے تجھے میرے قتل کی ہدایت ملی ہو۔''

''اگر مجھے آپ کو قتل ہی کرنا ہوتا تو بھلا باہر لے جانے کی کیا ضرورت تھی۔''

''ہوسکتا ہے تو مجھے یہاں نہ قتل کرنا چاہتا ہو۔''

''بہت کچھ ہوسکتا ہے اور بہت کچھ نہیں ہوسکتا، اب آپ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں وہ کیجئے۔''

''مجھے حکم دے رہا ہے تو؟''

''مہاراج میں آپ کے ہاتھ جوڑتا ہوں اگر میں کچھ کرنے کا خواہش مند ہوں تو آپ اس میں میری مدد کیجئے۔''

''ٹھیک ہے مان لیتا ہوں تیری بات مگر لے کر کہاں جائے گا تو مجھے؟''

''کہیں ایسی جگہ نہیں لے جاؤں گا مہاراج جہاں آپ کو کوئی نقصان پہنچے۔''

''نفع نقصان کی مجھے کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔''

''مہاراج پھر وہی باتیں کر رہے ہیں آپ، میں کہہ رہا ہوں آپ سے کہ آپ کو میرے ہاتھوں سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ پھر آپ نہ جانے کیوں میری بات نہیں مان رہے۔''

''ٹھیک ہے ٹھیک ہے میں خوفزدہ نہیں ہوں، تجھ سے بھگوان نے اگر میری قسمت میں موت ہی لکھ دی ہے تو اسے کون ٹال سکتا ہے، میں تیار ہوں چل۔'' اور خوبصورت نوجوان میرے ساتھ اٹھ گیا۔ میرے دل میں ظاہر ہے اس کے لئے کوئی ایسی بات نہیں تھی جسے میں بہت زیادہ اہمیت دوں، نہ ہی اس سے میرا کوئی جذباتی رشتہ تھا بس میں اپنے مقصد کی تکمیل کرلینا چاہتا تھا چنانچہ وہ میرے ساتھ چل پڑا۔ میں نے ایک جگہ سے ہتھکڑیاں نکال کر اس کے ہاتھوں میں لگائیں اور پھر اپنی کمر میں وہ پیٹی باندھ دی جس سے ہتھکڑی منسلک تھی پھر میں وہاں سے باہر نکل آیا پیچ در پیچ راستے طے کرنے کے بعد جب میں اس بڑے ہال میں پہنچا تو وہاں موجود تمام لوگ اچھل پڑے تھے۔ ان میں سے

صرف ایک نے مجھ سے کہا۔

''یہ...... یہ کہاں؟ میرا مطلب ہے کہاں لے جارہے ہیں اسے آپ؟'' میں نے خونی نگاہوں سے اس شخص کو گھورا اور کہا۔

''کیا تجھے یہ پوچھنے کا حق ہے؟''

''نن...... نہیں مہاراج میں تو بس یہ کہہ رہا تھا کہ کیا آپ کو ہماری ضرورت ہے؟''

''صرف ایک آدمی میرے ساتھ آئے، بلکہ تم ہی آجاؤ۔''

میں نے اس سے کہا اور وہ گردن جھکا کر ہمارے ساتھ ساتھ چل پڑا۔ ہریش خاموشی سے میرے پیچھے پیچھے آرہا تھا ہم نے آخر کار قید خانے کا فاصلہ عبور کیا اور ایک کشتی کے پاس پہنچ گئے جہاں قید خانے کے محافظوں میں سے چند افراد موجود تھے۔ سری ناتھ کو دیکھ کر وہ جلدی سے سنبھل گئے اور انہوں نے گردن خم کر کے کہا۔

''کیا دریا پار کرنا ہے مہاراج؟''

''ہاں۔'' میں نے بھاری آواز میں جواب دیا اور اس کے بعد ہریش کو ساتھ لئے ہوئے کشتی پر آگیا مجھے اپنی کامیابی کا اس قدر جلد یقین نہیں تھا لیکن یہاں آنے کے بعد میں نے فوری طور پر جو فیصلے کئے تھے ان کے تحت میں نے سوچا کہ دوبارہ قید خانے میں آنے کی بجائے اس وقت ہی تمام کام کرلینا مناسب ہے، چاہے بعد میں کچھ وقفہ گزار لیا جائے، میرے ذہن میں آئندہ کا پروگرام بھی موجود تھا تھوڑی دیر کے بعد کشتی دریا عبور کرنے لگی پھر کنارے پر اترنے کے بعد میں نے اپنے ساتھ آنے والے شخص سے اور باقی دونوں کشتی بانوں سے کہا۔

''تم لوگ واپس جاؤ اور دو گھنٹے کے بعد یہاں آجانا۔ مجھے واپسی کا سفر طے کرنا ہوگا۔''

''حکم ہو تو ہم یہیں رک جائیں مہاراج۔'' کشتی بانوں میں سے ایک نے کہا۔

''کیا تم لوگ ضرورت سے زیادہ بکواس نہیں کرنے لگے ہو، دفع ہوجاؤ یہاں سے۔'' میں نے غرائی ہوئی آواز میں کہا اور دونوں کشتی بان آنے والے شخص کے ساتھ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

واپس چلے گئے میں ہریش کو لے کر وہاں سے آگے بڑھ گیا ہریش اب عجیب سی کیفیت میں مبتلا نظر آرہا تھا میں نے اس سے کہا۔

''ہریش میں اب تمہاری ہتھکڑیاں کھولے دیتا ہوں لیکن براہ کرم ایسا کوئی عمل نہ کرنا جس سے بعد میں تمہیں خود ہی افسوس ہو۔''

''مطلب؟''

''مطلب یہ کہ تم ایسا کوئی عمل نہیں کرنا جس سے مجھے اپنے منصوبے میں ناکامی ہو۔''

''تمہارا منصوبہ کیا ہے؟''

''میں تمہیں جگ راج کے پاس لئے چل رہا ہوں۔''

''جگ راج کے پاس۔'' ہریش چونک پڑا۔

''ہاں ۔تم نہیں جانتے نندی کتنی بے چینی سے تمہاری منتظر ہے۔'' ہریش کے چہرے پر عجیب سے تاثرات پھیل گئے اس نے کسی قدر مضمحل لہجے میں کہا۔

''آہ۔ دیکھو اگر تم میرے ساتھ کوئی فریب کر رہے ہو تو بھگوان کے لئے ایسا نہ کرو کم از کم نندی کے نام کے ساتھ کوئی فریب میں برداشت نہیں کرسکتا۔''

''میں تمہارے ساتھ کوئی فریب نہیں کر رہا، تم میرے ساتھ چلو اور جس طرح تم نے اب تک مجھ پر بھروسا کیا ہے اسی طرح اس وقت تک بھروسا کرتے رہو جب تک تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچے، میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں تمہیں کوئی نقصان پہنچانے کی کوشش نہیں کروں گا۔ ہاں اگر تم خود کو نقصان پہنچانے کے درپے ہو تو پھر تم اپنے ہر عمل میں آزاد ہو۔''

اس نے عجیب سی نگاہوں سے مجھے دیکھا اور بولا۔

''ٹھیک ہے جیسا تم چاہو۔'' اور اسکے بعد میں اسے لے کر جگ راج کے پاس پہنچ گیا۔ اس وقت نندی پہلے میرے سامنے آئی تھی، ہریش کو دیکھ کر اس کی کیفیت عجیب سی ہوگئی۔ یوں محسوس ہوا جیسے وہ پتھر کی ہوگئی ہو، ہریش بے اختیار آگے بڑھا اور اس کے قریب پہنچ گیا۔

''نندی۔'' نندی نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھا پھر اس کے منہ سے ایک دلدوز چیخ نکلی اور اگر ہریش اسے آگے بڑھ کر سنبھال نہ لیتا تو نندی بے ہوش ہو کر نیچے گر پڑی ہوتی، وہ ہریش کے بازوؤں میں جھول گئی تھی اس کی چیخ سن کر جگ راج نظر آگیا تھا اس کے بعد اس نے ہریش اور نندی کو دیکھا تھا اس کی کیفیت بھی نندی سے مختلف نہیں ہوئی تھی وہ پتھرائے ہوئے انداز میں کھڑے کا کھڑا رہ گیا تب ہریش نے کہا۔

''جگ راج چاچا۔''

''ہریش۔ میرے بچے! میرے۔ میرے.....'' وہ آگے بڑھا اور دوسرے لمحے ہریش کے قدموں سے لپٹ گیا۔

''جگ راج چاچا یہ کیا کر رہے ہو۔ نندی بے ہوش ہوگئی ہے اسے لے کر جھونپڑی میں چلو۔'' جگ راج نے پہلے اسے اور پھر مجھے دیکھا پھر وہ دونوں نندی کو سہارا دے کر جھونپڑی کی جانب چل پڑے، میں بھی ان کے پیچھے پیچھے ہی چل پڑا تھا۔ جھونپڑی میں پہنچنے کے بعد نندی کو نیچے لٹایا گیا اور جگ راج نے کہا۔

''مم.....مگر ہریش۔ ہریش...... ہے بھگوان، ہے بھگوان یہ تو چمتکار ہوگیا، بھگوان یہ تو چمتکار ہوگیا۔ نندی۔ نندی تیرا پھول سچ مچ کھلا ہوا ہے، نندی تیرا پھول سچ مچ کھلا ہوا ہے۔'' میں نے کہا۔

''جگ راج اور ہریش یہ بات تم لوگ اچھی طرح جانتے ہو کہ ہری داس اور موہن داس تمہارے دشمن ہیں اگر انہیں کسی طرح پتا لگ گیا کہ ہریش یہاں موجود ہے تو میرا خیال ہے خاموشی سے تم تینوں کو ختم کر دیا جائے گا، میں تم سے خاص طور سے کہہ رہا ہوں جگ راج، اس وقت ہریش کی حفاظت کرنا تمہارا فرض ہے تم زیادہ بہتر سمجھتے ہو کہ ہریش کی زندگی بچانے کے لئے اسے کس طرح یہاں چھپایا جاسکتا ہے۔''

''مم.....مہاراج.....مم..... میں، میں آپ.....آپ.....''

''فضول باتوں سے گریز کرو اس وقت تم لوگ بے شک نندی کو ہوش میں لے آؤ لیکن اس کے بعد جگ راج جس طرح بھی ممکن ہو سکے تم ہریش کو چھپانے کی کوشش کرنا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ابھی تھوڑی دیر کے بعد یہاں مہاراج گوتم آئیں گے، وہ تمہیں تمام صورت حال بتائیں گے۔"

"کک..... گوتم مہاراج تو یہاں آئے تھے۔"

"ہاں مجھے معلوم ہے، بہرحال تم ذرا اس بات کا خیال رکھنا کسی اجنبی کو اس بارے میں نہ معلوم ہونے پائے۔"

"جی مہاراج آپ چنتا نہ کریں۔" جگ راج نے کہا

"تو میں چلتا ہوں۔" میں نے کہا۔

"جی مہاراج۔" وہ بولا اور میں وہاں سے واپس پلٹ پڑا اب مجھے دوسرے کام کرنے تھے چنانچہ میں وہاں سے سیدھا ہرن منڈل گھاٹ پہنچا اور ہرن منڈل گھاٹ پر پہنچنے کے بعد میں نے سب سے پہلے سری ناتھ کے بدن کو چھوڑا تھا، سری ناتھ کے ہوش و حواس درست نہیں تھے۔ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا پھر اس نے زمین پر بیٹھ کر دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا اس کا سر یقینی طور پر چکرا رہا تھا اس کے منہ سے کئی بار آواز نکلی تھی۔

"ہے بھگوان یہ کیا ہوگیا۔ میں، میں یہاں کیسے آ گیا۔ ہے بھگوان میں کس جال میں پھنس گیا ہوں۔" اس کے بعد وہ اٹھ کر ادھر ادھر دوڑنے لگا مجھے وہ نہیں دیکھ سکا تھا میری پرچھائیں وہاں سے چل پڑی اور اب میں تیز تیز قدم سے چلتا ہوا پرنس گوتم کی جانب جا رہا تھا۔

یہ خوف مسلسل میرے ذہن میں جاگزین تھا کہ کہیں کسی کی نگاہ پرنس گوتم کے بے جان جسم پر نہ پڑ گئی ہو۔ کہیں گھوڑے کو نہ دیکھ لیا ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ ہری داس یا موہن داس کی نگاہوں میں آ گیا ہو۔ ایسی صورت حال اگر سامنے آئی تو ہوسکتا ہے کہ وہ دونوں کچھ کر ڈالیں لیکن شکر تھا کہ اس طرف کوئی نہیں آیا تھا اور پرنس گوتم کا بے جان بدن اپنی جگہ موجود تھا۔ چنانچہ میں نے اس میں داخل ہو کر آنکھیں کھول دیں اور اس کے بعد اٹھ کر اپنا لباس جھاڑنے لگا پھر گھوڑے پر سوار ہو کر واپس محل کی جانب چل پڑا۔ ہریش کو آزادی دلا

کر جو کارنامہ میں سرانجام دے چکا تھا نہ جانے کیوں مجھے یہ احساس ہو رہا تھا کہ میں نے اپنی زندگی کا سب سے بڑا کام کر ڈالا ہے۔ میں بے حد خوش تھا۔ اپنے طور پر میں نے رانی پشپا وتی کو بھی ذہنی طور پر تیار کرنے کی کوشش کی تھی کہ وہ میری بجائے ہریش کی زندگی کو اپنانے کی کوشش کرے۔ حالانکہ میں یہ جانتا تھا کہ اس کے لئے یہ بہت مشکل کام ہوگا۔ ہریش کی زندگی کی خبر بے شک اس کیلئے دنیا کی سب سے بڑی خوش خبری ہوگی لیکن جب وہ اپنے دوسرے بیٹے گوتم کو زندہ نہیں پائے گی تو ایک بار پھر غم واندوہ میں ڈوب جائے گی لیکن یہی کیا کم تھا کہ ہریش اسے زندہ مل جائے۔ جبکہ اس کی زندگی کے امکانات تقریباً ختم ہو گئے تھے اور اگر ہری داس اور موہن داس کی سازش کامیاب ہو جاتی تو وہ اپنے دونوں بیٹوں سے ہاتھ دھو بیٹھتی۔ بہرحال میرا گھوڑا محل میں داخل ہو گیا تھا۔

شام جھک آئی تھی اور محل کے معمولات ہمیشہ کی مانند تھے میں پشپا وتی کے پاس پہنچ گیا۔ پشپا وتی نے محبت بھری نگاہوں سے مجھے دیکھا اور بولی۔

"کہاں رہے سارا دن؟"

"میں نے ایک مضمحل مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"ماتا جی جیون کا ایک مقصد بنالیا ہے میں نے۔ اسی کے لئے کام کر رہا ہوں۔"

"جیون کا مقصد؟"

"ہاں ماتا جی۔"

"کیا مقصد ہے تمہارے جیون کا۔ مجھے نہیں بتاؤ گے؟" پشپا وتی نے پوچھا اور میں اسے عجیب سی نگاہوں سے دیکھنے لگ گیا پھر میں نے کہا۔

"تم مانو یا نہ مانو ماتا جی لیکن سچ یہ ہے کہ ہریش مجھے بہت یاد آتا ہے۔ کبھی کبھی تو میرا من چاہتا ہے کہ میں سچ مچ مرگیا ہوتا ہریش کے بغیر یہ جیون بڑا عجیب سا لگتا ہے مجھے۔"

پشپا وتی کی آنکھیں نم ناک ہوگئیں۔ وہ مجھے دیکھتی رہی پھر اس نے کہا۔

"اور ایسی باتیں کر کے تم جانتے ہو کہ میرے من کی کیا کیفیت ہو جاتی ہے۔"

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"جانتا ہوں ماتا جی پر اپنے من کی بات بتا رہا ہوں آپ کو، آپ یقین کریں کہ میں نے تو پورا پورا فیصلہ کرلیا ہے کہ اگر ہریش کو جیون مل جائے تو میں اپنا جیون دان کردوں۔"

"پاگل پن کی باتیں مت کرو۔ یہ بات کس نے تمہارے من میں ڈال دی کہ اپنا جیون دے کر تم ہریش کو دوبارہ زندہ کرسکتے ہو؟"

"ماتا جی کچھ ایسے خواب دیکھ رہا ہوں میں۔ جن کے بارے میں تمہیں بتانا اب ضروری سمجھتا ہوں، ہریش سپنوں میں آکر مجھ سے کہتا ہے کہ بھیا میں زندہ ہوں لیکن میرے جیون کے لئے تمہیں اپنا جیون دان کرنا ہوگا۔

"یہ سب تمہارا خیال ہے۔ ایسی باتیں مت سوچا کرو۔ تم دونوں ہی میری آنکھوں کی روشنی ہو۔ بھگوان نے ہریش کو مجھ سے لے لیا یہ الگ بات ہے۔ بھگوان نے تمہیں بھی مجھ سے لے لیا تھا۔ پر شاید اس نے سوچا کہ میرا بھی کوئی جیون ہے تم میں سے ایک کو اس نے میرے حوالے کردیا۔ میں اس کا یہ احسان کیسے ادا کرسکتی ہوں۔"

ہم لوگ یہی باتیں کررہے تھے کہ ایک ملازم کمرے میں داخل ہوا اور اس نے گردن جھکا کر کہا۔

"مہاراج گوتم، ہری داس اور موہن داس آپ کے پاس آنا چاہتے ہیں۔ کوئی ضروری کام ہے۔

"تو پھر؟" پشپاوتی نے پوچھا۔

"انہوں نے مجھے پوچھنے بھیجا ہے کہ کوئی ضروری بات چیت تو نہیں کررہے آپ لوگ؟"

میں نے ایک لمحے کے لئے سوچا اور پھر ملازم سے کہا۔

"ان سے کہو آجائیں۔"

ملازم باہر نکل گیا تو میں نے پشپاوتی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ویسے ایک بات آپ کو بتادوں ماتا جی، ان دنوں میں سارے حالات کی بڑی

کھوج کرتا رہا ہوں اور اس بات میں اب کوئی شک نہیں رہا ہے مجھے کہ موہن داس مل کے ہم لوگوں کے خلاف سازش کررہا ہے وہ ہماری دولت اور جائداد پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ ریاستیں تو ختم ہوچکی ہیں۔ لیکن بھگوان نے ہمیں جو کچھ دیا ہے۔ موہن داس کی نظر اس پر ہے۔"

پشپاوتی کے چہرے پر عجیب تاثرات پھیل گئے۔ وہ مجھے دیکھتی رہی پھر اس نے کہا۔

"تو یقین کر میرے من میں یہ خیال بہت دن سے موجود ہے اور اگر تو نے اتنی بات کہی ہے تو اب میں بھی تجھ پر اپنی زبان کھول دوں۔ مجھے شبہ ہے کہ ہریش کو انہیں دونوں نے غائب کرایا ہے۔"

"تو ماتا جی ہم انہیں اس کا موقع کیوں دیں؟"

"پر کریں کیا۔ دیوان ہے وہ ہمارا۔ برسوں سے بلکہ پشونت راؤ کے جیون سے وہ ہمارے ساتھ ہے۔ اس کے ہاتھ بھی لمبے ہیں اور پھر تم دونوں کی جدائی کے بعد میں تو اسی کے رحم وکرم پر رہ گئی تھی۔ میرے من میں بہت بار یہ بات آئی پر تم خود بتاؤ کس سے کہتی؟"

"مان سنگھ کیسا انسان ہے؟"

"مان سنگھ بہت وفادار ہے لیکن دیوان کے سامنے اس کی کیا چلتی؟"

"اور ماتا جی آپ نے اس سے کوئی بات کی؟"

"نہیں میری ہمت نہیں پڑی۔" پشپاوتی نے کہا۔

مان سنگھ اس زمانے میں جب ریاستیں تھیں تو ریاستی انتظامیہ کا سربراہ تھا۔ اب بھی اس کی یہ ڈیوٹی برقرار تھی لیکن ظاہر ہے اس کے پاس وہ فورس نہیں تھی ہاں چند افراد جو اس کے ساتھ تھے وہ اب بھی فوجی انداز ہی اختیار کئے رہتے تھے۔ میں نے مان سنگھ کے بارے میں یہاں خاصی معلومات حاصل کرلی تھی پھر ہم زیادہ بات نہ کرسکے۔۔ سب سے پہلے موہن داس کمرے میں داخل ہوا تھا۔ وہ دونوں ہاتھ جوڑ کر جھک گیا اس کے پیچھے ہری

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

داس اور تیسری آخری شخصیت بڑی دلچسپ تھی ۔ یہ قوی ہیکل آدمی تھا۔ لمبی داڑھی ، لمبے لمبے بال، جٹاؤں کی شکل میں بکھرے ہوئے ، گلے میں لاتعداد مالائیں پڑی ہوئیں اور بدن پر پیلے رنگ کی دھوتی سادھو ٹائپ کا آدمی تھا۔ ہاتھ میں ایک چمٹا پکڑے ہوئے تھا اور ایک عجیب سی شکل تھی اس کی۔ تینوں اندر آ گئے تو موہن داس نے سادھو کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ ''رانی جی یہ بڑے مہان سادھو ہیں۔ ان کا نام دھن راج ہے۔ بس شہر شہر مارے مارے پھرتے ہیں۔ کسی سے کچھ لیتے دیتے نہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ بھگوان نے انہیں نیک کاموں کے لئے سنسار میں بھیجا ہے اور نیک کام جہاں بھی کرنے پڑیں کر دینے چاہئیں ۔ خاص طور سے مجھے ملنے آئے اور کچھ عجیب سی باتیں کیں۔ بس رانی جی آپ کو پتا ہے کہ آپ کا داس اگر اس پریوار کے لئے اگر کوئی بری بات سنیے تو کہاں آرام سے رہ سکتا ہے۔ سادھو مہاراج نے میرے من میں ایک عجیب سے چنتا پیدا کر دی اور میں نے ان سے گزارش کی کہ وہ ہمارے لئے کچھ کریں۔''

میں خاموشی سے موہن داس کو دیکھتا رہا۔ پشپاوتی نے کہا۔

''کیا کہتے ہیں دھن راج ؟''

''بس رانی جی مجھ سے ملے اور کہنے لگے کہ تم لوگ کشٹ میں ہو پشونت راؤ کا پریوار مصیبت میں پھنسا ہوا ہے اور یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک پریوار کی مصیبت میرے علم میں آ جائے اور میں خاموش رہوں رانی جی نے مجھ سے جو کہا ہے وہ بڑا عجیب ہے۔''

''کیا کہا ہے موہن داس۔ کہانیاں نہ سناؤ مجھے ۔ کیا بات ہے۔ تمہیں پتا ہے کہ میں خود کتنی پریشان ہوں۔''

''رانی جی انہوں نے کہا ہے کہ پشونت راؤ پریوار پر جو کشٹ ہے وہ کسی کا لایا ہوا ہے۔ مجھ سے باتیں کرنیکے بعد جب میں نے انہیں بتایا کہ پشونت راؤ کا تو دیہانت ہو چکا ہے۔ دو بیٹے تھے ان کے۔ ایک بیٹے کو بھگوان نے ہمارے ساتھ نہ رہنے دیا پھر دوسرے کی موت کی اطلاع ملی پر بھگوان کا شکر ہے کہ مہارانی ، گوتم دشمن کے داؤ سے نکل آئے مگر دھن راج کا کہنا ہے کہ راج کمار گوتم پر ابھی بڑا کشٹ ہے اور وہ برے سایوں کے زیر اثر

ہیں ۔ وہ کسی نہ کسی سے نقصان اٹھا جائیں گے تو میں نے دھن راج سے درخواست کی کہ ہمارا یہ کشٹ دور کریں اور وہ ہمارے ساتھ آ گئے ۔ رانی جی مجھے آپ سے اجازت لینی چاہئے تھی لیکن جو کچھ میں نے سنا، اس کے بعد مجھے ضبط نہ رہا اور میں انہیں لے کر یہاں آ گیا۔''

پشپاوتی نے میری جانب دیکھا۔ میں زیرلب مسکرا رہا تھا اور صورتحال خاصی حد تک میرے سمجھ میں آ گئی تھی۔ موہن داس اور ہری داس گزرے ہوئے واقعات سے بری طرح بدحواس ہو گئے تھے اور اب انہوں نے کچھ نئی باتیں سوچی تھیں۔ غالباً انہیں اس بات کا شبہ ہو گیا تھا کہ میرے اندر کوئی بری روح حلول کر گئی ہے ورنہ میرے سینے پر ہونے والے اتنے وار مجھے کیسے بچا سکتے تھے۔ ان کا سوچنا ایک طرح سے ٹھیک ہی تھا۔ روح تو بے چاری پرنس گوتم کے بدن میں حلول کر گئی تھی لیکن اصل میں وہ ایک روح نہیں پرچھائیں تھی ۔ ایک زندہ انسانی وجود تھا جو ایک مشکل کا شکار ہو چکا تھا۔ موہن داس نے پشپاوتی سے اجازت لیے بغیر کہا۔

''دھن راج مہاراج اتنا حق ہے مجھے اس پریوار پر۔ برسوں سے نمک کھا رہا ہوں اس کا کہ میں اپنے طور پر بھی اس کی بہتری کیلئے کچھ کر سکوں۔ آپ اپنا کام شروع کر دیجئے۔ اور آپ مہاراج، دھن راج مہاراج سے تعاون کریں۔''

میں خاموش رہا۔ دھن راج اپنی جگہ سے اٹھ کر میرے سامنے آیا اور مجھے گھورنے لگا۔ میں بھی مسکراتی نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا پھر اس نے اپنے شانے پر لٹکی ہوئی تھیلی سے کوئی چیز نکالی اور میری طرف بڑھاتا ہوا بولا۔

''اسے دیکھئے مہاراج۔''

یہ ایک چھوٹا سا گول آئینہ تھا جو ایک چھوٹے سے فریم میں جڑا ہوا تھا۔ میں نے وہ آئینہ اس کے ہاتھ سے لے لیا اور دھن راج مجھ سے چند قدم پیچھے ہٹ گیا۔ پشپاوتی بھی خاموش تھی۔ دھن راج نے اس بار اپنے اسی تھیلے میں ہاتھ ڈال کر مٹھی بھر مونگ نکالی تھی۔ ثابت مونگ کے یہ دانے اس نے مٹھی میں پکڑے اور ہونٹوں میں کچھ بڑبڑانے لگا۔ آئینہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

میرے ہاتھ میں تھا۔ میں نے اس میں پرنس گوتم کا چہرہ دیکھا اور اس وقت نہ جانے کیوں میرے دل میں دکھ کا ایک احساس جاگ اٹھا۔ میرا اپنا وجود جو کچھ بھی تھا لائن ہارٹ کی حیثیت سے بہرحال اپنے آپ پر اعتماد تو تھا لیکن پھر میں نے اپنے دل سے اس افسردگی کو دور کر دیا۔ اس وقت دھن راج مہاراج اور ان کے ان ساتھیوں کو تھوڑی سی سزا دینا ضروری تھا۔ دھن راج نے اپنا کام ختم کیا اور ساری کی ساری مونگ کے دانے مجھ پر اچھال دیے۔ مونگ کے یہ دانے میرے چہرے اور بدن پر پڑے تو میں نے اسے غصیلی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''یہ کیا بدتمیزی ہے دھن راج؟''

لیکن دھن راج نے کوئی جواب نہیں دیا۔ تب میں اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ میں نے کہا۔

''موہن داس، ہری داس اور دھن راج۔ کیا منصوبہ بنا کر آئے ہو تم لوگ؟''

''کام ہو رہا ہے موہن داس جی۔'' دھن راج نے معنی خیز انداز میں کہا۔

''جے ہو مہاراج کی۔''

''مہاراج کی جے تو ابھی ہوتی ہے۔'' میں نے کہا اور اپنی جگہ سے اٹھ کر دروازے کی جانب بڑھ گیا۔

''نہیں بھاگ نہیں سکتے تم۔ بھاگ نہیں سکتے۔ میرا نام دھن راج ہے۔ دھن راج کے پھیر سے نکل کے جانا آسان بات نہیں ہے۔ اب تمہیں یہ بتانا ہوگا کہ تم کون ہو؟ رانی جی میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ اس شریر میں گوتم کی روح نہیں ہے۔ گوتم آتما نہیں ہے اس شریر میں، بلکہ کوئی اور ہی گھسا ہوا ہے۔ جانے نہیں دوں گا اسے رانی جی اسے جانے نہیں دوں گا۔''

مگر میں جا ہی کہاں رہا تھا۔ دروازے کے قریب پہنچ کر میں نے دروازہ اندر سے بند کیا اور میرے اس عمل پر وہ سب چونک پڑے۔ میں آہستہ آہستہ دھن راج مہاراج کی جانب بڑھا تو انہوں نے پھر اپنی جھولی میں ہاتھ ڈال کر کوئی چیز نکالی۔ یہ بھی کسی اناج کے

دانے تھے غالباً سوکھے ہوئے مٹر۔ انہوں نے یہ دانے مٹھی میں بھر کے کہا۔

''رک جاؤ، اپنی جگہ رک جا۔ ورنہ میں...... میں۔''

لیکن میرے رکنے کا کیا سوال تھا۔ میں آگے بڑھا اور میں نے اپنی مٹھی میں اس کی داڑھی پکڑ لی۔ داڑھی پکڑ کر میں نے پورے کمرے کا ایک چکر لگایا۔ دھن راج نے میری کلائی پکڑ لی تھی اور تھوتنی آگے کیے ہوئے میرے ساتھ چل رہا تھا۔ میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں دھن راج مہاراج۔ مجھے جانے نہیں دیں گے آپ۔''

''ابے چھوڑ، تیرا ستیاناس۔ داڑھی اکھاڑے گا کیا؟''

لیکن میں نے انہیں نہ چھوڑا اور داڑھی پکڑ کر پورے کمرے میں نچاتا رہا۔ اسکے بعد میں نے اس کی داڑھی چھوڑی اور اس کی کمر پر زوردار لات رسید کر دی۔ دھن راج مہاراج نے قلابازی کھائی تھی ہری داس اور موہن داس گھبرا کر دروازے کی جانب کھسکے لیکن میں نے ان کا راستہ روک لیا۔

''اور اب جبکہ تمہیں پتا چل ہی گیا ہے کہ میرے بدن میں ایک بری روح حلول کر گئی ہے تو تم کہاں بھاگ رہے ہو......؟''

میں نے خوفناک آواز بنا کر کہا۔

دونوں کے چہرے پیلے پڑ گئے۔

''مم......مم......مم......''

''میں تمہیں اچھی طرح مم پہ لاؤں گا۔'' میں نے کہا اور آگے بڑھ کے ان دونوں کے گریبان پکڑ لئے۔ دونوں گھگیائی ہوئی آوازوں میں نہ جانے کیا کیا کہہ رہے تھے۔ میں ان دونوں کو نچانے لگا۔ پشپاوتی اچھل کر ایک دیوار سے جا لگی تھیں پھر میں نے انہیں خوب نچا کر ان کے گریبان چھوڑ دیے تو وہ خود ناچنے لگے چونکہ انہیں بری طرح چکر آ رہے تھے۔ دھن راج مہاراج نے اپنی جگہ سے اٹھ کر دروازے کی جانب جانے کی کوشش کی تو میں نے ان کا پھر راستہ روک لیا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

''اب مجھے ٹھیک کر کے ہی جاؤ مہاراج، کہاں جا رہے ہو؟'' میں نے ایک بار پھر اس کی لمبی داڑھی اپنی مٹھی میں جکڑ لی۔

''داڑھی کو ہاتھ نہ لگانا۔ بس کہہ دیا داڑھی کو ہاتھ نہ لگانا...... ورنہ...... ورنہ بھسم کر دوں گا، تباہ کر دوں گا۔'' دھن راج مہاراج چلائے۔

میں اسے داڑھی سے پکڑ کر ہری داس کے پاس پہنچ گیا۔ ہری داس اب بھی چکرا رہا تھا۔ میں بھی تفریح کے موڈ میں آ گیا تھا۔ میں نے ایک لات ہری داس کے پیٹ پر رسید کی اور وہ منہ سے آواز نکال کر جھک گیا پھر میں نے ان تینوں کی اچھی طرح سے پٹائی کر دی تھی اور اس کے بعد میں نے دھن راج سے کہا۔

''اب یہ بتاؤ مہاراج، تم جانا چاہتے ہو؟''

''مم...... مجھے جانے دو۔ مجھے جانے دو ہاتھ جوڑتا ہوں۔''

''ایسے نہیں دھن راج مہاراج۔ اب کچھ کام کر کے ہی جاؤ۔''

''کک...... کیا کام؟'' دھن راج کی حالت بری ہو رہی تھی۔ میں نے مارشل آرٹ میں اچھی خاصی مہارت حاصل کی تھی اور بے شک یہ بدن میرا نہیں تھا لیکن عمل تو میرا اپنا تھا۔ چنانچہ میں نے ان لوگوں کی جو ٹھکائی کی تھی وہ بڑی مہارت سے کی تھی اور میں جانتا تھا کہ ہفتوں ان کی ہڈیاں کڑکڑاتی رہیں گی۔ دھن راج مجھے سوالیہ نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔ میں نے کہا۔

''اب ان دونوں کے کپڑے اتار دو۔''

''کک...... کک...... کیا؟''

موہن داس جو اچھا خاص چکرا کر بیٹھ گیا تھا۔ جلدی سے اٹھا کھڑا ہوا۔

''دھن راج اگر تم نے یہ نہ کیا تو سمجھ لو کہ تمہاری داڑھی کا ایک ایک بال اکھاڑ دوں گا اور اس کے بعد سر کے بالوں کی باری آئے گی۔''

''مم...... مگر...... میں...... یہ تو بہت بڑے لوگ ہیں۔''

اچانک ہی ہری داس نے پھر فرار ہونے کی کوشش کی تو موہن داس چیخا۔

''ابے مجھے کہاں چھوڑے جا رہا ہے۔'' اس نے ہری داس کو کئی گالیاں سنا دیں۔ دھن راج خشک ہونٹوں پر زبان پھیر رہا تھا۔ میں نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

''تو تم میری بات نہیں مانو گے؟''

''مانتا ہوں، مانتا ہوں۔'' دھن راج ان کی جانب بڑھا اور اس نے موہن داس سے کہا۔

''شما کر دیجئے مہاراج۔ اپنے ہاتھوں سے اپنے کپڑے اتار دیجئے۔''

جواب میں موہن داس نے اسے کئی موٹی موٹی گالیاں دی تھیں۔ بہرحال میں یہ تفریح کرتا رہا۔ خاصا تنگ کیا میں نے انہیں اور پھر جونہی ہری داس کو بھاگنے کا موقع ملا جو میں نے خود اسے فراہم کیا تھا تو وہ دروازہ کھول کر ایک دم باہر بھاگ گیا۔ موہن داس کی اچھی خاصی پٹائی ہو چکی تھی اور اس کے حلق سے کراہیں نکل رہی تھیں۔ میں نے دھن راج سے کہا۔

''اب موہن داس کو سہارا دے کر باہر لے جایئے دھن راج جی مہاراج۔''

''جاؤں؟'' دھن راج نے بے یقینی کے عالم میں پوچھا۔

''اور کچھ کھانے پینے کا ارادہ ہے کیا؟'' میں نے اس سے سوال کیا۔

''نہیں، بس کافی ہے۔'' دھن راج بولے اور پھر موہن داس کو دھکے دیتے ہوئے وہاں سے باہر نکلے۔ دھکے دینے کا انداز یہی تھا کہ کم بخت نے کس مصیبت میں پھنسا دیا۔''

ان تینوں کے باہر نکلنے کے بعد میں نے خود دروازہ بند کر دیا اور اب میں قہقہے لگا رہا تھا اور رانی پشپاوتی مجھے پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھ رہی تھیں۔

''کیا آپ بھی یہی سمجھتی ہیں ماتا جی کہ میرے بدن میں کوئی بری روح حلول کر گئی ہے؟''

''بھگوان نہ کرے۔''

''بس سبق دیا ہے میں نے ان تینوں کو اور وہ بے چارہ سادھو تو ان دونوں کے چکر

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

میں آ پھنسا تھا معافی چاہتا ہوں ماتا جی۔ میں نے ان کو بھی نہیں چھوڑا اگر آپ کو خود پتا ہے کہ وہ کس خیال سے یہاں آیا تھا۔''

''بھگوان جانے کیا ہو رہا ہے۔''

''کچھ نہیں ہو رہا ماتا جی۔ ان دونوں کے دماغ ٹھیک کر رہا ہوں اور آپ چنتا نہ کریں۔ میں اپنا فرض ضرور پورا کروں گا۔'' دھن راج کے ساتھ ساتھ ہری داس اور موہن داس بھی بھاگ گئے تھے اور پتا نہیں وہ کیا کیا کر رہے ہوں گے۔ صورت حال تو میرے علم میں تھی ہی مگر مجھے زیادہ فکر نہ تھی۔ میں اب اس کہانی کو جلد از جلد ختم کر دینا چاہتا تھا۔ پشپاوتی سے کافی دیر تک اس بارے میں باتیں کرتا رہا تھا پھر ان کے کمرے سے نکل آیا تھا۔ یہاں زیادہ لوگوں سے میری شناسائی نہیں تھی۔ نہ ہی کسی کو اپنا راز دار بنا سکتا تھا۔ ایک بے چارہ بانکے لال تھا لیکن اگر وہ ہوش مندی کا مظاہرہ کرتا تو اس کی اپنی زندگی خطرے میں پڑ جاتی چنانچہ میں اسے بھی اپنے معاملے میں ملوث نہیں کرنا چاہتا تھا۔ بس میرے دل میں یہ خیال تھا کہ کسی بھی طرح ان دونوں گدھوں کے بارے میں معلومات حاصل کر دوں کہ اب ان کی کیا کیفیت ہے۔ اس کا اندازہ تو مجھے تھا کہ اگر میں خود ان کے پاس جانے کی کوشش کروں تو وہ جہاں بھی ہوں گے نکل بھاگیں گے میرے سامنے ان کا رکنا اب ممکن نہیں تھا لیکن دل میں یہ خواہش تھی کہ ان کی کارروائیوں سے آگاہ رہوں اور وہ اسی شکل میں ہو سکتا تھا جب میں گوتم کا بدن چھوڑ دوں۔ بہر حال رات کے کھانے وغیرہ سے فراغت حاصل کرنے کے بعد میں اپنے بیڈ روم میں پہنچ گیا۔ دروازہ اندر سے بند کیا اور اس کے بعد اس بدن سے نجات حاصل کی پھر عقبی کھڑکی سے نکل کر چل پڑا۔ ہری داس اور موہن داس کی رہائش گاہ کے بارے میں مجھے علم تھا۔ کچھ وقت کے بعد وہاں پہنچ گیا لیکن دونوں مفرور تھے۔ کہیں پتا نہیں چل رہا تھا۔ میں انہیں محل کے ایک ایک گوشے میں تلاش کرتا پھرا پھر مجھے سوہنا کا خیال آیا۔ سوہنا کی رہائش گاہ بھی ایک بار اتفاقیہ طور پر علم میں آ گئی تھی۔ چنانچہ میں اس طرف چل پڑا اور اچھا خاصا سفر طے کر کے سوہنا کی رہائش گاہ پر پہنچ گیا۔ ہری داس یہاں موجود تھا لیکن جس کیفیت میں تھا۔ اس میں میرا یہاں رکنا

مناسب نہیں تھا۔ موہن داس کا البتہ کہیں پتا نہ چل سکا۔ مجھے کم از کم یہ اندازہ ہو گیا کہ یہ لوگ کسی خاص کام میں مصروف نہیں ہیں۔ بلکہ اپنی چوٹیں ہی سینک رہے ہیں۔ چنانچہ یہ رات میں نے پرسکون گزاری۔ دوسرے دن کے معمولات جوں کے توں تھے لیکن دن کے ساڑھے دس بجے میں وہاں سے نکل آیا اور گھوڑا لے کر چل پڑا۔ کافی دیر تک میں آبادی کا چکر لگاتا رہا اور جب مجھے یہ اندازہ ہو گیا کہ کوئی بھی میرا تعاقب نہیں کر رہا ہے تو پھر میں جگ راج کی طرف چل پڑا اور تھوڑی دیر کے بعد وہاں پہنچ گیا۔ نندی اور جگ راج نے شاید ہریش کو میرے بارے میں مکمل طور پر بتا دیا تھا۔ گھوڑے کی ٹاپوں کی آواز سنتے ہی ہریش باہر نکل آیا۔ اس کے پیچھے ہی نندی اور جگ راج بھی تھے پھر بھائیوں کا ملاپ جس طرح ہو سکتا تھا۔ وہی سب کچھ ہوا۔ ہریش بہت دیر تک مجھ سے لپٹا کھڑا رہا تھا۔

''تو تم نے مجھے بچا ہی لیا بڑے بھیا مگر مجھے تعجب ہے کہ اس پاپی محافظ کو تم نے کیسے اپنی مدد پر آمادہ کیا۔ وہ تو خاص موہن داس کا آدمی ہے۔ بھیا اس قید کے دوران مجھے اتنی باتیں معلوم ہو چکی ہیں کہ تمہیں بتاؤں گا تو تم حیران رہ جاؤ گے۔ بھیا وہ لوگ بڑے کٹھور ہیں۔ انہوں نے بڑے لمبے جال بچھائے ہوئے ہیں۔ بھیا میں کیا کیا بتاؤں آپ کو۔''

''ہریش مجھے بس ایک بات کا تعجب ہے۔ تو، تو بڑا ہی سمجھدار اور ہونہار تھا۔ موہن داس اور ہری داس کے جال میں تو کیسے پھنس گیا؟''

ہریش کے ہونٹوں پر ایک غم ناک مسکراہٹ پھیل گئی اور اس نے کہا۔

''بھیا بس یہ سمجھ لو کہ جو کچھ ہوا، سب دھوکے سے ہوا۔ پاپی ہری داس میرا دوست بن گیا تھا۔ اس نے میری بغل میں خنجر مارا ہے۔ اب مجھے آزادی مل گئی ہے۔ مجھے معاف کرنا بھیا تم جتنا بڑا کام کر چکے ہو۔ اب یہ کام کر کے تمہارا کام ختم ہو گیا ہے۔ میں صرف تمہارے حکم کی وجہ سے یہاں موجود تھا ورنہ آزاد ہونے کے بعد تو میرا من چاہتا تھا کہ ایک لمحہ انتظار نہ کروں۔ میں ان کی اینٹ سے اینٹ بجا سکتا ہوں بھیا۔ تم دیکھنا کہ میں اب ان کے ساتھ کیا کرتا ہوں۔ میرے پاس سارے ذریعے موجود ہیں۔ وہ تو اصل میں بس دھوکے سے مارا گیا تھا۔ بھیا، موہن داس بڑا کمینہ انسان ہے اور ہری داس اس کا بیٹا بھی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اتنا ہی کمینہ ہے۔"

"ساری باتیں اپنی جگہ ہیں مگر میں تمہیں ایک بات بتا دوں۔ یہ سب پتہ ہے بہت غلط ہوا ہے۔ ماتا جی اکیلی رہ گئی ہیں۔"

"تم آ گئے ہو بھیا اب سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

"نہیں ہریش۔ ایسی بات مت کرو۔ مجھے تو واپس جانا ہے۔"

"نہیں بھیا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ اب میں تمہیں ولایت نہیں جانے دوں گا۔"

"جانا ضروری ہو گیا ہریش۔ میرا جانا بہت ضروری ہو گیا۔ پر تم ایک بات مجھے کھل کے بتاؤ؟"

"پوچھو بھیا؟"

"کیا تم موہن داس کے خلاف کوئی موثر قدم اٹھا سکتے ہو؟"

"بھیا میں آپ کو صرف یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ میں کیا کر سکتا ہوں وہ تو آپ یوں سمجھیں کہ دھوکے سے میں قید ہو گیا تھا اور بعد میں مجھے پتا چلا کہ ان پاپیوں نے ماتا جی و میری موت کی خبر سنا دی ہے لیکن قید سے رہائی میرے لئے مشکل ہو گئی تھی یہی ایک ایسا کام تھا جو تم نے یہاں آ کر دکھایا۔ بھیا اب اس کے بعد میں تمہیں کوئی تکلیف نہیں دوں گا اور تم یہ دیکھنا لینا کہ ان پاپیوں کے کتنے برے دن آ گئے ہیں۔"

"مجھے اس بات کی خوشی ہے ہریش کہ تم اپنے دشمنوں سے بدلہ لے سکتے ہو۔"

"بدلہ تو میں ان سے ایسا لوں گا کہ سارا سنسار دیکھے گا۔"

"ہریش نندی بہت اچھی لڑکی ہے۔ میں نے اس کی ذات میں ایک بہت انوکھی بات پائی ہے۔ ساری دنیا تمہاری موت کا یقین کر چکی تھی لیکن نندی کو اتنا اعتبار تھا اپنی محبت پر کہ وہ ہر اس انسان سے لڑنے پر آمادہ ہو جاتی تھی جو کہ کہتا تھا کہ ہریش مر چکا ہے۔ بہر حال جو کچھ ہوا وہ الگ بات ہے۔ مجھے بھی یہ لوگ بڑے عجیب و غریب حالات میں یہاں لائے تھے۔ بعد میں تمہیں اس کی تمام تفصیلات معلوم ہو جائیں گی لیکن یہاں آنے کے بعد جب مجھے اس بات کا علم ہوا کہ تم جیون ہار چکے ہو تو میرے من نے تسلیم نہیں کیا

اور پھر میں نے ایک ایسا عمل کیا جو یوں سمجھ لو کہ بڑا ضروری تھا۔ بہت ہی ضروری۔"

"کیسا عمل بھیا؟ ہریش نے پوچھا۔

میں اسے دیکھنے لگا پھر میں نے اس سے کہا۔

"ہریش، میں نے کچھ ایسے منتر سیکھے تھے۔ باہر کی دنیا میں رہ کر جو بہت عجیب ہوتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ اگر کوئی گم ہو جائے یا اس کے بارے میں یہ پتا چلے کہ وہ کسی حادثے کے تحت مر چکا ہے تو ان منتروں کے ذریعے ایک کام کیا جا سکتا ہے۔"

"کیا؟"

"اپنی بلی دے کر گمشدہ آدمی کو حاصل کیا جا سکتا ہے، اس کا جیون بچایا جا سکتا ہے۔ جب مجھے اس بات کا علم ہوا تو ہریش میں نے تمہارا جیون بچانے کیلئے اپنی بلی دے دی۔"

"کیا بات کر رہے ہو بھیا؟"

"جو کہہ رہا ہوں وہ سچ ہے۔ ماتا جی کو میں نے تھوڑا بہت بتایا ہے ہریش۔ تفصیل نہیں بتائی انہیں کیونکہ وہ برداشت نہ کر پاتیں۔ تمہاری موت کا تو انہوں نے یقین کر لیا تھا لیکن میری موت کا مسئلہ ذرا مشکل تھا مگر میں چاہتا تھا کہ تم جس حالت میں بھی ہو، میں تمہیں اپنا جیون دے کر نیا جیون دوں۔"

"مگر یہ کیسے ممکن ہے بھیا۔"

"میں نے کہا نا یہ علم میں نے سیکھا تھا اور مجبوری کی حالت میں اسے آزمایا۔"

"جو کچھ تم کہہ رہے ہو میری سمجھ میں نہیں آ رہا۔"

"سمجھ میں آ جائے گا ہریش۔ پہلے تم مجھے اس بات کا یقین دلا دو کہ موہن داس اور ہری داس پر قابو پا لو گے تم۔"

"بھیا ان کا معاملہ تم مجھ پر چھوڑ دو لیکن جو کچھ کہہ رہے ہو وہ نہ کہو۔"

"جو ٹھوس حقیقت ہوتی ہے وہ تو سامنے آ ہی جاتی ہے۔ میں نے ان جنتروں منتروں کے ذریعے اپنی بلی دے کر تمہارا جیون بچایا ہے اور اب جو کچھ کہہ رہا ہوں۔ وہ جذباتی ہونے کی بجائے اسے غور سے سنو۔"

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

میرے ان الفاظ سے ہریش کی آنکھوں میں ایک عجیب سی کیفیت پیدا ہوگئی تھی جیسے وہ مجھے دیوانہ سمجھ رہا ہو، جیسے کہہ رہا ہو کہ میں اس سے مذاق کر رہا ہوں۔ میں نے کہا۔

''ہریش موہن داس اور ہری داس دو ایسے سانپ ہیں جنہیں اگر زندہ چھوڑ دو گے تو تمہیں ڈس جائیں گے۔ ہیرا نامی ایک شخص بھی ان کا ساتھی ہے۔''

''میں جانتا ہوں بھیا ہیرا ان کا خاص آدمی ہے۔''

''پہلے ان تینوں کو اپنے قبضے میں کر لینا۔ اس کے بعد دوسرے کام کرنا۔ بہتر تو یہ ہوگا کہ ان کی زندگی ہی ختم کر دو۔''

''تم اس بات کی بالکل فکر مت کرو بھیا۔ میں تو بس یہ کہہ رہا ہوں کہ تم دیکھنا میں کیا کرتا ہوں۔''

''یہ دیکھنے کے لئے میں تمہارے پاس نہیں رہوں گا ہریش۔''

''مگر میں تمہیں نہیں جانے دوں گا۔''

''کہیں جا کہاں رہا ہوں پگلے۔ بس میں میں نے کہا ہے ہو سکتا ہے کہ تو اسے مذاق سمجھ رہا ہو۔ میری بے وقوفی سمجھ رہا ہو مگر یہ سچ تو ہے۔''

''بھیا'' ہریش بولا اور اس کی آواز بھرا گئی۔ جگ راج کہنے لگا۔

''ایسا کوئی جنتر منتر نہیں ہے کہ اپنی بلی دے کر کسی دوسرے کا جیون بچا لیا جائے اگر ایسی کوئی بات ہے تو اپنے من سے نکال دو گوتم مہاراج۔''

''ہاں کوشش کروں گا لیکن جو کچھ میں کہہ رہا ہوں تم بھی اس پر نظر رکھنا اگر میری بلی کے بعد تم ماتا جی کو اور یہاں کے حالات کو نہ سنبھال سکے تو میری آتما کو دکھ ہوگا۔''

''نہیں کچھ نہیں ہوگا بڑے بھیا۔ تمہیں کچھ نہیں ہوگا۔''

''اب تم پورے اعتماد کے ساتھ محل میں جاؤ۔ میری آتما تمہارے ساتھ ہوگی۔'' میں نے کہا۔

''بڑے بھیا کیوں مجھے دکھی کر رہے ہو۔ یہ مذاق ہے۔''

''[illegible] مذاق کے بارے میں بتاتا ہوں۔ جو کچھ میں نے تمہارے

لئے دان کیا ہے اس کا ایک سمے مقرر تھا اور وہ سمے آ چکا ہے۔ دیکھو ادھر آؤ میرے ساتھ۔'' میں نے کہا اور اس جھونپڑی کے پاس چل پڑا جو سامنے نظر آ رہی تھی۔ وہ تینوں میرے پیچھے پیچھے لپکے تھے۔ میری بات ہی ان کی سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔ جھونپڑی میں داخل ہو کر میں نے انہیں مسکرا کر دیکھا۔ خوامخواہ ہی ایک غم ناک منظر پیدا ہو گیا تھا لیکن بہر حال یہ سب کچھ میرے منصوبے کے مطابق تھا۔ میں نے صاف ستھری سی ایک جگہ منتخب کی اور وہاں لیٹ گیا۔ وہ تینوں میرے پاس آ بیٹھے تھے لیکن بھلا انہیں کیا اندازہ کہ اصل حقیقت کیا ہے۔ میں گوتم کی داہنی سمت سے باہر نکل گیا اور شاید انہوں نے بھی میری پرچھائیں کو محسوس کیا ہوگا۔ میں نے انہیں چونکتے ہوئے دیکھا۔ وہ کچھ لمحوں کیلئے گنگ رہ گئے تھے۔

حیرت اور سنسنی کے کچھ لمحات گزر گئے۔ وہ صورت حال سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے پھر نندی نے کہا۔ ''یہ کیا ہوا۔ کوئی عجیب بات ہے جو سمجھ میں نہیں آ رہی۔''

ہریش بے قراری سے میرے پاس پہنچا اور جھک کر بولا۔ ''بھیا۔ اب یہ ناٹک ختم کر دیں۔'' اس نے گوتم کے بدن پر ہاتھ رکھا اور اسے فوراً ہی احساس ہو گیا کہ اب یہ بدن بے جان ہے۔ ہریش کے حلق سے ایک درد بھری چیخ نکلی تھی اور اس کے بعد وہ گوتم کے بدن کو جھنجھوڑنے لگا۔ نندی اور جگ راج بھی ششدر رہ گئے تھے۔ جگ راج نے آہستہ سے کہا۔

''ہے بھگوان، کیا ایسا ہو سکتا ہے؟''

اور ایسا ہو چکا تھا۔ اب بعد میں کیا کیا ہوا یہ الگ بات ہے۔ ہریش نے رو رو کر برا حال کر لیا تھا۔ نندی اسے سمجھا رہی تھی پھر جگ راج اور ہریش گوتم کے بے جان بدن کو لے کر محل چل پڑے اور اس کے بعد یہ کہانی ہر شخص کی سمجھ میں آ سکتی ہے۔ میں خود بھی ان کے ساتھ ہی تھا اور ایک پرچھائیں کی حیثیت سے ایک ایک عمل دیکھ رہا تھا۔ ہریش پشپاوتی سے ملا تو پشپاوتی کے حلق سے دلدوز چیخیں نکل گئیں اور پھر وہی دلدوز مناظر نگاہوں کے سامنے آئے جس کا میں اندازہ لگا چکا تھا۔ میری قربانی کو خاص طور سے دنیا کے سامنے لایا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

گیا تھا اور یہ راؤ گڑھی میں ایک انوکھی کہانی بن گئی تھی لیکن ہریش نے جو کچھ کہا تھا وہ کر دکھایا۔ مان سنگھ ہی اس کا دست راست تھا۔ مان سنگھ کی وجہ سے موہن داس اور ہری داس کو گرفتار کر لیا گیا۔ سوہنا کو بھی قابو کر لیا گیا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ ہیرا، سری ناتھ وغیرہ بھی مان سنگھ کی گرفت میں آ گئے تھے یہ چاروں مجرم سامنے تھے اور اس کے بعد سب سے اہم چیز بانکے لال کی گواہی تھی۔ ساری تفصیلات آہستہ آہستہ سامنے آ رہی تھیں لیکن ہریش ارادے کا بہت پکا تھا۔ جو کچھ اس نے کہا تھا وہ کر ہی دکھایا۔ مان سنگھ کی مدد سے ہری داس اور موہن داس کی گردنیں محل کے پائیں باغ میں اڑا دی گئی تھیں یہی حشر ہیرا کا بھی ہوا تھا۔ سوہنا بہر حال اس کی سازشوں میں شامل نہیں تھی لیکن اسے بھی راؤ گڑھی سے باہر جانے کا حکم دے دیا گیا اور پھر محل ہی کے پائیں باغ میں ہریش نے گوتم کی سمادھی بنانے کا حکم دیا اور سنگ تراش بلوائے گئے جنہیں گوتم کا مجسمہ تراشنا تھا حالانکہ گوتم کا عمل کچھ بھی نہیں تھا یہ تو میرا اشوق تھا جو میں نے پورا کیا تھا اور اپنی اس پرچھائیں کو پہلی بار استعمال کر کے دیکھا تھا۔ میرا ہر تجربہ کامیابی سے ہمکنار ہوتا تھا لیکن آج تک میں اپنی ذات پر کوئی تجربہ نہیں کر سکا تھا۔ یہاں سے انسان کی بے بسی کا اظہار ہوتا ہے کہ ہر طرح کی قوتیں حاصل ہونے کے باوجود کسی ایک مسئلے میں وہ اس طرح بے بس ہوتا ہے کہ سوچ بھی نہیں سکتا میری کیفیت بھی یہی تھی۔ سینگان نے ایک اور ظلم ڈھایا تھا مجھ پر لیکن کیا بھی کیا جا سکتا تھا۔ تقدیر میں جب تک زندگی کے سانس لکھے ہیں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ان سانسوں کا سفر کس شکل میں ہوگا۔ اب میرے لئے راؤ گڑھی میں رہنا بے سود تھا لیکن زندگی جس مرحلے میں داخل ہوئی تھی اس میں بہت خوبصورت مواقع بھی تھے اور میں کسی اور موقع کی تلاش میں چل پڑا۔ اپنی ذات کی تلاش کا تصور اب میرے لئے کسی ایسے ہی خزانے کے تصور کی مانند تھا جیسے کوئی پراسرار کہانی ہو۔ دلکش سنسنی خیز، جسے صرف خوابوں میں دیکھا جائے۔ میں تو اپنی نقل بھی کھل بیٹھا تھا۔ اصل تو بہت دور کی چیز تھی۔

بہر حال انسان کی خوبی ہے کہ بڑی سے بڑی مشکل کو وہ خندہ پیشانی سے جھیل جاتا ہے۔ میں اپنی موجودہ شکل میں بھی خود کو مطمئن کرنے کی کوشش کر رہا تھا اور اس میں مجھے

کامیابی بھی ہوئی تھی۔ گوتم کے مسئلے میں، ایک دلچسپ کھیل کھیلا تھا اور اس کھیل کے نتائج بے حد خوشگوار تھے۔ کم از کم میرے لئے رنج اور خوشی کا ایک ایسا امتزاج تھا جو بہر حال اپنی جگہ ایک حسن رکھتا تھا اور کم از کم مجھے خوشی حاصل ہوئی تھی۔ جب میری شخصیت کو یہ انوکھا روپ ملا ہے تو اور کچھ نہیں تو کم از کم اپنے طور پر تفریحات ہی کروں۔ لاتعداد آسانیاں حاصل ہو گئی تھیں۔ کہیں بھی جانے کے لئے نہ پاسپورٹ کی ضرورت تھی نہ ہوائی سفر کا ٹکٹ درکار تھا۔ جہاں دل چاہے جاؤ کوئی روک ٹوک نہیں۔ ایسی جگہ بھی جا سکتے ہو جہاں دوسروں کی رسائی ممکن نہ ہو لیکن صرف اپنی پسند کے مسئلے میں ٹانگ اڑانا زیادہ مناسب تھا۔ کسی کی کوئی پابندی تو تھی نہیں۔ یہ شہر چھوڑنے کو جی چاہا۔ ائرپورٹ پہنچ گیا۔ جو سب سے پہلی فلائٹ جانے کے لئے تیار تھی۔ اس کی طرف چل پڑا اور بغیر کسی اجازت کے اطمینان سے طیارے میں داخل ہو گیا۔ یہ تو بعد میں ہی پتا چلا کہ سفر بنکاک کا ہے۔ چلو ٹھیک ہے کیا فرق پڑتا ہے۔ تقدیر جہاں بھی لے جائے ٹھیک ہے۔ البتہ آج طیارے میں تفریح کرنے کو دل نہیں چاہا تھا کسی کو پریشان کرنے سے فائدہ؟ اور پھر جو تفریح ایک بار ہو چکی اسے بار بار دہرانا بھی مناسب نہیں۔ سب کچھ اسی انداز میں چلتا رہے تو بہتر ہے۔

چنانچہ چالاکی سے صرف ان جگہوں پر ٹھکانا بناتا رہا جہاں دوسروں کا گزر ممکن نہیں تھا اور اس طرح بنکاک تک کا یہ سفر طے کیا جس میں کوئی قابل ذکر بات نہیں تھی بس صرف سفر تھا۔

بنکاک ائرپورٹ پر دوسرے مسافروں کے ساتھ ساتھ نیچے اترا۔ کوئی خاص تصور ذہن میں نہیں تھا۔ لوگ زندگی کے مسائل بھگت رہے تھے میں ٹہلتا ہوا باہر نکل آیا تھا۔ اسے شاید فطری حسن پسندی کہا جا سکتا ہے یا پھر ایک ذہنی بحران کہ ایک حسین سی خاتون مجھے نظر آئیں تو میں انہی کے ساتھ کار میں بیٹھ گیا۔ یہ اس فلائٹ سے آنے والے مسافروں میں سے نہیں تھی خاتون کا تعلق بھی بنکاک سے نہیں معلوم ہوتا تھا۔ کسی یورپین ملک کی باشندہ تھیں۔ بہر حال انتہائی قیمتی کار میں بیٹھ کر چل پڑیں۔ میں بھی ان کے ساتھ ہی تھا۔ کار میں ایک باوردی ڈرائیور موجود تھا اور خاتون کو بہت احترام دے رہا تھا۔ کار چلتی رہی پھر وہ ایک خوبصورت عمارت کے سامنے رکی۔ خاتون بھی اتر کر اندر چل پڑیں۔ مجھ پر سستی طاری تھی۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

تعاقب کیا اور اس فلیٹ میں داخل ہو گیا۔ جس میں ان خاتون کی انتہائی پذیرائی کی گئی تھی۔ دو اچھی شخصیتوں کے مالک افراد وہاں موجود تھے۔ ان کا تعلق بھی یورپ ہی کے کسی ملک سے معلوم ہوتا تھا۔ خاتون کے سامنے اس طرح جھک گئے جیسے اس کے نہایت عقیدت مند ہوں۔

''ہوں کوئی مشکل؟'' خاتون نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

''نہیں میڈم سب ٹھیک ہے۔''

''اسے قبضے میں کر لیا؟''

''میڈم بھلا یہ ممکن تھا کہ آپ حکم دیتیں اس کے بارے میں اور آپ کے مجرم کو گرفتار نہ کیا جاتا؟''

''وہ بدنصیب بہت اچھی شخصیت کا مالک تھا۔ تم یقین کرو اپنے گروپ میں اسے سب سے زیادہ اہمیت دیتی تھی میں لیکن انسان نہ جانے کیوں غداری پر تل جاتا ہے۔ ماضی فراموش کر دیتا ہے۔ بس لالچ ہی سب سے بری بلا ہے۔ انسان اگر لالچ سے بچنے کی صلاحیت اپنے اندر پیدا کر لے تو سمجھو کہ اس نے ساری دنیا حاصل کر لی ہے۔ مجھے خود بھی افسوس ہے۔ تمہیں علم ہے کہ وہ یہاں کس کے لئے کام کر رہا تھا؟''

''میڈم آپ کی ہدایت پر ہم نے سب کچھ معلوم کر لیا ہے اور آپ کو بھی یقینی طور پر شیوچن گروپ کے بارے میں معلومات حاصل ہوں گی۔''

''اوہو۔ وہ دوغلا جاپانی، آدھا چینی آدھا جاپانی۔''

''جی میڈم لیکن شاید آپ کو اس بات کا علم نہیں کہ شیوچن نے یہاں بڑا نام کمایا ہوا ہے۔ بڑے بڑے جرائم پیشہ لوگ اس کے نام سے کانپتے ہیں۔ اصل میں اسے کچھ ایسے لوگوں کی پناہ حاصل ہے جو بین الاقوامی شخصیت رکھتے ہیں۔ شیوچن نے ان کے لئے بڑے بڑے خطرناک کام سرانجام دیے ہیں اور اس طرح اس نے اپنی گڈول بنائی ہے۔''

''مجھے شیوچن سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ میں تو اس کمینے بارلے کو کیفر دار تک پہنچانا چاہتی ہوں۔ گروپ میں بہت کم ایسے لوگ ہیں جنہیں میں نے اپنے قریب جگہ دی ہے

اور یہ مرحلہ بہت مشکل سے آتا ہے۔ بارلے ان بدنصیبوں میں سے ایک ہے جس نے یہ سنہری موقع کھو دیا اور یہ سوچا کہ میرے بغیر بھی وہ کوئی مقام حاصل کر سکتا ہے۔ شیوچن بنکاک میں کوئی درجہ رکھتا ہو گا لیکن میرے مقابلے میں اس کی کیا حیثیت ہے۔''

''اس میں کوئی شک نہیں میڈم۔ آپ کا اور شیوچن کا کیا مقابلہ۔''

''دیکھو۔'' عورت نے آنکھیں نکال کر کہا۔ ''تم سے جو کچھ کہہ رہی ہوں اس کا مقصد یہ نہیں کہ تم میری تعریف میں گیت گانے شروع کر دو۔ خوشامد کا ایک لفظ بھی مجھے ناپسند ہے لیکن جو کچھ میں کہہ رہی ہوں۔ وہ ایک ٹھوس حقیقت ہے۔ میں حقیقت ہی کی بات کر رہی ہوں۔'' دونوں کے چہرے اتر گئے۔ ان میں سے ایک نے کہا۔

''یس میڈم۔'' دوسرے نے بھی اسی انداز میں یس میڈم کہا تھا۔ عورت نے کلائی میں بندھی ہوئی قیمتی گھڑی دیکھ کر کہا۔

''رات کو ٹھیک ساڑھے دس بجے ہم یہاں سے نکلیں گے تم انہیں ہدایت کر دو کہ اسے کسی مناسب جگہ لے کر آیا جائے۔ میں شیوچن کو اس کی لاش کا تحفہ پیش کرنا چاہتی ہوں۔''

''یس میڈم۔''

''اب جاؤ۔ میں کچھ دیر آرام کرنا چاہتی ہوں۔'' میرے اندر گدگدی ہونے لگی۔ یہ میڈم نہ جانے کون خاتون تھیں لیکن باتیں بڑے مزے کی ہو رہی تھیں کسی بارلے کی موت کا فیصلہ کر دیا گیا تھا اور خاتون اسے غداری کی سزا دینا چاہتی تھیں۔ کھیل دلچسپ ہی لگتا تھا۔ بنکاک میں آتے ہی مجھے مصروفیت مل گئی تھی۔ چنانچہ میں نے سوچا کہ مجھے بھی کچھ آرام کرنا چاہئے۔ میڈم کے بستر سے کچھ فاصلے پر ایک صوفہ پڑا ہوا تھا۔ میڈم تو مسہری پر دراز ہو گئیں لیکن میں نے صوفے کا رخ اختیار کیا تھا۔ البتہ چند ہی لمحات کے بعد میڈم اپنی جگہ سے اٹھیں دروازے سے باہر نکلیں اور اپنے سامان کے بارے میں پوچھا۔ باہر جو شخص موجود تھا۔ یہ انہیں دونوں میں سے ایک تھا۔ اس نے جلدی سے کہا۔

''آپ کا سامان میڈم ڈرائیور رکھ گیا ہے میں نے سوچا آپ نے طلب نہیں کیا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

آپ کو مضطرب نہ کیا جائے۔"

"پلیز میرا اٹیچی اندر پہنچا دو۔" وہ شخص اٹیچی اندر رکھ گیا تو میڈم نے دروازہ بند کرلیا اور اٹیچی میں کچھ تلاش کرنے لگیں۔ میں خاموش ہی رہا تھا۔ ویسے مجھے یہ علم نہیں ہوسکا تھا کہ میڈم کس فلائٹ سے یہاں تشریف لائی ہیں۔ کم از کم جس جہاز سے میں یہاں آیا تھا۔ اس میں تو ان کا وجود نہیں تھا۔ کیونکہ سارا وقت میں نے جہاز کی سیر کرتے ہوئے ہی گزارا تھا۔ ہوسکتا ہے کسی اور فلائٹ سے یہ یہاں آئی ہوں لیکن تھیں کون اور چکر کیا تھا۔ یہ نہیں معلوم تھا پھر میڈم نے ایک لباس نکالا اور واش روم کی جانب بڑھ گئیں۔ میں اطمینان سے بستر پر دراز ہوگیا تھ۔ البتہ جب وہ لباس تبدیل کرکے باہر آئیں تو مجھے آنکھیں بند کرنا پڑی تھیں۔ حسن و جمال میں تو ویسے لاثانی تھیں لیکن اس وقت جو باریک گاؤن پہنا ہوا تھا۔ وہ قیامت خیز تھا۔ کیونکہ اس کی باریکیوں سے قیامتیں جھلک رہی تھیں۔ میں نے ان قیامتوں کو ایک نگاہ دیکھا اور آنکھیں بند کرکے کروٹ بدل لی۔ کیونکہ میڈم کی طرف رخ کرکے سونے کا مطلب تھا کہ شیطان سے مزاج پرسی کی جائے کیا بےفکری والی بات تھی۔ ایک پرچھائیں بستر پر دراز تھی اگر کوئی آکر مجھ پر سوار بھی ہوجاتا تو اسے احساس نہ ہوتا کہ بستر پر کوئی ذی روح موجود ہے اور پرلطف بات یہ تھی کہ نیند بھی آگئی لیکن جاگا تو ایک دم اپنی حماقت کا احساس ہوا اور میں نے سوچا کہ اگر تھوڑی سی بھی دیر ہوجاتی تو میں کسی دلچسپ واقعے سے محروم رہ جاتا۔ میڈم اس وقت جینز پہنے ہوئے تھیں۔ ساتھ ہی انہوں نے بلیک جیکٹ بھی پہنی ہوئی تھی۔ بالوں کا اسٹائل تبدیل کرلیا تھا اور متناسب بدن کی شرارتیں لباس سے جھانک رہی تھیں۔ سامنے ہی چار افراد کھڑے ہوئے تھے جن میں سے دو شناسا تھے اور دو اجنبی تھے جیسے ان کے غلام ہوں۔ فلیٹ سے نیچے اتریں اور اس کے بعد ایک شاندار لینڈ کروزر میں بیٹھ گئیں۔ لینڈ کروزر آگے بڑھ گئی تھی۔ بھلا اس لینڈ کروزر میں، میں کیوں نہ ہوتا۔ البتہ بقیہ دو افراد کسی اور گاڑی میں آرہے تھے۔ کیونکہ میڈم کے ساتھ صرف وہی دونوں افراد بیٹھے تھے جو پہلے سے اس فلیٹ میں موجود تھے۔ شاید ڈرائیور بھی وہی تھا۔ جو ائیرپورٹ سے آنے والی گاڑی میں میڈم کو لے کر آیا تھا۔

یوں اس سفر کا آغاز ہوگیا اور پھر یہ سفر خاصا طویل ثابت ہوا۔ بنکاک کی روشنیاں پیچھے رہ گئیں۔ اعلیٰ درجے کی ایک سڑک پر لینڈ کروزر دوڑتی رہی۔ اس کے بعد اس نے ایک کچے راستے پر سفر کیا اور پھر ایک ایسے میدان میں جاکر رک گئی جہاں درخت بکھرے ہوئے تھے اور قرب و جوار میں روشنی کا نام و نشان نہیں تھا۔ روشنیاں بس پس منظر میں جھلک رہی تھیں۔ جو بنکاک کی اونچی عمارتوں سے یہاں تک جھانک سکتی تھیں۔ ہاں میڈم اتر گئیں۔ پیچھے سے دوسری کار بھی آکر رک گئی اور میڈم چند قدم آگے بڑھ کر ایک درخت کے قریب پہنچ گئیں۔ کسی نے بڑی ٹارچ روشن کی اور میڈم نے اس درخت کی طرف دیکھا۔ جس پر سفید رنگ کی رسی کا ایک پھندا اٹکا ہوا تھا۔ اسطرح کہ اسے پھانسی کا پھندا کہا جاسکتا تھا۔ میں نے دلچسپی سے آنکھیں گھمائیں۔ گویا کام میرے شایان شان ہو رہا ہے۔ لطف آئے گا۔ ذرا دیکھوں تو سہی کہ صورت حال کیا ہے۔ چنانچہ میں نے چاروں طرف دیکھا۔ ہرچند کے میں صرف ایک پرچھائیں کی حیثیت رکھتا تھا اور اس جگہ میرا کسی بھی شکل میں دیکھا جانا یا محسوس کئے جانا ممکن نہیں تھا لیکن کوئی بھی حادثہ پیش آسکتا تھا۔ کوئی بھی ایسا عمل ہوسکتا تھا۔ جس کی بنا پر مجھے کوئی نقصان پہنچ جائے۔ ہاں یہ درخت جو پھانسی کے پھندے کے درخت کے عین سامنے والا درخت تھا میرے لئے ایک موثر پناہ گاہ بن سکتا تھا۔ چوڑے تنے اور مضبوط شاخوں والا درخت جس پر چڑھنے میں مجھے کوئی دقت نہیں ہوئی اور میں یہاں ہونے والا دلچسپ تماشا دیکھنے کیلئے مستعد ہوگیا۔ وہ خاتون جنہیں اب تک تمام میڈم کے نام سے پکارتے رہے تھے نیچے کا جائزہ لینے کے بعد وہ پراطمینان انداز میں واپس لینڈ کروزر میں جا بیٹھی تھیں۔ کسی کا انتظار کیا جارہا تھا پھر ایک اور گاڑی آتی ہوئی نظر آئی۔ ہیڈ لائٹس سے اس کی آمد کا پتا چلا تھا۔ اس گاڑی سے چند افراد نیچے اترے اور ان ہی میں سے ایک شخص ایسا بھی تھا جس کے دونوں ہاتھ پشت پر بندھے ہوئے تھے۔ شکل و صورت صحیح طور پر واضح نہیں تھی لیکن جوان، لمبا تڑنگا اور تندرست آدمی معلوم ہوتا تھا۔ لینڈ کروزر میرے درخت کے پاس موجود تھی۔ میڈم ایک بار پھر نیچے اتر آئیں پھر مخصوص روشنیاں اس شخص پر مرکوز کردی گئیں جسے یہاں لایا گیا تھا۔ میڈم کے ساتھیوں کی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"اور بیچارہ دوستی نہ نبھا سکے گا۔ کتنی جلدی تم سے محروم ہو جائے گا وہ۔ چلو میرا خیال ہے ہارلے سے کافی باتیں ہو چکیں اب انہیں ان کے صحیح مقام پر پہنچا دو۔" ہارلے کو وہ لوگ بازوؤں سے گھسیٹتے ہوئے لے گئے اور اس درخت کے نیچے لے جا کر کھڑا کر دیا جس کی شاخوں سے پھانسی کا پھندا لٹک رہا تھا۔ ایک مناسب انتظام کیا گیا تھا۔ چنانچہ سفید رسی کے پھندے کو نیچے اتارا گیا۔ ہارلے کے ہاتھ پشت پر بندھے ہوئے تھے اور وہ کوئی مدافعت نہیں کر سکتا تھا۔ پھندا اس کی گردن میں کس دیا گیا۔ میں اپنی بے بسی کو محسوس کر رہا تھا۔ میرے وجود میں کچھ کرنے کی صلاحیت نہیں تھی۔ میں تو اس وقت عمل ہو سکتا تھا جب کسی کا بدن مجھے حاصل ہو جائے اور فوری طور پر میں یہ عمل کرنے کی کوشش بھی کرتا اور کسی کو اپنے لئے منتخب کرتا تو اس بات کے امکانات بھی تھے کہ اس شخص کو ہلاک کر دیا جائے اور ڈاکٹر سینی گان کی موت مجھے یاد تھی اگر ہلاک ہونے والا ایسے ہی ہلاک ہو جائے تو زندگی بچانا مشکل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ میں نے کوئی حماقت نہیں کی اور صرف خاموشی سے یہ سب کچھ دیکھتا رہا۔ ہارلے کو پھندے میں کسنے کے بعد دو تین افراد نے رسی کھینچ لی اور ہارلے زمین سے چار فٹ اونچا ہو گیا۔ اس کا بدن رسی کے حلقے میں پھڑکنے لگا۔ ان لوگوں نے رسی درخت کی ایک اور شاخ سے باندھی تھی۔ میڈم کے قہقہے بلند ہو رہے تھے لیکن اچانک ہی اسٹین گنوں کے قہقہے بلند ہوئے اور یہ تمام افراد روشنیوں کے حلقے میں آ گئے۔ یہ روشنیاں سرچ لائٹوں سے ڈالی جا رہی تھیں۔ اسٹین گنوں سے چلائی گئی گولیوں نے بری طرح تباہی مچانی شروع کر دی۔ بہت سی چیخیں بلند ہوئیں اور قرب و جوار میں خون ہی خون بکھر گیا۔ میڈم نے بھاگ کر لینڈ کروزر کی جانب رخ کیا اور میں نے اس کے حسین بدن سے خون کی دھاریں بہتی ہوئی دیکھیں اس کے بدن پر برسٹ مارا گیا تھا اور گولیاں اس ترتیب سے جسم میں داخل ہوئی تھیں کہ ایک انوکھا سماں بندھ گیا تھا۔ واقعی بہتا خون ایک عجیب منظر پیش کر رہا تھا۔ میڈم گھٹنوں کے بل بیٹھتی چلی گئیں۔ حملہ آوروں نے اس کے ایک ایک ساتھی کو بھون کر رکھ دیا۔ غالباً یہ لوگ بہتر طریقے سے مسلح نہیں تھے کیونکہ ایک بھی شخص ایسا نظر نہ آیا جس نے اپنے بچاؤ کے لئے کچھ بھی کیا ہو۔ وہ خاموشی سے مر گئے اور

میں یہ ہولناک منظر دیکھتا رہا۔ ہارلے کی لاش بے شک درخت سے لٹکی ہوئی تھی اور جو گفتگو اس دوران ہوئی تھی۔ تھوڑی بہت میری سمجھ میں آ رہی تھی لیکن اس خونی منظر نے کچھ لمحوں کے لئے مجھے ساکت کر دیا پھر خاموشی طاری ہو گئی اور حملہ آور یہ اندازہ لگانے کی کوشش کرنے لگے کہ ان کی کارروائی مکمل ہو گئی ہے کہ نہیں پھر وہ آگے بڑھ آئے ان کے جسموں پر خاص قسم کے لباس تھے جیسے کراٹے کے کھلاڑی پہنتے ہیں۔ کمر سے بیلٹ بھی بندھی ہوئی تھی۔ مقامی لوگ تھے درمیانہ قد و قامت کے مالک ہلکے بدن رکھنے والے۔ تمام لوگوں کے جسموں پر سفید لباس تھے لیکن ایک شخص کالے لبادے میں موجود تھا۔ سرچ لائٹوں کی روشنی میں، میں نے اس کا چہرہ بھی دیکھا۔ لمبی سی نوکدار داڑھی، تھوڑی پر جھول رہی تھی، گالوں پر بھی گنتی کے کچھ بال موجود تھے، بدن درمیانہ تھا عمر کا صحیح تعین نہیں کیا جا سکتا تھا، سر پر لوہے کی ایک چوڑی پٹی بندھی ہوئی تھی۔ چال ڈھال سے یہ پتا چلتا تھا کہ انتہائی پھرتیلا انسان ہے۔ قریب پہنچ کر وہ ہارلے کی جانب دوڑا پھر اس نے اپنے لباس سے ایک لوہے کا حلقہ نکالا اور اسے بندھی ہوئی رسی کی طرف پھینک دیا۔ حلقہ ایک سنسناہٹ کے ساتھ رسی تک پہنچا اور رسی درمیان سے کٹ گئی۔ ہارلے نیچے گر پڑا اور اسی وقت میرے ذہن کی چرخی بھی چل پڑی۔ میں نے سوچا کہ حملہ آوروں نے لیڈی گارون اور اس کے ساتھیوں کو ختم کر دیا ہے۔ گویا ایک پورشن ختم ہو گیا اور کہانی دوسری جانب منتقل ہو گئی ہے۔ ہارلے کا جسم مجھ سے زیادہ فاصلے پر نہیں تھا۔ کیوں نہ اس وقت اس جسم میں پناہ حاصل کی جائے اور آگے کا کھیل دیکھا جائے۔ سیاہ لباس میں ملبوس شخص زمین پر بیٹھ گیا۔ اس نے ہارلے کی گردن سے پھانسی کا پھندا ڈھیلا کرنے لگا۔ ساتھ ہی اس کے منہ سے کچھ آوازیں نکل رہی تھیں۔ جن کا انداز افسوس بھرا تھا اور مجھے یہ احساس ہو رہا تھا کہ ان آوازوں سے وہ اپنے غم کا اظہار کر رہا ہے۔ میں نے فوراً ہی اپنا عمل شروع کر دیا اور ہارلے کے جسم میں بائیں جانب سے داخل ہوا اور اس جسم کو اپنا لیا لیکن ابھی میں نے فوری طور پر اپنی یا ہارلے کی زندگی کا اظہار نہیں کیا تھا۔ تمام افراد کارروائی میں مصروف تھے پھر انہوں نے اطلاع دی کہ میڈم گارون کا کوئی ساتھی اب زندہ نہیں ہے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

''لیکن میرا دوست۔'' سیاہ لباس والے کے منہ سے آواز نکلی۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ہی میں نے ایک ہلکی سی کراہ سے اپنی زندگی کا اعلان کیا اور سیاہ لباس والا اچھل پڑا پھر اس کی چیختی ہوئی آواز ابھری تھی۔

''زندہ ہے زندہ ہے اوہ جلدی۔ جلدی کرو یہ زندہ ہے۔ جلدی ہری اپ۔'' اور ایک دم سے بھگدڑ مچ گئی۔ اس کے بعد میں نے خود کو حالات کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا تھا۔ وہ لوگ مجھے اٹھا کر کر فاصلے پر کھڑی ہوئی گاڑیوں میں لائے اور پھر اس طرح طوفانی رفتار سے چل پڑے کہ مجھے سوچنے سمجھنے کا موقع بھی نہیں مل سکا۔ میری زندگی بچانے کے لئے وہ لوگ مجھے جلد از جلد کسی خاص جگہ لے جانا چاہتے تھے۔

بہر حال میں ان سے یہ تو کہنے سے رہا کہ ''بھائی آہستہ چلو۔ ہارلے کی زندگی کو اب کوئی خطرہ نہیں ہے وہ بالکل آرام سے ہے۔ البتہ تم لوگ میرا کباڑہ کر رہے ہو۔'' ایک دلچسپ کہانی کا آغاز ہو چکا تھا اور مجھے یوں لگ رہا تھا جیسے آگے کے واقعات خاصے پر لطف ہوں گے۔ لینڈ کروزر برق رفتاری سے سفر کرتی رہی اور پھر اس عمارت کا کوئی اندازہ نہیں ہو سکا جس میں مجھے لے جایا گیا تھا۔ فوراً ہی اسٹریچر لایا گیا۔ بھاگ دوڑ کر کے مجھے اسٹریچر پر لٹایا گیا اور ہم اندر داخل ہو گئے۔ سیاہ لباس والا شاید وہی شخص شیوچن تھا جس کا نام بار بار سامنے آ رہا تھا۔ باقی تمام لوگ اس کے ماتحت معلوم ہوتے تھے۔ کیونکہ وہ صرف اس کی ہدایت پر عمل کر رہے تھے۔ وہ کبھی مقامی زبان بول رہا تھا اور کبھی انگریزی میں بات کر رہا تھا۔ مقامی زبان تو میری سمجھ میں نہیں آ رہی تھی لیکن انگریزی کے الفاظ بہر حال سمجھ رہا تھا۔ ڈاکٹر اس برق رفتاری سے آیا۔ جیسے اسی عمارت میں ہو۔ میں نے آنکھیں بند کئے رکھی تھیں۔ ڈاکٹر نے سب سے پہلے میری نبض اور دل کی دھڑکنوں کا جائزہ لیا پھر پر مسرت لہجے میں بولا۔

''بالکل ٹھیک مسٹر شیوچن۔ آپ کو تشویش کی ضرورت نہیں ہے۔'' شیوچن نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ڈاکٹر جھک کر میری گردن دیکھنے لگا پھر اس نے خاصی دیر تک میرا معائنہ کرنے کے بعد کہا۔

''گردن کی جو کیفیت ہے۔ اس کے بعد سخت تعجب ہوتا ہے کہ یہ زندہ کیسے پہنچ گیا۔ غالباً اس کی وجہ اس کی وہ غیر معمولی صلاحیتیں ہیں۔ جنہیں اس وقت اس نے استعمال کیا ہوگا۔ ورنہ اس طرح رسی میں لٹک جانے کے بعد بچنا ناممکن ہے۔'' شیوچن نے ڈاکٹر سے کہا۔

''ڈاکٹر تم اس کی صلاحیتوں سے واقف نہیں ہو۔ اتنی شاندار صلاحیتوں کا مالک شخص اس سے پہلے میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ میں نے اس پر کافی محنت کی ہے اور یہ حقیقت ہے کہ اس کا میرے پاس آ جانا نہ صرف اس کے لئے بلکہ میرے لئے بھی باعث مسرت ہے اگر ذرا سی چوک ہو جاتی تو اس وقت میں اپنی زندگی کے ایک قیمتی سرمائے سے محروم ہو سکتا تھا۔'' بہر حال وہ لوگ میرے بارے میں طرح طرح کی گفتگو کرتے رہے اور میں صورت حال سے واقف ہوتا چلا گیا۔ میرا نام یوجن ہارلے تھا اور میں ہندوستان کا رہنے والا ایک عیسائی تھا جو جرائم کی دنیا میں بڑا باصلاحیت انسان سمجھا جاتا تھا اور میڈم گارون کے رویے سے ناراض ہو کر میں نے ان کا گروہ چھوڑ دیا اور بنکاک آ گیا۔ بنکاک میں مجھے شیوچن نے اپنا ساتھی بنا لیا۔ شیوچن ایک بین الاقوامی اسمگلر تھا اور ساری دنیا میں اس کے ہاتھ پاؤں پھیلے ہوئے تھے۔ یہاں اس نے کسی مخصوص جگہ اپنا ہیڈ کوارٹر بنا رکھا تھا۔ اس کا گروہ کافی زبردست تھا اور میں اس کا ایک اہم رکن۔ دل چاہا کہ قہقہے لگاؤں۔ کیا تقدیر پائی ہے میں نے لیکن ایسا نہیں ہو سکا کہ کسی شریف خاندان سے بھی میرا رابطہ قائم ہو سکتا۔ جب بھی ملے اسی طرح کے لوگ ملے اور میں ایسی ہی مشکلات میں گرفتار رہا۔ یہ بھی ایک دلچسپ کہانی تھی۔ جس کے بارے میں ہنسنے کے سوا اور کچھ نہیں کہا جا سکتا تھا۔ بعد میں اور بھی حقیقتیں مجھ پر منکشف ہوئیں یوجن ہارلے کے والدین کو اس دوران قتل کر دیا گیا تھا۔ جب اس نے لیڈی گارون کو چھوڑا تھا اور ہارلے کا یہی خیال تھا کہ لیڈی گارون نے ہی اس کے ماں باپ کو قتل کیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ ہارلے کا ایک بھائی بھی وہاں موجود تھا۔ جو زیر تعلیم تھا اور کسی اسپتال میں رہتا تھا۔ غالباً لیڈی گارون، ہارلے کے بارے میں معلومات حاصل کرنے ہندوستان پہنچی تھیں اور اس نے تشدد کر کے یوجن

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ہارلے کے ماں باپ کو قتل کر دیا تھا۔ صرف اس خیال کے تحت کہ وہ ہارلے کا موجودہ پتا جانتے ہوں گے یقینی طور پر ہارلے کا بھائی صرف اس لئے بچ گیا تھا کہ وہ وہاں موجود نہیں تھا۔ یہ تھی یوجن ہارلے کی کہانی یقینی طور پر اس کا ماضی بھی ہوگا۔ کس طرح وہ جرم کی دنیا میں آیا لیکن مجھے اس سے کوئی دلچسپ نہیں تھی۔ میں تو صرف اس کی موجودہ شخصیت میں دلچسپی لے رہا تھا۔ ایک ایسا شخص جسے اپنے آپ کو شخص کہتے ہوئے بھی شرم آئے۔ جس کی اپنی کوئی حیثیت نہ رہ گئی ہو۔ وہ اسی طرح جی سکتا ہے۔ اسے ڈھٹائی کی زندگی ہی کہا جا سکتا ہے پے در پے زخم سینے میں سمائے ہوئے تھے لیکن اپنے ان زخموں کی شکل کو بھی دیکھنا ناگوار گزرتا تھا۔ زندگی جس انداز میں گزر رہی ہے اسی سے لطف اندوز ہونا پڑے گا۔ یہ بھی ایک نیا ماحول تھا۔ بدھ مت کے پیروکار عبادت گزار بھی تھے اور جرائم پیشہ بھی ننھی ننھی خوبصورت لڑکیاں بھی تھیں کو کنیائیں بنی ہوئی تھی ایک عجیب سا ماحول بنا رکھا تھا۔ ان لوگوں نے۔ اس جگہ کو شیوچن ٹمپل کہا جاتا تھا۔ رفتہ رفتہ میں نے اپنے آپ کو صحت مند ظاہر کرنا شروع کر دیا یہاں خاصی شناسائیاں ہو چکی تھیں جب میں نے اپنے ذہن کے ساتھ ساتھ ہارلے کا ذہن بھی استعمال کرنا شروع کیا تو پھر یہاں کے ماحول اور ان کی گفتگو کو سمجھنے میں دقت نہیں ہوئی۔ ہارلے جتنا کچھ جانتا تھا اب وہ میں بھی جانتا تھا۔ بہر طور گزار ہوتا رہا اور پھر میں بالکل تندرست ہو گیا۔ شیوچن ایک پراسرار شخصیت کا مالک تھا۔ پورے گروہ کا سربراہ لیکن کافی حد تک سادہ مزاج عام انسانوں کی مانند رہتا تھا اور اپنے ساتھیوں سے خاصی محبت کرتا تھا۔ مجھے بھی خاص طور سے اس نے اپنے ساتھ رکھا تھا۔ بہر حال وقت گزرتا رہا اور پھر میں بالکل تندوست قرار دے دیا گیا۔ شیوچن نے مجھ سے کہا تھا۔

''ڈیئر ہارلے یہ حقیقت ہے کہ اس بدبخت عورت نے تمہیں ہم سے چھین لینے کی انتہائی خوفناک کوشش کی تھی لیکن میں خوش ہوں کہ میں بروقت پہنچ گیا اور میں نے تمہیں اس سے بچا لیا۔ لیڈی گارون کے قتل کے بعد اب تمہارا کوئی دشمن نہیں رہا۔ چنانچہ تم آزادی سے اپنا کام کر سکتے ہو۔ مجھے تمہارے ماں باپ کی موت کا سخت افسوس ہے لیکن

دشمن کو بھی جو سزا ملی ہے وہ کم نہیں ہے۔ بنکاک کے اخبارات نے لیڈی گارون کے بارے میں تمام تفصیلات شائع کی ہیں۔ اسے بنکاک کے انتظامی حلقوں میں پہچان لیا گیا ہے اور بہر حال اس کی لاش اس کے ملک کے حوالے کر دی گئی ہے۔ باقی لوگوں کی یہیں تدفین کر دی گئی تھی۔ بہر حال اب جو کچھ بھی ہے وہ اپنی جگہ کیا تم آئندہ اپنی یہ زندگی جاری رکھنے کا ارادہ رکھتے ہو؟''

''کیوں نہیں مسٹر شیوچن ظاہر ہے مجھے یہی کام سرانجام دینا ہے۔''

''چلو ٹھیک ہے ایک طرف میں اپنے ساتھیوں کے لئے زندگی کی بازی لگا دیتا ہوں تو دوسری طرف میری بھی یہی خواہش ہوتی ہے کہ وہ بھی میرے لئے زندگی کی بازی لگا دیں۔ بے شک یہ حادثہ تمہارے لئے بہت دکھ بھرا ہے لیکن اب صورت حال آگے بڑھ چکی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم باقاعدگی سے کام کا آغاز کر دو اور اپنی اسی حیثیت کو برقرار رکھو۔ جس کی وجہ سے تم میری نگاہوں میں مقبول ہو۔''

''میں اپنا کام سرانجام دینے کیلئے تیار ہوں مسٹر شیوچن!'' میں نے یوجن ہارلے کی حیثیت سے جواب دیا۔

''تب تمہارے لئے میں ایک کام منتخب کر رہا ہوں اور یہ انتہائی اہمیت کا کام ہے۔''

''میں حاضر ہوں۔''

''جس طرح تم آج تک اپنے سخت ترین کارنامے سرانجام دیتے رہے ہو میں سمجھتا ہوں یہ بھی اسی نوعیت کا کام ہے۔ اب تمہیں اسی ہمت کے ساتھ سرانجام دینا ہے۔''

''مجھے اس کی نوعیت بتا دی جائے۔''

آج نہیں کل رات کو ہم اس سلسلے میں پروگرام بنائیں گے تمہارے ساتھ جس ٹیم کو منتخب کیا جائے گا اس کو بھی تمہارے سامنے پیش کیا جائے گا۔''

اس کے بعد شیوچن چلا گیا اور میں سر پکڑ کر بیٹھ گیا تھا۔ میرے لئے ذرا برابر مشکل نہیں تھی۔ ہارلے کے بدن کو چھوڑ کر پھر آوارہ گردی کے لئے نکل سکتا تھا لیکن سوچ رہا تھا کہ اس کے بعد کیا کروں گا پھر میں نے سوچا ہے — جہانوں کی تلاش میں بھی کیا حرج

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ہے۔ زندگی میں ایک ہلچل رہے، لطف لیتا رہوں ان تمام باتوں سے چنانچہ میں نے اپنے ذہن کو ہارلے ہی کے انداز میں کام کرنے پر آمادہ کرلیا۔ یہ کوئی مشکل بات نہیں تھی کہ میں جب چاہوں ہارلے کے جسم سے علیحدگی اختیار کرلوں لیکن بین الاقوامی شخص کے مالک شیوچن کو بھی دیکھ لیا جائے کہ اس کے پاؤں کہاں تک پھیلے ہوئے ہیں۔ سو میں نے ذہنی طور پر تمام وسوسے جھٹک دیے اور دوسرے دن کام کرنے کیلئے تیار ہوگیا۔ زندگی سے لطف تو اٹھایا ہی جائے خواہ کسی بھی صورت میں ہو۔ بقیہ وقت تفریحات میں گزارا۔ ہر شخص سے میری شناسائی تھی۔ چھوٹے چھوٹے قد وقامت کی یہ رنگین کنیائیں بھی پرلطف تھیں۔ بظاہر شیوچن ٹمپل کی مقدس لڑکیاں لیکن ان کی تقدیس کا مجھے بخوبی علم ہوگیا تھا۔ رات کی تاریکیوں میں یہ اپنے من پسند افراد کے ہمراہ ہوتی تھیں۔ ویسے غالباً ہارلے کسی کا من پسند نہیں تھا۔ کیونکہ مجھے ابھی تک کوئی لڑکی ایسی نہیں ملی تھی جس نے میری جانب توجہ دی ہو۔ اس کی وجہ یہ بھی ہوسکتی تھی کہ میں مشرقی عیسائی تھا اور ان کا تعلق بدھ مذہب سے تھا۔ مجھے بھی کوئی الجھن نہیں ہورہی تھی۔ زندگی کا کوئی خاص مقصد تو تھا نہیں ویسے تعجب کی بات تھی کہ میں نے یہاں ہارلے کے زیادہ دوست نہیں دیکھے تھے۔ جو شناسا تھے وہ اچھے انداز میں ملتے تھے لیکن جس طرح وہ آپس میں ملاقاتیں کیا کرتے تھے میرے ساتھ ایسا نہیں تھا۔ بہرحال صرف تجزیہ ہی تو کرنا تھا سو میں کررہا تھا۔ دوسری رات مجھے شیوچن کی مخصوص پناہ گاہ میں پہنچا دیا گیا۔ ایک زیرزمین ہال تھا جو بہت وسیع وعریض تھا۔ نیم دائرے کے شکل میں کرسیاں لگی ہوئی تھیں۔ سامنے ایک میز تھی، کرسیوں کے درمیان میرے لئے بھی جگہ بنائی گئی تھی اور ان کرسیوں پر افراد بیٹھے ہوئے تھے۔ دائرے کے بعد جو میز لگی ہوئی تھی ۔اس پر شیوچن موجود تھا۔ اس کے پیچھے ایک اسکرین لگا ہوا تھا اور غالباً کنٹرول بورڈ شیوچن کے سامنے میز پر موجود تھا میں بھی اپنی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔ شیوچن کچھ لمحے سوچتا رہا پھر اس نے کہا۔

''اور اب میں سمجھتا ہوں کہ ہم اپنی اس نئی مہم کے بارے میں گفتگو کرلیں۔ ڈیئر یوجن ہارلے اس مہم کے انحارج تم ہو اور میں تمہاے ماتحتوں سے تمہارا تعارف

کروادوں۔'' اس نے ایک شخص کو اشارہ کیا اور وہ کھڑا ہوگیا۔ ''یہ کیپٹن راجر ہے اس سب میرین کا انچارج ہو تمہارے ساتھ ساتھ سفر کرے گی۔ تفصیل بعد میں بتاؤں گا پہلے تمام لوگوں سے تعارف ہوجائے۔'' کیپٹن راجر کے بعد اس نے باقی تمام لوگوں کا تعارف کروایا۔ جس میں مسلسل کسی سب میرین کا تذکرہ تھا۔ اس کے بعد اس نے اسکرین روشن کیا اور ایک بٹن آن کردیا۔ اسکرین پر ایک چھوٹے سے جہاز کا منظر ابھر آیا۔ جہاز کافی خوبصورت تھا شیوچن نے کہا۔ ''یہ کوئین مارکو ہے۔'' کوئین مارکو ایک بین الاقوامی شپنگ کمپنی کا جہاز ہے اور اس کے بارے میں ہمارا یہ اندازہ ہے کہ یہ بہترین اسلحہ لے کر ایک ملک جارہا ہے۔ ہمارا اصل مسئلہ یہ ہے کہ اس خفیہ اسلحے کو ان لوگوں کے ہاتھوں نہ لگنے دیا جائے جن کیلئے یہ اسلحہ جارہا ہے۔ یہ سمجھ لو یہ ایک بین الاقوامی پروگرام ہے۔ جس کے لئے شیوچن ٹمپل سے رابطہ قائم کر کے درخواست کی گئی ہے کہ اس اسلحے کو اصل جگہ پہنچنے کی بجائے اس ملک کی حکومت کی تحویل میں ہونا چاہئے لیکن اس کے لئے اصل کام یہ ہے کہ اس کی نشاندہی کردی جائے۔ بات بالکل صاف نہیں ہے۔ اس بات کے امکانات ہیں کہ ہمیں ملنے والی اطلاع غلط ہو اسلحہ اس جہاز میں موجود نہ ہو اور ہم اس ملک کی حکومت کو اس کی نشاندہی کریں تو ہمیں خفت کا سامنا کرنا پڑے۔ حقیقتاً یہی ہمارا اصل کام ہے اور اس کیلئے یوجن ہارلے میں نے تمہارا انتخاب کیا ہے۔''

''لیکن طریقہ کار کیا ہوگا مسٹر شیوچن؟'' میں نے فوراً سوال کیا۔

''ہاں۔'' شیوچن نے کہا اور کنٹرول بورڈ سے کچھ اور بٹن آن کئے۔ اسکرین پر شپ کی تصویر گم ہوگئی اور اس کے بعد بحریہ کی وردی میں ملبوس ایک شخص کی تصویر نظر آئی۔ یہ شاندار قد وقامت کا مالک جہاز کا کوئی آفیسر تھا۔ شیوچن کی آواز ابھری۔

''اس کا نام کارمن ہے اور اس جہاز کا تھرڈ آفیسر ہے۔ مسٹر کارمن اس وقت ہماری تحویل میں ہیں۔ اور ڈیئر ہارلے یہ بالکل تمہاری جسامت کا آدمی ہے۔ اس کی آواز بھی تمہاری آواز سے ملتی جلتی ہے۔ بہت سوچ سمجھ کر اسے حاصل کیا گیا ہے۔ تمہارے چہرے پر اس کا میک اپ ہوگا اور جہاز پر تم تھرڈ آفیسر کارمن کی حیثیت سے موجود رہو گے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کارمن کی حیثیت سے، جہاز پر کام کرتے ہوئے تم یہ تفصیلات معلوم کرو گے کہ کیا وہ خطرناک اسلحہ جہاز پر موجود ہے۔ یہ معلومات حاصل کرنے کے بعد اگر تم یہ محسوس کرتے ہو کہ اسلحہ موجود ہے تو ایک مخصوص ٹرانسمیٹر کے ذریعے جہاز کے پیچھے پیچھے سفر کرتی ہوئی ہماری میرین میں کیپٹن راجر کو اس بارے میں اطلاع دو گے۔ بعد کی ذمہ داریاں کیپٹن راجر پر عائد ہوتی ہیں اور ہم اس پر مکمل اعتماد کر سکتے ہیں لیکن اگر تم یہ محسوس کرتے ہو کہ جہاز پر اسلحہ موجود نہیں ہے تو پھر تمہیں کیپٹن راجر کو یہ بتانا ہوگا کہ جہاز خالی ہے لیکن یہ سمجھ لینا ہارلے کہ یہ بہت اہم معاملہ ہے اور اس میں ذرا سی بھی چوک برداشت نہیں کی جائے گی اگر جہاز اسلحے سے خالی ہے تو پھر تمہیں وہ جہاز سمندر ہی میں چھوڑ دینا ہوگا۔ یہ بات تمہیں کیپٹن راجر بتائے گا کہ تمہیں کس طرح سمندر میں اس سب میرین تک پہنچنا ہے جو تمہارے جہاز سے زیادہ فاصلے پر نہیں ہوگی۔ بہر حال یہ ساری تفصیلات ہیں۔ میرا کیپٹن راجر سے رابطہ قائم رہے گا کس طرح یہ بات میرے اور راجر کے درمیان رہنے دو۔ ہم فیصلہ کر لیں گے کہ ہمیں کیا کرنا ہے۔ تمہیں اپنی ذمہ داری خوش اسلوبی سے سرانجام دینا ہوگی اگر اس سلسلے میں کوئی اور سوال ہو تو مجھے بتاؤ۔"

"میں سمجھتا ہوں مسٹر شیوچن کہ اور کوئی سوال نہیں ہے۔" میں نے ہارلے کی حیثیت سے جواب دیا۔

"کیپٹن راجر تم کچھ کہنا چاہتے ہو؟"

"نہیں سر۔"

"اوکے۔ گویا تمام باتیں متعلقہ افراد کی سمجھ میں آ گئی ہیں؟"

"جی سر۔" کیپٹن راجر نے جواب دیا۔

"تو پھر میں اس میٹنگ کو ختم کرتا ہوں۔" شیوچن بولا اور اپنی کرسی سے اٹھ گیا۔

میں شیوچن ٹمپل میں اپنی آرام گاہ میں آ گیا تھا۔ اپنے لئے پھر کشمکش کا شکار ہو گیا تھا۔ اس خطرناک سمندری سفر پر روانہ ہونا چاہئے کہ نہیں۔ با آسانی یہ ہو سکتا ہے کہ ہارلے کے بدن سے نکل کر خاموشی سے ٹمپل سے باہر نکل جایا جائے اور بنکاک کی زندگی سے لطف

اندوز ہوا جائے لیکن فائدہ ایک پرچھائیں کی حیثیت سے بھلا کیا کیا جا سکتا ہے۔ سب بے کار ہی ہے۔ جو تقدیر میں لکھا ہے وہی کرتے رہو۔ کم از کم ایک مشغلہ ہاتھ آیا ہے۔ کچھ لوگوں سے شناسائی ہوئی ہے اور پھر وہی پرانی بات کہ میری تقدیر میں کوئی ایسا کام نہیں ہے جو سنجیدہ لوگ سنجیدہ انداز میں کرتے ہیں۔ چنانچہ جب یہی سب کچھ زندگی میں لکھا ہے تو پھر کیا فائدہ ادھر ادھر وقت ضائع کرنے سے یہی بہتر ہے کہ اسی انداز کی زندگی گزاری جائے لیکن معاملہ واقعی دلچسپ تھا اور ایک اور مہم میرے سامنے آ گئی تھی۔ آخری فیصلہ یہی کیا تھا کہ خاموشی سے اپنا کام سرانجام دیتے رہو۔ دوسرے دن صبح ہی صبح سب سے پہلے میرے چہرے پر میک اپ کیا گیا۔ میک اپ کا ماہر تقریباً ساڑھے چار فٹ کا ایک جاپانی تھا۔ جس نے نہ جانے کیسے کیسے ساز و سامان کے ساتھ میرے چہرے کی مرمت شروع کر دی تھی۔ پلاسٹک کے ٹکڑے میرے چہرے پر چپکائے جا رہے تھے۔ کارمن کی تصویر سامنے رکھی ہوئی تھی اور وہ میرا چہرہ اسی کے مطابق بنا رہا تھا۔ کافی دیر تک وہ اپنے کام میں مصروف رہا اور پھر اس نے فائنل کر کے گردن ہلا دی اس دوران اس نے منہ سے ایک لفظ بھی ادا نہیں کیا تھا۔ جب وہ چلا گیا تو میں نے بھی آئینے میں اپنا چہرہ دیکھا اور مجھے ہنسی آ گئی اسے کہتے ہیں پیچ در پیچ یعنی نہ تو میں درحقیقت ہارلے تھا اور نہ ہی کارمن بلکہ کچھ نہ کچھ تھا اور خوب ہی دلچسپ معاملات چل رہے تھے۔ یہ دن بہت مصروف گزرا مجھے وہ شپ دکھایا گیا۔ جو بندرگاہ میں ایک برتھ سے لگا ہوا تھا۔ اس پر لوگوں کی آمد و رفت ہو رہی تھی پتا نہیں انہوں نے کارمن کو کس طرح اغواء کیا تھا اور اس کی کمی کیوں نہیں محسوس کی جا رہی تھی۔ بعد میں مجھے یہ صورتحال بھی معلوم ہو گئی ان تمام کاموں سے فراغت حاصل کرنے کے بعد مجھے شیوچن ٹمپل لایا گیا۔ جہاں ایک بار پھر شیوچن کے سامنے میٹنگ ہوئی اور شیوچن نے مجھے رخصت کیا اس کے بعد مجھے بنکاک کے ایک فائیو اسٹار ہوٹل میں ایک کمرے میں منتقل کر دیا گیا تب مجھے پتا چلا کہ اصل میں کارمن اس دوران یہاں مقیم ہے۔ کارمن کی حیثیت سے اس ہوٹل میں آنے کے بعد میں نے ہوٹل کی [illegible]ات میں دلچسپی لینا شروع کر دی۔ مجھے اس بات کا علم ہو گیا تھا کہ اب کوئین بارکو کی طرف سے مجھ سے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

رابطہ قائم کیا جائے گا اس وقت تک کے لئے مجھے مکمل آزادی ہے۔ کوئین مارکو فی الوقت لوڈنگ کر رہا تھا اور یہ ایک دلچسپ بات تھی کہ میرا اس میں کوئی کام نہیں تھا۔ یہ دوسرے ہی لوگوں کی ذمہ داری تھی جسے وہ سرانجام دے رہے تھے وقت گزرتا رہا۔ میں نے اپنے طور پر ہر طرح کی تفریحات میں حصہ لیا تھا اور زندگی ذرا دلچسپ محسوس ہونے لگی تھی۔ ادھار کا بدن ہی سہی تھا تو کچھ نہ کچھ خدا غارت کرے سینگان کو جس نے سب کچھ ہی چھین لیا تھا لیکن وہی بات افسوس کرو تو زندگی کو جہنم بنا لو ورنہ جو کچھ تقدیر میں لکھا ہے وہ تو ہوتا ہی رہے گا پھر تین دن تک میں نے اس فائیو اسٹار ہوٹل میں قیام کیا اور چوتھے دن میری ذمے داریوں کا آغاز ہو گیا۔ ٹیلی فون پر مجھے حکم دیا گیا کہ ہوٹل کے معاملات ختم کر کے میں کوئین مارکو پہنچ جاؤں۔ ہوٹل میں آنے کے بعد شیوچن کے کسی آدمی نے مجھ سے ملاقات نہیں کی تھی۔ ادھر سے تو تقریباً تمام معاملات طے کرنے کے بعد ہی مجھے یہاں بھیجا گیا تھا۔ وہ ٹرانسمیٹر بھی میرے پاس موجود تھا۔ جو ایک لائٹر کی شکل میں تھا۔ چھوٹا سا خوبصورت لائٹر جسے آپریٹ کرنا مجھے بتا دیا گیا تھا۔ بہرحال ایک ٹیکسی کر کے میں بندرگاہ پہنچ گیا اور پھر ایک لانچ نے مجھے کوئین مارکو پہنچا دیا۔ کیونکہ مارکو برتھ سے ہٹ چکا تھا اور اس وقت سمندر میں لنگر انداز تھا۔ لانچ سے مارکو تک پہنچ کر آخر کار میں سیڑھی کے ذریعے جہاز پر آ گیا۔ میں مطمئن تھا یہ سارے کام میرے لئے اجنبی نہیں تھے۔ مجھے سب کچھ اپنا اپنا سا لگتا تھا۔ یہی سب کچھ کرتے ہوئے تو زندگی گزری تھی۔ یہ الگ بات تھی کہ اب میری زندگی محض ایک تماشا تھی جسے صرف میں ہی دیکھ رہا تھا۔ دنیا اس تماشے سے ناواقف تھی لیکن جہاز پر میرے تمام واقف کار تھے کارمن کی حیثیت نبھائی تھی اور کسی بھی شخص سے ناواقفیت کا اظہار نہیں کرنا تھا۔ اس پر غور نہیں کیا تھا۔ حالانکہ یہ ایک مشکل ترین کام تھا اور اسے اپنی ذہانت سے ہی مکمل کرنا تھا۔ بہرحال تھرڈ آفیسر کی حیثیت سے میں نے اپنی ذمہ داریاں سنبھال لیں۔ پہلے انتہائی محنت کے ساتھ کوئین مارکو کا جائزہ لیا۔ کارگو شپ تھا۔ عملے کے کچھ افراد کے علاوہ چند اجنبی لوگ بھی تھے جو اس سے سفر کر رہے تھے۔ سب ہی سے تو واقفیت نہیں ہوئی لیکن جس حد تک معلومات حاصل کر سکتا تھا کیں پھر جہاز کے کیپٹن کو

دیکھا یہ بھی ایک خطرناک شخصیت کا مالک تھا۔ چھوٹا قد و قامت رکھنے والا یہ شخص ایک انتہائی جاندار، بدنما چہرہ رکھتا، جبڑے ضرورت سے زیادہ چوڑے، ناک پچکی ہوئی، آنکھیں چھوٹی چھوٹی لیکن ان آنکھوں میں سانپ کی آنکھوں جیسی پراسرار چمک پائی جاتی تھی مجھ سے اس کا کوئی خاص رابطہ نہ رہا یہاں تک کہ تمام کارروائی مکمل ہو گئیں اور جہاز نے لنگر اٹھا دیا پھر اس کے انجن اسٹارٹ ہو گئے تھے اور رفتہ رفتہ بندرگاہ کو چھوڑ دیا تھا گویا میری زندگی میں ایک نئے سفر کا آغاز ہوا تھا اور بہرحال یہ خطرناک تھا کیونکہ کھلے سمندر میں آنے کے بعد زیادہ سے زیادہ یہ میں کر سکتا تھا کہ ہارلے کا بدن چھوڑوں لیکن اپنی پرچھائیں کو لے کر سمندر سے خشک زمین پر نہیں آ سکتا تھا۔ گویا میری تقدیر اب جہاز کے ساتھ وابستہ ہو گئی تھی لیکن اپنی تقدیر کی ستم ظریفی کا تو میں خود قائل تھا۔ اس کے سوا چارہ کار نہیں تھا کہ تقدیر سے تعاون کیا جائے۔ چنانچہ میں تھرڈ آفیسر کے فرائض پورے کرنے لگا۔

تمام لوگ اجنبی تھے لیکن مجھے ذہانت سے سب کا شناسا ہونا پڑ رہا تھا۔ ایک نوجوان آدمی نے مجھ سے کہا۔ ''شاید تمہیں ایک خوشخبری سنانے والا پہلا آدمی میں ہوں۔''

''خوشخبری؟'' میں نے اس شخص سے اجنبیت کا اظہار کئے بغیر کہا۔

''یقیناً اور جیرو واحد شخص ہے جو لوگوں کو خوشخبری سناتا ہے۔''

شکر ہے اس نے خود اپنا نام بتا دیا تھا۔ میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''لغو اور بے مقصد باتیں خوشخبری نہیں ہوتیں۔'' میرے ان الفاظ پر جیرو نے قہقہہ لگایا تھا پھر بولا۔

''میڈم کورٹینا لغو اور بے مقصد ہیں۔'' اس کی آنکھوں کی شرارت سے ظاہر ہو رہا تھا کہ میڈم کورٹینا کوئی اہم شخصیت ہیں۔

''تم آخر کیا کہنا چاہتے ہو؟''

''وہ اس شپ پر موجود ہیں۔''

جیرو کی باتیں اس وقت تو میری سمجھ میں نہیں آئی تھیں لیکن بعد میں مجھے معلوم ہو گیا کہ میڈم کورٹینا اس جہاز راں کمپنی کی مالک ہیں جس کا یہ جہاز کوئین مارکو ہے۔ البتہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بہت سی باتیں مجھے بعد میں معلوم ہوئیں۔

جہاز سمندر میں دور نکل آیا تھا جب رات ہوئی ڈنر کے بعد اپنی ذمے داری پوری کر کے میں اپنے کیبن میں آ گیا۔ میرا خیال تھا کہ ایک بار ٹرانسمیٹر پر سب میرین سے رابطہ کر کے میں کیپٹن راجر سے بات کروں۔ اس طرح ٹرانسمیٹر کی کارکردگی کا اندازہ بھی ہو جائے گا۔

لیکن ابھی اپنے اس خیال کو حقیقت میں نہیں بدل پایا تھا کہ ایک شخص نے کیبن کا دروازہ نوک کیا۔ ''کون ہے اندر آ جاؤ۔'' میں نے کہا اور ایک شخص اندر داخل ہو گیا۔ ''کیا ہے؟'' میں نے اس سے پوچھا۔

''میڈم یاد کر رہی ہیں۔''

''کون میڈم۔''

''میڈم کورٹینا۔''

میں سنبھل گیا۔ میں نے کہا۔ ''وہ کون سے کیبن میں ہیں؟ میں نے تو دیکھا بھی نہیں۔''

''میں آپ کو وہاں پہنچائے دیتا ہوں۔''

''چلو۔'' میں اٹھ گیا پھر اس کی رہنمائی میں، میں جہاز کے سب سے خوبصورت کیبن پر پہنچ گیا اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا ہے۔ بے حد وسیع کیبن تھا۔ اس کی خوبصورتی بے مثال تھی۔ میڈم کورٹینا ایک کوچ پر دراز تھیں۔ مجھے دیکھ کر سنبھل کر بیٹھ گئیں۔

تقریباً پینتیس سالہ خوبصورت عورت تھی لیکن اس کی آنکھیں، خدا کی پناہ ان آنکھوں کی کیفیت الفاظ میں بیان نہیں کی جا سکتی۔ ان آنکھوں میں ایک دنیا آباد تھی۔ ایسی جوگی آنکھیں اس سے پہلے میں نے کبھی نہیں دیکھی تھیں۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے وہ انسان کو ان آنکھوں کے ذریعے سالم اپنے وجود میں اتار لینے کی صلاحیت رکھتی ہو۔ ان آنکھوں نے اس کے حسین چہرے کی تمام دلکشی چھین لی تھی۔ ایک لمحے میں اس کی شخصیت

کے بارے میں، میں نے یہ اندازہ لگایا تھا۔ وہ مسکراتی ہوئی کھڑی ہو گئی اس کا قد عورتوں کے عام قد کی نسبت زیادہ دراز تھا۔ بدن موٹاپے کی طرف مائل تھا لیکن اتنا نہیں کہ غیر دلکش ہو جائے۔ اپنی منحوس آنکھوں سے اس نے اوپر سے نیچے تک مجھے دیکھا اور پھر سسکاری سی لے کر بولی۔

''خدا تمہیں غارت کرے تم تو پہلے سے بھی زیادہ دلکش ہو گئے ہو۔''

ان الفاظ کا جواب مجھے کس انداز میں دینا تھا۔ میں نہیں جانتا تھا لیکن ایک ایسی بات کے جواب میں جو کچھ کہا جا سکتا تھا وہی میں نے کہا۔ میں نے اپنے آپ کو سنبھال کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''آپ کی پسندیدگی کے اظہار کا طریقہ انوکھا ہے میڈم۔''

''آؤ بیٹھو۔ میں جانتی ہوں۔ تم نے تو کبھی مجھے یاد بھی نہیں کیا ہو گا۔''

''اگر آپ یہ جانتی ہیں تو بھلا میری مجال ہے کہ میں آپ کے الفاظ کی تردید کروں۔''

''بے مروت، سنگدل، بے وفا۔''

''میرا خیال ہے میرا نام کارمن ہے۔'' میں نے کہا اور وہ بے مقصد ہنس پڑی۔

''بہر حال اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ تم مردوں کی کسی بھی قسم سے تعلق نہیں رکھتے۔''

''اسے بھی میں انکشاف ہی سمجھتا ہوں۔'' میں نے بہت خوش مزاجی سے کہا۔

''بیٹھو یا اونٹ کی طرح کھڑے رہو گے۔''

وہ بولی اور میں سامنے کے دوسرے صوفے پر بیٹھنے لگا اس نے عقب سے میرا لباس پکڑ کر مجھے اپنی جانب کھینچا۔ خاتون خاصی طاقتور تھی اور میں اس کی توقع نہیں رکھتا تھا۔ چنانچہ گرتے گرتے بچا اور میرے اس بچنے میں بھی انہی کی کاوشوں کا دخل تھا۔ انہوں نے مجھے جس طرح گرایا اس کی تفصیل بے مقصد ہے۔ البتہ میں سنبھل کر بیٹھ گیا تھا۔ وہ کہنے لگی۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

’’لیکن میں تمہارے اندر کچھ لچک پا رہی ہوں وہ خشک مزاجی نہ جانے کیسے ختم ہوگئی۔‘‘ میں نے ٹھنڈی سانس لی اور بولا۔

’’آپ نے مجھے طلب کیا تھا میڈم؟‘‘

’’ہاں کیا تمہیں معلوم تھا کہ میں اس وقت کوئین مارکو پر موجود ہوں؟‘‘

’’نہیں شاید یہ لوگ مجھے سرپرائز دینا چاہتے تھے۔‘‘

’ارے کیا واقعی؟‘‘ وہ ہنس پڑی پھر بولی۔

’’بہرحال کارمن میں تمہارے لئے ہمیشہ مضطرب رہی ہوں۔‘‘

’’میڈم اپنے ایک معمولی سے ملازم کیلئے؟‘‘

’’کچھ لوگ بڑے بدنصیب ہوتے ہیں۔ اپنی خوشحالی اور برتری کو خود ہی ٹھکراتے رہتے ہیں۔ میں تم سے کتنی بار کہہ چکی ہوں کہ تم اس جہاز کے تھرڈ آفیسر رہنے کے قابل نہیں ہو۔ میں تو تمہیں اس جہاز راں کمپنی کا مالک بنانا چاہتی ہوں۔‘‘

’’وہ کیسے میڈم؟‘‘

’’بہت آسان سا کام ہے۔ اپنے شوہر کو موت کی نیند سلانا کوئی مشکل کام نہیں ہوگا۔ وہ تو ویسے ہی نیم مردہ شخص ہے۔ تمہیں اندازہ ہے کہ وہ میری عمر سے دوگنا زیادہ ہے۔ تم یقین کرو اس کے قربت سے مجھے گھن آتی ہے۔ بارہا میں نے سوچا کہ اس کی گردن دبا کر اسے ہمیشہ کیلئے زندگی سے محروم کردوں لیکن پھر یہ سوچتی ہوں کہ شوہر نام کی کوئی چیز تو موجود ہے۔ کم از کم کوئی ایسا تو ہو جسے میں دل اور دماغ سے قریب محسوس کرسکوں لیکن تم، تم پاگل ہو۔ بالکل دیوانے۔‘‘

’’میڈم وہ میرے مالک ہیں۔‘‘

’’بکواس کرتے ہو اب میں تمہاری مالک ہوں۔ ملازموں کو گھر کی کوئی بات نہیں بتائی جاتیں لیکن میں نے کبھی تمہیں ملازم نہیں سمجھا۔ میرے شوہر نے اپنا سب کچھ میرے نام کردیا ہے۔ اور اب وہ قلاش ہے۔ اس کی حیثیت صرف یہ ہے کہ وہ میرا شوہر ہے میں یہ حیثیت تمہیں دینا چاہتی ہوں کارمن بہت غور کیا ہے میں نے اس بارے میں۔ تمہارے

اندر وہ تمام صلاحیتیں موجود ہیں۔‘‘

’’لیکن میڈم؟‘‘

’’کچھ نہیں میں تمہاری یہ لیکن سنتے سنتے تنگ آ گئی ہوں۔‘‘

’’ٹھیک ہے آپ مجھے غور کرنے کا موقع دیجئے۔‘‘

’’کیا واقعی؟‘‘ وہ پرمسرت لہجے میں بولی۔

’’جی میڈم۔‘‘

’’اگر تم میرے بارے میں سوچنے پر سنجیدہ ہوگئے ہو تو واقعی یہ میرے لئے خوشخبری ہے۔ شاید بہت بڑی خوشخبری۔‘‘

’’میڈم...... واقعی میں آپ کے بارے میں بہت عرصے سے سوچ رہا ہوں اور میری بھی آرزو ہے کہ اب کوئی فیصلہ کرلیا جائے۔‘‘

’’اوہ۔ یہ فیصلہ میرے حق میں ہونا چاہیے کارمن، میں تمہارے ساتھ تشدد کا کوئی سلوک نہیں کرسکتی۔ جبکہ تم جانتے ہو کہ میں تشدد پسند ہوں۔‘‘

’’نہیں میڈم آپ کو تشدد کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔‘‘

’’وعدہ کرتے ہو؟‘‘

جی اور یہ وعدہ لینے کے بعد غالباً میں خود ہی اپنے جال میں پھنس گیا تھا۔ اب آگے تفصیل کیا عرض کی جائے بس میڈم کورٹینا ایک آتش نفس خاتون تھیں اور نہ جانے کس کس طرح میں نے ان کے جاگے ہوئے جذبات کو سلایا تھا اور پھر خود سونے کیلئے اپنے کیبن کی طرف چل پڑا تھا۔ پہلے دن اور رات کے کچھ حصے کے جو تجربات مجھے ہوئے تھے میری جگہ اگر کوئی صاحب ہوش ہوتا تو خوب لطف انداز ہوا ہوتا میڈم کورٹینا جس پائے کی خاتون تھیں اسے میں بھی اچھی طرح سمجھ چکا تھا لیکن ظاہر ہے کہ میرا تو مقصد ہی کچھ اور تھا۔ آدھی رات کے وقت میں نے ٹرانسمیٹر پر کیپٹن راجر کو کال کیا اور لمحے بھر میں اس سے میرا رابطہ قائم ہوگیا۔

’’ہیلو کیپٹن راجر بول رہا ہے۔‘‘

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

''سنوراجر سب ٹھیک ہے۔''

''ہم لحہ لحہ آپ کو نگاہوں میں لئے چل رہے ہیں۔ ہماری برقی آلات کوئین مارکو کے بارے میں ہمیں پوری طرح باخبر رکھ رہے ہیں۔''

''آپ سنایئے سر بالکل ٹھیک ہیں؟''

''ہاں۔''

''اوکے۔ظاہر ہے ابھی سفر کا آغاز ہوا ہے۔آپ یقیناً مناسب طریقے سے اپنا کام شروع کریں گے؟''

''ہاں بس میں نے سوچا تم سے پہلا رابطہ قائم کر کے تمہاری مشکلات کے بارے میں پوچھا جائے۔''

''نہیں سر کوئی مشکل نہیں ہے۔''

اس مختصر گفتگو کے بعد میں نے ٹرانسمیٹر بند کر دیا اور پھر سونے کی کوشش کرنے لگا۔ سارے کام اپنی جگہ زندگی کی اور بھی بہت سی ضروریات ہوتی ہیں۔ان کی تکمیل کرنا چاہتا تھا۔ دوسری صبح جاگا اور اپنے کاموں میں مصروف ہو گیا لیکن آج فرصت کے لمحات نکال کر میں جہاز کا جائزہ لے لینا چاہتا تھا اور یہ کام میں نے نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ کرنا شروع کر دیا۔ خلاصی اور جہاز کے دوسرے لوگ اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے ایک تھرڈ آفیسر کی جو ذمہ داریاں ہو سکتی ہیں وہ میں پوری کر رہا تھا۔ جہاز کی نچلی منزل میں انجن روم تک پہنچا وہاں انجینئروں سے ملاقات کی واپس پلٹا اور جہاز کے اس مال خانے کی طرف چل پڑا جو جہاز کی تہہ میں ایک پوشیدہ حصے کی حیثیت رکھتا تھا۔ یہی وہ جگہ ہو سکتی ہے جہاں وہ لوگ اسلحہ چھپا سکتے تھے۔ مال خانے کے کاریڈور میں سفر کرتے ہوئے میں آگے بڑھتا رہا۔ کاریڈور گہرا تاریک تھا اور اس میں روشنی نہیں جلائی گئی تھی۔ کیونکہ ضرورت بھی نہیں تھی۔ کاریڈور کا اختتام جس مضبوط دروازے پر ہوا تھا۔ اُسے کھولنے کی کوشش میں ناکامی نہیں ہوئی۔ کیونکہ اسے لاک نہیں کیا گیا تھا۔ یا پھر اس کا لاک کسی قدر خراب تھا اور تھوڑی سی زور آزمائی سے کھل جاتا ہوگا۔ میں نے یہی کوشش کی تھی اور اس میں کامیاب

ہو گیا تھا جس تاریک جگہ میں نے قدم رکھا وہ میری سمجھ میں نہیں آسکی تھی۔ اندازہ یہ ہو رہا تھا کہ کوئی وسیع ہال جیسی جگہ ہے۔ یقینی طور پر دروازے کے پاس سوئچ بورڈ ہونا چاہئے اور اگر نہیں ہے تو پھر میں یہاں کا جائزہ نہ لے سکوں گا لیکن سوئچ بورڈ تلاش سے مل گیا اور چٹ کی آواز کے ساتھ روشنی ہو گئی۔ میں نے برق رفتاری سے سوئچ بند کیا کیونکہ دروازے سے روشنی باہر جا سکتی تھی پھر میں نے احتیاط سے دروازہ بند کیا دروازے کا لاک نہ ہونا اندر داخل ہونے کے بعد ذرا پریشان کن تھا لیکن مجھے دیر بھی نہیں لگانی تھی میں نے پھرتی سے دوبارہ سوئچ آن کیا اور اس مال خانے کا جائزہ لینے لگا۔ سامنے والی دیوار کے ساتھ جو بڑے بڑے کارٹن لگے ہوئے تھے وہ میری توجہ کا مرکز بن گئے۔ یقینی طور پر جس اسلحے کی نشاندہی کی گئی تھی وہ انہی میں موجود تھا۔ میں دلچسپی سے ان کے قریب پہنچ گیا۔ کم از کم ان کا جائزہ لینے کے بعد ہی میں سب میرین کو اطلاع دے سکتا تھا۔ کام اس قدر جلد ہو جائے گا اس کا مجھے گمان نہیں تھا۔ میں ان کے پاس پہنچ گیا جو ایک دوسرے کے اوپر چنے ہوئے تھے لیکن کارٹن اس انداز کے تھے کہ تھوڑی سی کوشش سے میں انہیں کھول سکوں۔ اِن میں سے ایک کارٹن کا میں نے انتخاب کر لیا اگر اس ایک کارٹن میں اسلحہ موجود ہے تو اس کا مطلب ہے کہ یہ تمام کارٹن اسی اسلحے کے ہیں۔ بہرحال یہ معاملہ شیوچن کا تھا۔ میں نہیں جانتا تھا کہ شیوچن کا اس سے براہ راست کیا تعلق ہے لیکن کیونکہ میری ڈیوٹی اسی پر لگائی تھی اور وہ بھی اس انداز میں کہ ایک سب میرین میرے تحفظ کے لئے چل رہی تھی تو بات معمولی نہیں ہوگی تو شیوچن اس سلسلے میں کوئی اہم ترین کارروائی سرانجام دینا چاہتا ہوگا۔ بہرحال کارٹن کے پاس پہنچ گیا۔ اسے کھولنا آسان کام نہیں تھا اور اسے کھولنے میں مجھے خاصا وقت لگ گیا پھر کسی نہ کسی طرح میں ایک کارٹن کا ایک تختہ ہٹانے میں کامیاب ہو گیا۔ میں نے اسے کھول کر دیکھا تو اس کے اوپر ہی مجھے کلاشنکوف کے پارٹس نظر آئے۔ جو الگ الگ چنے ہوئے تھے اگر اس کارٹن کی تمام کلاشنکوفوں کو اسمبل کر دیا جاتا تو تقریباً سو کلاشنکوفیں بن جاتی تھیں۔ اس کا مقصد ہے کہ دوسرے کارٹن میں اور بھی اسلحہ موجود ہوگا۔ بہرحال اتنا ہی کافی تھا۔ میرا کام اس سے زیادہ نہیں تھا۔ چنانچہ میں نے جلدی سے اس

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

تختے کو اس کے انداز میں برابر کرنے کی کوشش کی تاکہ کسی کو کوئی شبہ نہ ہو سکے اور تھوڑی دیر کے بعد میں اپنی اس کوشش میں کامیاب ہوگیا۔ اب میرے پاس سب میرین کو اطلاع دینے کیلئے وہ مواد موجود تھا جس کے لئے مجھے یہاں بھیجا گیا تھا اور اس کے بعد یہ فیصلہ تو کیپٹن راجر ہی کر سکے گا کہ اس کے بعد میرا کیا عمل ہوگیا۔ چنانچہ میں نے اپنے طور پر یہ اطمینان کرنے کے بعد کہ اگر کوئی اس دوران نکل بھی آئے اور ان کارٹن کو دیکھے بھی تو اسے خاص شبہ نہ ہو سکے واپسی کا سفر اختیار کیا اور چند لمحوں کے بعد دروازے پر پہنچ گیا تھا۔ سوئچ آف کیا اور دروازہ کھول کر باہر قدم رکھا لیکن نہ جانے وہ سخت چیز کیا تھی جو میرے پیٹ سے آ لگی۔ ایک لمحے تک تو مجھے کوئی اندازہ نہ ہو سکا۔ کیونکہ روشنی سے اندھیر میں آیا تھا لیکن چند لمحات کے بعد آنکھیں دیکھنے کی عادی ہوگئیں تو میں نے بہت سے افراد کو دیکھا اور انہی میں سے ایک رائفل کی نال میرے پیٹ سے لگائے ہوئے کھڑا تھا۔ اس کے برابر میں جو شخص موجود تھا وہ اس جہاز کا وہ خوفناک کیپٹن تھا جسے دیکھ کر مجھے سانپ یاد آیا جاتا تھا۔ میرے پورے بدن میں سنسنی دوڑ گئی۔ اب اس کا مطلب ہے کہ میرا راز کھل گیا۔ اب اس کے بعد میں جانتا تھا کہ اب مشکلات کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔ کیپٹن نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔

''اسے ہال نمبر 2 میں لے آؤ۔'' ہال نمبر 2 کے بارے میں مجھے معلوم تھا جہاز کے نچلے ہی حصے میں ایک اور ہال خانہ قسم کی چیز تھی۔ میں نے اسے دیکھا تو نہیں تھا لیکن یہاں آتے ہوئے میں نے ایک دروازے پر 2 نمبر لکھا ہوا دیکھا تھا۔ ان لوگوں نے مجھے بازوؤں سے پکڑ لیا۔ وہ یہ اندازہ لگانے کی کوشش کر رہے تھے کہ میں مدافعت کروں گا یا نہیں لیکن بھلا اس کا کیا سوال پیدا ہوتا تھا۔ اتنے افراد تھے اور وہ بھی مسلح۔ جبکہ اپنے پاس میں نے کوئی اسلحہ نہیں رکھا تھا۔ میں ان لوگوں کو کسی شبہ کا موقع نہیں دینا چاہتا تھا لیکن بہر حال شبہ ہوگیا تھا چنانچہ وہ مجھے دھکیلتے ہوئے ہال نمبر 2 کے دروازے پر لے آئے اور دروازہ کھول کر مجھے اندر داخل کر دیا۔ کیپٹن اور اس کے ساتھ پانچ افراد اندر داخل ہوگئے تھے اور ان پانچوں کو میں اچھی طرح پہچانتا تھا۔ اسی جہاز میں ان لوگوں سے شناسائی ہوئی

تھی اور ان میں سے دو کے نام مجھے معلوم تھے۔ اندر کئی کرسیاں اور میزیں وغیرہ پڑی ہوئی تھیں۔ کپتان بہت مطمئن نظر آ رہا تھا۔ وہ خاموشی سے ایک کرسی پر جا کر بیٹھ گیا اور اس کے بعد اس نے ان لوگوں کو اشارہ کیا تو انہوں نے مجھے بھی ایک کرسی پر بٹھا دیا۔

''تم نے اس کی تلاشی لے لی ہے؟''

''نہیں سر۔''

''کیا تمہارا دماغ خراب ہے؟''

''سوری سر۔'' دوسرا شخص بولا اور پھر اس نے مجھے کھڑا کر کے میرے لباس کی تلاشی لی لیکن ظاہر ہے میرے لباس میں اسلحہ قسم کی کوئی چیز موجود نہیں تھی چنانچہ اس نے کہا۔

''نہیں سر کچھ نہیں ہے۔''

''بٹھا دو۔''

ان لوگوں کے کہنے سے پہلے میں خود ہی کرسی پر بیٹھ گیا تھا اور میں یہ سوچ رہا تھا کہ مجھے کیا کرنا چاہئے ان لوگوں سے جان بچانے کا طریقہ کیا ہو سکتا ہے لیکن بظاہر کوئی طریقہ میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ چنانچہ میں نے خاموشی ہی اختیار کر لی۔ کپتان چند لمحات اپنی سانپ جیسی آنکھوں سے مجھے گھورتا رہا اس کے بعد اس نے کہا۔

''کون ہو تم؟''

خاموشی کے علاوہ اور کیا کر سکتا تھا پھر چند لمحات کے بعد دروازے پر دستک ہوئی اور نئی شخصیت اندر داخل ہوئی وہ میڈم کورٹینا ہی تھی۔ کورٹینا نے مجھے دیکھا۔ کپتان کو دیکھا اس ہال کے ماحول کو دیکھا اور پھر اس کے ہونٹوں پر ایک عجیب سی مسکراہٹ پھیل گئی۔ میں نے اندازہ لگا لیا تھا کہ کپتان، کورٹینا کی بہت عزت کرتا ہے۔ کیونکہ اس کے آنے پر وہ کھڑا ہو گیا تھا۔ دوسرے تمام لوگ بھی مودب ہوگئے تھے۔ کورٹینا ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔

''کیا رہا، میرا اندازہ درست نکلا؟'' کورٹینا نے سوال کیا۔

''میڈم! آپ کے اندازوں کو بھلا ہم چیلنج کر سکتے ہیں۔''

کپتان نے عجیب سے انداز میں کہا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"اور یہ بیوقوف نہیں جانتا کہ جن شخصیتوں کو کیپٹن جیسی آنکھ نہ شناخت کر سکے اسے ایک عورت شناخت کر لیتی ہے۔ عورت سے چھپنا بہت مشکل کام ہے، مسٹراب میں تمہارا نام کارمن نہیں لوں گی۔" اس نے کہا اور میں ایک گہری سانس لے کر رہ گیا۔ واقعی اس کمبخت نے مجھے آسانی سے شناخت کر لیا ہوگا۔ میں اس کی اس مہارت کو چیلنج نہیں کر سکتا تھا۔ ان لوگوں نے میرے لباس میں اسلحہ تلاش کرنے کی کوشش کی تھی۔ کچھ کاغذات وغیرہ بھی نکال کر دیکھے تھے لیکن میرے سینے کے پاس موجودہ ٹرانسمیٹر نہیں دیکھا تھا جس کا حجم بہت چھوٹا تھا اور اسے میں باآسانی بیٹھے بیٹھے ہی آن کر سکتا تھا۔ اسوقت سب میرین میں کیپٹن راجر کو ہوشیار کرنے کیلئے میں نے یہی طریقہ کار مناسب سمجھا اور بڑی احتیاط کے ساتھ ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا دیا۔ جس سے ٹرانسمیٹر آن ہوگیا۔ یہ حساس ٹرانسمیٹر اب یہاں ہونے والی تمام گفتگو سب میرین تک پہنچا دے گا۔ اس کا مجھے بخوبی اندازہ ہو چکا تھا۔ غرض یہ کہ وہ لوگ میرے بارے میں گفتگو کرتے رہے۔ بڑا دلچسپ انداز اختیار کیا تھا انہوں نے اس کے بعد کورڈینا نے کہا۔

"تو کیا تمہیں اس نے اپنے بارے میں کچھ بتایا؟"

"نہیں میڈم کچھ نہیں۔ کیونکہ اس کی نشاندہی آپ نے کی تھی۔ میں نے سوچا آپ کی موجودگی میں ہی اس سے معلوم کیا جائے۔"

"صورت حال کیا ہوئی تھی؟"

"یہ ہال نمبر 1 میں گھسا ہوا تھا۔ یقینی طور پر اسلحے کی تلاش میں ہوگا؟"

"گڈ۔ تم نے اسے وہیں سے پکڑا ہے؟"

"جی میڈم!"

"تو اس سے پوچھو کہ یہ اسلحہ کس کیلئے دیکھنا یا حاصل کرنا چاہتا تھا یا اس کا مکمل منصوبہ کیا ہے۔ سنو میں روایتی تشدد کی عادی نہیں ہوں۔ بہتر ہے کہ یہ تشدد کے بغیر زبان کھول دے۔"

"میڈم یہ تو مشکل کام معلوم ہوتا ہے۔" کیپٹن نے کہا۔

"کیوں کیا تم اس کے بارے میں بتانا پسند کرو گے؟" جواب میں اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔

"نہیں میڈم ویسے آپ کی مہارت کو میں واقعی چیلنج نہیں کر سکتا۔"

"تم اسلحہ خانے میں کیوں داخل ہوئے تھے؟"

"بس ٹہلتا ہوا اس طرف آ گیا تھا تجسس ہوا دیکھ لیا۔" میں نے بے پروائی سے کہا۔

"تمہارا اصل نام کیا ہے؟"

"میرا اصل نام کچھ نہیں ہے۔"

"بہت بکواس کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔"

"بہر حال میرے اصل نام بہت سے ہیں۔ آپ کو شاید یقین نہیں آئے گا۔"

"ہم یقین کرنے کی کوشش کریں گے۔"

"اگر میں آپ کو بتاؤں کہ میرا نام لائن ہارٹ ہے تو کیا آپ یقین کر لیں گی؟"

"نہیں۔"

"اور اگر میں آپ کو بتاؤں کہ میرا نام یوجن ہارلے ہے تو؟"

"کیپٹن۔ کسی فضول بات کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ ہم ان فضولیات میں پڑیں تم اسے اٹھا کر سمندر میں پھینک دو۔ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں۔"

"لیکن میڈم کم از کم۔"

"جو کچھ میں کہہ رہی ہوں وہی کرو۔ میرا موڈ خراب ہوگیا ہے۔"

"میڈم اگر آپ اجازت دیتیں تو اس سے یہ معلومات کر لیتے کہ اصل کارمن کہاں ہے؟"

"اصل کارمن کو تلاش کرنا بالکل بے مقصد ہے۔ جو شخص اپنا تحفظ نہیں کر سکتا اس کے بارے میں تشویش بالکل بے مقصد ہے اور ہم اسے اپنے درمیان جگہ بھی نہیں دے سکتے۔"

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

''میں چلتی ہوں اور جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے کیا تم اس سے اختلاف کرنے کی کوشش کرو گے؟''

''نہیں میڈم۔'' کیپٹن نے جواب دیا۔ میں خاصا حیران ہوگیا تھا۔ اس عورت کی تو بڑی بات ہے۔ نہ جانے کس شخصیت کی مالک ہے اور طریقہ کار بھی بہت عجیب رہا تھا۔ اس نے اس کی بجائے کہ مجھ سے کارمن کے بارے میں معلومات حاصل کرتی۔ بے وقعت سمجھ کر مجھے سمندر میں پھینک دینے کی ہدایت کی تھی اور کوئی اہمیت نہیں دی تھی۔ اس نے جو موقف اختیار کیا تھا اس سلسلے میں وہ بھی عجیب و غریب تھا بہرحال اب مجھے حالات کا انتظار تھا اگر کیپٹن راجر بالکل ہی اسی سوچ میں تھا۔ وہ لوگ میرے اردگرد پھیل گئے پھر انہوں نے میرے دونوں ہاتھ پشت پر کس دیے اور اس طرح سے مجھے بے بس کر دیا۔ اس کے بعد وہ مجھے باہر لے آئے۔ میڈم کورٹینا بھی چلی گئی تھی لیکن وہ میرے ساتھ چل رہے تھے۔ کیپٹن نے کہا۔

''میڈم بعض اوقات بہت انتہا پسند ہو جاتی ہیں میں ان سلسلے میں بات کروں گا کم از کم میں، ان احکامات کا عادی نہیں ہوں۔''

''کیپٹن۔ آپ میڈم کے بارے میں یہ کہہ رہے ہیں؟''

''بکواس مت کرو۔ ورنہ الٹا ہاتھ منہ پر رسید کر دوں گا۔'' جس شخص نے یہ الفاظ کہے تھے۔ کیپٹن نے غرائی ہوئی آواز میں اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور وہ ایک طرح سے سہم کر خاموش ہوگیا۔ میں تھوڑا سا الجھا ہوا تھا اگر میں چاہتا تو یوجن ہارلے کے بدن کو چھوڑ سکتا تھا لیکن کیا کرتا اس وقت کیا کر سکتا تھا۔ میں نے دل میں سوچا اور اس کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ مجھے ابھی یوجن ہارلے کے بدن کو نہیں چھوڑنا چاہیے۔ وہ لوگ مجھے لئے ہوئے عرشے پر آگئے تھے۔ بہرحال عرشے پر کھڑا کرنے کے بعد کیپٹن نے مجھ سے کہا۔

اور ایک خوبصورت مستقبل تمہارا منتظر ہے۔ جس علاقے میں ہم اس وقت سفر کر رہے ہیں یہ شارک سٹی کہلاتا ہے۔ یعنی شارک مچھلیوں کا علاقہ اور یقینی طور پر شارک مچھلیوں کیلئے تمہارے بدن کا تحفہ ہماری طرف سے بہت خوشگوار ثابت ہوگا۔'' اس کے بعد چار آدمیوں

نے مجھے ہاتھوں اور پیروں سے پکڑا اور جھلا کر جہاز سے دور پھینک دیا۔ سمندر میں گرتے ہوئے ظاہر ہے میرے دل میں خوف کا ایک احساس تھا میں جانتا تھا کہ ڈاکٹر سینیگان کس لئے موت کا شکار ہوگا کہ وہ ایک ایسے شخص کے بدن میں تھا جو دل کا مریض تھا۔ اب اگر سب میرین سے مجھے بچانے کی کوشش نہیں کی جاتی تو میں بھی اس جسم کے ساتھ ہی فنا ہو جاؤں گا۔ نہ جانے کیوں ایک لطف کا احساس ہوا۔ موت بھی کبھی کبھی دلکش معلوم ہوتی ہے لیکن ایسے لمحے زندگی میں کم ہی آتے ہیں۔ جب انسان موت کا مزہ بھی لینے لگے۔ سمندر میں گرا اور اس کے بعد اس کی گہرائیوں میں بیٹھتا چلا گیا سمندر عظیم ہوتا ہے کسی جاندار سے وہ کھیل تو سکتا ہے اب یہ اس کی مرضی ہے کہ اسے زندگی سے محروم کرنے کے بعد لہروں سے کھیلنے کا موقع دے یا زندگی ہی میں۔ سمندر نے مجھے پانی کی سطح پر پہنچا دیا۔ میں ڈبکیاں کھانے لگا اگر ہاتھ کھلے ہوئے ہوتے تو شاید تیرنے کی کوشش کرتا لیکن بندھے ہوئے ہاتھوں کی وجہ سے یہ مشکل تھا۔ سمندر کی سطح اور کبھی سطح سے کچھ فٹ نیچے چلا جاتا۔ البتہ اس خوف کا شدید احساس تھا۔ جس کا تذکرہ انہوں نے کیا تھا۔ یعنی شارک مچھلیاں، میری آنکھیں دور دور تک شارک مچھلیوں کو تلاش کر رہی تھیں۔ لیکن ابھی تک مجھے پتا نہیں چل سکا تھا جہاز آہستہ آہستہ مجھ سے آگے نکل گیا اور اب میں عقب میں سے اسے دیکھ سکتا تھا۔ وہ تیزی سے دور ہوتا چلا جا رہا تھا۔ پتا نہیں سب میرین کی کیا پوزیشن تھی لیکن تھوڑی دیر کے بعد میں نے سطح سمندر پر کالے رنگ کی کوئی چیز بلند ہوتے ہوئے دیکھی۔ مجھے اندازہ تھا کہ شارک مچھلی جب سفر کرتی ہے تو اس کے جسم کا ایک حصہ اس طرح پانی سے باہر نکلا ہوتا ہے۔ اس کا مقصد ہے کہ شارک مچھلی میرے قریب آگئی ہے۔ اب میرا خوف انتہائی حد میں داخل ہو رہا تھا میں زور زور سے چیخنے لگا۔

''کیپٹن راجر، کیپٹن راجر اگر تم میری آواز سن رہے ہو تو براہ کرم فوری طور پر میری مدد کرو۔ شارک مچھلی میری طرف آ رہی ہے اور تھوڑی دیر کے بعد شارک مچھلیوں کے غول میرے گرد جمع ہو جائیں گے۔'' میں کئی بار چیخا تو سمندر کا نمکین پانی میرے حلق میں داخل ہوگیا اور میرے ناک کے نتھنوں میں بھرنے لگا۔ میں نے ایک بار پھر چیخنے کی کوشش کی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

لیکن اب میری آواز غاؤں غاؤں میں بدل گئی تھی اور اس سے لفظ نہیں بن رہے تھے کیونکہ حلق میں پانی بھر گیا تھا اور شاید یہ پانی اب میرے بدن میں بھی جا رہا تھا۔ ویری گڈ، ویری گڈ۔ میں نے دل میں سوچا اور اس کے بعد ذہن کو حاضر رکھنے کی کوشش میں ناکام ہو گیا۔

میرے اطراف میں تاریکی پھیل گئی تھی۔ البتہ میں اس تاریکی کے ختم ہونے کے وقت کا تعین نہیں کر سکا تھا۔ ہوش آیا تو پرسکون تھا۔ بدن کے نیچے کوئی آرام دہ چیز تھی۔ جس سے بدن کو کوئی تکلیف نہیں پہنچ رہی تھی۔ جو چہرہ سامنے نظر آیا تھا وہ کیپٹن راجر کا تھا۔ چند لمحے بے خیالی میں، میں اسے دیکھتا رہا۔ پھر رفتہ رفتہ دوبارہ قوتیں لوٹ آئیں اور میں نے اٹھنے کی کوشش کی کیپٹن راجر نے کہا۔

”نہیں مسٹر ہارلے آپ آرام سے لیٹے رہیں۔ کہیے اب کیسی طبیعت ہے آپ کی؟“

”تو تم بروقت وہاں پہنچنے میں کامیاب ہو گئے؟“

”آپ نے ٹرانسمیٹر آن کر کے اپنی غیر معمولی ذہانت کا ثبوت دیا تھا۔ ہم تمام صورت حال سے واقف ہو چکے تھے اور جس وقت آپ کو جہاز سے پانی میں پھینکا گیا۔ یوں سمجھ لیجیے ہم آپ کے نیچے ہی موجود تھے۔ بس جہاز کے آگے نکل جانے کا انتظار کر رہے تھے۔ ورنہ فوری طور پر ہم آپ کو سنبھال لیتے۔“

”کیا شارک مچھلیاں وہاں پہنچ چکی تھیں۔“

”تقریباً لیکن ہم ان سے مقابلہ کرنے کیلئے تیار تھے۔“

”جہاز نکل گیا؟“

”جہاز کو نکل جانا ہی تھا اور اس کی کوئی پروا نہیں ہے۔ ہمیں تو صرف یہ معلومات حاصل کرنا تھیں کہ کیا جہاز میں اسلحہ موجود ہے۔“

”کیا یہ اطلاع شیوچن کو دے دی گئی؟“

”صرف آپ کے سمندر میں پھینکے جانے کی اطلاع اور مسٹر شیوچن نے یہ اندازہ لگا لیا کہ یقینی طور پر آپ اپنی کاوشوں میں کامیاب ہو گئے اصل خطرہ ہمیں صرف ایک تھا کہ

کہیں آپ کو ہلاک کر کے جہاز سے نہ پھینکا گیا ہو لیکن وہ میڈم کارٹینا درحقیقت آپ کی مخلص ہی ثابت ہوئیں۔“

”کیا تم اس عورت کو جانتے ہو؟“

”مسٹر شیوچن جانتے ہیں یہ تمام اطلاع انہیں فراہم کر دی گئی تھیں۔“

”ہوں“ میں نے سانس لے کر کہا پھر بولا۔

”گویا کام نہیں بگڑا۔“

”آپ نے وہاں کیا معلومات حاصل کیں۔ کیا واقعی اسلحہ جہاز میں موجود تھا؟“

”ہاں میں نے وہی دیکھ لیا تھا۔“

”تھوڑا سا اندازہ ہمیں اس گفتگو سے ہو گیا تھا۔“

مسٹر شیوچن خوش ہیں اور ہم تھوڑی دیر کے بعد اپنی منزل پر پہنچنے والے ہیں۔ میں نے اطمینان کا گہرا سانس لیا۔ کام کی نوعیت جو بھی رہی ہو لیکن کام اسی انداز میں ہو گیا تھا جس انداز میں ہونا چاہیے تھا۔ چنانچہ مسئلہ حل ہو گیا اس کے بعد ایک بار پھر میری ملاقات اسی عمارت میں مسٹر شیوچن سے ہوئی تھی اور میرے ساتھ جس محبت کا سلوک کیا گیا اس نے مجھے متاثر کیا تھا۔ حالانکہ سچی بات یہ ہے کہ جہاز میں جو کارنامہ میں نے سرانجام دیا تھا وہ بالکل بے مقصد سا تھا لیکن ان لوگوں کا کہنا تھا کہ شیوچن کو اپنا مقصد حاصل ہو گیا تھا۔ ٹھیک ہے اگر ایسے ہی کام آئندہ بھی کرنے پڑے تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ تقریباً ایک ہفتے تک میں سکون سے وقت گزارتا رہا۔ ایک دن شیوچن کے ایک سیکرٹری نے مجھ سے کہا۔

”ڈیئر ہارلے تمہیں ہندوستان روانہ ہونا ہے۔“

”کیا کوئی اور مہم؟“

”میرا خیال ہے مسٹر شیوچن، تمہیں اس بارے میں تفصیلات بتا سکتے ہیں۔“

”آپ مجھے کیا ہدایات دینا چاہتے ہیں؟“ میں نے سوال کیا۔

”صرف یہ کہ کل دن کو ایک بجے آپ کی فلائیٹ ہے۔ اس دوران مسٹر شیوچن

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

آپ سے ملاقات کرلیں گے۔"

"ٹھیک ہے میں تیار ہوں۔"

دوسرے دن ایک بجے سے پہلے شیوچن نے مجھ سے ملاقات کی اور مجھے دیکھتا ہوا بولا۔

"بات یقینی طور پر تمہارے لئے افسوسناک ہوگی لیکن بہرحال جب ہم اس زندگی میں آتے ہیں تو ہمیں ہرطرح کے حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔"

"کوئی خاص بات ہوگئی۔ ہے مسٹر شیوچن؟"

"ہاں مجھے معلوم ہے کہ تمہاری مخالف تنظیم نے تمہارے والدین کو ہلاک کردیا تھا۔"

"تو پھر؟" میں نے پوچھا حالانکہ سچی بات تو یہ ہے کہ یہاں مجھے اپنی خودغرضی کا احساس ہوا تھا۔ کیونکہ بہرطور پر ہارلے نہیں تھا لیکن پھر بھی میں نے اپنے لہجے کو تھوڑا تشویشناک بنادیا تھا۔

"مجھے اطلاع ملی ہے کہ تمہارے بھائی کو اغواء کرلیا گیا ہے۔"

"اوہ......یعنی......" میں نے اداکاری کرتے ہوئے کہا۔ حالانکہ نہ تو مجھے اپنے کسی بھائی سے دلچسپی تھی نہ کسی اور سے میرے بھائی کا نام یوجن کارلس تھا۔ یوجن کارلس کا اغوا کرلیا گیا تھا۔ جیسا کہ مجھے بتایا گیا تھا۔ یہ بھی میرے علم میں آچکا تھا کہ میرا تعلق ہندوستان سے ہے اور میں عیسائی ہوں۔ یوجن کارلس کو اغواء کر کے نہ جانے کیا مفادات حاصل کرنے کی کوشش کی گئی تھی لیکن بہرحال اب میں جس جسم میں رہ رہا تھا۔ مجھے اسی کے مطابق عمل بھی کرنا تھا۔ شیوچن نے میرے شانے پر ہاتھ رکھ کر ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔تم جس پائے کے انسان ہو مجھے یقین ہے کہ حالات سے نمٹ سکو گے اور پھر میری تنظیم تمہیں تنہا نہیں چھوڑے گی۔ وہاں بھی تمہاری دیکھ بھال کی جائے گی۔ بظاہر شاید کوئی تم تک نہ پہنچے لیکن تم اطمینان رکھنا اگر کوئی سنگین صورت حال پیش آئی تو تم اپنے آپ کو تنہا نہیں پاؤ گے۔ بس اب تم تیاریاں کرو اور روانہ ہوجاؤ۔" میں نے سوچا کہ کیا

حرج ہے چلو دیکھ لیتے ہیں کہ یوجن کارلس کو کس نے اغوا کیا ہے۔ بہرحال شیوچن نے مجھے بہت سے دلاسے دیئے تھے اور اس کے بعد میں وہاں سے چل پڑا تھا۔ ائرپورٹ تک چھوڑنے کیلئے مجھے شیوچن کے نمائندے آئے تھے اور اس کے بعد میں نے باقی معاملات خود ہی طے کئے اور تھوڑی دیر کے بعد میں ہندوستان روانہ ہوگیا۔ میری سیٹ کے برابر جو شخصیت آ کر بیٹھی۔ اسے ایک نگاہ دیکھ کر میں یہ فیصلہ نہیں کرسکا کہ میں بذات خود اس سے متاثر ہوا ہوں یا پھر اس تاثر کا اثر یوجن ہارلے نے دیا ہے لیکن اچانک ہی میرا دل اس کی جانب راغب ہوا تھا۔ بہت متناسب جسامت رکھتی تھی نازک نازک وجود۔ اتنا دلکش کہ انسان دیکھ کر دیکھتا رہ جائے۔ جوخوشبو اس نے لگائی ہوئی تھی وہ بھی دیوانہ کردینے والی تھی یا پھر یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جوشخصیت پسند آجاتی ہے اس کی ہرچیز بھلی لگتی ہے۔ بہت جدید لباس پہنے ہوئے تھی لیکن ہرچیز اپنی جگہ اس طرح متناسب کہ بس انسان تعریف ہی کرتا رہ جائے۔ البتہ یہ تو متعارف ہوا جاسکے۔ میں منتظر رہا کہ وہی کچھ بولے تو میں اس سے گفتگو کروں ہاں اگر یہ معاملہ طویل ہوجائے تو پھر مجھے جرات کرنی ہوگی۔ طبیعت اس انداز کی تھی نہیں اور خاص طور سے اپنی جو کیفیت تھی اس کی بنا پر تو میں اس قسم کے حالات سے ہٹ ہی چکا تھا کیا فائدہ ادھار کا بدن لے کر کسی سے عشق کیا جائے لیکن بس طبیعت کچھ ایسی مچل گئی تھی کہ برداشت نہیں ہورہا تھا۔ پھر آرزو پوری ہوگئی۔ ائرہوسٹس ہم سے ہماری ضرورت پوچھ رہی تھی۔ اس نے یہ انداز نہیں لگایا تھا کہ ہم دونوں ساتھی ہیں یا الگ الگ سفر کررہے ہیں لیکن اس نے کچھ ایسے الفاظ کہے کہ لڑکی مسکرائے بغیر نہ رہ سکی۔

"سوری مسٹر، لیکن اس قسم کی غلط فہمیاں اکثر ہوجاتی ہیں۔"

"معاف کیجئے گا مس یہ غلط فہمیاں اس قدر دلکش ہوتی ہیں کہ کبھی کبھی دل چاہتا ہے کہ یہ غلط فہمیاں نہ ہوں۔" اس نے چونک کر مجھے دیکھا پھر مسکرائی اور بولی۔

"مردوں میں صرف ایک ہی بات کیوں ہوتی ہے؟"

"اس لئے کہ وہ مرد ہوتے ہیں۔" میں نے جواب دیا اور میرے جواب پر وہ خوب ہنسی پھر کہنے لگی۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"Logie تو ہے۔"

"یہ Logie اگر تسلیم نہ کی جائے تو فطرت کے ساتھ ناانصافی ہے۔"

"کیا نام ہے آپ کا؟"

"یوجن ہارلے۔"

"انڈیا جارہے ہیں۔"

"جی۔"

"بزنس مین ہیں۔"

"نہیں صرف مین ہوں۔" میں نے جواب دیا وہ پھر ہنسی۔

"وہ تو ہے مجھے خود بھی اندازہ ہے۔"

"آپ مجھ سے سوالات کریں میں جواب دونگا کیونکہ مجھے اس کے بعد مجھے بھی آپ سے ایک سوال کرنا ہے؟"

"چلیے میرے سوالات ختم۔"

"آپ سے متعارف ہوسکتا ہوں۔"

"ہاں۔میرا نام شی لانگ ہے۔"

"یقینی طور پر تعلق بنکاک سے ہوگا۔"

"نہیں زیادہ تر سنگاپور میں رہتی ہوں، لیکن ظاہر ہے ہانگ کانگ، بینکاک، سنگاپور ایک دوسرے سے منسلک ہی ہیں۔"

"کیا میں آپ سے مل کر خوشی کا اظہار کرسکتا ہوں مس شی لانگ۔ ویسے آپ کو دیکھ کر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ آپ تھائی ہیں۔"

"تو پھر۔"

"میرا باپ Spanish تھا اور ماں منگول۔"

"ارے واہ تو یوں کہیں ناں لیکن ایک بات پر تعجب ہے۔"

"کس بات پر؟"

"منگول نسل کے لوگ تو انتہائی تندرست وتوانا اور طاقتور ہوتے ہیں جبکہ آپ ایک نرم ونازک وجود کی مالک ہیں۔"

"آپ صرف منگول مردوں کے بارے میں بات کررہے ہیں۔ منگولین عورتوں کو نہیں دیکھا آپ نے؟"

"میں نے منگولین مردوں کو بھی نہیں دیکھا لیکن چنگیز خان کے حوالے سے یہ بات میرے علم میں ہے کہ منگولین بہت توانا اور دلیر ہوتے ہیں۔"

"یہ چنگیز خان کے دور کا منگول نہیں ہے۔ ہم اب مہذب ہیں اور پھر بات صرف اتنی ہی نہیں ہے اس سے آگے بھی بہت کچھ ہے۔"

"تب میں اپنی ناواقفیت کے لئے معافی چاہتا ہوں۔"

"آپ خاصے بہتر انسان ہیں۔ دہلی میں آپ کہاں جائیں گے۔"

"کسی ہوٹل میں قیام کروں گا۔"

"ٹھیک مجھے اپنا پتا دیتے جائیں صاف ستھری طبیعت کے لوگوں سے مل کر مجھے خوشی ہوتی ہے۔"

"کیا آپ کا قیام دہلی ہی میں ہے؟"

"حالانکہ میں بتاچکی ہوں کہ میرا تعلق سنگاپور سے ہے۔"

"سوری جب بھی آپ پر نظر پڑتی ہے بہت سی باتیں خودبخود ذہن سے نکل جاتی ہیں۔"

میرے ان الفاظ پر وہ خوش دلی سے ہنس پڑی تھی۔ دہلی تک کا سفر بڑا عمدہ کٹا اس کے بعد ہم جہاز سے اتر گئے اور ضروری امور سے فارغ ہونے کے بعد باہر آگئے۔ وہ کہنے لگی۔

"آپ کسی منتخب جگہ جائیں گے۔"

"ہاں یہاں میرا گھر ہے۔"

"خیر میں آپ کو خود تلاش کرلوں گی۔"

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

''آپ؟''

''ہاں۔ کیوں۔''

''کیا آپ مجھے اس قابل سمجھیں گی؟''

''یہ سب بعد میں بتانے کی بات ہیں۔''

اس نے ایک پراسرار مسکراہٹ سے کہا میں خاموش ہوگیا۔ وہ ایک ٹیکسی لے کر چلی گئی دل تو چاہا کہ ٹیکسی سے اس کا تعاقب کروں لیکن پھر اسے آداب کے خلاف سمجھ کر نظر انداز کر دیا لیکن یہ حقیقت ہے کہ جب میں ٹیکسی میں بیٹھ کر اپنے گھر کی جانب جا رہا تھا یعنی یوجن ہارلے کے گھر کی جانب تو میرے دل میں شی لانگ کا خیال تھا۔ نہ جانے کس طرح وہ میرے دل کی گہرائیوں تک پہنچ گئی تھی اور اب یہ بات شاید میں دل کی گہرائیوں سے کہہ سکتا تھا کہ یہ پسند یوجن ہارلے کی پسند نہیں تھی بلکہ شاید میری تھی یا پھر کوئی ایسا پراسرار عمل تھا جس کی بناء پر میں اس سے متاثر ہوگیا تھا یہ بھی سوچ رہا تھا کہ اگر اس نے میری جانب توجہ دی اور میرے اور اس کے درمیان کوئی تعلقات قائم ہوگئے تو یہ تعلقات صرف یوجن ہارلے کی صورت میں ہوں گے یعنی بذات خود میں کچھ نہیں ہوں گا اور اس احساس نے میرے دل میں ایک افسردگی سی طاری کر دی بہرحال اب میں جوجن ہارلے بن کر سوچنے لگا تھا اور یہ سوچ رہا تھا کہ جن لوگوں نے میرے بھائی کو اغوا کیا ہے وہ کون ہیں؟ اور مجھے اس سلسلے میں کیا کرنا چاہئے یوجن حقیقتوں سے ناواقف تھا لیکن میں یہ سمجھتا تھا کہ جب تک زندگی یوجن ہارلے کے بدن میں خوشگوار گزرے کوئی حرج نہیں ہے۔ کوئی ایسا ہی نازک موقع آ گیا کہ یوجن ہارلے کا جسم کو چھوڑنا پڑا تو پھر جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ میں تو تھا ہی پرچھائیں اور پرچھائیں کا وجود ہی کیا؟ کسی بھی شکل میں ہو ایک بے مقصد اور بے نام وجود اب تو سینی گان کو گالیاں دیتے ہوئے بھی شرم ہی آتی تھی ٹیکسی نے مجھے ایک خوبصورت سے چھوٹے سے مکان پہ اتار دیا جو مقامی طرز کا بنا ہوا تھا لیکن ہارلے کی حیثیت سے میں اس مکان سے پوری طرح واقف تھا اور مکان میں تالا لگا ہوا تھا اور جیسے ہی میں مکان کے دروازے پر پہنچا ایک عمر رسیدہ شخص آگے بڑھ آیا۔

''ہارلے تم آ گئے۔'' اس نے سوال کیا اور میں اس غور سے دیکھنے لگا؟

''میں تمہارا پریتم چاچا ہوں بھول گئے؟''

''نہیں پریتم چاچا آپ کو بھلا کون بھول سکتا ہے۔''

''تمہارے پتا کا سب سے گہرا دوست ہوں میں۔ تم لوگوں نے نجانے زندگی کو کیا بنا ڈالا ہے لو یہ چابی لو تمہارے گھر کی چابی میرے پاس ہے۔''

''شکریہ پریتم چاچا۔'' میں نے کہا وہ شخص میرے پیچھے پیچھے ہی اندر گھس آیا تھا مکان میں داخل ہو کر میں نے سوچا کہ چلو اچھا ہے اس شخص سے تھوڑی سی معلومات حاصل ہوسکیں گی اس کے چہرے پر افسردگی کے تاثرات تھے۔

''حالانکہ یوجن بہت اچھا آدمی تھا۔ اس نے بڑے سکون کا جیون بتایا لیکن تم دونوں بھائی برا تو مانو گے میری بات کا تم دونوں بھائی اپنے باپ سے بہت مختلف نکلے آخر تمہاری دشمنی کینسے اور کیونکر ہوگئی جو تمہارے ماتا پتا کو انہوں نے اس طرح مار ڈالا۔''

''بس کیا بتاؤں پریتم چاچا دشمنی میں نے نہیں کی تھی بلکہ کچھ لوگ بلاوجہ دشمن بن گئے ویسے آپ مجھے یہ بتائیے کہ کارلس کو کس طرح اغوا کیا گیا۔''

''ارے ہمیں تو کچھ بھی نہیں معلوم کارلس گھر میں رہتا تھا اس کی اپنی شوخیاں تھیں کبھی کسی کے ساتھ آ رہا ہے اور کبھی کسی کے ساتھ حالانکہ محلے والوں نے اعتراض بھی کیا تھا مگر تم جانتے ہو کہ وہ کسی قسم کا لڑکا تھا پھر ہمیں تو اسی وقت پتا چلا جب پولیس یہاں آئی اس نے پڑوسیوں سے معلومات حاصل کیں تب پتا چلا کہ کارلس کو کسی نے اغوا کر لیا ہے اب ہم بیچارے محلے والے کیا کر سکتے ہیں۔ سوائے اس کے کہ لوگوں کو بیانات دیے اور پولیس کافی دن تک محلے میں چکر لگاتی رہی تھی۔''

''ہوں۔ کیا کیا جائے چاچا۔''

''بس میں تو یہی کہوں گا یوجن جتنا شریف تھا تم لوگ بھی شرافت استعمال کرو اپنا گھر بساؤ پولیس سے مل کر کارلس کو تلاش کرو اور پھر یوجن کی طرح اس گھر میں شرافت سے رہو ہم سب تمہارے ساتھ ہیں۔''

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"ٹھیک ہے چاچا یہی کوشش کروں گا۔"

"کسی چیز کی ضرورت ہو تو پریتم چاچا کو مت بھولنا۔" اس نے کہا اور پھر گھر سے باہر نکل گیا۔ میں نے دل ہی دل میں ہنستے ہوئے کہا ہاں پریتم چاچا اطمینان رکھو تمہیں کبھی نہیں بھولوں گا۔ پھر اس کے جانے کے بعد میں نے اس گھر کا مکمل طور پر جائزہ لیا ہر طرح کی ضرورتوں سے آراستہ تھا۔ اور وہاں ایک پرسکون زندگی گزاری جا سکتی تھی لیکن پرسکون زندگی کے تصور پر خود ہنسی آتی تھی۔ بھلا میری زندگی اور پرسکون پھر رات کی تنہائیوں میں میں نے اس گھر کے بیڈروم کے بستر پر لیٹے ہوئے سوچا کہ بلاوجہ اپنے آپ کو الجھائے ہوئے ہوں نہ سہی زندگی میں اپنا کوئی وجود لیکن دنیا کا سب سے انوکھا تجربہ ہے یہ کہ دوسروں کے روپ میں زندگی گزاری جائے اس زندگی میں خاصی تبدیلیاں ہیں اور لطف اندوز ہونے کے سینکڑوں مواقع موجود ہیں کیا حرج ہے دل کے کسی گوشے میں شی لانگ کا تصور ابھرا اور اس کی حسین شخصیت پھر ایک عجیب روپ اختیار کر گئی واقعی اس کے اندر ایک سحر ہے۔ تعجب تھا کہ میں شی لانگ سے اس قدر متاثر کیوں ہو رہا ہوں اس سے پہلے تو ایک عجیب سا احساس دل میں رہتا تھا ایک چہرے نے اور متاثر کیا تھا اور اس چہرے کو دیکھ کر یوں محسوس ہوتا تھا کہ اس شکل سے ماضی میں میرا تعلق رہ چکا ہے لیکن نہ تعلق یاد آیا تھا اور نہ شخصیت اور پھر ایک دم چونک پڑا دل دھک سے ہو کر رہ گیا تھا۔ یہ الگ بات ہے کہ یہ میرا نہیں ہارلے کا دل تھا لیکن سوچ میری تھی۔ شی لانگ کے چہرے میں بھی کچھ ویسے ہی نقوش پائے جاتے تھے اوہ میرے خدا بلکہ ویسے نہیں اس سے بھی کچھ زیادہ میری ایک نگاہ جو اسے دیکھ کر دل پر ضرب لگانے کا باعث بنی تھی۔ یقینی طور پر انہی نقوش کی وجہ سے تھی آہ وہ کون ہے جس کا چہرہ میرے وجود پر حاوی ہے۔ ماضی میں کسی ایسی شخصیت کا تصور دل و دماغ میں نہیں آتا تھا کون تھی جو ایسے حسین چہرے والی جس کا نقش میرے لاشعور میں موجود تھا کون تھی وہ آخر کون تھی سمجھنا مشکل ہو رہا تھا لیکن یہ ایک ٹھوس حقیقت تھی کہ شی لانگ کا چہرہ اسی لڑکی کے چہرے سے مشابہت رکھتا تھا۔ یہیں ہے کچھ گڑبڑ کیا ہے یہ فیصلہ نہیں ہو پا رہا تھا دوسری صبح میں نے بڑے اطمینان سے تمام ضروریات مکمل کیں لباس

موجود تھے کون سی چیز تھی جو یہاں نہیں تھی لیکن بس تنہائی۔ خود ہی ناشتا تیار کیا ناشتا کرتے ہوئے یہ سوچنے لگا کہ اب جبکہ میں یوجن ہارلے کے روپ میں ہوں تو بہرحال مجھے اسی کی حیثیت سے باقی کام بھی سرانجام دینے ہوں گے۔ اپنے لئے بھی کچھ نہ کچھ کرنا ہوگا زندگی سے عدم دلچسپی اور بیزاری کا اظہار حماقت کے سوا کچھ نہیں ہے جیسے بھی گزر رہی ہے گزارتے رہو اور یہ غالباً آخری موقع تھا اور اس کے بعد میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ جب تک ہارلے کے روپ میں ہوں اسی کے طور پر زندگی بسر کروں گا بعد میں جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ ناشتے سے فارغ ہو کر فیصلہ کیا کہ دہلی کی سڑکوں پر آوارہ گردی کروں ایشاء کا تاریخی شہر جس کی داستانیں میرے دماغ میں محفوظ تھیں مغل بادشاہوں کا پایہ تخت اور نہ جانے کیسی کیسی کہانیوں کا مرکز لیکن کسی نئی کہانی کا آغاز نہیں ہوا تھا کہ دروازے کی بیل بجی اور میں چونک پڑا ہو سکتا ہے پریتم چاچا ہو مخلص آدمی تھا دروازے کی طرف بڑھا۔ دروازہ کھولا تو ایک اور شعلہ جوالہ نظر آئی۔ دلکش نقوش کی مالک سانولا چہرہ لیکن نقوش اس قدر جاذب نگاہ کہ دیکھ کر جی خوش ہو جائے چہرے پر ایک دکھ بھرا تاثر تھا میں دو قدم پیچھے ہٹ گیا تو وہ اندر داخل ہوئی اس نے خود ہی دروازہ بند کر دیا تھا پھر وہ کہنے لگی

آپ مجھے نہیں پہچانتے ہوں گے مسٹر ہارلے لیکن آپ میرے لئے بہت محترم شخصیت ہیں۔"

"آئیے۔" میں نے اسے اندر آنے کا اشارہ کیا اور ڈرائنگ روم میں لے آیا تھا ڈرائنگ روم کا دروازہ کھول کر میں نے اسے اندر آنے کا اشارہ کیا اور پھر اسے صوفے پر بٹھا کر خود بھی اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

"جی ہاں اس میں کوئی شک نہیں کہ میری آپ سے پہلے کوئی ملاقات نہیں ہوئی؟"

"میں جانتی ہوں لیکن معاف کیجئے اصل میں میرا تعلق یوجن کارلس سے تھا۔"

"آپ نے بہت اچھا کیا یہاں چلی آئیں مجھے کارلس کے ایسے شناساؤں کی تلاش تھی جو مجھے اس کے بارے میں بتا سکیں۔ اگر کارلس سے ملتی رہی ہیں تو آپ کو اس بات کا علم ہوگا کہ میں کارلس سے کافی دور رہا ہوں اور ایک حادثہ جو ہم لوگوں کے ساتھ پیش آیا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اس کے بارے میں بھی آپ کو خاصی معلومات ہوں گی۔ بیرون ملک مجھے اطلاع ملی کہ کارلس کو بھی اغوا کر لیا گیا ہے میں اپنے بھائی کی تلاش میں آیا ہوں۔ ماں، باپ کی موت کا صدمہ بھی میرے لئے کیا کم تھا کہ بھائی کی جدائی برداشت کرنی پڑی کیا آپ مجھے اس بارے میں بتا سکتی ہیں۔''

''میرا نام سوئی ٹیڈ ہے۔''

''جی۔'' میں نے مدھم لہجے میں کہا۔

''مسٹر ٹیڈ لاسن ایک چھوٹی سی فرم میں جنرل منیجر کی حیثیت سے کام کرتے ہیں۔ کارلس سے میری ملاقات تقریباً ایک سال قبل ہوئی تھی اس ایک سال میں معاف کیجئے گا مسٹر ہارلے ہم دونوں ذہنی طور پر ایک دوسرے سے بہت قریب آ گئے اور پھر ہمیں ایک دوسرے کے بارے میں تمام تر معلومات حاصل ہو گئیں جن میں آپ بھی تھے اور آپ کے والدین بھی۔ اس کے بعد کارلس کو وہ بدترین حادثہ پیش آیا میں نے اسے بہت سہارا دیا تھا وہ بہت مغموم رہنے لگا تھا اور کہتا تھا کہ سوئی میں بالکل تنہا رہ گیا۔ میرا بڑا بھائی ہارلے تو ایک طرح سے گھر سے لاتعلق ہی ہو چکا ہے۔ نجانے کن مصروفیات کا شکار رہتا ہے وہ ایسے لمحات میں اسے بہت سہارا دیا تھا میں نے لیکن پھر اس کے ساتھ یہ حادثہ پیش آ گیا۔''

سوئی کیا تم یہ بتا سکتی ہو کہ اسے کون اغوا کر سکتا ہے۔ اگر تم اس کے اس قدر قریب تھیں تو تمہیں اس کے بارے میں معلوم ہونا چاہیے اور اس نے تمہیں بتایا ہوگا کہ تم اس کے اغوا کنندگان کے بارے میں کوئی نشان دہی کر سکتی ہو۔''

''ہاں۔'' سوئی کے غیر متوقع جواب نے مجھے حیران کر دیا۔ ''کیا مطلب کیا تم ایسے افراد کو جانتی ہو جو اسے اغوا کر سکتے ہیں۔''

''ہاں۔'' وہ آہستہ سے بولی۔

''اوہ تو کیا تم مجھے اس کے بارے میں بتانا پسند کرو گی۔''

بتانا پسند نہیں کروں گی میں آپ کو اس جگہ کی نشاندہی کر سکتی ہوں جہاں اسے اغوا کر کے رکھا گیا ہے۔''

وہ مجھے حیران پر حیران کئے جا رہی تھی تب اچانک ہی میں نے اسے مشتبہ نگاہوں سے دیکھا اور دل میں سوچا کہ کیا یہ میرے لئے کوئی جال ہے۔ میں نے اس سے پوچھا۔

''تمہیں کیسے معلوم کہ اسے اغوا کر کے کہاں رکھا گیا ہے۔''

''دیکھئے مسٹر ہارلے آپ اگر اپنے بھائی کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو میں آپ کو اس جگہ تک لے جا سکتی ہوں جہاں اسے قید کیا گیا ہے آپ اسے حاصل کر لیجئے اور اس کے تحفظ کا بندوبست کیجئے لیکن اگر آپ نے مجھ سے اس کے بارے میں طرح طرح کے سوالات کیے تو شاید میں آپ کو ان کے جواب نہ دے سکوں اس کے لئے میں معذرت چاہوں گی۔''

''آپ جانتی ہیں مس سوئی کہ جو کچھ آپ کہہ رہی ہیں وہ بے حد مشکوک ہے۔ میں یہ بھی سوچ سکتا ہوں کہ آپ مجھے کسی جال میں پھانس رہی ہیں۔ تا کہ میں بھی اپنے دشمنوں کا شکار ہو جاؤں آخر وہ کوئی تو ہوگا جس نے میرے بھائی کو اغوا کیا ہے ہو سکتا ہے وہ مجھے بھی حاصل کرنا چاہتا ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ اس کی آلہ کار ہوں۔''

سوئی کی آنکھوں میں بے اختیار آنسو آ گئے تھے اور میں یہ غور کر رہا تھا کہ کیا وہ ایک بہترین اداکارہ ہے یا پھر ان آنسوؤں کا حقیقت سے کوئی تعلق ہے کچھ لمحے وہ غور کرتی رہی اس نے آنسو خشک کر لیے تھے پھر وہ آہستہ سے بولی۔

''آپ یہ سوچ سکتے ہیں اور میں یہ سمجھ رہی ہوں کہ آپ کا یہ سوچنا حق بجانب ہے ایسا ہو سکتا ہے آپ مجھے کوئی ایسا ذریعہ بتائیے جس کے ذریعے میں آپ کو یقین دلا سکوں کہ جو کچھ میں کہہ رہی ہوں اس میں میرا اخلوص پوشیدہ ہے۔''

''آسان سی بات ہے آپ مجھے یہ بتا دیجئے کہ آپ کو اس کے قید خانے کے بارے میں کیسے معلوم ہے۔''

''فرض کیجئے اگر میں آپ کو یہ نہ بتاؤں تو۔''

''تو پھر میں آپ کی باتوں پر کوئی توجہ نہیں دوں گا بلکہ معاف کیجئے مس سوئی یہ بھی ہو سکتا ہے کہ میں موقع سے فائدہ اٹھاؤں آپ کو اپنے قبضے میں لے کر آپ پر تشدد کروں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اور یہ معلوم کرنے کی کوشش کروں میں اپنے اس کام میں حق بجانب ہوں گا کیونکہ میرا بھائی اغوا ہو چکا ہے اور میں اس کی بازیابی چاہتا ہوں۔''

وہ کسی قدر وحشت زدہ ہوگئی مجھے دیکھتی رہی پھر اس نے کہا۔

''تو پھر ٹھیک ہے آپ اپنا یہ حق استعمال کر لیجئے آپ دیکھیں گے کہ میں اس پر کوئی احتجاج نہیں کروں گی اگر کچھ ایسے حالات درمیان میں نہ ہوتے تو میں آپ سے یہ کہتی کہ۔''

وہ جملہ ادھورا چھوڑ کر خاموش ہوگئی میں نے کہا۔

''آپ یہ بتانے کیلئے تیار نہیں ہیں کہ آپ کا ذریعہ معلومات کیا ہے۔''

''نہیں میں یہ نہیں بتاؤں گی۔''

اس نے مدھم لہجے میں کہا اور میں غور کرنے لگا۔ یہ لڑکی کیا جعلسازی کر رہی ہے دیر تک سوچتے رہنے کے بعد میں نے کہا۔

''تو پھر ٹھیک ہے سوئی اب تمہیں واپس نہیں جانے دوں گا یہ گھر تمہارا قید خانہ بن چکا ہے۔'' اس نے میری بات پر کوئی خاص ردعمل ظاہر نہیں کیا بلکہ کچھ لمحے سوچتے رہنے کے بعد بولی۔

''ٹھیک ہے آپ مجھ پر خوب تشدد کریں اور اگر کوئی آپ سے رابطہ قائم کرے اور میرے بارے میں کچھ سوالات کرے تو آپ اس سے کہہ دیجئے کہ کارلس کے بدلے میں سوئی کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔ ورنہ کارلس کو جو بھی نقصان پہنچے گا وہ سوئی کو بھی پہنچے گا۔''

لڑکی کے الفاظ نے مجھے سخت حیران کر دیا تھا یا تو وہ پاگل ہے یا جن لوگوں نے کارلس کو اغوا کیا ہے اس کا ان لوگوں سے کوئی ایسا رابطہ ہے کہ وہ ان کے بارے میں بتانا نہیں چاہتی۔ اچھا خاصا الجھا ہوا معاملہ تھا جو میری سمجھ میں بالکل نہیں آ رہا تھا اور میں یہ سوچ رہا تھا کہ اس مسئلے کو کس طرح حل کروں۔ خاصی دیر تک غور کرنے کے بعد میرے ذہن میں پھر وہی جنونی تصور ابھر آیا عمل کرو اور راستہ تلاش کرو۔ کوئی مشکل نہیں ہے ہر وہ کام کر سکتے ہو جو دوسرے نہ کر سکیں سوئی اب اطمینان سے پاؤں پھیلا کر بیٹھ گئی تھی اس نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں اپنے آپ کو آپ کی قید میں دے کر خوشی محسوس کر رہی ہوں۔''

''دیکھو سوئی اگر تم یہ سمجھ رہی ہو کہ مجھے اپنی باتوں کے جال میں پھانس کر تم ذہنی طور پر مجھے مضطرب کر رہی ہو تو یہ تمہاری خام خیالی ہے میں کیا ہوں تم اس کا تصور بھی نہیں کر سکتیں چلو ٹھیک ہے میں رسک لے لیتا ہوں کیا تم مجھے اس جگہ تک لے جا سکتی ہو جہاں کارلس قید ہے۔''

''بڑی آسانی ہے۔''

''مگر ایک بات سن لو اگر تمہیں زندگی سے دلچسپی ہے تو اب بھی مجھ پر حقیقتوں کا انکشاف کر دو۔ دوسری صورت میں فرض کرو اگر تم نے مجھے میرا دشمنوں کے جال میں پھنسانے کی کوشش کی تو ہو سکتا ہے میرے دشمن میری ہلاکت میں کامیاب ہو جائیں لیکن میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔''

''میں دونوں صورتوں میں تیار ہوں اور اگر آپ یہ سمجھ رہے ہیں مسٹر ہارلے کہ آپ کے دشمنوں کی آلہ کار بن کر میں کچھ ایسے لوگوں کے ساتھ یہاں آئی ہوں جن سے مجھے اپنے تحفظ کی امید ہے تو اس کا اندازہ بھی آپ لگا لیجئے مجھے کسی کمرے میں بند کر کے باہر کا جائزہ لیجئے بلکہ پہلے میری تلاشی لے لیجئے کہ میرے پاس کوئی ٹرانسمیٹر وغیرہ نہیں ہے اس کے بعد پھر آپ مجھ پر اس حد تک اعتماد کریں۔''

میں نے ایک ٹھنڈی سانس لی اور اس کی طرف دیکھ کر مسکرانے لگا۔

''نہیں سوئی۔ میں ذرا مختلف قسم کا انسان ہوں۔ چلو ٹھیک ہے میں اپنے بھائی کی تلاش کیلئے تمہاری مدد قبول کرتا ہوں۔''

''اس سے پہلے مسٹر ہارلے کچھ اور کام کیجئے آپ۔''

''مثلاً؟''

''مثلاً یہ کہ جب آپ کارلس کو حاصل کر لیں تو اس کو پوشیدہ رکھنے کیلئے کسی ایسی جگہ کا انتخاب کریں جہاں وہ ان لوگوں کی نگاہوں سے محفوظ رہ سکے۔ جو اسے قبضے میں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

رکھنا چاہتے ہیں۔"

"میں تمہارا مطلب نہیں سمجھا۔"

"کیا کارلس کو آپ یہاں اسی جگہ لائیں گے۔ یہاں سے تو اسے اغوا کیا گیا ہے وہ لوگ باآسانی یہاں تلاش کر لیں گے۔"

"میں سمجھتا ہوں سوئٹی لیکن تم اطمینان رکھو میں اپنے بھائی کی حفاظت کرنا جانتا ہوں میری غیر موجودگی میں اسے اغوا کر لیا گیا ہے لیکن میری موجودگی میں وہ دوبارہ اس پر ہاتھ نہیں ڈال سکتے۔ اس پر بات سے تم مطمئن رہو۔"

پھر اس کے بعد میں سوئٹی سے مل کر پروگرام طے کرتا رہا تھا اور مطلوبہ اور مقررہ وقت پر سوئٹی نے مجھے اپنے ساتھ لیا اور چل پڑی اس لڑکی کے بارے میں میرے ذہن میں بہت سے خیالات تھے ساری باتیں اپنی جگہ لیکن یہ بیوقوف نہیں جانتی تھی کہ مجھے عام لوگوں کی نسبت کیا فوقیت حاصل ہے اور اگر کوئی سنگین صورت حال پیش آ جائے تو میں اس سے نمٹنے کی کیا صلاحیت رکھتا ہوں میں نے یہ نہیں پوچھا تھا کہ اس سے کہ وہ مجھے کہاں لے جارہی ہے۔ جب کسی پر اعتبار کیا جاتا ہے تو پھر اس سے اس طرح کے سوالات نہیں کیے جاتے سوئٹی کے ساتھ خاموشی سے میں اس کی کار میں سفر کر رہا اور تھوڑی دیر کے بعد کار ایک ایسی جگہ جا کر رک گئی جو ایک عام سا رہائشی علاقہ معلوم ہوتا تھا مکانات تاریکی میں ڈوبے ہوئے تھے غالباً بڑے لوگوں کا علاقہ تھا۔ اس کی پہچان ہی ہوتی ہے کہ ایسے علاقے سنسان ہوتے ہیں۔ بڑے لوگوں کے دلوں کی مانند...... سوئٹی نے ایک طرف کار روکی اور پھر نیچے اتر آئی میں نے قرب و جوار میں نگاہیں گھما کر دیکھا تھوڑے ہی فاصلے پر ایک بنگلہ نظر آ رہا تھا۔ میں نے اس سے کہا۔

"تم نے کار یہاں کیوں روک دی ہے؟"

"یہی مناسب ہے کیا ہم مطلوبہ جگہ پر کار روک کر دوسرے لوگوں کو ہوشیار ہونے کا موقع دیں گے۔" اس نے کہا۔ بات سمجھ میں آنے والی تھی میں خاموش ہو گیا وہ مجھے لے کر بنگلے کے عقب کی جانب چل پڑی پھر اس نے کہا۔

"سامنے والے حصے میں چوکیدار وغیرہ موجود ہیں اس لئے ہمیں عقبی حصے سے اندر جانا ہوگا۔"

"کیا تم اس دیوار کو عبور کر سکتی ہو۔" میرے سوال پر وہ خاموش ہو گئی ایک لمحے کے لئے مجھے احساس ہوا جیسے وہ کسی جذباتی کیفیت کا شکار ہو گئی ہو بہر حال میں نے اس پر زیادہ غور نہیں کیا تھا۔ صورتحال ایسی تھی کہ تمام تر آسانیوں کے باوجود مجھے محتاط رہنا تھا میں اس بنگلے کے عقبی حصے میں پہنچ گیا ماحول سنسان تھا اور بظاہر یہاں کوئی خطرہ نظر نہیں آتا تھا۔ میں نے اسے دیکھا اور بولا "پہلے تم اس دیوار کو عبور کرنے کی کوشش کرو۔" وہ انتہائی پھرتی کے ساتھ اچھل کر دیوار پر چڑھی اور پھر دوسری جانب کود گئی۔ لڑکی خاصی کامیاب ہے میں نے دل میں سوچا لیکن بہر حال مجھے بھی اندر جانے میں کوئی خاص دقت نہیں ہوئی تھی۔ احاطہ سنسان پڑا ہوا تھا ہم چوروں کیطرح آگے بڑھے وہ اس عمارت سے بہت زیادہ واقف معلوم ہوتی تھی کیونکہ عمارت کے بغلی سمت میں پہنچ کر وہ ایک دروازے کے سامنے رک گئی اور اس نے کہا۔

"یہ دروازہ یقیناً اندر سے بند نہیں ہوگا۔" ایک بار پھر میرے ذہن میں شبہ نے سر ابھارا اور میں نے سوچا کہ یہ لڑکی اس عمارت سے اس طرح کیسے واقف ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ اسے اچھی طرح جانتی ہے اور اگر وہ اس عمارت کے بارے میں جانتی ہے اور کسی بھی طرح یوجن کارلس سے کوئی دلچسپی رکھتی ہے تو پھر اس نے خود یوجن کارلس کو رہا کرانے کی کوشش کیوں نہیں کی اور میرا انتظار کیوں کرتی رہی لیکن اس وقت یہ تمام باتیں نہیں سوچی جا سکتی تھیں اس کے اندازے کے مطابق دروازہ اندر سے بند نہیں تھا میں خاموشی سے اس کا ساتھ دے رہا تھا لیکن اب میں پوری طرح محتاط ہو چکا تھا۔ کسی نہ کسی شکل میں کوئی نہ کوئی کارروائی ضرور ہوگی۔ نجانے کیوں میرا دل اندر سے کہہ رہا تھا ہم ایک کاریڈور میں پہنچے اور اس سے گزر کر بنگلے کے ایک اور حصے میں آ گئے یہاں پہنچ کر لڑکی نے ادھر ادھر دیکھا پھر بولی۔

"ہم روشنی نہیں کر سکتے تمہیں خاصی احتیاط برتنا ہوگی میں تمہارا ہاتھ پکڑ لیتی ہوں۔"

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

البتہ اس کے کسی عمل کے نتیجے میں ایک روشنی دروازے کی شکل میں نظر آئی تھی اب مجھے یقین ہوگیا کہ صورتحال گڑبڑ ہے لیکن بہر حال دیکھنا تو چاہیئے کہ کون کیا کرنا چاہتا ہے اسی طرح بات آگے بڑھتی ہے۔ وہ ایک بار پھر میرا ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھی اور اس روشن دروازے سے اندر داخل ہوگئی پھر اس کے کسی اور عمل سے یہ دروازہ بند ہوگیا لیکن اندر موجود روشنی سے وہ سیڑھیاں نمایاں ہوگئی تھیں جو نیچے جاتی تھیں بارہ سڑھیاں تھیں جنہیں عبور کرنے کے بعد ایک چھوٹا سا تہہ خانہ نظر آیا اور اس تہہ خانے میں میں نے یوجن کارلس کو دیکھا اس کے سوا اور کون ہوسکتا تھا وہ غالباً سورہا تھا ہمارے قدموں کی چاپ سن کر بھی اس نے جاگنے کی کوشش نہیں کی۔ سوئی ایک دیوار سے لگ کر کھڑی ہوگئی اس کے چہرے پر ایک عجیب سی کیفیت نظر آرہی تھی میں نے اسے دیکھا تو وہ سامنے کی طرف اشارہ کرتی ہوئی بولی۔

''یوجن کارلس۔'' دل ہی دل میں مجھے ہنسی آگئی تھی میں نے سوچا کہ مس سوئی آپ تو کمال کی شخصیت ہیں اتنی آسانی سے آپ نے یوجن کارلس کو میرے حوالے کردیا اب مقصد پتا چلنا چاہیئے لیکن اس سے پہلے میں نے یوجن کارلس سے ملاقات کرلینی مناسب سمجھی آہستہ آہستہ آگے بڑھتے ہوئے میں اس کے بیڈ کے قریب پہنچ گیا اور میں نے اس کا چہرہ کھول کر دیکھا پھر اس کے بازو کو آہستہ سے تھپتھپایا اور یوجن کارلس چونک گیا اس نے مجھے دیکھا اور دفعتاً اس کے انداز میں ایک عجیب سی ہیجانی کیفیت ابھر آئی۔ وہ بڑی بے صبری کے ساتھ اپنی جگہ سے اٹھا تھا اور اس کے منہ سے بھرائی ہوئی آواز نکلی۔

''ہارلے میرے بھائی۔'' اس کے انداز میں بڑی جذباتیت تھی وہ اٹھ کر مجھ سے لپٹ گیا سوئی کی آنکھوں میں آنسو نظر آرہے تھے۔ کارلس نے بھی پلٹ کر سوئی کی طرف دیکھا اور پھر سرسراتی ہوئی آواز میں بولا۔

''سوئی۔''

''تم اسے جانتے ہو کارلس۔'' میں نے سوال کیا۔ کارلس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ لیکن پھر اچانک ہی اس ہال نما کمرے میں انتہائی تیز روشنی پھیل گئی۔ سفید دودھیا روشنی ہم

سب ہی چونک پڑے تھے میں نے سوئی کو بھی چونکتے ہوئے دیکھا سیڑھیوں پر قدموں کی چاپ سنائی دی اور میری نگاہیں اس طرف اٹھ گئیں۔ دو پاؤں نیچے اتر رہے تھے اور پھر وہ شخص نمودار ہوگیا۔ چوڑے چکلے بدن کا مالک تھا۔ ہاتھوں میں ایک اسٹن گن دبی ہوئی تھی چہرے پر ایک عجیب سی خباثت پھیلی ہوئی تھی اس نے اسٹین گن کا رخ ہماری جانب کرکے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

''ویری گڈ سوئی ڈارلنگ۔ تم نے وہ کام کردکھایا ہے جسے انجام دینے کیلئے مجھے بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا اور یہ دو بیوقوف چوہے۔'' اس شخص نے قہقہہ لگایا سوئی کے انداز میں اضطراب نظر آرہا تھا۔ لیکن وہ شخص مطمئن نگاہوں سے ہم دونوں کو دیکھ رہا تھا۔ پھر اس نے کہا۔

''حقیقت یہ ہے مائی ڈیئر مسٹر یوجن ہارلے کہ تمہارے بھائی کے ذریعے میں تمہیں ہی شکار کرنا چاہتا تھا اور اب تمہیں اس بات کا اندازہ ہے کہ تم میرے جال میں پھنس چکے ہو۔''

''ہاں۔ میں تمہیں کس نام سے مخاطب کروں؟''

''ٹیڈلاسن، ٹیڈلاسن میں سوئی کا باپ ہوں اور یہ میری بیٹی ہے۔''

''حقیقت یہ ہے مسٹر ٹیڈلاسن کہ میں تمہارے منصوبے کو پہلے ہی سمجھ گیا تھا۔ یہ لڑکی جس انداز میں میرے پاس پہنچی اور اس نے مجھ سے تعاون کی بات کی یوجن کارلس کے حصول کے سلسلے میں تو میں سمجھ گیا کہ مسئلہ کچھ ایسا ہی ہے یعنی یہ مجھے شکار کررہی ہے اور آپ کو یہ سن کر خوشی ہوگی مسٹر ٹیڈلاسن کہ میں واقعی آپ کا شکار ہوگیا لیکن اس سے آگے کی داستان بعد میں شروع ہوگی آپ یہ فرمائیے کہ آپ میرا حصول کیوں چاہتے تھے؟''

''ٹیڈلاسن کو تم گارون گروپ کا رکن سمجھ سکتے ہو اصل میں مائی ڈئیر ہارلے بہت سے معاملات ایسے ہوتے ہیں جن کی تفصیلات گروپ کے عام نمائندوں کو نہیں دی جاتیں آپ گروپ میں بے شک ایک زبردست کارکن کی حیثیت سے متعارف ہوچکے تھے لیکن آپ نے گروپ وقت سے بہت پہلے چھوڑ دیا گویا اپنی ترقی کے تمام راستے آپ نے بند

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کر لئے ۔ میڈم گارون حقیقی طور پر گروپ کی سربراہ نہیں تھیں ۔ بلکہ وہ گروپ کا ایک پورشن تھیں گروپ میں تین پورشن ہوتے ہیں یعنی ون ، ٹو اور تھری گروپ ۔لیڈی گارون تو گروپ تھری کی انچارج تھیں۔ ون اور ٹو گروپ الگ کام کرتے ہیں اور اسی طرح ہر گروپ کے تین تین گروپ ہوتے ہیں۔ سمجھ رہے ہیں نا آپ یعنی نو گروپ میں سے صرف ایک گروپ کے کارکن تھے آپ باقی آٹھ گروپ الگ تھے۔ آپ لیڈی گارون گروپ میں تھے اور وہاں سے فرار ہوئے تھے اس لئے یہ ذمہ داری لیڈی گارون ہی کو سونپی گئی کہ آپ کو حاصل کرلے اس نے کوشش کی اور سنا ہے کہ ماری گئی بہر حال اب اس کے بعد دوسرے گروپ کی باری تھی میں بھی آپ ہی کی طرح ایک عام کارکن ہوں لیکن گروپ کے تمام افراد کو ہر قسم کے کام سرانجام دینے ہوتے ہیں۔ میرے سپرد یہ ذمہ داری کی گئی تھی کہ میں جس طرح بھی ممکن ہو سکے آپ کو قبضے میں کرلوں اور یہ معلومات حاصل کروں کہ وہ کون لوگ ہیں جنہوں نے گارون کو ختم کیا ضروری ہوتا ہے یہ اس سے کم از کم یہ اندازہ ہو جاتا ہے کہ ہمارا مدمقابل کون ہے آپ سمجھ رہے ہیں ناں۔"

"ہاں۔"

"بہر حال مائی ڈیئر سوئی تم نے یہ چوہے دان خوب منتخب کیا اور اب مسٹر ہارلے ہمارے قبضے میں ہے۔ مسٹر ہارلے اپنے دونوں ہاتھ بلند کر لیجئے اور سوئی تم ان کے لباس میں پستول وغیرہ تلاش کرنے کی کوشش کرو۔" میرے بغلی ہولسٹر میں کاربائن موجود تھا ۔سوئی اس کے اشارے پر میری جانب مڑی اور میرے ہونٹوں پر نفرت آمیز مسکراہٹ پھیل گئی ۔ کارلس خاموش کھڑا پتھرائی ہوئی نگاہوں سے یہ منظر دیکھ رہا تھا۔ سوئی آہستہ آہستہ میرے قریب پہنچی۔ میں نے ہاتھ بلند کر لئے تھے۔ میرے ہونٹوں پر تلخ مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی سوئی نے تلاشی لے کر میرے ہولسٹر سے کاربائن نکالا اور پھر چیمبر چیک کئے ۔ چیمبر چیک کرنے کے بعد وہ دو قدم آگے بڑھی اور پھر اس نے اچانک کاربائن کی نال اپنی کنپٹی پر رکھ لی اور اس کے بعد سرد لہجے میں بولی۔

"ڈیڈی میرے اور آپ کے درمیان رشتے ختم ہو گئے ہیں۔ کاربائن کا رخ میں

آپ کی جانب بھی کر سکتی تھی اور میں جانتی ہوں کہ آپ مجھے گولی نہ مارتے لیکن میں آپ کو واقعی گولی مار دیتی لیکن بیٹی ہوں آپ کی اور شاید کوئی بھی بیٹی اپنے باپ کے ساتھ یہ سلوک نہ کر سکے اگر آپ نے ایک لمحے کے اندر اندر اسٹین گن نہ پھینک دی تو میں کاربائن کا ٹرائیگر دبا دوں گی اور خودکشی کرلوں گی۔" ٹیڈ کے انداز میں ایک لمحے کے لئے لرزش نظر آئی اور اس کا منہ حیرت سے کھل گیا تھا پھر اس نے کہا۔

"سوئی۔"

"کیا آپ یہ سمجھتے ہیں ڈیڈی کہ آپ بہت ذہین اور بہت چالاک ہیں۔ بتایئے ان لوگوں کو ڈیڈی فوراً بتایئے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر۔ اگر میری زندگی چاہتے ہیں تو بتایئے کہ میں نے ان لوگوں کو دھوکا نہیں دیا۔ میں نے آپ کے کہنے پر یہ سب کچھ نہیں کیا۔" ٹیڈ لاسن شدت حیرت سے منہ کھولے کھڑا ہوا تھا۔ میں بھی اس بدلی ہوئی صورتحال کا بغور جائزہ لے رہا تھا اس نے چند لمحے توقف کے بعد بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"کیا تم یہ نہیں سمجھتی سوئی کہ ان لوگوں کو گرفتار کر کے گروپ کے سامنے پیش کرنا میری ذمہ داری ہے ورنہ اس کے بعد میری اپنی مصیبت آجائے گی۔"

"ڈیڈی آپ فوراً انہیں یہ بتایئے کہ میں آپ کی آلہ کار نہیں ہوں۔ میں نے مسٹر یوجن ہارلے کو دھوکا نہیں دیا میں دھوکے سے مسٹر ہارلے کو یہاں نہیں لائی ہوں آپ انہیں یہ بھی بتایئے ڈیڈی کہ میں یوجن کارلس سے محبت کرتی ہوں مستقل اس کی تلاش میں رہی ہوں اور آپ نے مجھے یوجن کارلس کا پتہ نہیں بتایا۔ ڈیڈی انہیں یہ بھی بتایئے کہ میں نے اپنی کوششوں سے یوجن کارلس کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں اور مجھے یہ پتا چل گیا ہے کہ اسے آپ نے قید کیا ہے۔ آپ کا گروپ بھاڑ میں جائے ڈیڈی مجھے اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہے آپ نے گناہوں کے راستے اختیار کئے ہیں ان گناہوں کی سزا آپ کو ملے یا مجھے آپ کے ذریعے اگر یہ سزا مجھے بھی ملی تو میں وہ سزا بھگتنے کیلئے تیار ہوں لیکن ڈیڈی آپ انہیں فوراً بتایئے کہ میں آپ کی شریک کار نہیں ہوں میں نے اپنی کوششوں سے یہاں تک رسائی حاصل کی ہے ڈیڈی آپ کی زبان نہیں کھل رہی تین تک گنتی گنوں گی اور

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اس کے بعد اس کے بعد۔"

"نن نہیں سن سوئٹی سن۔ او بیوقوف لڑکی۔" اچانک ہی ٹیڈ نے اپنے ہاتھوں میں دبی اسٹین گن ایک جانب پھینک دی پھر بولا۔

"میری پوری بات تو سن بیوقوف اسے اپنی کنپٹی سے ہٹا۔ کہیں ٹرائیگر نہ دب جائے۔" ٹیڈ کے لہجے میں اب ایک باپ کی آواز بھڑک رہی تھی سوئٹی بہت زیادہ پرجوش نظر آ رہی تھی اور میں واقعی ایک لمحے میں اس کے کردار سے کچھ زیادہ متاثر ہوگیا تھا۔ سوئٹی کی لرزتی ہوئی آواز ابھری۔

"بتایئے پہلے انہیں ڈیڈی پہلے انہیں بتایئے سب کچھ بتا دیجئے آپ انہیں ورنہ ڈیڈی۔ ورنہ۔"

"میری بات تو سن بیوقوف لڑکی میری بات تو سن کاربائن اپنی کنپٹی سے ہٹا لے۔ بات سن میری بات سن مسٹر یوجن ہارلے اور یوجن کارلس ہاں سوئٹی کا اس میں کوئی قصور نہیں ہے اصل میں مجھے اس بات کا علم ہوگیا تھا کہ مسٹر ہارلے اپنے گھر واپس آ گئے ہیں بقیہ تفصیل تو میں آپ لوگوں کو بتا ہی چکا ہوں کہ میرا تعلق گارون گروپ سے ہے اور میری ذمہ داری مسٹر ہارلے پر لگائی گئی تھی میں نے یوجن کارلس کا اغوا کیا اور اسے یہاں قید کر دیا اور یہ خبر عام کر دی اور انتظار کرنے لگا کہ مسٹر ہارلے واپس آئیں مسٹر ہارلے کی آمد کی اطلاع مجھے مل گئی تھی لیکن اس سے پہلے کہ مسٹر ہارلے کے خلاف کوئی کارروائی کروں مجھے اس بات کا علم ہوگیا کہ سوئٹی وہاں گئی ہے۔ سوئٹی یوجن کارلس سے محبت کرتی ہے۔ مسٹر ہارلے اور یہ بیوقوف لڑکی میری تباہی کا باعث بننے والی ہے میں نے خاموشی اختیار کر لی اور اس بات کا انتظار کیا کہ سوئٹی آگے کیا کرتی ہے میں مسلسل سوئٹی کے تعاقب میں تھا پھر میں نے سوئٹی کو آپ کے ساتھ یہاں آتے دیکھا اور میں نے اسی جگہ کو آپ کا چوہے دان بنانے کی کوشش کی یہ ایک حقیقت ہے لیکن سوئٹی تو خود یہ سوچ لے کہ اگر تو نے اس سلسلے میں مداخلت کی تو دو ہی صورتیں ہیں یا تو کارلس کو بچا سکتی ہے یا پھر اپنے باپ کو ورنہ میں گروپ کے عتاب کا شکار ہو جاؤں گا۔"

"ڈیڈی مسٹر کارلس اور مسٹر ہارلے کو یہاں سے جانا ہی ہے چاہے اس کے بعد مجھے آپ کو گولی کیوں نہ مارنی پڑے۔ میں آپ کو بھی مصیبتوں سے نجات دلا دوں گی۔ اور اس کے بعد اپنے آپ کو بھی زندگی سے آزاد کر دوں گی تاکہ یہ احساس میرے دل کو داغدار نہ کرے کہ میں نے اپنے باپ کو نقصان پہنچایا لیکن ڈیڈی یہ کوئی بات نہیں ہوئی میں مسٹر ہارلے کو یہاں لے کر آئی ہوں بہر طور اطمینان اور اعتماد دلانے کے بعد پھر بھلا اس بات کی کیا گنجائش ہے کہ میرے ذریعے وہ آپ کے قبضے میں جائیں دوسری صورت ایک اور ہے ڈیڈی ان دونوں کو خاموشی سے یہاں سے جانے دیجئے اور اس کے بعد آپ میدان عمل میں آیئے اپنے طور پر انہیں گرفتار کیجئے یا پھر ان کے ہاتھوں شکار ہو جایئے میرے ذریعے ان دونوں میں سے کوئی گرفتار نہیں ہو سکتا انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔" ٹیڈ خاموش تھا کچھ لمحے تک اس کے چہرے پر ہیجان کے آثار قائم رہے پھر اس نے ایک ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔

"اوکے اوکے خدا کا شکر ہے کہ میں نے یہ سب کچھ تنہا ہی کیا اگر گروپ کے دوسرے افراد کو میں اس کام میں شامل کر لیتا تو شاید یہ سب کچھ میرے ہاتھ میں بھی نہ ہوتا۔ اوکے اوکے تم لوگ جیت گئے ہاں مسٹر ہارلے تم لوگ جیت گئے۔ انسان بہرحال اپنی محبت کے ہاتھوں ہی شکست کھاتا ہے یہ میری اکلوتی بیٹی ہے لیکن آؤ میرے ساتھ آؤ جاؤ چاہو تو اسٹین گن اٹھا لو۔ تاکہ تمہیں یہ اعتماد رہے کہ میں کوئی دھوکا نہیں کروں گا تمہارے ساتھ۔" ٹیڈ واپسی کے لئے مڑا تو میں اور کارلس بھی آگے بڑھ گئے میں نے سوئٹی سے کاربائن لینے کی کوشش کی تو وہ آہستہ سے بولی۔

"نہیں مسٹر ہارلے پلیز یہ کچھ وقت کیلئے مجھے ادھار دے دیجئے حقیقت یہ ہے کہ ایسے معاملات میں، میں اپنے باپ پر بھی بھروسا نہیں کر سکتی ہو سکتا ہے کاربائن میرے پاس نہ ہو تو ڈیڈی اپنے وعدے سے پھر جائیں۔" بات جاندار تھی اور سمجھ میں آتی تھی چنانچہ میں خاموش ہوگیا البتہ میں نے بھی اسٹین گن اٹھالی تھی لیکن اب احساس ہو رہا تھا کہ ٹیڈ کچھ کرنے کے موڈ میں نہیں ہے۔ وہ تھک گیا تھا وہ ہار گیا تھا بہرصورت یہ تمام باتیں ہوئیں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اور اس کے بعد ہم لوگ باہر آ گئے ۔ٹیڈ ایک کمرے میں جا بیٹھا تھا۔ وہ سر جھکائے سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔ پھر اس نے گہری سانس لے کر کہا۔

''تو نے مجھے برباد کر دیا سوئٹی تو نہیں سمجھتی کہ یہ سب کچھ اتنی آسانی سے ختم نہیں ہو جائے گا آہ میں تجھے بھی زندہ رکھنا چاہتا ہوں خود بھی زندہ رہنے کا خواہشمند ہوں اور اب اس تنظیم اس گروہ سے نکلنا میرے لئے ممکن نہیں ہے مجھے کچھ کرنا ہوگا کچھ کرنا ہی ہوگا مجھے بات سمجھ میں نہیں آ رہی میں کیا کروں کیا نہ کروں۔'' ایک بار پھر وہ خاموش ہو گیا پھر اس نے نگاہیں اٹھا کر کارلس کو دیکھا اور اس کے بعد سوئٹی کو پھر وہ سوئٹی سے بولا۔

''کارلس کو لے کر کسی گمنام سے ہوٹل میں مقیم ہو جاؤ۔ میں تم دونوں کے لئے ہندوستان سے باہر جانے کی تیاریاں کئے دیتا ہوں۔تم فوراً یہاں سے چلے جاؤ اور یہ مشورہ میں تمہیں دیتا ہوں مسٹر یوجن ہارلے ۔تمہارا بھائی تمہیں مل گیا۔باقی سارے معاملات تم اچھی طرح جانتے ہو۔تم یہاں سے چلے جاؤ پلیز!'' میں گہری نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ پھر میں نے کہا۔

''لیکن مجھے تو تم سے بہت سی باتیں کرنی ہیں ٹیڈ لاسن۔''

''گویا اب تم اس موقعے سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو۔''

''نہیں بلکہ تم سے چھوٹی سے تفصیلات معلوم کرنا چاہتا ہوں۔''

''یہ وقت اس کے لئے موزوں نہیں ہے۔''

''پھر مجھے وقت دو۔''

''میں کسی بھی وقت تم سے اپنے مکان میں مل سکتا ہوں۔تم خفیہ طور پر وہاں آ جانا اور ان دونوں کو فوری طور پر ہندوستان سے باہر نکال دو۔''

''ٹھیک ہے ایسا ہو جائے گا۔'' میں نے کہا اور اسکے بعد ہم لوگ وہاں سے نکل آئے۔ٹیڈ نے یہ ذمہ داری میرے سپرد کر دی تھی۔ بہر حال کارلس کے ساتھ ساتھ سوئٹی بھی تھی اور میں ان دونوں کو لے کر ایک ہوٹل میں پہنچ گیا تھا کارلس شرمندہ شرمندہ نظر آ رہا تھا ۔ میں نے اس سے کہا۔

''اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں ہے کارلس کہ تم پروگرام کے مطابق یہاں سے نکل جاؤ۔''

''لیکن بھائی آپ۔''

''میں کہیں نہ کہیں تمہیں تلاش کر لوں گا۔میرے سلسلے میں تم بے فکر رہو۔''

''لیکن اب میں آپ سے الگ نہیں رہنا چاہتا۔''

''بچوں جیسی باتیں مت کرو کارلس ۔ میرے راستے بالکل مختلف ہیں سوئٹی کے ساتھ تم ایک اچھی زندگی گزارنے کی کوشش کرو۔''

''ٹھیک ہے جیسا آپ کا حکم۔'' کارلس کا معاملہ تقریباً نمٹ چکا تھا۔ ظاہر ہے اب اس کا یہاں رہنا ممکن نہیں تھا۔ نہ ہی میرے دل میں اس کے لئے محبت کی کوئی ایسی آگ روشن تھی کیونکہ ظاہر ہے میرا اس سے کوئی رشتہ نہیں تھا۔ بس یہ ایک چکر تھا جو چل رہا تھا اور چونکہ میرے لئے اس میں دلچسپی پیدا ہو گئی تھی۔ اس لئے میں بھی ان سارے معاملات سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ وقت گزرتا رہا اور پھر پروگرام کے مطابق میں ٹیڈ لاسن کی رہائش گاہ کی جانب چل پڑا۔ جس کی پوری تفصیل اس نے مجھے بتادی تھی ٹیڈ لاسن مجھ سے اس بارے میں گفتگو کرنا چاہتا تھا۔ دیکھ لیتا ہوں گارون گروپ کی اصل نوعیت کیا ہے یا وہ گروہ کس نوعیت کا حامل ہے شیوچن کے لئے کم از کم عمدہ معلومات ہی حاصل ہو جائیں گی۔

ٹیڈ لاسن کی رہائش گاہ تاریکی میں ڈوبی ہوئی تھی۔ اس قسم کے جرائم پیشہ لوگ اپنے طور پر نارمل زندگی ہی گزارتے ہیں تاکہ لوگوں کو ان پر شبہ نہ ہو سکے جہاں تک معاملہ پھر سے اس گھر کا تھا جس میں یوجن ہارلے کا خاندان آباد تھا تو اب وہ گھر میرے لئے مشکوک ہو چکا تھا۔ٹیڈ لاسن اکیلا ہی تو نہیں ہے پتا نہیں اس کے ساتھ گارون گروپ کے کتنے افراد ہوں گے اس نے یہ جملے کہے بھی تھے کہ شکر ہے اس معاملے کو اس نے تنہا ہی دیکھا ۔ اگر اس کے ساتھ گروپ کے دوسرے افراد ہوتے تو شاید وہ آسانی سے اپنی بیٹی کے لئے وہ سب کچھ نہ کر پاتا جو اس نے بیٹی کے مجبور کرنے پر کر لیا تھا میں رہائش گاہ میں داخل ہو گیا صدر دروازے کو طے کر کے اندر پہنچا۔ ہر طرف تاریکی پھیلی ہوئی تھی صرف ایک کمرے سے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

مدھم مدھم روشنی جھلک رہی تھی میں آہستہ آہستہ آگے بڑھ کر اس کے قریب پہنچا ۔ دروازے پر انگلی رکھی اور اسے دھکیل کر ٹیڈ لاسن کو آواز دی لیکن میری آواز کا کوئی جواب نہیں ملا تھا میں حیرانی سے اندر داخل ہوا نائٹ بلب جل رہا تھا اور نائٹ بلب کی روشنی میں ، میں نے ٹیڈ لاسن کو اپنے بستر پر دیکھا لیکن اس کے تکیے کے آس پاس اتنی تعداد میں خون بکھرا ہوا تھا جیسے بکرے کو ذبح کر دیا گیا ہو۔ ٹیڈ لاسن کی گردن نرخرے کے پاس سے کٹی ہوئی تھی اور اس طرح ٹیڑھی ہوئی تھی جیسے اسے گھما دیا گیا ہو ایک لمحے کے لئے میرے پورے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوئے تھے لیکن دوسرے لمحے چھٹی حس نے یہ بھی احساس دلایا کہ میں تنہا نہیں ہوں بلکہ اطراف میں دوسرے لوگ بھی موجود ہیں میں نے پھٹی پھٹی نگاہوں سے چاروں طرف دیکھا تو مجھے کئی پستولوں کی نالیں اپنی جانب اٹھی ہوئی نظر آئیں وہ تقریباً چھ افراد تھے جو سیاہ رنگ کے لباسوں میں ملبوس تھے اور ان کی آنکھیں میرا جائزہ لے رہی تھیں۔ میرے حلق سے ایک آواز نکلی اور میں سیدھا ہو گیا۔ پھر میں نے دونوں ہاتھ بلند کر دیے ۔ کیونکہ بہر طور میں ان کی گولیوں کا نشانہ نہیں بننا چاہتا تھا وہ اس طرح پتھرائے ہوئے کھڑے تھے جیسے سنگی مجسمہ ہوں بس وہ مجھے دیکھ رہے تھے اور ان کے ہاتھ پستول سنبھالے ہوئے میری جانب اٹھے ہوئے تھے ۔ میں نے ایک بار پھر ٹیڈ لاسن کو دیکھا بیچارہ لاسن زندگی سے محروم ہو گیا تھا بہر حال اس نے اپنی بیٹی کے لئے جان دے دی تھی میں نے جب ان لوگوں کو اس طرح ساکت دیکھا تو غراتی ہوئی آواز میں کہا۔

''کیا تم سب مر چکے ہو۔'' میرے ان الفاظ سے جیسے ان کے بدن میں کرنٹ دوڑ گیا وہ سب ایک ساتھ آگے بڑھے اور ان میں سے ایک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ ہم سب زندہ ہیں۔ اور تمہاری بھی زندگی چاہتے ہیں۔''

''تم نے ٹیڈ کو کیوں قتل کر دیا۔'' میں نے سوال کیا اور شخص مسخرے پن سے دوسرے کی طرف رخ کر کے بولا۔ ''کیوں ہم نے ٹیڈ کو کیوں قتل کر دیا۔'' دوسرے شخص نے تیسرے کی طرف رخ کر کے یہی سوال کیا۔ اس طرح وہ میرا مذاق اڑا رہے تھے ۔

''سنو کیا چاہتے ہو؟''

''تمہیں چاہتے ہیں۔'' وہ کچھ ضرورت سے زیادہ ہی پر مزاح بننے کی کوشش کر رہے تھے ۔ ان میں سے ایک پستول سیدھا کئے ہوئے میرے قریب پہنچ کر کہا۔

''بظاہر یہ بہت چھوٹی سی چیز ہے لیکن ذرا دیکھو اس میں کتنی خوبیاں ہیں۔'' اس نے دوسرا ہاتھ سیدھا کیا۔ چار انچ کا ایک چھوٹا سا ڈبہ اس کے ہاتھ میں تھا جس کے سامنے نوزل لگا ہوا تھا اس نوزل سے ایک پھواری نکل کر میرے چہرے پر پڑی اور صرف ایک لمحہ صرف ایک لمحہ مجھے یہ محسوس ہوا جیسے میرا پورا بدن پانی میں بھیگ گیا ہو بس یہ آخری احساس تھا اور اس کے بعد مجھے کوئی احساس نہ رہا پھر ہوش آیا تو ایک بڑے سے ہال میں موجود تھا۔ بدن پر مختصر سا لباس تھا۔ وہ لباس نہیں تھا جسے پہن کر میں اس مصیبت میں گرفتار ہوا تھا لیکن مجھے باندھنے کی کوشش نہیں کی گئی تھی۔ میں نے اپنا حلیہ دیکھا پھر قرب و جوار میں پھیلی ہوئی روشنی کو اور ایک بار پھر میں اسی ذہنی بحران کا شکار ہو گیا۔ میں نے ان سب کو پہچان لیا تھا یہ وہی چہرے تھے جو مجھے وہاں لائے تھے لیکن ان کے لباس بھی تبدیل تھے اب وہ عام قسم کے پتلون قمیصوں میں ملبوس تھے ۔ ایک شخص جس کا جسم چوڑا تھا اور جبڑے بھاری صورت میں کچھ ایسی تھی کہ کارٹون معلوم ہوتا تھا۔ یوں لگتا تھا کہ جیسے اس کا سر اور ٹھوڑی دبا کر پچکا دی گئی ہو اور اس کا اوپری چہرہ پھیل گیا ہو وہ ان میں نمایاں حیثیت کا مالک نظر آتا تھا وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھا اور مدھم لہجے میں بولا۔

''اب آپ کی طبیعت کیسی ہے مسٹر یوجن ہارلے۔''

''آپ لوگوں کی مہربانیوں سے ٹھیک محسوس کر رہا ہوں۔''

''ویری گڈ۔ مسٹر یوجن ہارلے ہم گارون گروپ کے لوگ ہیں۔ لیڈی گارون تو آپ کے چکر میں پڑ کر اپنی زندگی کھو بیٹھی اور اس کے ساتھ بہت [illegible] افراد ہلاک ہو گئے ۔ خیر اس قسم کے کاموں میں یہ سب کچھ ہوتا رہتا ہے یہاں ہمارا ایک اہم کارکن ٹیڈ لاس تھا اس کی منصوبہ بندی کے تحت ہم لوگوں نے آپ کے بھائی کو اغوا کیا لیکن یہ بات ہمیں بہت بعد میں معلوم ہوئی کہ ٹیڈ لاسن کی بیٹی سوئی یوجن کارلس سے محبت کرتی تھی اور اس کی وجہ سے ٹیڈ لاسن نے نہ صرف یوجن کارلس کو چھوڑ دیا بلکہ آپ کو بھی۔ جبکہ لیڈی گارون کی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

موت کے بعد ہمارے گروپ کا نیا سربراہ اس بات پر مصر تھا کہ ہر قیمت پر یوجن ہارلے کو گرفتار کر کے اس کے سامنے پیش کیا جائے جو لوگ گروپ سے منسلک ہونے کے بعد اپنی ذاتیات کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں انہیں گروپ کا سب سے زیادہ غدار انسان سمجھا جاتا ہے اور مسٹر ہارلے اس سلسلے میں پہلے نمبر پر آپ ہیں اور دوسرے نمبر پر ٹیڈ لاسن تھا خیر لاسن کو تو اس لئے راستے سے ہٹا دیا گیا کہ وہ ہمارے لئے کوئی نمایاں حیثیت نہیں رکھتا تھا۔ لیکن آپ سے اس نئے گروپ کے بارے میں سوالات کرنے ہیں جس نے لیڈی گارون اور اس کے ساتھیوں کو قتل کر دیا تھا وہ کون تھا اور اس کے مقاصد کیا ہیں اس کے علاوہ مسٹر ہارلے یقینی طور پر آپ کو یہ معلومات بھی حاصل ہوں گی کہ لارس کے ساتھ ساتھ ٹیڈ لاسن کی بیٹی بھی غائب ہے۔ وہ کہاں ہے اصل میں سوئی لاسن کی چہیتی بیٹی تھی اور یقینی طور پر ٹیڈ لاسن نے اسے اپنے گروپ کے بارے میں تفصیلات بتائی ہوں گی ایک ایسی لڑکی کس قدر اہمیت کی حامل ہے اس کا نکل جانا ہمارے لئے ذرا پریشان کن بات ہے چنانچہ یہ دو سوالات آپ سے کرنا ضروری ہیں۔ ویسے مسٹر ہارلے آپ کو یہ اندازہ تو ہو گیا ہو گا کہ آپ کا کھیل ختم ہو گیا ہے۔ بہتر یہ نہیں کہ آپ ان سوالات کا جواب دے کر ہماری مشکل آسان کریں اور اپنی بھی ورنہ دوسری شکل میں ہم اس بات سے معذوری کا اظہار کر دیں گے کہ ہم یہ معلومات مسٹر ہارلے سے نہیں حاصل کر سکے اس پر ہم سے کوئی باز پرس نہیں ہو گی۔ کیونکہ بہت سے کام ہوتے ہیں اور بہت سے نہیں ہوتے۔ تو کیا آپ جواب دینا پسند کریں گے؟'' میں ادھر ادھر دیکھنے لگا اور پھر اچانک ہی میری نظر اس بڑے سے ہال کے بہت بلند حصے پر بنے ہوئے ایک روشندان پر پڑی۔ یہ روشن دان اتنا بڑا نہیں تھا کہ اس سے کوئی انسانی جسم گزر سکتا لیکن میں نے ایک انسانی جسم کو چکنی مچھلی کی طرح پھسل کر اس روشن دان سے باہر آتے ہوئے دیکھا۔ بلندی اتنی تھی کہ میں یہ بھی نہیں سوچ سکتا تھا کہ وہ نیچے آتے ہی ٹوٹ پھوٹ جائے گا لیکن بجلی سی کوند گئی تھی وہ جسم اس روشندان سے اندر داخل ہوا اور عقب میں کھڑے ہوئے ایک شخص کی گردن پر آ پڑا وہ شخص اس جسم کے ساتھ ساتھ نیچے آ رہا تھا اس کے ساتھ ہی اس دبلے پتلے بدن نے کئی قلابازیاں کھائیں۔

بس یوں محسوس ہوتا تھا کہ جیسے کوئی پرچھائیں ہو۔ میری ہی مانند جوان کے درمیان سے گزر رہی ہو ایک آواز سی نکل گئی تھی وہاں کھڑے ہوئے افراد کے منہ سے اور اس کے بعد وہ سب مستعد ہو گئے تھے پچکے ہوئے چہرے والے شخص نے پلٹ کر دیکھا اور پھر اپنے ہاتھ میں دبے ہوئے پستول سے اس بدن پر فائر کیا لیکن وہ کافی اونچا اچھل گیا اور اس شخص کی چلائی ہوئی گولی نے اسی کے ایک ساتھی کے سینے میں سوراخ کر دیا اور اس کے بعد جو افراتفری ہوئی اس میں میں نے یہ محسوس کیا کہ میں بھی اس کا شکار ہو سکتا ہوں۔ چنانچہ میں اس مسہری سے نیچے کود گیا میں ان لوگوں کا ساتھ نہیں دے سکتا تھا لیکن اپنی زندگی بچانے کی کوشش میں مصروف تھا۔ وہ چھلاوہ جو نجانے کون تھا اور جس نے نجانے کیا کھایا تھا۔ عجیب وغریب کیفیت میں مبتلا تھا اور ان لوگوں پر قیامت ٹوٹی ہوئی تھی۔ میں ابھی تک اس چھلاوے پر نگاہیں نہیں جما سکا تھا کچھ لباس بھی ایسا تھا کہ اس کی صحیح شخصیت کا اندازہ نہیں ہو رہا تھا۔ لیکن اس نے جو کچھ حشر مچا رکھا تھا یہاں وہ میرے لئے ناقابل یقین تھا اس کے سینے پر عجیب سے چمکدار گراری نما چھلے ٹنگے ہوئے تھے وہ ان چھلوں کو چٹکی میں پکڑ کر برق رفتاری سے گھماتا اور چھلے سنسناتے ہوئے ان لوگوں کے جسم کے کھلے ہوئے حصوں میں پیوست ہو جاتے اور اس کے بعد وہ کسی کام کے قابل نہ رہتے۔ بس چند ہی سیکنڈ لگے تھے اس سارے کام میں غالباً پورا منٹ بھی صرف نہیں ہوا تھا کہ میں نے ان سب کو زمین پر تڑپتے اور لوٹتے ہوئے دیکھا اور اس کے بعد وہ چھلاوہ اپنی جگہ رک گیا تب میں نے پہلی بار اس پر نگاہیں جمائیں اور دوسرے لمحے میرے ذہن کو اتنا شدید جھٹکا لگا کہ چند لمحات کے لئے میں سن سا ہو گیا وہ شکل تو میری نگاہوں میں سمائی ہوئی تھی۔ اس شکل کو تو میں بھول نہیں سکتا تھا۔ لیکن جس طرح وہ اس وقت میرے سامنے نمودار ہو گئی تھی وہ میرے لئے ناقابل یقین تھا۔ یہ شی لانگ تھی اور اب وہ مجسم نظر آ رہی تھی پہلے تو اس کی اچھل کود اس قدر برق رفتاری سے تھی کہ اس پر نگاہیں جمانا بھی مشکل ہو جاتا لیکن اب وہ مکمل طور پر میری نگاہوں کے سامنے تھی اس نے جو لباس پہنا ہوا تھا وہ بالکل چست تھا یہ لباس اس کے کانوں اور سر پر بھی چڑھا ہوا تھا چہرے کا حصہ خالی تھا لیکن بہر حال اس جیسے حسین چہرے کسی بھی شکل

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

میں ہوں نمایاں ہوجاتے ہیں میں نے اسے دیکھا اور ایک بار پھر زمین پر تڑپنے والے لوگوں کو دیکھنے لگا وہ سرد ہوگئے تھے وہ انوکھے ہتھیار جو چمکدار گراریوں کی شکل میں تھے غالباً زہر آلود تھے کیونکہ ان کے چہروں پر نیلا پن تیزی سے پھیلتا جارہا تھا۔ میں اپنی جگہ سے کھڑا ہوگیا اور اب مجھے شرم محسوس ہونے لگی کہ میرے جسم پر نہایت مختصر لباس ہے۔ شی لانگ نے شاید فوراً ہی میری اس کیفیت کو محسوس کرلیا وہ مسکراتی ہوئی بولی۔

''تمہارا لباس دوسرے کمرے میں موجود ہے اور اب اس عمارت میں اور کوئی نہیں ہے۔ پلیز لباس تبدیل کرلو۔'' میں کچھ سوچے سمجھے بغیر اس طرف بڑھ گیا جدھر شی لانگ نے اشارہ کیا تھا میری حیرتیں اپنی جگہ لیکن بہرطور پر میری پسندیدہ لڑکی میرے سامنے موجود تھی یہ الگ بات ہے کہ جس طرح اس نے یہاں انٹری دی تھی یہ میرے لئے بڑی عجیب بات تھی لیکن ان ساری باتوں سے الگ بدن پر لباس پہنا ضروری تھا دوسرا کمرا بیڈ روم کی حیثیت رکھتا تھا ایک ہینگر پر میرا لباس ٹنگا ہوا تھا۔ پتا نہیں ان کم بختوں نے کیا چکر چلایا تھا لیکن بہرحال لباس کا مل جانا میرے لئے باعث تقویت تھا وہیں میرے شوز بھی پڑے ہوئے تھے میں نے چند لمحوں میں خود کو تیار کیا۔ اچانک ہی ذہن میں یہ خیال آیا تھا کہ کہیں مجھے یہاں بھیجنے کے بعد شی لانگ غائب نہ ہوگئی ہو۔ لیکن وہ دوسرے کمرے میں موجود تھی اور شاید وہاں کے سازوسامان کی تلاشی لے رہی تھی۔ مجھے دیکھ کر سانپ کی طرح بل کھایا لیکن پھر پہچاننے کے بعد مسکرانے لگی پھر بولی۔

''یقین تو مجھے تھا کہ یہاں کوئی نہیں ہے۔ لیکن بس کبھی کبھی یقین کو شکست ہوجاتی ہے۔''

''ہاں۔ کبھی کبھی یقین کو شکست بھی ہوجاتی ہے۔'' میں نے مدھم لہجے میں کہا۔

''ہمارا یہاں رکنا مناسب نہیں ہے کیونکہ یہ گروہ کوئی معمولی نہیں ہے نجانے کتنے افراد اس میں شامل ہیں۔ اس لئے آؤ چلتے ہیں۔''

''چلو۔'' میں نے کہا بھلا ان حالات میں اس سے کسی سوال کے کرنے کی کیا گنجائش تھی۔ باہر ایک چھوٹی سی اسپورٹس کار کھڑی ہوئی تھی۔ اس نے مجھے کار میں بیٹھنے کا

اشارہ کیا اور خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔ میرے ساتھ جہاز میں سفر کرنیوالی اس نرم و نازک لڑکی کا دوسرا روپ یہ ہوگا۔ میں کیا کوئی بھی تصور نہیں کرسکتا تھا جب تک وہ کار چلاتی رہی میں نے خاموشی ہی اختیار کیے رکھی وہ بھی صرف سامنے نگاہ جمائے ہوئے تھی پھر کار ایک بہت عمدہ ہوٹل کے سامنے جارکی اور اس کے بعد وہ اسے ہوٹل کے گیٹ سے گزار کر پارکنگ لاٹ پر لے گئی۔ یہاں کار کھڑی کرنے کے بعد وہ نیچے اتری اور کہنے لگی۔

''آؤ۔ تم شاید بہت زیادہ حیران ہو۔ مائی ڈیئر ہارلے۔'' میں نے اب بھی کوئی جواب نہیں دیا۔ لفٹ نے ہمیں ساتویں منزل پر پہنچا دیا اور ساتویں منزل کے ایک کمرے کا لاک کھول کر وہ اندر داخل ہوگئی میں کسی پرچھائیں کی طرح اس کا ساتھ دے رہا تھا۔ ہوٹل کا یہ کمرا بہت خوبصورت تھا۔ ویسے بھی جس پائے کا ہوٹل تھا اس کے کمرے ایسے ہی ہونے چاہئے تھے میں ایک صوفے پر بیٹھا تو وہ بھی میرے سامنے بیٹھ گئی اور مسکرانے لگی۔

''تم جانتی ہو شی لانگ کہ میرے ذہن میں کتنے ہی خیالات گردش کررہے ہوں گے۔ میں یہ بھی تسلیم کرتا ہوں کہ تم نے مجھے ششدر کردیا ہے اور یہ بھی مانتا ہوں کہ اس وقت تمہاری مدد نے مجھے بہت سی مشکلوں سے بچالیا ہے لیکن میں تمہیں یہ بتادوں کہ وہ لوگ نہ تو مجھ سے کوئی معلومات حاصل کرسکتے تھے اور نہ ہی مجھے اپنے کسی کام کے لئے مجبور کرسکتے تھے۔''

''مسٹر ہارلے کے بارے میں مجھ سے زیادہ اور کوئی جان سکتا ہے۔''

''یہ میں نہیں کہہ سکتا۔''

''کیا مطلب؟''

''یہ کہ افسوس تم یہ بات کہہ سکتی ہو کہ تم مجھے جانتی ہو۔''

''اور تم؟''

''صرف اتنا کہ جہاز میں تم میری ہم سفر تھیں۔ ایک نرم و نازک سی دلکش سی لڑکی۔''

''اور اب۔''

''نرم و نازک تو تم اب بھی ہو دلکش بھی ہو لیکن اس نزاکت و دلکشی کے بارے میں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

سوچ کر مجھے شرم آتی۔''

''نہیں۔ ڈیئر ہارلے۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ بہرحال اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ میں پہلے تم سے کبھی نہیں ملی۔ میرا مطلب ہے جہاز کے سفر کے علاوہ میرا نام جیسا کہ میں تمہیں بتا چکی ہوں شی لانگ ہی ہے۔ البتہ اس میں اتنا اضافہ کردوں کہ میں شیوچن کی بیٹی ہوں۔''

''کیا؟'' ایک بار پھر مجھ پر حیرت کا دورہ پڑا۔

''ہاں۔ مطلب یہ ہے کہ وہ مجھے اپنی اولاد ہی کی مانند چاہتا ہے۔''

''اوہ خوب۔ تم نے جہاز میں مجھے یہ نہیں بتایا تھا۔''

''ہاں۔ اس وقت بتانا ضروری نہیں تھا۔''

''کیوں۔''

''شیوچن کی اجازت نہیں تھی۔''

''مگر تم وہاں کیسے پہنچ گئیں؟''

''اس لئے کہ لمحہ لمحہ تمہاری نگرانی کرتی ہوں نا صرف تمہاری نگرانی کرتی ہوں بلکہ یوجن کارلس اور اس کی دوست سوئٹی کی بھی۔''

''ہاں۔''

''کمال ہے۔ کیا شیوچن نے تمہیں میرے تحفظ کے لئے بھیجا تھا۔''

''ہاں۔''

''اور دوسرے افراد نہیں تھے تمہارے ساتھ۔'' میں نے پوچھا اور وہ مسکرانے لگی۔ پھر بولی۔

''شیوچن کا خیال ہے کہ میں بذات خود ایک آدمی ہوں ایک گروپ ہوں اور ایک گروہ ہوں۔''

''میں تسلیم کرتا ہوں۔ کیونکہ جس طرح تم نے ان لوگوں سے کی اور جس طرح پلک جھپکتے انہیں زندگی سے محروم کردیا اسے دیکھ کر شیوچن کی بات پر کوئی شبہ باقی نہیں رہ

جاتا۔'' شی لانگ مسکرادی تھی۔ میں نے اس سے کہا۔

''اب کیا ارادہ ہے شی لانگ۔''

''یہ تم بتاؤ گے مائی ڈیئر یوجن ہارلے۔''

''میرا خیال ہے اب یہاں میرا کوئی کام نہیں ہے۔ یہاں سے واپسی مناسب رہے گی۔''

''اپنے بھائی کے سلسلے میں تم مطمئن ہو۔''

''ہاں یہ کام بھی بیچارے ٹیڈ لاسن نے کردیا تھا۔ وہ دونوں اب تک ہندوستان سے باہر نکل گئے ہوں گے اور ظاہر ہے میں ان کا زندگی بھر کا ساتھی نہیں تھا۔''

''بس پھر ٹھیک ہے۔ اب ہم لوگوں کو بنکاک روانہ ہوجانا چاہئے۔'' اس کے بعد تمام ذمہ داریاں شی لانگ نے سنبھالی تھیں اور وہ بہت منظم بھی تھی۔ چنانچہ ہم واپس بنکاک پہنچ گئے میں تو خیر یہاں کے بارے میں جس قدر تفصیلات جان سکتا تھا اتنی ہی جانتا تھا لیکن شی لانگ ایک بہترین مددگار ثابت ہوئی تھی بنکاک میں ہم نے جس جگہ قیام کیا وہ ایک فلیٹ تھا۔ انتہائی خوبصورت اور جدید ساز و سامان سے آراستہ شی لانگ یہیں رہتی تھی اس وقت میں نے اسے ان لوگوں سے جس انداز میں جنگ کرتے ہوئے دیکھا تھا وہ ایک خطرناک عورت معلوم ہوتی تھی۔ لیکن فلیٹ میں آنے کے بعد بدھ مت کی پیروکار ایک وفا شعار لڑکی کی حیثیت سے اس کا نیا روپ سامنے آیا تھا۔ خدمت گزار اور محبت کرنے والی۔ میں تو پہلے ہی اس سے متاثر تھا لیکن اب اس کے انداز سے یہ پتا چلتا تھا کہ وہ بھی یہاں قیام سے خوش ہے۔ ایک گھریلو عورت کی مانند تمام تر ذمہ داریاں پوری کرتے ہوئے اس نے مجھے بتایا کہ وہ گھریلو کاموں میں بہت دلچسپی لیتی ہے۔ رات کے کھانے کے بعد چائے کے گھونٹ لیتے ہوئے اس نے مجھے اپنی مختصر کہانی سنائی جو صرف یہ تھی کہ شیوچن نے اسے بچپن سے پرورش کیا تھا۔ وہ شیوچن کو ایک عبادت گاہ میں بے مددگار ملی تھی۔ اس کے والدین کون تھے وہ نہیں جانتی تھی بس شیوچن ہی اس کا سب کچھ تھا اور یہ بات شیوچن نے خود اسے بتادی تھی اس کی تمام تربیت شیوچن نے ہی کی تھی اور شیوچن کے سوا وہ اور کچھ نہیں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

سوچتی تھی۔ شیوچن اسے بے حد چاہتا بھی تھا۔ میں یوجن ہارلے کی حیثیت سے شاید اسے پسند کرنے لگا تھا اگر میں اپنی اصلی حالت میں ہوتا میرا اپنا وجود میرے ساتھ ہوتا تو شاید میرا دل اسے قبول نہیں کرتا۔ میں تو اپنے ہی عذاب میں گرفتار تھا ایک عجیب سی کیفیت کا شکار جو سمجھ میں نہ آنے والی تھی غرض یہ کہ یہاں میں نے دو دن اور دو راتیں قیام کیا شی لانگ سے میں نے شیوچن کے بارے میں سوال کیا تو اس نے مسکرا کر کہا کہ شیوچن کو ہماری آمد کی اطلاع مل گئی ہے اور اس نے یہی کہا ہے کہ تم یہاں آرام کرو وہ خود تم سے رابطہ قائم کرلے گا۔ شی لانگ کے ان الفاظ نے مجھے مطمئن کر دیا تھا اب میں مہمات کا اتنا بھی شوقین نہیں تھا کہ بیٹھ کر زندگی کے بارے میں سوچتا تو مسلسل یہی احساس ہوتا کہ میرا وجود ہی ہنگامہ خیز ہے اور شاید میری نمود ہی اس لئے ہوئی ہے کہ میں ہر لمحہ متحرک رہوں اور کبھی سکون سے نہ بیٹھ پاؤں۔ تقدیر کے فیصلوں کو ہمیشہ خوش دلی سے قبول کرنا چاہیے اور بہت بار میں نے خود کو یہ ہی سمجھانے کی کوشش کی تھی کہ جب تقدیر میں یہ ہی سب کچھ لکھا ہے تو پھر انسان کو اپنے طور پر ضرورت سے زیادہ چکر میں نہیں پڑنا چاہیے۔ وقت کے فیصلے سب سے مستحکم ہوتے ہیں اور یہی فیصلے صحیح رہتے ہیں ورنہ اپنے طور پر اگر ادھر ادھر کوششیں کی جائیں تو ان میں صورتحال بہتر نہیں رہتی اس کے بعد شیوچن نے اسی فلیٹ پر ہم دونوں سے ملاقات کی وہ اپنی اصل حالت میں نظر آرہا تھا کہنے لگا۔

''اس میں کوئی شک نہیں مائی ڈیئر ہارلے کہ تم ہم میں سے نہیں ہو اور حالات و حادثات کے تحت ہم تک پہنچے ہو لیکن اس تھوڑے سے وقت نے یہ احساس دلا دیا ہے کہ تم ہمارے لئے بے حد کارآمد ہو اور خلوص دل سے ہمارے ساتھ کام کرنا چاہتے ہو اس خلوص کا جواب ہم نے بھی اسی خلوص سے دیا ہے خیر اگر تم ذہنی طور پر اپنے آپ کو مطمئن پاتے ہو تو ایک خاص مہم تمہارے سپرد کی جارہی ہے۔ شی لانگ کو اس سلسلے میں بریف کر دیا جائے گا۔ اگر تم ذہنی اور جسمانی طور پر فٹ ہو تو تمہیں چوبیس گھنٹوں کے بعد فن لینڈ روانہ ہونا ہوگا۔''

''فن لینڈ۔'' میں نے کہا

''ہاں۔ فن لینڈ میں تمہارا قیام فن لینڈ کے ایک بڑے شہر ترگو میں ہوگا۔ وہاں کچھ خصوصی کام سرانجام دینا ہوں گے۔''

''ٹھیک ہے۔''

''لیکن تم یہ محسوس نہیں کرو گے کہ اس مہم کی تمام ذمہ داری شی لانگ کو دی گئی ہے۔ اصل میں بہت سی باتیں ایسی ہیں جو تمہیں بعد میں بتانا مناسب رہیں گی۔ کیا تم اس بات کو محسوس کرو گے۔'' میں نے مسکراتی نگاہوں سے شی لانگ کو دیکھا اور کہا۔

''شی لانگ کو ایک باس سمجھنا میرے لئے ناخوشگوار عمل نہیں ہے۔ کیونکہ میں اس کی صلاحیتوں کو گہری نگاہوں سے دیکھ چکا ہوں۔'' میرے ان الفاظ نے شی لانگ کے چہرے میں جو سرخی پیدا کی تھی وہ میرے لئے بہت دلکش اور عجیب تھی۔ شیوچن مسکرا دیا تھا اور اس نے کہا۔

''تم دونوں کا ذہنی تعاون میرے لئے خوشگوار ہے اور میں اس سے بڑا اطمینان محسوس کرتا ہوں بہر حال شی لانگ کو مکمل طور سے بریف کر دیا جائے گا فن لینڈ کے شہر ترگو میں تمہارے لئے تمام انتظامات مکمل کر دیے جائیں گے۔''

شیوچن چلا گیا میں نے شی لانگ کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو بگ باس آپ کا خادم آپ کی ہر خدمت سرانجام دینے کیلئے تیار ہے۔'' شی لانگ کے شرمانے پر مجھے حیرت ہوتی تھی۔ اس لڑکی کا وجود پتا نہیں کیا تھا اگر وہ لمحات ذہن سے نکال دیے جاتے۔ جن میں اس نے کئی افراد کو موت کی نیند سلا دیا تھا تو وہ صرف ایک نرم و نازک لڑکی تصور کی جا سکتی تھی۔ البتہ اس نے فلیٹ میں اپنی جو چھوٹی سی تجربہ گاہ دکھائی تھی۔ وہ بھی اس کی شخصیت کا دوسرا حصہ تھی لیکن درحقیقت اس کی شخصیت میں سو فیصد شیوچن کا رنگ جھلکتا تھا۔ شیوچن کا گروہ کیا تھا۔ تھوڑا بہت تو معلوم ہو چکا تھا۔ اس میں کوئی روحانیت نہیں تھی بلکہ صحیح معنوں میں وہ ایک بدترین گروہ تھا۔ کیونکہ منشیات کی اسمگلنگ اس کا سب سے بڑا کام تھا ظاہر ہے اس کام کو اچھی نگاہ سے نہیں دیکھا جا سکتا۔ کیونکہ اس میں انسانیت کی تباہی چھپی ہوتی ہے۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں تھا کہ شیوچن ایک

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

پراسرار شخصیت کا مالک تھا۔ تو بات تجربہ گاہ کی ہو رہی تھی۔ وہ چمکدار گراریاں جو چھوٹی چھوٹی اور خاص انداز کی تھیں میں دیکھ ہی چکا تھا لیکن اپنی تجربہ گاہ میں شی لانگ نے مجھے اور بھی بہت سی چیزیں بتائیں۔ وہ زہروں کی ماہر تھی اور گراریاں زہر میں بجھی ہوئی ہوتی تھیں۔ نا صرف وہ بلکہ اور بھی ایسے بہت سے ہتھیار جو یقینی طور پر حیرت ناک تھے جیسے مصنوعی ناخن، ناخنوں کے اگلے سرے بھی زہر میں بجھے ہوتے تھے۔ شی لانگ نے بتایا۔

''اور یہ زہریلے ناخن اگر ایک ہلکی سے خراش جسم پر ڈال دیں تو سمجھ لو کہ انسانی زندگی کا خاتمہ۔'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ایک بات بتاؤ شی لانگ۔ اگر تمہارا کوئی عاشق جو تمہیں ناپسند ہو۔ تم سے زبردستی کرنے کی کوشش کرے تو اس کا کیا انجام ہوگا۔''

شی لانگ ہنس پڑی۔

''وہ عاشق دوست تو نہیں ہو سکتا اور دشمن کی موت پر بھلا افسوس کیوں کیا جائے۔ یہ تو باہمی تعاون کی بات ہوتی ہے اور باہمی تعاون نہ ہو تو کم از کم عشق کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔''

''بات سو فیصد درست ہے۔''

''مگر تم نے یہ سوال کیوں کیا۔'' وہ بولی۔

''احتیاطاً'' میں نے جواب دیا اور وہ کھلکھلا کر ہنسی پڑی پھر اس نے کہا۔

''ہاں۔ احتیاط اچھی چیز ہے۔'' وہاں وقت بہت عمدگی سے گزر رہا تھا۔ انتظامات ہوگئے۔ یہ بہتر تھا کہ ذمہ داریاں میرے اوپر نہیں ڈالی گئی تھیں۔ یہاں تک کہ ہم سفر کیلئے تیار ہوگئے اور اس کے بعد یہاں سے فن لینڈ چل پڑے۔ ہمیں پہلے فن لینڈ کے دارالحکومت پہنچنا تھا وہاں سے ترگو کا سفر کیا جانا تھا یہ بات مجھے سفر کے دوران شی لانگ نے بتائی اس نے کہا۔

''حقیقت یہ ہے کہ صورتحال مکمل طور سے میرے علم میں نہیں ہے۔ شیوچن کے کچھ نمائندے ترگو میں موجود ہیں۔ ہمارا کام یہ ہے کہ ہم فن لینڈ کے دارالحکومت میں اتریں

گے کسی ہوٹل میں قیام کریں گے۔ یہ ذمہ داری خود ہم پر ہوگی اور اس کے بعد ہمیں ایک مخصوص جگہ رپورٹ کرنا ہوگی جہاں سے ہمارے لئے ترگو جانے کا بندوبست کیا جائے گا۔''

''میں نے پوچھا تو نہیں ہے۔'' میں نے مسکرا کر کہا۔

''لیکن میں تمہیں اپنے طور پر بتانا چاہتی ہوں تا کہ تم اس احساس کا شکار نہ ہو کہ تمہیں میرے بعد کا درجہ دیا گیا ہے۔''

''مجھے تمہارے بعد کا درجہ بھی قبول ہے۔'' میں نے کہا شی لانگ ایسے الفاظ کے جواب میں صرف مسکرا کر خاموش ہو جاتی تھی۔ سفر بڑی دلچسپی سے کٹا تھا۔ ہم فن لینڈ پہنچ گئے دارالحکومت انہی روایات کا حامل تھا جو ہونی چاہیے تھیں۔ فن لینڈ شمالی یورپ میں بحیرہ بالٹک کے ساحل پر واقع ہے۔ دارالحکومت کا نام ہیلسنکی ہے اور ہیلسنکی ایک انتہائی خوبصورت شہر جدید ترین زندگی سے آراستہ۔ اس شہر کے ایک خوبصورت علاقے میں ہم نے ایک فائیو اسٹار ہوٹل میں قیام کیا اور درحقیقت شی لانگ کے ساتھ یہ قیام بہت پرلطف محسوس ہو رہا تھا۔ شی لانگ کے اندر جو محبوبیت تھی وہ ناقابل بیان تھی اور یہی محبوبیت اس کی شخصیت میں ایک حسین اضافہ کرتی تھی۔ ہوٹل کے قیام کے دوران اس کا رویہ میرے ساتھ ایسا ہی رہا جیسے ہم دونوں بہت ہی گہرے رشتے میں منسلک ہوں۔ البتہ اس کے ساتھ ساتھ ہی وہ ضروریات بھی پوری کر رہی تھی اور اس نے بہت مختصر وقت کے لئے مجھ سے اجازت لے کر اپنے دوسرے کام کئے تھے یعنی کسی اور سے رابطہ اور اس کے بعد باقی تمام معاملات۔ میں بھی یہاں بہت خوش تھا جب شی لانگ اپنے کام سے گئی ہوئی تھی تو میں نے ہوٹل سے باہر نکل کر صورت حال کا جائزہ لیا اور اپنے آپ کو خاصا ذہنی طور پر ہلکا پھلکا پایا اس مہم کے لئے میں بخوشی تیار تھا جس کے لئے ہم دونوں کو یہاں بھیجا گیا تھا یہ بھی جانتا تھا کہ شی لانگ بھی مجھے آگے کی مصروفیت کے بارے میں بتائے گی اور میں اسکے مطابق عمل کروں گا۔ کسی ذمہ داری کو ذہن میں قبول کر کے کام سرانجام دینا الگ حیثیت رکھتا ہے۔ اس انداز میں بھی لطف آ رہا تھا۔ خصوصاً اس شکل میں جبکہ مجھے ہدایت دینے والی شخصیت

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

میری پسندیدہ شخصیت تھی۔ کبھی کبھی اپنا تجزیہ کر کے حیرت ہوتی تھی۔ میں تو اس دنیا سے دور کا انسان تھا۔ پتا نہیں شی لانگ کو پسند کرنے والا میں ہوں یا یوجن ہارلے اور کیا ہی دلچسپ بات تھی سائنس کے متوالوں کے لئے ایک اعلیٰ پائے کی تحقیق کہ مرنے کے بعد اگر انسانی ذہن کسی طرح عارضی زندگی پا جائے تو کیا اس میں عشق کے جراثیم پیدا ہو سکتے ہیں۔ لیکن یہ تو کسی کو بتا بھی نہیں سکتا تھا۔ خصوصاً کسی ناواقف کو اور خصوصاً شی لانگ یا شیوچن کو۔ کہ میں درحقیقت کون ہوں۔ پھر شی لانگ واپس آ گئی۔ میں اور وہ وہیں مصروف رہے شی لانگ نے بتایا کہ ابھی ترگو جانے کے لئے ہمیں تین دن انتظار کرنا پڑے گا۔ ان تین دنوں کی مصروفیات کا تعین کر لیا گیا تھا اور ہم کسی ہنی مون پر آئے ہوئے جوڑے ہی کی مانند سیر و سیاحت میں مصروف تھے۔ شی لانگ نے مجھے کسی کام سے بھیجا تھا اور اب چونکہ میں یہاں سے تھوڑا سا واقف بھی ہو چکا تھا اسلئے تنہا بھی بہت سے علاقوں میں جا سکتا تھا جس کام کے لئے شی لانگ نے مجھے بھیجا تھا اس کی تکمیل کر کے جب میں واپس لوٹا اور کمرے کے دروازے پر پہنچا تو مجھے تھوڑی سی حیرت ہوئی۔ دروازے کے سامنے شی لانگ کا ایک زیور پڑا ہوا تھا۔ پلاٹی نم سے بنا ہوا یہ خوبصورت لاکٹ میں نے ہمیشہ اس کے گلے میں دیکھا تھا لیکن اس وقت یہ لاکٹ ٹوٹا ہوا دروازے پر پڑا تھا اور اس کی زنجیر دروازے کے اندر تھی یہ ذرا حیرت ناک بات تھی میں نے برق رفتاری سے دروازہ کھولا تو دفعتاً ہی مجھے ایک ناگوار سی بدبو کا بھبکا محسوس ہوا اور میں گھبرا کر دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔ میری چھٹی حس نے مجھے بتایا تھا کہ یہ بدبو بے مقصد نہیں ہے۔ میں نے دروازہ پورا کھول دیا اور دھڑکتے دل کے ساتھ کمرے کے بدبو سے پاک ہونے کا انتظار کرتا رہا شی لانگ کا لاکٹ میں نے اٹھا لیا تھا۔ یہ تمام نشانات مجھے اس بات کا پتا دے رہے تھے کہ شی لانگ ضرور کسی حادثے کا شکار ہوئی ہے جب بدبو کے ناگوار اثرات کسی حد تک کم ہو گئے تو میں برق رفتاری سے کمرے میں گھس گیا۔ میں نے چاروں طرف دیکھا اور کمرے میں مجھے شدید ابتری نظر آئی ایک لمحے میں یہ احساس ہو گیا تھا کہ یہاں کوئی بے حد سنگین واقعہ پیش آیا ہے اور وہ لوگ کسی نہ کسی طرح شی لانگ پر قابو پانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اس

تصور اور اس احساس نے مجھے چند لمحوں کے لئے سکتے میں مبتلا کر دیا تھا۔ حالانکہ مجھ سے زیادہ کون جانتا تھا کہ شی لانگ پر قابو پانا کتنا مشکل کام ہے۔ لیکن کمرے میں پھیلی ہوئی بدبو یہ بتاتی تھی کہ انہوں نے شی لانگ کو بے ہوش کر کے اس پر قابو پانے کی کوشش کی ہے۔ لیکن اس کے باوجود شی لانگ نے ان سے مقابلہ کیا ہے۔ ایک سخت اور خوفناک مقابلہ، لیکن یقینی طور پر یہاں آنے والے، اپنے چہروں پر گیس کا ماسک لگائے ہوں گے اور شی لانگ اس بدبو کا شکار ہو گئی۔

میں خود بھی چوکنا ہو گیا تھا۔ جن لوگوں نے شی لانگ کو قابو میں کیا ہے وہ میری تاک میں بھی ہوں گے۔ دو ہی صورتیں تھیں یا تو میں خود کو انکی تحویل میں دے دوں یا آزاد رہ کر شی لانگ کو تلاش کروں۔ ایک لمحے کے لئے دل کی دھڑکنوں نے ایک نیا رنگ اختیار کیا۔ شی لانگ دل میں دھڑکی تھی۔ وہی تصور وہی احساس۔ شی لانگ ان لوگوں کے قبضے میں چلی گئی ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اس پر تشدد کریں پھر اپنے آپ پر لعنت بھیجی کس مصیبت میں گرفتار ہو گیا ہوں بھلا مجھے اس لڑکی سے کیا لینا ہے۔ بلاوجہ اپنے دل کو ایک روگ لگا رہا ہوں لیکن اندر ہی سے ابھرنے والی آواز نے ایک بار پھر مجھے مجبور کیا کہ جو کچھ جاری ہے اسے جاری رہنے دیا جائے۔ اسی میں زندگی کی دلچسپیاں چھپی ہوئی ہیں ورنہ وہی بات ہوتی اپنے آپ پر لعنت ہی بھیجتا رہتا۔ انہی نحوستوں کا شکار رہتا ہوں جو جسم و جاں سے چمٹ گئی ہیں۔ عیش کرنا چاہیے ساری باتیں فضول اور بے مقصد ہیں چنانچہ اپنے آپ کو سنبھالا اور میں اس طرح سے سوچنے لگا کہ اب کیا کروں اگر ہوٹل کی انتظامیہ سے شی لانگ کی گمشدگی کے بارے میں معلوم کیا جائے تب بھی بے مقصد ہے۔ بلاوجہ کی الجھنیں پالنی پڑیں گی اور یہ جواب دینے پڑیں گے کہ شی لانگ کو اغوا کرنے والے کون ہو سکتے ہیں کس کس سے دشمنی ہے کون ہوں اور کہاں سے آیا ہوں احمقانہ باتیں سننے کو ملیں گی اور ہو سکتا ہے بات پولیس تک بھی پہنچ جائے اپنے سر عذاب لینے والی بات ہے۔ چنانچہ اس خیال کو ذہن سے نکال دیا کمرے کا دروازہ کھول دیا کھڑکیاں کھول دیں اور تیز پنکھا چلا کر کمرے میں پھیلی ہوئی بدبو کو باہر نکالنے کی کوشش شروع کر دی۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ائرکنڈیشنر اس سلسلے میں زیادہ کارآمد نہیں ہوسکتا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد کمرے کی فضا نارمل ہوگئی۔ تو میں نے دروازہ بند کردیا۔ یہ اندازہ بخوبی ہوگیا تھا کہ ہوٹل کی اس منزل پر موجود لوگوں کو کسی خاص واقعے کی اطلاع نہیں ہے۔ یقینی طور پر شی لانگ کو بڑی احتیاط کے ساتھ اغوا کیا گیا ہے۔ ورنہ کم از کم ہوٹل کی انتظامیہ کیوں اس معاملے میں سرگرم نظر نہ آتی۔ ایک عجیب سے بے چینی اور ایک عجیب سی بے کلی دل پر چھائی ہوئی تھی۔ میں سوچ رہا تھا کہ اس اجنبی شہر میں کس طرح کام آگے بڑھاؤں ابھی تو یہاں سے کہیں اور جانا تھا۔ مجھے اور شی لانگ کو لیکن سارا معاملہ چوپٹ ہوگیا تھا۔ ذہن دوڑانے لگا شی لانگ کو اغوا کرنے والے کون ہوسکتے ہیں۔ پہلی بات تو یہ کہ شیوچن نے صرف شی لانگ کو اس مہم کی حقیقت بتائی تھی اور شی لانگ کے تمام تر التفات کے باوجود اس نے مجھے یہ نہیں بتایا تھا کہ مہم کیا ہے یعنی ہمارے درمیان کچھ عشق و محبت والی باتیں تو چل پڑی تھیں لیکن شی لانگ محتاط لڑکی تھی اس نے اس سے زیادہ مجھے کوئی اہمیت نہیں دی تھی۔ غور کیا جائے تو یہ بات بھی قابل توجہ تھی کہ میں نے اپنے آپ کو ذہنی طور پر مطمئن کرنے کی کوشش کی حالات کا جائزہ لینا چاہیے حالات جو بھی رخ اختیار کریں بس وہی ٹھیک ہے خوب وقت گزر گیا یہ بھی سوچا تھا میں نے کہ ہوسکتا ہے شی لانگ واپس آجائے وہی تصور تھا جو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا یعنی میری پہلی قید کے دوران شی لانگ کی آمد اور اتنے سارے افراد کو پلک جھپکتے موت کی نیند سلا دینا لگتا ہے اسے اغوا کرنے والے بے ہوش کر کے لے گئے ہوں گے اور جب وہ ہوش میں آئے گی تو ان کے لئے مصیبت بن جائے پھر رات ہوگئی اور اس کے بعد مجھے یقین ہوگیا کہ معاملہ سنگین ہے۔ شی لانگ صورت حال پر قابو نہیں پاسکی کیا کیا جاسکتا ہے لعنت ہی بھیجنی پڑے گی۔ شیوچن پر بھی یہ تو ہوسکتا تھا کہ میں دوبارہ بنکاک جاکر شیوچن کو تلاش کروں اور اسے ساری حقیقتیں بتاؤں یہ بھی ایک انوکھی ہی بات تھی۔ شیوچن نے مجھے اپنا نمائندہ تو منتخب کرلیا تھا لیکن صرف معمولی سی معلومات کے علاوہ مجھے کچھ نہیں معلوم تھا وہ کہاں رہتا ہے۔ اس کے گروہ کے افراد سے کہاں ملاقات کی جاسکتی ہے۔ شی لانگ کا فلیٹ معلوم تھا یہ بھی ہوسکتا تھا کہ بنکاک جانے کے بعد میں شی لانگ کے فلیٹ پر

پہنچ جاؤں تو وہاں سے کسی سے رابطہ قائم ہوجائے لیکن دل اس بات کو مان نہیں رہا تھا۔ بلاوجہ کی جدوجہد کرنے سے کوئی خاص فائدہ نہیں حاصل ہونا تھا۔ بس وقت کی بربادی ہی تھی۔ اب یہاں موجود ہوں۔ دیکھتا ہوں کہ یہاں کی زندگی کیا ہے اگر یہ زندگی پرلطف محسوس ہوئی تو کسی نہ کسی طرح اپنے آپ کو اس زندگی میں شامل کرنے کی کوشش کروں گا لیکن یہ احمقانہ خیالات اس وقت ختم ہوگئے جب ٹیلیفون کی گھنٹی بجی تھی اس خیال سے ٹیلی فون کی جانب جھپٹا کہ ہوسکتا ہے شی لانگ نے موقع سے فائدہ اٹھا کر مجھ سے رابطہ قائم کیا ہو اور مجھے کچھ بتانا چاہتی ہو لیکن ٹیلیفون پر ایک اجنبی آواز سن کر سنبھل گیا تھا۔ بھاری مردانہ آواز تھی۔

''ہیلو۔'' میں نے اپنے آپ کو بالکل مطمئن کرنے کے بعد کہا۔

''ہیلو۔ مسٹر یوجن ہارلے!''

''کون صاحب بول رہے ہیں!''

''مجھے تم ڈاکٹر کاف کے نام سے یاد کرسکتے ہو۔''

''ہیلو ڈاکٹر کاف۔'' میں نے کہا۔

''ہیلو'' دوسری طرف سے آواز آئی۔

''فرمایئے آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟''

''ٹیلیفون پر اس طرح کی گفتگو مناسب نہیں ہوتی تم اس طرح کرو کہ ٹیلیفون کا ریسیور کان سے لگائے رکھو اور اپنا ٹیلی ویژن آن کردو اس پر چینل نمبر گیارہ سیٹ کردو۔''

''کوئی پراسرار جاسوسی فلم کی کہانی سنا رہے ہو مجھے۔'' میں نے سوال کیا اور دوسری جانب سے ہنسنے کی آواز آئی۔

''جو کچھ میں کہہ رہا ہوں کرلو۔ ہوسکتا ہے کہ تمہارے خیال کی تردید ہوجائے اور اسے تم صرف جاسوسی فلم کی کہانی نہ سمجھو۔''

''مطلب یہ کہ تمہاری آواز مجھے ٹیلیفون پر سنائی دے گی اور تمہاری شکل ٹیلی ویژن پر نظر آئے گی۔''

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

''نہیں ۔ یہ ایک سسٹم ہے جو ہماری اپنی ایجاد ہے۔ اگر مناسب سمجھو تو وقت مت ضائع کرو۔ ویسے تم اگر وقت ضائع کرنے کے شوقین ہو تو مجھے بھی کوئی اعتراض نہیں ہے کیونکہ میں نے فرصت کے وقت تم سے گفتگو کرنے کا فیصلہ کیا تھا اوکے ۔اوکے ۔'' میں نے ٹیلی فون کا ریسیور ہولڈ کیئے رکھا اور اس کے بعد ٹیلی ویژن آن کر کے چینل نمبر گیارہ سیٹ کرنے لگا پتا نہیں کیا مصیبت تھی لیکن چند ہی لمحوں کے بعد ایک تصویر ابھری آئی تصویر ایک اجنبی آدمی کی تھی۔ اچھی شخصیت کا مالک شاید مقامی ہی تھا۔ اس نے احتراماً گردن خم کی اور پھر مجھے ٹیلی ویژن سے اس کی آواز سنائی دی۔

''مائی ڈیئر یوجن ہارلے۔'' حیرت تو بے شک ہوئی تھی لیکن اس سائنسی دور سے واقف تھا۔ بہت سی ایسی باتیں ہوتی ہیں جو فوری طور پر ذہن میں نہیں آتیں۔ لیکن بعد میں ذہن کھل جاتا ہے میں نے اس کی طرف دیکھا تو اس نے کہا۔

''اب اپنا ٹیلیفون اٹھا کر یہیں لے آؤ اور سامنے والی سیٹ پر بیٹھ جاؤ۔''

میں واقعی حیران ہو گیا تھا وہ شخص ایک تصویر کی شکل میں میرے سامنے موجود ہے لیکن سامنے والی سیٹ کا تذکرہ کر رہا ہے جو واقعی وہاں موجود تھی یہ کون سا سسٹم ہے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ بس یوں لگا کہ جیسے ٹیلی ویژن میں نظر آنے والی تصویر مجھے دیکھ رہی ہو اور میرے حالات سے باخبر ہو یہ ایک حیرت ناک بات تھی لیکن میں نے فون اٹھایا اور اس کرسی پر بیٹھ گیا جس کا انہوں نے مجھے اشارہ کیا تھا۔

''تھینک یو یوجن ہارلے۔ کہو کیسے مزاج ہیں۔''

''ڈراما بہت زیادہ کر چکے تم۔ ڈاکٹر کاف اب مجھے بتاؤ اس طرح مجھے مخاطب کرنے کی وجہ کیا ہے؟''

''ہاں میں پہلے تم سے اپنا تعارف کرا دوں میں گروپ ون، ٹو، تھری کے گروپ ٹو سے تعلق رکھتا ہوں۔'' اس نے کہا اور میرے بدن میں سنسنی سی دوڑ گئی گروپ ون ۔ ٹو۔ تھری یعنی گارون گروپ میں اسے خاموش نگاہوں سے دیکھتا رہا۔

''تمہاری آواز ٹیلیفون کے اسی ریسیور سے مجھ تک پہنچ رہی ہے جبکہ میں براہ

راست تم سے مخاطب ہوں یہ ایک خاص سسٹم ہے جو ہماری ایجاد ہے۔ ہم نے اپنے ساتھیوں سے ملاقات کے لئے یہ سسٹم متعین کیا ہے۔ میں تمہیں دیکھ سکتا ہوں اور تم بھی مجھے دیکھ رہے ہو حالانکہ میرے اور تمہارے درمیان ایک طویل فاصلہ ہے۔''

''کیا اس سسٹم سے مقامی حکومت واقف ہے۔ ٹیلی ویژن اسٹوڈیو یا ٹیلی کمیونی کیشن ہم دونوں کی اس گفتگو سے واقف ہے۔''

''وہ لوگ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔'' ڈاکٹر کاف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بہر حال یہ ایک عمدہ کوشش ہے میں تم کو اس کے لئے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔''

''تھینک یو مائی ڈیئر یوجن ہارلے ۔ بہر حال اب تم سے کچھ ضروری گفتگو ہو جائے۔''

''کیوں کیا بات ہے۔''

''سوالات کی ایک ترتیب ہے لیکن میرا خیال ہے کہ کچھ سوال اگر بے ترتیبی سے ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔'' اس نے کہا۔

میں خاموشی سے اسے دیکھتا رہا تب اس کی آواز ابھری۔

''کیا تم بتانا پسند کرو گے مائی ڈیئر ہارلے کہ یہ لڑکی کون ہے۔''

''اس کا نام شی لانگ ہے میری دوست ہے اور بنکاک میں رہتی ہے۔''

''کیا اس کا تعلق ان لوگوں سے ہے جنہوں نے لیڈی گارون اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کیا ہے۔''

''نہیں یہ بنکاک کی باشندہ ہے ایک لاوارث اور بے سہارا لڑکی جو میری دوست بن گئی ہے۔''

''جھوٹ بالکل جھوٹ اور اس کا مطلب ہے تم سچ بولنے پر آمادہ نہیں ہو۔''

''فیصلے کرنا تمہارا کام ہے جو سوال مجھ سے کر رہے ہو میں اس کا جواب دے رہا ہوں۔''

''جس طرح اسے اغوا کر کے لایا گیا ہے اسی طرح تمہیں بھی لایا جا سکتا ہے اور ہم

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

تم سے سوالات کر سکتے ہیں لیکن ہمارے ایسا نہ کرنے کی بھی ایک خاص وجہ ہے جس سے تمہیں ضرور آگاہ کر دیا جائے گا لیکن تمہارا پہلا ہی جواب تشویش میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ٹھیک ہے لڑکی کے بارے میں تم نے جھوٹ بولا ہے۔''

''بہت زیادہ فلسفی بننے کی کوشش مت کرو اگلا سوال کرو۔''

''نہیں۔ کیا یہ بہتر نہیں ہوگا کہ تم صحیح جواب دے دو اس لڑکی کو دہلی میں بھی دیکھا گیا تھا اس وقت جب یہ تمہیں آزاد کرا کر لے گئی تھی۔''

''اچھی کہانی ہے۔ آگے بڑھو۔'' میں نے کہا۔

''خیر یہاں تمہاری آمد کا مقصد کیا تھا اس کے ساتھ۔''

''سیر و سیاحت ہم دونوں ایک دوسرے کو چاہتے ہیں اور میں اسے سیر کی غرض سے یہاں لایا تھا۔''

''خاص طور سے فن لینڈ۔''

''ہاں۔''

''وجہ۔''

''نہیں بتائی جا سکتی۔''

''گڈ چلو ٹھیک ہے۔ ویسے لڑکی ہماری تحویل میں ہے اور ابھی تک بے ہوش ہے کیونکہ اس کا سسٹم کچھ زیادہ متاثر ہو گیا ہے یا پھر اس بات کے بھی امکانات ہیں کہ وہ بے ہوشی کی اداکاری کر رہی ہو ایک ایسی لڑکی جو انتہائی خطرناک ہو آسانی سے ہمارے قابو میں نہیں آ سکتی۔'' ڈاکٹر کاف نے کہا اور میں ہنسنے لگا۔

''وہ ایک اسٹوڈنٹ ہے۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد وہ عملی زندگی میں آنا چاہتی ہے اور اس کے بعد ہم دونوں شادی کرنے والے تھے تم نے اسے خطرناک لڑکی قرار دے دیا ہے اس سے تمہاری ذہنی بلندیوں کا پتا چلتا ہے۔ مسٹر کاف۔'' جواب میں کاف کے چہرے کی مسکراہٹ غائب ہو گئی اور اس نے سرد لہجے میں کہا۔

''تم تنظیم کے غدار ہو ایک گھٹیا قسم کے انسان تنظیم نے تمہیں کس قدر تحفظ دیا

تمہیں تربیت دلائی اور تمہارے بہترین مفادات کے لئے کام کیا گیا لیکن تم ایک کام کے آدمی بننے کے فوراً بعد تنظیم سے علیحدہ ہو کر دوسروں کی آغوش میں چلے گئے اصولی طور پر تمہاری سزا موت ہونی چاہئے لیکن میں تمہیں تنظیم کے کچھ اصول بتا دوں۔ ون، ٹو، تھری ایک انٹرنیشنل گروپ ہے اور ہمارے طریقہ کار بہت مختلف ہیں تمہیں جس طرح تیار کیا گیا ہے یوں سمجھ لو کہ جس طرح ماں باپ کسی ننھے سے بچے کو پروان چڑھاتے ہیں وہ بچہ کتنا ہی سرکش بدتمیز اور ضدی ہو۔ ماں باپ اس کی موت کے خواہاں نہیں ہوتے اور یہی کیفیت تنظیم کی ہے ہم کہیں کسی بھی جگہ تمہارے بدن میں چند گولیاں اتار دیتے یہ ہمارے لئے مشکل کام نہیں تھا اور اب بھی نہیں ہے لیکن تمہیں تنظیم نے پروان چڑھایا ہے اس قابل بنایا ہے وہ تمہیں ضائع نہیں کرنا چاہتی۔''

''ویری گڈ تب تمہاری معلومات بہت محدود ہیں۔ ڈاکٹر کاف کیا تمہیں اس بات کا علم نہیں ہے کہ میرے فرار ہونے کے بعد لیڈی گارون اور اس کے ساتھیوں نے مجھے ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی اور اپنی دانست میں پھانسی دے دی تھی۔''

''لیڈی گارون صرف ایک عورت تھی۔ ہماری پارٹی کی ایک رکن اس لئے ہم اس کے لئے افسردہ ہیں لیکن یہ بات تم بھی جانتے ہو کہ اس کے اندر کی عورت جاگ اٹھی تھی۔ وہ صرف اس بات سے برگشتہ ہو گئی تھی کہ وہ تم سے محبت کرنے لگی تھی اور تم اسے چھوڑ کر فرار ہو گئے تھے وہ ایک ٹوٹی ہوئی عورت تھی اور اس نے صرف تم سے انتقام لینے کی کوشش کی جبکہ اگر وہ اس کوشش میں کامیاب ہو جاتی اور زندہ بچ جاتی تو تنظیم شاید اسے اس کے عہدہ پر قائم نہ رکھ سکتی جو اپنے مفادات کے لئے تنظیم کو نقصان پہنچائے لیکن وہ لوگ کون تھے جنہوں نے تمہاری مدد کی اور لیڈی گارون کو اس کے ساتھیوں سمیت ہلاک کر دیا۔''

''میں آج تک ان کی تلاش میں سرگرداں ہوں صرف اس لئے کہ ان کا شکریہ ادا کر سکوں۔'' میں نے جواب دیا۔

''جھوٹ۔ مسلسل جھوٹ۔ خیر ہمیں اس سے غرض نہیں ہے۔ میں تمہیں اپنا موقف بتا رہا ہوں اصل میں لیڈی گارون گروپ تھری کی عورت تھی میرا تعلق گروپ ٹو سے ہے اور

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

میں لیڈی گارون جیسی دوسری شخصیتوں کی ذہنی سطح سے بلند ہوں ابھی گروپ ون باقی ہے۔ ہم ناکام ہوگئے تمہارے سلسلے میں تو تم گروپ ون کے ٹائٹل پر آجاؤ گے لیکن بہتر یہ ہوگا کہ گروپ ون تک نہ پہنچو کیونکہ اس گروپ کی پوزیشن دوسری ہے وہ تشدد پسند گروپ ہے۔''

''دیکھو فضول باتیں مت کرو مجھے یہ بتاؤ کہ تم شی لانگ کو میرے حوالے کرنے کیلئے تیار ہو سکتے ہو؟''

''ہو سکتے نہیں بلکہ تیار ہیں۔''

''کیا مطلب؟''

''تم معمول کے مطابق ون، ٹو، تھری کے لئے کام کرو۔''

''اور اگر میں نہ کرنا چاہوں تو؟''

''تو تمہیں بے شمار نقصانات پہنچ سکتے ہیں۔''

''اور اگر میں آمادہ ہو جاؤں تو؟''

''تو پھر تم سے ایک معاہدہ کیا جائے گا تم تین سال پارٹی کے لئے کام کرو گے وہ سارے کام جو پارٹی تم سے چاہے گی ٹھیک تین سال کے بعد چونکہ تم پارٹی میں رہنا نہیں چاہتے تمہیں آزادی دے دی جائے گی، لڑکی تمہارے حوالے کر دی جائے گی اور تم دنیا کے جس ملک میں بھی چاہو گے، تمہیں وہاں رہائش کی سہولت ایک بہتر انداز میں کر دی جائے گی پہلے بھی تم نے پارٹی کا منشور پڑھا ہے، ہم اپنی آمدنی میں سے اپنے کارکنوں کو کمیشن دیتے ہیں، یہ کمیشن سوئزرلینڈ کے بینکوں میں جمع ہوتا رہتا ہے اور جب ہماری پارٹی کا کوئی رکن ریٹائر ہوتا ہے تو اسے زندگی گزارنے میں کوئی مشکل نہیں ہوتی اس تین سالہ معاہدے میں تم پارٹی کے لئے کام کرتے ہو، تین سال کے بعد تمہیں پارٹی سے خارج کر دیا جائے گا ہم تمہیں اس کے لاتعداد ثبوت دے سکتے ہیں پارٹی میں کام کرنے والے کئی افراد نے معزز طریقے سے کام کر کے ریٹائرمنٹ لی ہے اور اب وہ سکون کی زندگی بسر کر رہے ہیں کم از کم انہیں اپنی زندگی میں کسی مالی مشکل کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔''

''اور شی لانگ کو تین سال تک اپنے قبضے میں رکھو گے۔''

''ہاں، ایسا نہ ہوتا اگر تم ایک منہ زور گھوڑے نہ ثابت ہوتے۔''

''شی لانگ کو فوراً آزاد کر دو، اس کے بعد میں تمہارے بارے میں سوچوں گا۔''

''میرا خیال ہے کہ میں نے تم سے وہ تمام گفتگو کر لی ہے جو ایک شریف آدمی دوسرے شریف آدمی سے کر سکتا ہے اور تمہاری طرف سے تعاون کی نفی پائی ہے۔ چنانچہ تمہیں دو مواقع اور دیے جائیں گے چوبیس گھنٹے کے بعد میں دوبارہ تمہیں مخاطب کروں گا اسی وقت...... اور اس کے بعد مزید چوبیس گھنٹے، پھر ہمارا تم سے رابطہ نہیں ہوگا، سمجھ رہے ہو، ہاں اس چوبیس گھنٹے میں ون، ٹو، تھری کے خلاف کوئی موثر قدم اٹھا کر اپنی پسند کی زندگی حاصل کر لو یا اس لڑکی کو حاصل کر لو تو الگ بات ہے لیکن ایسا ہو نہیں سکے گا آخر ہمیں بھی اپنے آپ پر تھوڑا بہت اعتماد ہے ٹھیک ہے اب میں یہ سلسلہ منقطع کر رہا ہوں یا کچھ اور کہنا چاہتے ہو مجھ سے۔'' میں خاموش ہو گیا اور پھر میں نے ٹیلیفون کا ریسیور رکھ دیا ٹیلی ویژن پر نظر آنے والی تصویر کچھ لمحے مجھے دیکھتی رہی اور اس کے بعد ٹیلی ویژن اسکرین ایک لمحے کے لئے تاریک ہوا اور پھر اس پر مقامی اسٹوڈیو کا پروگرام آنے لگا۔

اس جدید ترین طریقہ کار نے مجھے بہت متاثر کیا تھا۔ وہ گدھے سب کچھ جانتے تھے لیکن یہ نہیں جانتے تھے کہ میں یوجن ہارنے والا نہیں ہوں۔ بہرحال یہ جاننا آسان تھا بھی نہیں لیکن شی لانگ کے بارے میں سوچ کر مجھے تھوڑی سی پریشانی ہو رہی تھی کیا واقعی شی لانگ ان کے چنگل سے نہیں نکل پائے گی۔ آخر اس کی صلاحیتیں زنگ آلود کیوں ہوگئیں۔

اصولی طور پر اسے اب تک آزاد ہو جانا چاہیے تھا۔ خاصا الجھن میں پھنس گیا تھا۔ انہوں نے مجھے چوبیس گھنٹے کا نوٹس دیا تھا انتظار کر لینے میں کوئی حرج نہیں تھا۔ ہوسکتا ہے اس دوران شی لانگ وہاں سے نکل آئے۔ اس کے بعد اس منصوبے کے دوسرے حصے پر عمل کریں گے ویسے بھی مجھے شیوچن کے اس پروگرام سے تھوڑی نفرت محسوس ہو رہی تھی۔ مجھ پر تو کوئی اعتبار نہیں کیا گیا تھا۔ اصولی طور پر یہ چاہئے تھا ان لوگوں کو کہ جس طرح انہوں نے شی لانگ کو اس مہم کے بارے میں آگاہ کیا تھا مجھے بھی اس سے آگاہ کر دیتے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

لیکن انہوں نے مجھے شی لانگ کے مقابلے میں دوسرے نمبر کا آدمی قرار دیا تھا اب یہ ان کی غلطی تھی اس میں میرا کوئی قصور نہیں تھا۔ پھر میں نے اپنے آپ کو مطمئن کرلیا۔ انتظار کرلیا جائے اس کے بعد جو کچھ بھی ہوگا دیکھا جائے گا۔ دوسرے دن میں شہر میں نکل آیا اور اس کے گردونواح کا جائزہ لینے لگا۔ ظاہر ہے ایک جدید ترین ملک کا دارالحکومت تھا اسے خوبصورت ہونا ہی چاہیے تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ ہی میری نگاہیں اس کا بھی جائزہ لے رہی تھیں کہ ہوسکتا ہے کہیں شی لانگ نظر آجائے یا ایسے کچھ لوگ جو اس سے متعلق ظاہر ہوں وہ مہم کیا تھی اس کے بارے میں بھی مجھے کچھ نہیں معلوم تھا۔ جس کے لئے شی لانگ کو اور مجھے یہاں بھیجا گیا تھا۔ وقت گزرتا رہا چوبیس گھنٹے گزرے اور اسکے بعد ٹیلیفون پر مجھے وہی آواز سنائی دی اور ٹیلی ویژن اسکرین آن کر کے میں نے اس شخص سے باتیں کی جس کا نام ڈاکٹر کاف تھا۔

"میری یہ ذمہ داری ہے کہ میں تم سے تمام تفصیلات معلوم کروں اور میں اپنا فرض پورا کررہا ہوں۔"

"تو بہتر ہے کہ بقیہ وقت بھی پورا کرلو اور اس کے بعد تم سے جو کیا جاسکتا ہے وہ کرو۔" میں نے کہا اور ٹیلیفون بند کردیا اب ذہن میں جھنجھلاہٹ سی طاری ہو رہی تھی میرے لئے تو یہ بہت آسان تھا کہ میں یوجن ہارلے کا بدن چھوڑ دوں اور اس کے بعد اپنے لئے کوئی نئی دنیا تلاش کروں۔ صورتحال جب بس سے باہر ہوجائے تو اس سے بہتر طریقہ کار کوئی اور نہیں ہوسکتا ہے اس مہلت کا دوسرا حصہ کارآمد رہے۔ شی لانگ اگر مل جائے تو بہر حال میں اس سے شیوچن کے اس عمل پر اپنے ردعمل کا اظہار کردوں اور اس سے کہوں یا تو مجھے اس مہم کے بارے میں مکمل معلومات بتائی جائیں ورنہ پھر میں اس مہم سے دست کش ہوتا ہوں۔ غرض یہ کہ دوسرے چوبیس گھنٹے بھی پورے ہوگئے اور معمول کے مطابق مجھے ٹیلیفون موصول ہوا لیکن میں نے اپنا وہی رویہ برقرار رکھا اور صاف کہہ دیا کہ میں اس سلسلے میں ان لوگوں سے کوئی تعاون کرنے کیلئے تیار نہیں ہوں اور شی لانگ کو میں صرف اس قدر ہی جانتا ہوں کہ جتنا میں نے ان سے اس کا تذکرہ کیا ہے اس گفتگو کے

بعد میں ٹیلیفون بند کردیا پھر پانچ منٹ سے زیادہ نہیں گزرے تھے دروازے پر دستک ہوئی اور میں خوشی سے اچھل پڑا۔ میں نے سوچا کہ شاید شی لانگ ان لوگوں کے چنگل سے نکل جانے میں کامیاب ہوگئی ہے۔ دروازہ کھولا تو دنگ رہ گیا مقامی پولیس کے ساتھ ساتھ سادہ لباس میں بھی بہت سے لوگ موجود تھے اور انہوں نے میری جانب پستولیں تانی ہوئی تھیں۔ میں شدت حیرت سے منہ کھول کر رہ گیا۔ ان کا انداز جارحانہ تھا۔ وہ مجھے سینے پر ہاتھ رکھ کر دھکیلتے ہوئے اندر داخل ہوگئے اور پھر ان میں سے ایک نے میری کمر سے پستول لگا کر کہا۔

"ہاتھ بلند کرلیجئے مسٹر۔ ہم یہاں تلاشی کے لئے اجازت نامہ لے کر آئے ہیں، آپ اسے دیکھ سکتے ہیں۔" ایک اعلیٰ آفیسر نے ایک کاغذ نکال کر میرے سامنے کردیا میں نے کاغذ پر نظر ڈالی تھی اور تعجب بھری نگاہوں سے اب دیکھ رہا تھا اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔

"دروازہ بند کردو اور تلاشی لو۔" پھر وہ لوگ میرے کمرے کی تلاشی لینے لگے۔ بات سمجھ میں نہیں آرہی تھی۔ لیکن ڈاکٹر کاف کے وہ الفاظ یاد تھے۔ وہ وقت پورا ہوگیا تھا جو ڈاکٹر کاف نے مجھے دیا تھا اور اس کے بعد نجانے وہ کیا کیا کچھ کرنے والے تھے لیکن ان کی انتقامی کارروائی کا آغاز اتنی جلدی ہوجائے گا یہ میں نے نہیں سوچا تھا۔ پھر اچانک ہی ایک شخص کے منہ سے آواز نکلی۔

"مل گئی سر۔" میں نے چونک کر اس شخص کو دیکھا پیتل کے ایک بہت بڑے گلدان میں پھول کھلے ہوئے تھے اور پھولوں کے نیچے سے وہ کچھ نکال رہا تھا۔ یہ سفید رنگ کے کاغذ کی تھیلیاں تھیں جن کی تعداد پانچ تھی۔ تھیلیاں کافی بڑی بڑی تھیں میں حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر رہ گیا یہ کیسے ہوگیا میں نے دل میں سوچا لیکن خود ہی اپنے آپ کو جواب بھی دے لیا۔ ظاہر ہے میں اس دوران ہوٹل کے کمرے میں نہیں رہا تھا ایسی کارروائی کا ہوجانا ناممکن نہیں تھا۔ مجھے فوراً ہی علم ہوگیا کہ ان تھیلیوں میں ہیروئن ہے اور انہوں نے مجھے منشیات کی اسمگلنگ کے الزام میں گرفتار کیا ہے اعلیٰ آفیسر نے ہیروئن کو چیک کیا اور

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

پھر میری جانب دیکھ کر بولا۔

"ویری گڈ۔" پھر اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔

"اس کا پاسپورٹ اور دوسری چیزیں تلاش کرو۔" یہ ساری چیزیں حاصل کرنا بھی ان کے لئے مشکل نہیں ثابت ہوا تھا میرے پاسپورٹ پہ لگی تصویر کو دیکھ کر اس نے مجھے مخاطب کیا۔

"مسٹر یوجن ہارلے آپ کے کمرے میں ہیروئن برآمد ہوئی ہے۔ ہمیں آپ کے بارے میں اطلاع مل گئی تھی۔ آپ غالباً یلواسنیک سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کے سامان سے یلواسٹیک کا نشان بھی ملا ہے۔"

"یلواسنیک؟" میں نے حیران لہجے میں کہا؟"

"ہاں۔ آپ کی تنظیم۔" جواب میں میں نے قہقہہ لگایا تھا۔

"ویری گڈ۔ اب تو میری کئی تنظیمیں ہوگئی ہیں۔"

"لے چلو۔" آفیسر اعلیٰ نے حکم دیا۔ میرے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال دی گئیں اور وہ لوگ مجھے لے چلے۔ میں نے دل میں سوچا کہ بھائیو تمہارے ساتھ بھی تھوڑی سی تفریح کرلی جائے۔ ورنہ تم کیا اور تمہاری اوقات کیا۔ بھلا تم ایک پرچھائیں کو قیدی بنا سکتے ہو لیکن بہرحال یہ سب کچھ میرے لئے دلچسپ ہے اس لئے تھوڑا سا وقت تم بھی میرے ساتھ گزارلو۔ البتہ میں نے یہ دیکھا تھا کہ ان لوگوں کا رویہ بہترین تھا مجھے ہیروئن کے اسمگلر کی حیثیت سے گرفتار کیا گیا تھا لیکن نہ تو انہوں نے مجھے دھکے دیے نہ میرے ساتھ کوئی سخت سلوک کیا۔ بلکہ باہر لاکر مجھے ایک پولیس کار میں بٹھایا گیا۔ اور تھوڑی دیر کے بعد پولیس ہیڈکوارٹر پہنچادیا گیا۔ جہاں ایک انتہائی خوبصورت ائرکنڈیشنڈ کمرے میں مجھے بیٹھنے کی پیشکش کی گئی اور آفیسر اعلیٰ اپنی کارروائیاں کرنے لگے تقریباً دو گھنٹے تک مجھ سے نہ تو کوئی سوال کیا گیا تھا اور نہ ہی میرے ساتھ کوئی ایسا سلوک جو میرے لئے ناپسندیدہ ہوتا البتہ دو سپاہی جو مسلح تھے میری نگرانی کرتے رہے تھے۔ باقی تمام افراد باہر نکل گئے تھے پھر اس کے بعد کھیل شروع ہوا مجھے اس کمرے سے نکال کر ایک بہت بڑے کمرے میں لایا

گیا جس کی شکل دیکھ کر میں نے اندازہ لگالیا کہ اب صورتحال کچھ کچھ بگڑتی جارہی ہے۔ مجھے ایک کرسی پر بٹھا دیا گیا اور اس کے بعد میرے بازو کرسیوں سے کس دیے گئے پھر میرے چہرے پر تیز روشنیاں ڈالی گئیں اور باقی کمرا تاریک کردیا گیا۔ یہ روشنیاں انسانی ذہن کو ہیجان کا شکار کردیتی ہیں میں نے ایک لمحے میں اپنے ہوش وحواس رخصت ہوتے ہوئے محسوس کئے پھر کچھ افراد اندر آئے لیکن تیز روشنیوں کی وجہ سے میری آنکھیں بند تھیں میں دیکھ نہیں سکتا تھا میں نے کئی بار آنکھیں کھولنے کی کوشش کی تھی لیکن دماغ میں درد ہونے لگتا تھا میں ان کے قدموں کی آواز سن رہا تھا ان میں سے ایک نے کوئی نوکدار چیز میری گردن میں چبھوتے ہوئے کہا۔

"چہرہ اوپر کرو۔"

"یہ روشنیاں بند کرو۔ کتے کے بچو۔" لیکن کتوں کے بچوں نے میری بات پر کوئی توجہ نہیں دی تھی۔

"یلواسنیک کے کتنے کارکن فن لینڈ میں کام کررہے ہیں۔" ان میں سے ایک نے سوال کیا اور میرے منہ سے موٹی سی گالی نکل گئی لیکن اس کے باوجود انہوں نے مجھ پر کوئی تشدد نہیں کیا۔

"کتنے افراد ہیں اور کہاں کہاں ہیں یہ ہیروئن تم کہاں سے لائے تھے۔"

"جہنم سے۔"

"دیکھو سیدھی طرح جواب دو۔ ورنہ تمہیں نقصان پہنچ سکتا ہے۔" میں نے بمشکل تمام آنکھیں تھوڑی سی کھولیں۔ بڑی تکلیف ہورہی تھی آنکھوں میں اور دل چاہ رہا تھا کہ اب یہ بدن چھوڑ دوں جو چیز عذاب بن جائے اس میں قید رہنے سے کیا فائدہ۔ تھوڑی سی کھلی ہوئی آنکھوں سے میں نے دیکھا جو آفیسر اعلیٰ مجھ سے سوالات کررہا تھا مجھ سے زیادہ فاصلے پر نہیں تھا وہ ضرورت سے زیادہ اسمارٹ بننے کی کوشش کررہا تھا لیکن اسے پتا نہیں تھا کہ میں کیا کرنے والا ہوں جس طرح میری آنکھوں میں تکلیف ہورہی تھی اس نے مجھے بے چین کردیا تھا آفیسر اعلیٰ نے پھر اپنی چھری میری گردن میں چبھوتے ہوئے کہا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"تمہارے لئے یہی بہتر ہے کہ جو سوالات تم سے کئے جارہے ہیں ان کے مناسب جواب دے دو۔ تم یہ جانتے ہو کہ تمہیں ہیروئن کے ساتھ پکڑا گیا ہے اور کوئی ایسا ذریعہ نہیں ہے جس سے تم اپنے آپ کو بچاسکو میری رائے یہی ہے کہ اب اپنے بارے میں تفصیلات بتادو۔ ورنہ اس کے بعد تشدد کا دور شروع ہوگا جسے تم برداشت نہیں کرسکو گے۔

"اور جو کچھ میں کرنے والا ہوں اسے تم نہیں برداشت کر پاؤ گے۔" میں نے کہا اور برق رفتاری سے اپنا داہنا پاؤں پوری قوت سے اوپر اٹھادیا میری ٹھوکر اس کے جسم کے نازک حصوں کو لگی اور آفیسر اعلیٰ کے حلق سے ایک کربناک چیخ نکلی میں یہ تو نہیں دیکھ سکا تھا کہ اس کا کیا عالم ہوا لیکن اس کی چیخیں مسلسل میرے کانوں میں پڑرہی تھیں میری آنکھیں تو کھل ہی نہیں پارہی تھیں۔ کمرے میں اور بھی آوازیں گونجنے لگیں۔ آفیسر اعلیٰ کو غالباً کمرے سے باہر لے جایا گیا تھا اور روشنیاں بند کردی گئی تھیں اور گہرا سناٹا طاری ہوگیا تھا غالباً اب وہ لوگ اوپر کے احکامات کے منتظر تھے انہوں نے تو واقعی ابھی تک مجھ پر تشدد نہیں کیا تھا بلکہ صرف معلومات حاصل کررہے تھے لیکن میں نے ان لوگوں کو خوش کردیا تھا۔ ویسے مہذب لوگ تھے ورنہ کوئی اور جگہ ہوتی تو اتنی پٹائی ہوچکی ہوتی میری اب تک کہ میرے جسم کی ہڈیاں بھی قائم نہ رہتیں۔ تقریباً دو گھنٹے تک خاموشی رہی اب میری آنکھیں بہتر ہوگئی تھیں لیکن آنکھوں کی پتلیوں میں درد ہورہا تھا تب میں نے چار پانچ افراد کو اندر آتے ہوئے دیکھا یہ فوجی وردی میں ملبوس تھے ان کے ساتھ ہی پولیس کے کچھ افراد بھی تھے۔ جن کے شانوں پر لگے ہوئے اسٹارز بتاتے تھے کہ وہ اعلیٰ حیثیت کے مالک ہیں۔ ملٹری کے ایک کرنل نے ان میں سے ایک کو اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہتھکڑیاں کھول دو اس کی۔" ایک پولیس آفیسر میرے عقب میں پہنچا پہلے میرے بازوؤں کی بندشیں کھولی گئیں اور اس کے بعد کلائیوں سے ہتھکڑیاں نکال دی گئیں تب کرنل نے اپنے آدمیوں کو اشارہ کرکے کہا۔

"ہتھکڑیاں لگادو۔" گویا اب پولیس کی تحویل سے نکل کر ملٹری کی تحویل میں پہنچ گیا تھا لیکن یہ بات سمجھ میں نہیں آسکی تھی کرنل کی آواز پھر ابھری۔

"لے چلو۔" وہ لوگ مجھے بازوؤں سے پکڑ کر باہر لے جانے لگے تو کرنل نے کرخت لہجے میں کہا۔

"اور اگر کسی بھی قسم کی مدافعت کرنے کی کوشش کرے تو دونوں ٹانگوں کی پنڈلیوں میں گولیاں ماردو۔" میں نے خاموشی اختیار کیے رکھی تھی۔ کرنل مجھے لے کر ایک فوجی جیپ میں بیٹھا۔ ایک اور جیب پیچھے تھی۔ جس میں اس کے ساتھی موجود تھے اور پھر جب جیپ چل پڑی۔ غالباً معاملہ بہت سنگین حیثیت اختیار کرگیا تھا۔ پتا نہیں ملٹری کو ان معاملات سے کیا دلچسپی پیدا ہوگئی تھی لیکن بہرحال میرے لئے خاموش رہنا ہی بہتر تھا۔ چنانچہ میں خاموشی سے بیٹھا آگے کے واقعات کے بارے میں سوچتا رہا۔ مجھے ان کی ذرہ پروا نہیں تھی۔ ان کے فرشتے بھی نہیں جانتے تھے کہ میری اصل حیثیت کیا ہے۔ جیپ کا سفر کچھ دیر کے بعد ختم ہوا لیکن جس عمارت میں داخل ہوئے تھے وہ کوئی فوجی عمارت نہیں معلوم ہوتی تھی۔ بلکہ ایک انتہائی خوبصورت عمارت تھی مجھے نیچے اتارا گیا اور اس کے بعد ان لوگوں نے مجھے ایک کمرے میں پہنچادیا۔ کمرے میں تاریکی پھیلی ہوئی تھی۔ اس لئے میں دیکھ نہیں سکتا تھا۔ البتہ محسوس کررہا تھا۔ یہاں میری ہتھکڑیاں کھول دی گئیں اور اس کے بعد غالباً وہ لوگ دروازے سے باہر نکل گئے تھے۔ میں گم صم کھڑا یہ سوچتا رہا تھا کہ اب مجھے کیا کرنا چاہیے۔ بڑی عجیب صورت حال تھی۔ میں چند قدم آگے بڑھا اور اسی وقت کمرے میں سفید روشنی پھیل گئی۔ گہری تاریکی میں جب سفید روشنی پھیلتی ہے تو آنکھوں کو کچھ لمحوں کے لئے بند ہونا پڑتا ہے۔ چنانچہ میری آنکھیں بند ہوگئیں۔ لیکن کچھ لمحوں کے لئے پھر میں نے آنکھیں کھولیں تو خوبصورت سوٹ میں ملبوس ایک شخص ٹانگ پر ٹانگ رکھے ایک صوفے پر بیٹھا مسکراتی نگاہوں سے مجھے دیکھ رہا تھا۔ ایک لمحے کے لئے میں نے اسے پہچان لیا۔ یہ ڈاکٹر کاف تھا۔ ڈاکٹر کاف نے مسکراتے ہوئے ایک صوفے کی جانب اشارہ کیا اور کہا۔

"بیٹھئے مسٹر یوجن ہارلے۔" میں نے ایک نگاہ اسے غور سے دیکھا پھر آگے بڑھا اور صوفے پر بیٹھ گیا۔ جو اس کے عین سامنے تھا۔ ڈاکٹر کاف نے کہا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

''آپ نے مجھے پہچان لیا ہوگا؟''

''ڈاکٹر کاف۔'' میں نے کہا۔

''جی۔''

''لیکن مجھے، مجھے تو ملٹری کے کچھ افسران یہاں لائے ہیں؟''

''وہ ہمارے آدمی تھے؟''

''آپ کے؟''

''ہاں۔''

''اوہ۔ گویا آپ نے میرے اوپر ایک اور مہربانی کی ہے۔''

''نہیں۔ یہ مہربانی آپ کے اوپر نہیں ہے مسٹر ہارلے۔''

''پھر؟''

''اصل میں آپ کو ہیروئن کے الزام میں گرفتار کرانا ہمارا کام تھا یہ ایک ہلکی سی وارننگ تھی آپ کے لئے۔ آپ کو مقامی پولیس کے چنگل میں تو ویسے بھی نہ رہنے دیا جاتا لیکن تھوڑی سی ہوا ضرور چکھنی پڑتی آپ کو جیل کی اور آپ کو لطف آتا لیکن آپ نے ایسا عمل کر ڈالا جس سے آپ کی زندگی خطرے میں پڑ گئی تھی۔''

''مطلب؟''

''آپ نے پولیس کے ایک افسر اعلیٰ کو شدید زخمی کر دیا۔ مجھے اس کی توقع نہیں تھی آپ سے۔''

''ویری گڈ۔'' اس کے بعد میں نے دلچسپی سے پوچھا۔

''آپ کے خلاف شدید نفرت پیدا ہوگئی تھی۔ مجھے خطرہ ہوا کہ کہیں وہ لوگ آپ کو آپ کی اس حرکت کے نتیجے میں کوئی جسمانی نقصان نہ پہنچا دیں۔ ہلکی پھلکی تفریح اپنی جگہ لیکن ہم بہرحال آپ کے خیر خواہ ہیں اور آپ کو شدید نقصان پہنچتے نہیں دیکھ سکتے۔''

''کیا مجھے اس کے لئے شکریہ ادا کرنا چاہیے؟''

''اس کا فیصلہ تو آپ ہی کو کرنا ہوگا لیکن بہرحال ابھی اور بہت سے مرحلے ہیں جو

آپ کو طے کرنے ہیں۔ میں نے سوچا کہ پہلے آپ کو یہاں بلا لیا جائے ہوسکتا ہے آمنے سامنے بیٹھ کر ہم زیادہ کارآمد گفتگو کر سکیں۔''

''ہوسکتا ہے۔'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مسٹر یوجن ہارلے۔ آپ اپنی خوشی سے تنظیم میں شامل ہوئے تھے۔ تنظیم نے آپ پر بہتر وقت صرف کیا اور آپ کو اعلیٰ درجے کی تربیت دی۔ اخراجات کے بارے میں تو ہم کچھ نہیں کہتے لیکن آپ پر جو محنت کی گئی تھی۔ آپ کو خود بھی اس کا احساس ہوگا۔ لیڈی گارون نے اپنا کھیل شروع کر دیا لیکن اس میں ہمارا ہاتھ نہیں تھا۔ وہ اس کا اپنا عمل تھا اور اس کے بعد آپ بددل ہو کر یہاں سے چلے گئے۔ لیڈی گارون نے دوسرا کھیل کھیلا اور آپ کو تنظیم کا غدار کہہ کر آپ کا تعاقب کرتی ہوئی وہاں تک پہنچی لیکن حقیقت یہ نہیں تھی۔ حقیقت کچھ اور ہی تھی جو ہمارے علم میں بعد میں آئی اور یہ وجہ ہے کہ ہم نے لیڈی گارون کے سلسلے میں کوئی خاص قدم نہیں اٹھایا۔ ورنہ ان لوگوں کے بارے میں معلومات تنظیم بھی کر سکتی تھی۔ بہرحال تنظیم کے کچھ افراد نے بلکہ یوں سمجھئے کہ خصوصی طور پر لیڈی گارون نے ہی آپ کے خلاف انتقامی ردعمل کیا تھا وہ چونکہ گروپ تھری کی ایک اہم رکن تھی۔ ان احکامات کے تحت ہی آپ کے والدین کو قتل کیا گیا اور ان احکامات کے تحت ہی آپ کے بھائی کو اغوا کیا گیا تھا۔ تنظیم کے بہت سے افراد ہندوستان میں بھی موجود ہیں۔ جن میں وہ شخص ٹیڈ لاسن بھی تھا۔ بہرحال کہانی جتنی لمبائی ہے وہ اپنی جگہ لیکن آپ کو اس کے بارے میں تمام تفصیلات معلوم ہیں۔ لیڈی گارون کا کھیل ختم ہوگیا۔ آپ کو نقصان اس کے ہاتھوں پہنچا تھا تنظیم کے ہاتھوں نہیں۔ آپ اگر اب بھی کسی کے ہاتھوں میں کھیل رہے ہیں تو کیا یہ بہتر نہیں ہوگا کہ اب آپ اپنا یہ موقف تبدیل کر دیں اور تنظیم کے لئے اسی جذبے کے تحت کام کریں جس جذبے سے آپ اس میں شامل ہوئے تھے۔ ہم بہرطور آپ کے قدردان ہیں اور آپ کو ان تمام باتوں کے باوجود اپنے درمیان خوش آمدید کہنے کے لئے تیار ہیں۔ اسی لئے آپ کو خطرہ میں دیکھ کر ایک بار پھر یہاں لے آیا گیا۔ اس سے آپ کو یہ اندازہ بھی ہوگیا ہوگا کہ تنظیم کے ہاتھ کتنے لمبے ہیں اور وہ کس طرح آپ کو نقصان پہنچا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

سکتی ہے اور آپ کی حفاظت بھی کر سکتی ہے۔"

"ہاں یہ بات تو ہے۔ اچھا اب آپ ایک بات بتایئے مسٹر کاف؟"

"جی۔" ڈاکٹر کاف نے سرد لہجے میں کہا۔ غالباً وہ میرے طرز تخاطب سے کچھ بددل ہو گیا تھا۔ کیونکہ بہر حال وہ تنظیم کا ایک اعلیٰ درجے کا رکن تھا اور گروپ ٹو سے تعلق رکھتا تھا۔

"شی لانگ کہاں ہے۔؟"

"ہماری قید میں ہے اور ہمیں یہ یقین دلا چکی ہے کہ وہ کسی معمولی شخصیت کی مالک نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق یقینی طور پر کسی آرگنائزیشن سے ہے۔ جو بہت خطرناک ہے۔ لڑکی واقعی بڑی مضبوط معلوم ہوتی ہے۔ حالانکہ دیکھنے والے ایک نگاہ دیکھ کر اسے یہی کہہ سکتے ہیں کہ وہ کوئی کالج اسٹوڈنٹ ہوگی۔ نرم و نازک اور نسوانیت سے بھرپور۔"

"کہاں ہے؟۔" میں نے سوال کیا۔

"کہا نا ہماری قید میں ہے۔ آپ کو اس سے غرض نہیں ہونی چاہئے کہ وہ کہاں ہے؟"

"خیر چھوڑیے مجھے بتایئے کہ اب مجھے کیا کرنا ہے؟"

بتا تو چکا ہوں اب آپ کو تشدد کا نشانہ بنایا جائے کیا یہ بہتر نہیں ہوگا کہ آپ اپنی زبان کھول دیں ہم دوسروں کے ہاتھوں آپ کو نقصان نہیں پہنچانا چاہتے لیکن اپنے طور پر ہم ہر بات کیلئے آزاد ہیں اگر آپ کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا تو ظاہر ہے ہمارے اور آپ کے درمیان ویسے تعلقات نہیں رہ سکیں گے وہ آخری شکل ہوگی۔"

"ہوں۔ آپ کو اس کا احساس نہیں ہے مسٹر کاف کہ اس طرح میرے سامنے بیٹھ کر آپ مجھ سے یہ سوالات کر رہے ہیں۔ میں آپ کو نقصان بھی پہنچا سکتا ہوں۔"

"لیکن میرا خیال ہے۔ آپ جیسا سمجھ دار آدمی یہ کرے گا نہیں۔"

ٹھیک ہے۔ آپ نے مجھے فیصلہ کرنے کا وقت دیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں مجھے کوئی مناسب ہی فیصلہ کرنا چاہیے۔"

"لیکن اسی وقت؟"

"ہاں اسی وقت۔" میں نے کہا اور آنکھیں بند کر لیں۔ واقعی اب مناسب فیصلے کا وقت آ گیا تھا کیا فائدہ اس الجھن میں پڑنے سے۔ جبکہ مجھے یہ بھی نہیں معلوم تھا کہ شیوچن کی مہم کیا ہے اور مجھے اس کے بعد کیا کرنا ہے۔ شی لانگ کے بارے میں اس طرح میں معلوم نہیں کر سکتا تھا لیکن اس کا ایک طریقہ تھا میرے ذہن میں اور اب وہی استعمال کرنا چاہتا تھا۔ سامنے بیٹھے ہوئے جدید ترین آرگنائزیشن کے زبردست سربراہ کو یہ نہیں معلوم تھا کہ اس کے سامنے بیٹھی شخصیت کیا ہے۔ ہوسکتا ہے اس نے اپنے تحفظ کے لئے معقول بندوبست کر رکھا ہوا اور مجھے اس کا اندازہ بھی تھا۔ اس بات کے امکانات تھے کہ قرب و جوار میں بہت سی آنکھیں میری نگرانی کر رہی ہوں اور اگر میں کوئی جنبش کروں تو میرا بدن گولیوں سے چھلنی ہو جائے۔ ورنہ ڈاکٹر کاف کا اس طرح آسانی سے میرے سامنے بیٹھے رہنا ممکن نہیں تھا چنانچہ میں نے غیر محسوس انداز میں بہت عرصے کے بعد یوجن ہارلے کا بدن چھوڑ دیا اور داہنی سمت سے پرچھائی کی شکل میں یوجن ہارلے کے جسم سے نکل آیا۔ جدید ترین آرگنائزیشن کا چیف آفیسر واقعی مجھے باہر نکلتے ہوئے نہیں دیکھ سکا تھا۔ اسکی نگاہیں مجھ پر مرکوز تھیں۔ میں آہستہ آہستہ وہاں سے دور ہٹ گیا اور ڈاکٹر کاف کے قریب پہنچ گیا اب میں اس کی پشت پر کھڑا ہوا تھا اور دلچسپی کی نگاہوں سے ڈاکٹر کاف کو دیکھ رہا تھا۔ جس کی نگاہیں اب یوجن ہارلے کے بے جان بدن پر مرکوز تھیں۔ میں نے فیصلہ کرنے کے بعد ہی یہ قدم اٹھایا تھا اور ہر طرح کا خطرہ مول لینے کو تیار ہو گیا تھا۔ ڈاکٹر کاف تھوڑی دیر تک انتظار کرتا رہا اس کے بعد اس نے کہا۔

"مسٹر ہارلے۔ اس کے علاوہ اور کوئی ترکیب نہیں ہے کہ آپ ہم سے تعاون کریں۔ آپ کو یقیناً اس سے فائدہ ہی ہوگا۔" پھر نہ جانے کیوں اسے کچھ احساس سا ہوا وہ اپنی جگہ سے اٹھا۔ دو قدم آگے بڑھا اور ہارلے کے قریب پہنچ گیا۔

"آپ کو زیادہ وقت نہیں ضائع کرنا چاہیے۔ یہ تو ہم لوگوں کا ایک طریقہ کار ہے کہ ہم نے آپ کی ہر غلطی کے باوجود آپ کو اس کا موقع دیا۔ آپ اس موقع سے۔" پھر وہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ایک دم خاموش ہو گیا۔ غالباً اس نے یوجن ہارلے کے بے نور چہرے کی اصل کیفیت محسوس کر لی تھی۔ وہ گھٹنوں کے بل جھکا اور ہارلے کے بدن پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔

''مسٹر ہارلے۔'' اس کے لہجے میں حیرت تھی، ہارلے کا بدن یقینی طور پر سرد ہوگا۔ بلکہ شاید اس میں کچھ خرابیاں بھی ہوں گی۔ کیونکہ اب میں اس کے جسم سے نکل چکا تھا اس کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

''اوہ مائی گاڈ، اوہ مائی گاڈ۔'' پھر وہ کھڑا ہو گیا اور اس نے جلدی سے ایک دیوار پر لگا ہوا سوئچ بٹن دبا دیا۔ چند ہی لمحوں کے بعد کمرے میں کئی افراد داخل ہو گئے۔

''دیکھو۔ اسے دیکھو کیا ہو گیا اسے؟''

''جی سر۔'' وہ سب ہارلے کے بدن کی جانب بڑھے اور اسے چیک کرنے لگے۔ ڈاکٹر کاف نے کہا۔

''اسے لیبارٹری میں لے چلو۔ میرا خیال ہے اس کے دل کی حرکت بند ہو گئی ہے۔'' لیبارٹری تک میں نے ان کا تعاقب کیا تھا۔ مجھے لطف آ رہا تھا۔ ان لوگوں کی بوکھلاہٹ پر اور میں دلچسپی سے ان کے ردعمل کو دیکھ رہا تھا۔ لیبارٹری کی ایک میز پر ہارلے کے بدن کو لٹا دیا گیا۔ ڈاکٹر کاف یقینی طور پر ڈاکٹر بھی تھا۔ ویسے بھی لیبارٹری میں مجھے عجیب وغریب آلات نظر آئے تھے بہرحال ڈاکٹر ہارلے پر جھک گیا۔ اس نے چند لوگوں کو اور بھی طلب کر لیا تھا وہ سب مجھ پر یعنی یوجن ہارلے کے بدن پر مصروف ہو گئے اور ایک شخص نے کہا۔

''یہ مر چکا ہے ڈاکٹر۔''

''لیکن کیسے اگر اس کو اچانک ہی ہارٹ اٹیک ہوا ہے تو اس کے آثار تو ظاہر ہونے چاہیے تھے۔ یہ خاموشی سے صوفے پر بیٹھا تھا اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ بس کے بعد اس کی یہ کیفیت ہے۔''

''لیکن ڈاکٹر معائنے سے ایک اور چیز کا احساس ہوتا ہے۔''

''کیا؟''

''ڈاکٹر یہ بہت پہلے مر چکا تھا۔''

''شٹ اپ۔ میں اس سے باتیں کر رہا تھا۔''

''کچھ ایسے ہی آثار محسوس ہو رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے مجھے غلط فہمی ہوئی ہو۔''

''یہ بہت برا ہوا۔ نہ جانے ایسا کیسے ہو گیا۔''

''ڈاکٹر آپ اس کا بغور جائزہ لیں۔ آپ کو واقعی کچھ عجیب انکشافات ہوں گے۔'' اس شخص نے کہا۔

''کیا تم اپنی ذہنی قوت کو مجھ سے برتر ثابت کرنا چاہتے ہو۔'' ڈاکٹر کاف نے اپنے اس ساتھی کو گھورتے ہوئے کہا۔

''سوری ڈاکٹر۔ میرا یہ مطلب بالکل نہیں ہے۔''

''یہ برا ہوا واقعی بہت برا ہوا۔'' پھر کافی دیر تک وہ ہارلے کے بدن کا معائنہ کرتے رہے اور اب شاید ڈاکٹر کاف بھی حیران ہو گیا تھا اور ویسے بھی یہ حقیقت ہے کہ ہارلے کے جسم میں کچھ نہ کچھ تبدیلیاں تو رونما ہونی ہی چاہیے تھیں یہ تو قدرتی ردعمل تھا میں ان سب سے الگ تھلگ ایک جگہ کھڑا تھا۔ ویسے لیبارٹری میرے لئے خطرناک بھی ہو سکتی تھی کیونکہ مجھے ڈاکٹر کاف کے ایک عظیم سائنس دان ہونے کا احساس تھا۔ ورنہ ٹیلی ویژن پر جس طرح وہ مجھ سے مخاطب ہوتا تھا اور نشریات بند ہو جاتی تھیں۔ یہ معمولی کام نہیں تھا۔ بہرطور خطرہ مول لینا پڑتا ہی تھا۔ یہ تفریح بھی تھی اور اس سے بہت سے اہم کام بھی وابستہ تھے۔ نہ جانے کتنی دیر تک وہ تبصرہ آرائیاں کرتے رہے اور اس کے بعد شدید حیرانی کے عالم میں وہاں سے رخصت ہو گئے لیکن ڈاکٹر کاف وہیں موجود رہا تھا اور ایک صوفے پر بہت دیر تک سر پکڑے بیٹھا رہا تھا۔ اب اس بیچارے کو بہت زیادہ پریشان کرنا بھی میرے لئے مناسب نہیں تھا اور زیادہ وقت ضائع کرنا بھی بے سود ہی تھا۔ میں عمل کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ میں اپنی جگہ سے اٹھ کر ڈاکٹر کاف کے قریب پہنچا پھر اس کے نزدیک بیٹھ کر میں نے بائیں سمت سے اس کے بدن میں داخل ہونا شروع کر دیا۔ ڈاکٹر کاف پہلے تو کچھ نہیں سمجھا تھا لیکن جب اسے اپنے وجود میں کسی اجنبی وجود کی مداخلت کا احساس ہوا تو وہ اچھل کر کھڑا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ہوگیا لیکن اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ اب میں اس کے وجود میں سما چکا تھا اور اس کے بدن اور دماغ پر میرا پورا کنٹرول تھا لیکن ساتھ ہی ساتھ اس کا اپنا ذہن بھی چل رہا تھا اور میں اس کے ذہن میں حیرت کے نقوش پارہا تھا جو اصولی طور پر ہونے چاہیے تھے وہ سوچ رہا تھا کہ یہ اسے کیا ہو رہا ہے اور وہ یہ عجیب وغریب کیفیت کیوں محسوس کرنے لگا۔ تب میں نے اسے اسی کے ذہن میں رہ کر کہا۔

''ڈاکٹر کاف تمہارا دوست یوجن ہارلے اب تمہارے جسم میں ہے۔ کیا سمجھے۔''

میرے ان الفاظ پر ڈاکٹر کاف کی جو کیفیت ہونی چاہیئے تھی۔ وہ ہوئی تھی وہ خوف و دہشت سے آنکھیں پھاڑ کر چاروں طرف دیکھ رہا تھا میں نے اس سے کہا۔

''نہیں ڈاکٹر کاف بہرحال اب تم میرے تابع ہو اور جو کچھ میں چاہوں گا تمہیں وہی کرنا ہوگا۔'' ڈاکٹر کاف نڈھال ہو کر ساکت ہوگیا تب میں اسکے بدن سے کام لینے لگا اور آہستہ آہستہ میں نے اس کے ذہن کو اپنے کنٹرول میں کرلیا۔

''میں زیادہ وقت نہیں ضائع کرنا چاہتا۔'' ڈاکٹر کاف! اب مجھے شی لانگ کے پاس لے چلو۔ جہاں تم نے اسے قید کرلیا ہے۔'' پھر ڈاکٹر کاف کے قدم اٹھ گئے اور میں اس کے وجود میں آگے بڑھنے لگا۔ وہ اسی عمارت کے ایک اندرونی گوشے میں جارہا تھا۔ دو کاریڈور طے کرنے کے بعد وہ ایک کمرے میں داخل ہوا پھر اس نے کمرے کی دیوار پر لگے سوئچ بورڈ میں کچھ اس طرح کی کارروائیاں کیں جن سے چند لمحات کے بعد ایک دیوار سے سرسراہٹ کے ساتھ دروازہ نمودار ہوگیا۔ میں اس دروازے کی جانب بڑھ گیا تھا۔ چھ سات سیڑھیاں طے کرنے کے بعد ہم ایک اور دروازے کے سامنے جا کھڑے ہوئے۔ بڑا زبردست تہہ خانہ تھا۔ اس دروازے کو کھول کر بھی ہمیں نیچے اترنے کے لئے دس سیڑھیاں عبور کرنا پڑی تھیں۔ بہرحال اس وقت میں دوہرے بے وجود کا صیغہ استعمال کر رہا ہوں۔ یعنی ایک تو میں، دوسرا ڈاکٹر کاف۔ کیونکہ اس وقت ڈاکٹر کاف کو صرف ڈاکٹر کاف نہیں کہا جاسکتا تھا۔ اندرونی تہ خانہ بہت شاندار تھا۔ اس میں آدھے کمرے میں اعلیٰ درجے کا فرنیچر پڑا ہوا تھا اور باقی آدھا کمرا ایک پنجرے جیسا بنایا گیا تھا۔ جس میں انتہائی

چمکدار سلاخیں لگی ہوئی تھیں اوران سلاخوں کے کے اندر نیلی برقی رو دوڑ رہی تھی لیکن سلاخوں کے آر پار باآسانی دیکھا جاسکتا تھا اور دوسری طرف ایک چھوٹے سے بیڈ پر بستر لگا ہوا تھا لیکن جو منظر مجھے نظر آیا وہ میرے لئے بڑا سنسنی خیز تھا۔ شی لانگ مڑی تڑی پڑی ہوئی تھی بالکل اس طرح جیسے وہ زندہ نہ ہو۔ اس کی گردن ٹیڑھی ہو رہی تھی، چہرہ سامنے تھا، آنکھیں بند تھیں لیکن اس کی کیفیت بہت عجیب نظر آرہی تھی۔ میں نے ڈاکٹر کاف کو اپنے دماغ میں چونکتے ہوئے دیکھا اور صورتحال کا اندازہ لگانے لگا۔ ڈاکٹر کاف سوچ رہا تھا۔''اوہ یہ شاید اپنی جذباتی کیفیت کا شکار ہوگئی۔ ان سلاخوں میں جو برقی رو دوڑ رہی ہے وہ تو انتہائی مہلک ہے اور اسے چھونے سے انسان لمحوں میں خاک ہوسکتا ہے۔ غالباً اس نے اس دروازے کو کھولنے کی کوشش کی ہے۔ ڈاکٹر کاف یا اس کے وجود میں، میں جلدی سے دیوار پر لگے ہوئے سوئچ بورڈ کی جانب دوڑا اور سوئچ بورڈ پر لگے ہوئے تین بٹن یکے بعد دیگرے آف کردیے۔ اس سے ان سلاخوں میں دوڑتی ہوئی نیلی روشنی گم ہوگئی اور ایک دروازہ نمودار ہوگیا۔ جو خودبخود کھل گیا تھا۔ ڈاکٹر کاف کے وجود میں، میں نے پھرتی سے اس دروازے کی جانب چھلانگ لگائی اور اس سے اندر داخل ہوگیا مجھے شدید دکھ ہو رہا تھا۔ صورت حال میری سمجھ میں آگئی تھی۔ شی لانگ کو جس جگہ قید کیا گیا تھا۔ وہاں سے ان سلاخوں میں دوڑتی ہوئی برقی رو سے روشناس کرادیا گیا ہوگا۔ کیونکہ انہوں نے محسوس کیا تھا کہ شی لانگ ایک خطرناک لڑکی ہے۔ وہ فرار کے لئے بہت سی کوششیں کرسکتی ہے۔ چنانچہ انہوں نے اس کے لئے یہ مضبوط قید خانہ بنایا تھا لیکن شی لانگ شاید اپنی کسی کوشش کا شکار ہوگئی۔ میرے دل میں دکھ کا سمندر موجزن ہوگیا۔ میں ہمدردی سے اس کی جانب بڑھا۔ دروازے سے وہ اتنی ہی قریب پڑی ہوئی تھی کہ یہ احساس ہوجائے کہ اس نے یقینی طور پر ایسی ہی کوئی کوشش کی ہے۔ میں نے جھک کر بمشکل تمام اسے سیدھا کیا۔ میری ہمدرد نگاہیں اس کا جائزہ لے رہی تھیں لیکن دوسرے لمحے جو کچھ ہوا وہ میرے لئے ناقابل یقین تھا۔ شی لانگ اس طرح اٹھی تھی جیسے کوئی بہت ہی طاقتور اسپرنگ اچانک اپنے دباؤ سے نکل جائے اس کا سر میری ناک پر پڑا تھا اور اتنی شدید ضرب

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

لگی تھی کہ چند لمحات کے لئے میری آنکھیں ناکارہ ہوگئیں میں الٹ کر گر پڑا تھا اور بس یہ ہی ایک لمحہ شی لانگ کے لئے کافی تھا۔ اس نے کھلے دروازے سے باہر چھلانگ لگادی۔ میں نے بمشکل تمام آنکھوں کو کھولا۔ منہ سے آواز نکالنے کی کوشش کی لیکن ناک سے بہتا ہوا خون منہ پر آ گیا تھا اور منہ کا مزا نمکین ہوگیا تھا۔ میں نے زمین پر تھوکا اور اپنے ناک کو دونوں ہاتھوں سے دبا کر اس تکلیف کو دور کرنے کی کوشش کرنے لگا جو میری ناک میں ہو رہی تھیں لیکن مجھے اندازہ تھا کہ شی لانگ نکل جائے گی اسے روکنا ضروری تھا۔ میں تو ڈاکٹر کاف کی حیثیت سے اس سے بہت باتیں کرنا چاہتا تھا۔ اسے یہ بتانا چاہتا تھا کہ ہارلے لیبارٹری میں موجود ہے اور پھر جب وہ لیبارٹری میں جاتی تو میں ڈاکٹر کاف کا بدن چھوڑ کر واپس ہارلے کے جسم میں داخل ہوجاتا۔ اس کے بعد ہم دونوں یہاں سے نکلنے کی جدوجہد کرتے۔ یہ تمام خیالات میرے دل میں ہی رہ گئے تھے شی لانگ نے آخر ذہانت کا ثبوت دیا تھا اور نکلنے میں کامیاب ہوگئی تھی۔ اب یہ دیکھنا تھا کہ باہر ڈاکٹر کاف کے ساتھی اسے نکلنے دیتے ہیں کہ نہیں لیکن مجھے وہ چھلاوہ یاد آ گیا تھا جس نے اس جگہ موجود تمام افراد کو ختم کردیا تھا۔ جہاں مجھ پر تشدد ہونے والا تھا۔ بہرحال کچھ دیر اپنے آپ کو سنبھالنے میں بے شک لگ گئی لیکن پھر میں پوری قوت سے باہر کی جانب دوڑا تھا راستے کھلے ہوئے تھے اور مجھے سیڑھیاں عبور کرنے میں خاصی دقت ہو رہی تھی کیونکہ ناک پر پڑنے والی ضرب نے سر چکرا کر رکھ دیا تھا۔ بہرحال سیڑھیاں عبور کر کے اس کمرے تک پہنچا ہی تھا کہ گولیاں چلنے کی زبردست آوازیں سنائی دیں اور میں نے آنکھیں بند کر کے گردن جھٹکی۔ کلاشنکوفوں کے برسٹ چل رہے تھے اور انسانی چیخیں ابھر رہی تھیں۔ شی لانگ نے تباہی مچادی تھی۔ میں یہ سوچ کر رک گیا کہ اس وقت میرا جسم بھی اس کے دشمنوں کا جسم ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ میرا بدن بھی خون اگلنے لگے۔ بہرحال ڈاکٹر سینی گان کا تجربہ تو مجھے یاد ہی تھا۔ میں اس تجربے کو دہرانا نہیں چاہتا تھا۔ چنانچہ رک کر انتظار کرتا رہا یہ محسوس ہوا کہ جیسے شی لانگ یہاں سے نکل جائے گی۔ لیکن بہرحال یہ بھی کوئی ایسا مشکل مرحلہ نہیں تھا۔ شی لانگ اگر نکل گئی تو وہ مجھے ہوٹل ہی میں تلاش کرے گی۔ ہوسکتا ہے وہ چالاکی سے کمرے کے قرب و

جوار میں موجود رہے اور میرا انتظار کرے۔ ہارلے کے جسم میں داخل ہو کر میں آخر کار اس کے پاس پہنچ جاؤں گا اور سارے معاملے طے ہوجائیں گے۔ اسے بتانا ضروری بھی نہیں ہے کہ جس شخص نے اسے آزادی دلانے کی کوشش کی اور دروازہ کھولا تھا۔ ظاہر ہے وہ اس بات پر یقین نہیں کرے گی اور پھر میں اسے یہ سب کچھ بتا کر داد وصول نہیں کرنا چاہتا تھا۔ شی لانگ کے لئے میرے دل میں اب بھی ایک مقام تھا۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد باہر چلنے والی گولیوں کی آواز ختم ہوگئی اور میں اچھی طرح جائزہ لینے کے بعد باہر نکل آیا۔ پہلی دو لاشیں مجھے اس کمرے کے برابر والے کمرے میں ملی تھیں اور دو اور لاشیں کاریڈور میں پڑی ہوئی تھیں۔ میں ان لاشوں کو پھلانگ پھلانگ کر آگے بڑھتا رہا۔ اب میں اس لیبارٹری کے دروازے کو دیکھ کر ہی میرا دل خوش ہوگیا۔ دروازہ چھلنی کردیا گیا تھا پتا نہیں کلاشنکوف کے برسٹ اس دروازے پر کیوں مار گئے تھے لیکن آدھا دروازہ ٹوٹ کر گر پڑا تھا۔ یہاں سے لیبارٹری کے اندر کا جائزہ لیا۔ تو مزید طبیعت خوش ہوگئی۔ پوری لیبارٹری تباہ کردی گئی تھی۔ عجیب سا دھواں لیبارٹری میں پھیلا ہوا تھا اور اس دھوئیں میں وہ میز الٹی نظر آرہی تھی جس پر یوجن ہارلے کا بدن پڑا ہوا تھا یہ بدن کئی ٹکڑوں میں تقسیم ہوگیا تھا۔ پتا نہیں کس بھیانک انداز میں فائرنگ کی گئی تھی لیکن میں لیبارٹری میں داخلے کی ہمت نہیں کرسکا۔ وہ زہریلے دھوئیں جو وہاں چکرا رہے تھے فوری طور پر مجھے بے ہوش بھی کرسکتے تھے اور بہرحال اگر ڈاکٹر کاف کو اس وقت نقصان پہنچتا تو میں اس سے براہ راست متاثر ہوسکتا تھا پھر میں نے دوسری بات سوچی اور ڈاکٹر کاف کی حیثیت سے ساری عمارت میں چکراتا رہا۔ میں شی لانگ کی لاش تلاش کر رہا تھا۔ مجھے اور بھی لاشیں وہاں پہ ملیں ان کے نزدیک کلاشنکوفیں پڑی ہوئی تھیں لیکن شی لانگ کی لاش ان میں موجود نہیں تھی۔ ایک عجیب سی مشکل پیش آ گئی تھی۔ ہارلے کا جسم تو گیا۔ میں نے اسے جس انداز میں دیکھا تھا۔ اس کے بعد اس کی توقع نہیں کی جاسکتی تھی کہ دوبارہ کسی نہ کسی طرح میں یوجن ہارلے کی شخصیت اختیار کر جاؤں گویا ایک اور بدن میرے ہاتھ سے نکل گیا تھا اور اب مجھے نئے سرے سے اپنے لئے کوئی زندگی تلاش کرنی تھی۔ کیا دلچسپ بات تھی اس کا کوئی جواب نہیں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

تھا۔ ایک بار پھر میں بے بدن ہو گیا تھا اور یہ ایک دلچسپ پہلو تھا میری شخصیت کا اب ڈاکٹر کاف کا جسم بھی میرے لئے بے مقصد ہی تھا۔ کیا کرتا میں اس کے بدن کا۔ بیکار فضول بوجھ لادنے سے کیا فائدہ۔ نئے لوگوں سے ملاقاتیں ہوں گی۔ نئی مشکلات کا شکار ہونا پڑے گا۔ اک احمقانہ عمل ہے جس کا کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوگا۔ چنانچہ میں نے اس پر بھی لعنت بھیجی اور ڈاکٹر کاف کے بدن کے داہنی سمت سے باہر نکل گیا۔ ڈاکٹر کاف پھٹی پھٹی آنکھوں سے چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔ کچھ لمحے وہ وہیں کھڑا رہا پھر دیوانوں کی طرح وہاں سے نکل بھاگا۔ اسے شدید خوف محسوس ہوا تھا۔ باہر نکل کر اس نے ایک کار اسٹارٹ کی اور اس میں بیٹھ کر بری طرح گیٹ سے باہر نکل گیا۔ میں مسکراتا ہوا باہر نکل آیا تھا۔ بڑے مزے کے حالات چل رہے تھے یہ اور لمحہ لمحہ بدلتی ہوئی ان کیفیات نے نہ جانے کیوں میرے ذہن پر ایک خوشگوار اثر ڈالا تھا۔ باہر نکل کر میں ادھر ادھر گردش کرنے لگا۔ کیا کرنا چاہیے پھر دل میں سوچا کہ شی لانگ کی تلاش کی جائے۔ یہ تو بعد میں ہی سوچا جائے گا کہ شی لانگ کو اپنے آپ سے کس طرح روشناس کراؤں گا۔ طویل سفر طے کرنے کے بعد میں آخر کار ہوٹل پہنچ گیا۔ پرچھائیں کی حیثیت سے سفر کرنا کیا ہی مشکل کام ہے اگر کسی کو میرے جیسی کیفیات کا سامنا کرنا پڑے تو اسے احساس ہو۔ ہوٹل میں اپنے کمرے میں داخل ہونے میں بھی مجھے کوئی دقت پیش نہیں آئی۔ یہ اندازہ باآسانی ہو گیا تھا کہ شی لانگ ابھی تک یہاں واپس نہیں آئی ہے ویسے وہ بھی ذہین تھی۔ ہوٹل کا یہ کمرا اس کے لئے جس قدر غیر محفوظ ہو سکتا تھا اس کا مجھے اندازہ تھا لیکن پھر بھی میں نے اس کا انتظار کیا اور اس کمرے میں خاصا وقت گزار دیا۔ کمرا چونکہ باقاعدہ نہیں چھوڑا گیا تھا۔ اس لئے ہوٹل کی انتظامیہ نے اسے چیک کرنے کی ضرورت بھی نہیں سمجھی اور میں نے یہاں چوبیس گھنٹے گزارے۔ کیا ہی دلچسپ بات تھی اس بار تو میں نے خود کسی انسانی وجود کو چھوڑ کر ایک نیا وجود اختیار کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ جو کچھ ہوا تھا خود بخود اور عجیب وغریب حالات میں ہوا تھا لیکن ایک بات ضرور ہوئی تھی وہ یہ کہ اب شی لانگ میرے دل میں وہ مقام نہیں رکھتی تھی جو ہارلے کے جسم میں ہونے کے بعد تھا۔ یعنی میں اپنی حیثیت سے شی لانگ سے متاثر

نہیں ہوا تھا۔ بلکہ ہارلے کی حیثیت سے ہوا تھا لیکن کیا سائنس دان اس بات پر یقین کر پائیں گے کہ ایک مردہ جسم میں جو کہ زندگی سے محروم ہو گیا ہو کسی کے لئے کوئی خواہش پیدا ہو سکتی ہے۔ ناممکن اور یہ بات میں بھی سمجھنے سے قاصر تھا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اب کیا کرنا چاہیے۔ شیوچن یا شی لانگ کو دوبارہ حاصل کرنے کی کوشش اور اس کے لئے عجیب وغریب جدوجہد۔ اب میری منزل نہیں تھی اور نہ میں اس کے بارے میں زیادہ سوچ رہا تھا۔ میں یہ سوچ رہا تھا کہ مجھے کرنا کیا چاہیے۔ لاتعداد انسانی اجسام کائنات میں بکھرے ہوئے تھے۔ چاہتا تو کسی ملک کے حکمران کا بدن بھی حاصل کر سکتا تھا لیکن فائدہ۔ حالانکہ یہ سوچتے ہوئے دل میں ایک لمحے کے لئے خیال آیا تھا کہ ایسا بھی کر کے دیکھ لیا جائے۔ ملکوں کی تقدیریں بدلی جا سکتی ہیں۔ ایسے غلط ملط فیصلے کئے جا سکتے ہیں کہ سارا نظام کائنات درہم برہم ہو جائے لیکن شاید یہ میرے مزاج سے بالکل مختلف بات تھی۔ چنانچہ یہ سوچ کر ہی اپنے آپ پر ہنس دیا۔ میں دنیا میں کوئی ہلچل نہیں چاہتا تھا۔ میرے دل میں کسی کے لئے نفرت کا کوئی مقام نہیں تھا۔ بس میں تو اپنی ہی آگ میں سلگتا ہوا ایک بے جسم وجود تھا۔ کبھی کبھی دل چاہتا تھا کہ اپنے اس ناکارہ وجود کو فنا کر دوں۔ زندگی میں جتنی دلچسپی اپنی ذات کو بہلانے کے لئے کی جائے بس وہی کافی ہوتی تھی۔ ورنہ باقی کیا رکھا تھا۔ کسی ایک کردار کو اپنی زندگی سے منسلک نہیں کر سکتا تھا۔ انہی بے چینیوں میں وقت گزر رہا تھا اور میری سوچیں کسی منزل پر نہیں پہنچ پا رہی تھیں۔ بہت سے ایسے خیالات دل میں آتے تھے جن میں شیطانی جذبے چھپے ہوا کرتے تھے لیکن طبیعت میں شاید کوئی ایسا عنصر موجود تھا جو اس بات کو ناپسند کرتا تھا اور اس ماحول میں خود کو ایڈجسٹ کرنے کو دل نہیں چاہتا تھا۔ بہرحال کئی دن اسی طرح گزر گئے۔ میرے لئے تو ہر جگہ یکساں تھی۔ جب بھی چاہتا اور جس شکل میں چاہتا کسی جگہ سے منسلک ہو سکتا تھا۔ غرض یہ کہ کئی دن اسی طرح گزر گئے۔ نہ کوئی منزل، نہ کوئی ٹھکانہ لیکن جب انسانی سوچ مفلوج ہو جاتی ہے تو شاید غیب سے اس کی راہنمائی ہوتی ہے۔ یہ تو انسان کی اپنی سوچ ہے کہ کسی بھی واقعے کو کوئی بھی نام دے لے۔ وہ کاغذ کا ایک ٹکڑا تھا۔ غالباً کسی بوسیدہ کتاب کا ایک ورق۔ جو [illegible] درخت کی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

جڑ سے اٹکا ہوا نظر آ گیا تھا۔ پرچھائیں کی شکل میں درخت کے تنے سے ٹیک لگائے ہوئے بیٹھا تھا کہ ہوا کے ایک جھونکے نے اس کاغذ کے ورق کو اپنی جگہ سے متحرک کیا اور وہ اڑتا ہوا مجھ پر آ گرا۔ میں نے اس خیال سے اس ورق کو اپنے آپ سے ہٹایا کہ پتا نہیں کتنی گندگیوں سے گزر کر یہاں تک پہنچا ہو لیکن اسے پھینکتے ہوئے ایک لفظ پر نظر پڑی اور میری نگاہیں اس پر جم گئیں لکھا تھا۔

''کتاب کی راہنمائی تاریخ کا ایک حصہ ہے اور لکھنے والے اپنی عمر کی سوچ کتاب میں منتقل کر دیتے ہیں۔'' دوسرا جملہ تھا۔''علم حاصل کرنا کائنات میں سب سے مشکل کام ہے۔نظر انداز کرنے والے تو لاکھوں ہیں لیکن اگر نگاہ جم جائے تو زندگی سدھر جاتی ہے۔'' یہ جملے بڑے دلچسپ محسوس ہوئے اور میں نے کتاب کے ورق کو اپنی تحویل میں لے لیا پھر اس پر نگاہیں دوڑانے لگا۔

''فیصلے تمہارے بس میں ہیں۔ فیصلہ کرنے والی قوتیں تمہارے خیالوں سے زیادہ بلندی پر پوشیدہ ہیں لیکن ان کا عمل تمہاری ذات پر محیط ہے۔'' ایک لمحے کے لئے پرچھائیں کے وجود میں کپکپی دوڑ گئی۔ واقعی کتاب راہنما ہوتی ہے اور اگر کہیں منزل نہ مل سکے تو کتاب میں تلاش کر لو۔ کہیں نہ کہیں چھپی ہوئی نظر آ جائے گی اور میری نگاہیں اس ورق کی باریک باریک تحریروں پر سے گزرنے لگیں۔

''وقت فیصلہ کرتا ہے۔زندگی اتنی بے وقعت نہیں ہے کہ تم اس کے بارے میں فیصلے کرنے لگو۔ اس قیمتی شئ کو نایاب سمجھو اور اگر کبھی خود نہ کر پاؤ تو خود کو وقت کے فیصلوں پر چھوڑ دو۔''

''یہ ضروری نہیں ہے کہ اپنی منزل کا تعین تم اپنی پسند کے مطابق کرو۔'' اس طرح کے لاتعداد اقوال اس ورق میں موجود تھے اور میرا وجود تھر تھر کانپ رہا تھا۔ واقعی اس رہنما ورق کے لکھے ہوئے جملے میری آگے کی منزل کا تعین کرتے تھے۔ایک جملہ سوچ کی ایک دنیا تھا۔ضرورت تو نہیں ہے کہ ہر منزل اپنی پسند کے مطابق ہی ہو۔قیمتی زندگی کو صرف اپنی پسند کے مطابق ڈھالنا اور اگر اسے حاصل نہ کر پاؤ تو اس سے متنفر ہو جانا عقل کی بات نہیں

تھی اور میرا انداز فکر غلط۔تب میرے ذہن میں نئے نئے دروازے کھلنے لگے۔ میں نے سوچا کہ کائنات میں اربوں انسان بکھرے ہوئے ہیں۔ ہر ایک کے ساتھ ایک کہانی وابستہ ہے۔ یہ ساری کہانیاں تو اتنی وسیع ہیں کہ اگر انہی میں کھو جایا جائے تو زندگی کا ایک دن محسوس ہو۔ بھلا زندگی اتنی وسعت کہاں رکھتی ہے کہ ان کہانیوں کی تفصیل جان لی جائے اور ضروری تو نہیں ہے کہ کسی انسانی وجود پر قبضہ جما کر اپنی برتری کا اظہار کیا جائے۔کوئی بھی ہو اسے اس کی ذات میں زندہ رہنے دو اور اس کی کہانی سے لطف اٹھاؤ۔ دیکھو وہ کیا کرتا ہے کیا سوچتا ہے۔ ہاں اتنا ضرور ہو سکتا ہے کہ تم ان میں سے اپنی پسند کو چھانٹ لو۔ آپ لوگ یقین کریں کتاب کے اس رہنما ورق نے ایک لمحے میں میری مایوسیوں کو مسرت میں بدل دیا تھا۔ میں نے سوچا کہ مجھے تو ایک ایسی قوت حاصل ہے جس کے حصول کے لئے لاتعداد انسان زندگیاں کھو بیٹھتے ہیں۔ وہ پراسرار طاقتیں حاصل کرنے کے شوق میں طرح طرح کے عمل کرتے ہیں۔شاید ان میں کچھ کامیاب بھی ہو جاتے ہوں لیکن زیادہ تر ناکامیوں کا سامنا کرتے ہیں کیونکہ ان پراسرار قوتوں کا حصول اتنا آسان نہیں ہوتا۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ بن مانگے موتی تھے۔ جو مجھے ایک خفیہ خزانے کی طرح مل گئے تھے اور میں ابتک یہی سوچتا رہا تھا کہ میرے وجود میں ایک کمی آ گئی ہے۔ دنیا کے بہت سے مسائل حل کئے تھے لیکن اپنی ہی تلاش میں ناکام تھا۔ پہلے تو صرف یہ ہی علم تھا کہ میری اپنی کوئی شناخت نہیں ہے۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ میں کون ہوں۔ لاتعداد کردار ان سوچوں میں شامل ہوئے تھے لیکن اپنا کوئی کردار تلاش نہیں کر سکا تھا اور شاید وہ میری بھول تھی کیونکہ اس کے بعد میں اپنا وجود بھی اپنا جسم بھی کھو بیٹھا۔ ایک تلاش میں کامیاب نہیں رہا تھا کہ بدن کی جستجو میں لگ گیا۔ خود پر ہنسی آئی لیکن اب میں زیادہ متفکر نہیں تھا۔ میں نے اپنی اس کیفیت پر غور کیا۔ پرچھائیں ہوں میں۔ بے وجود، بے آواز لیکن یہ قوتیں حاصل ہیں مجھے۔ بڑے سے بڑا انسانی وجود میری گرفت میں آ سکتا ہے۔ میرے [illegible] کی تکمیل کر سکتا ہے۔ اس طرح مل جانے والی اس قوت کو میں بری نگاہ سے دیکھتا رہا ہوں آج تک۔ اپنے آپ میں ایک کمی محسوس کرتا رہا ہوں۔ ناآسودہ منزل قرار دیتا رہا ہوں خود

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کو۔ یہ کسی اور کا قصور تو نہیں ہے۔ میری اپنی غلط سوچ ہے۔ بہر حال اب مسئلہ ختم ہوگیا تھا جہاں چاہوں اپنی پسند کی زندگی گزارو۔ دنیا کی ہر جگہ تمہارے لئے کشادہ ہے۔ یہ تو بڑا دلچسپ مسئلہ ہے۔ اس سے لطف اٹھانے کی بجائے اس سے بیزاری اور نفرت کا اظہار کیا جاتا رہا ہے آج تک کتنے افسوس کی بات ہے پھر ایک فائیو اسٹار ہوٹل کا رخ کیا اور اس میں داخل ہو کر وہاں موجود لوگوں کی تماشا گری دیکھتا رہا۔ کوئی مخصوص کردار منتخب کرنا ضروری نہیں تھا۔ یہ ہنستے مسکراتے چہرے اپنی ان مسکراہٹوں کے پیچھے نہ جانے کتنا کرب، کتنی کہانیاں رکھتے ہوں گے۔ کسی ایک پر نظر ڈال لو وہ اپنی کہانی میں مصروف نظر آئے گا۔ انتخاب ضروری تو نہیں ہے جو بھی نگاہ میں آجائے رات کے خاصے حصے تک میں ہوٹل کے ہال میں تفریحات سے لطف اندوز ہوتا رہا پھر سوچا کہ کسی آرام دہ بیڈ روم میں جا کر آرام کیا جائے بھلا کیا مشکل ہے میرے لئے۔ میں نے یہ فیصلہ کرنے کے بعد ایک شخص کو منتخب کیا جو ہال سے اٹھ کر لفٹ کی جانب جارہا تھا۔ نوجوان اور خوبصورت آدمی تھا۔ چہرے سے مشرقیت جھلکتی تھی۔ شاید مشرق ہی کے کسی ملک کا باشندہ تھا۔ بہر حال اس کے ساتھ اس کے بیڈ روم میں آرام کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ لفٹ سے نکلنے کے بعد جب وہ کاریڈور میں چلا اور اس کے بعد ایک کمرے کے سامنے رک کر اس نے اس کا دروازہ کھولا اور اس کے بعد جب اندر داخل ہوا تو میں بھی اس کے عقب میں تھا۔ اس کے فرشتوں کو بھی گمان نہیں تھا کہ ایک پرچھائیں اس کا تعاقب کر رہی ہے۔ بہر حال وہ لباس وغیرہ تبدیل کرنے کے بعد اپنے بستر پر لیٹ گیا۔ میرے لئے وہ شاندار صوفہ کافی تھا جو بستر سے تھوڑے فاصلے پر پڑا ہوا تھا۔ میں بھی پرسکون نیند لے سکتا تھا۔ سو میں نے یہ جاننے کی کوشش نہیں کی کہ میرا روم میٹ کون ہے بس صوفے پر جا کر لیٹا اور اتنے مزے کی نیند سویا کہ صبح کو ہی آنکھ کھلی۔ میں نے نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا تو وہ گہری نیند سو رہا تھا۔ بہر حال یہ شخص ذرا تھوڑا سا مختلف محسوس ہوا تھا۔ غالباً اس لئے کہ مشرقی تھا۔ کون ہے، کیا ہے، یہ تو مجھے نہیں معلوم تھا لیکن مشرق کی ایک ایسی شخصیت جس نے اپنے کمرے میں تنہا رات گزاری ہے۔ وہ بھی فن لینڈ جیسے رنگین شہر میں کردار کی بات تھی اور ایسے کردار مجھے بہت

پسند تھے۔ ورنہ اس وقت تو ہر کمرے میں سے ایک خاتون جلدی جلدی منہ دھو کر باہر آتی ہوئی نظر آرہی ہوگی۔ وہ شخص بھی اٹھ گیا پھر وہ زندگی کے معمولات میں مصروف رہا اور مجھے اس کے بارے میں علم ہوتا رہا لیکن بس اتنا جتنا کسی ہلکے سے شناسا کو ہوسکتا ہے۔ ابھی میں اس کی ذہنی گہرائیوں کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا اور نہ ہی اس انداز میں جاننے کی کوشش کر رہا تھا۔ ہاں یہ الگ بات ہے کہ کسی موقعے پر اس کے ذہن کو تھوڑا بہت پڑھ لوں۔ اس شخص کو میں نے اپنا ٹارگٹ بنا لیا لیکن کیا ہی دلچسپ بات تھی گویا فن لینڈ اب چھوٹ رہا تھا۔ یہاں سے میرا آب دانہ ختم ہوگیا تھا۔ اس شخص نے دن کو ایک بجے کمرا چھوڑ دیا تھا اور اپنا مختصر اٹیچی لے کر وہاں سے چل پڑا تھا۔ ٹیکسی میں بھی اس کے ساتھ ہی تھا۔ البتہ مجھے ذرا دقت پیش آئی تھی۔ کیونکہ مجھے اسی کھلے ہوئے دروازے سے اندر داخل ہونا پڑا تھا۔ جو خود اس نے کھولا تھا۔ میرے اندر یہ صلاحیت نہیں تھی کہ میں دوسری طرف کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ سکوں ٹیکسی نے اسے ائرپورٹ پہنچادیا اور پھر ضروری امور طے کرنیکے بعد وہ اک ائیر لائنز کے شاندار طیارے میں بیٹھ گیا اور ایک بار پھر میرے لئے ذرا سی مشکلات پیش آگئیں لیکن چونکہ ایسے واقعات کئی بار رونما ہو چکے تھے اور میں نے یہ دیکھ لیا تھا کہ عموماً ہوسٹس کیبن میرے لئے ایک عمدہ جگہ ثابت ہوتی ہے۔ چنانچہ وقت گزارا۔ سفر البتہ بہت طویل تھا۔ طیارہ ایک جگہ اترا تو میں تو یہی سمجھا کہ شاید یہی اس شخص کی منزل ہے لیکن ایسا نہیں تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد علم ہوگیا کہ سفر آگے جاری رہے گا۔ میرے لئے کوئی مشکل پیش نہیں آئی۔ طیارے کے سفر کا دوسرا مرحلہ شروع ہوگیا اور اس بار اس کی منزل کوالالمپور تھی۔ ملائشیا کا دارالحکومت اور غالباً اسے یہیں آنا تھا میں اپنے اس نئے ٹارگٹ کے نام تک سے واقف نہیں تھا لیکن ضرورت بھی محسوس نہیں ہوا تھا۔ بھلا اس کا نام پوشیدہ کیسے رہ سکے گا۔ جب کہ میں اس کا سایہ بنا ہوا تھا۔ یوں ائرپورٹ سے باہر نکل کر پھر ایک ٹیکسی میں بیٹھا۔ یہاں پہلی بار آیا تھا میں اور مجھے یہ احساس ہو رہا تھا کہ اس سے پہلے یہاں کیوں نہیں آیا۔ کیا ہی خوبصورت علاقہ تھا لگتا تھا قدرت نے حسن کی تقسیم میں یہاں بہت فیاضی سے کام لیا ہے۔ غالباً میرے ہم سفر نے پہلے سے اس بات کے لئے طے کر لیا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

تھا کہ وہ کہاں قیام کرے گا چنانچہ ٹیکسی اسے لے کر جس ہوٹل پر پہنچی وہ ایک چھوٹی سی پہاڑی پر بنا ہوا تھا اور کیا حسین علاقہ تھا یہ۔ اس کے ایک طرف جگمگاتا ہا شہر تھا اور عقب میں میلوں تک پھیلا گھنا جنگل ہوٹل کی عمارت قدیم طرز کی بنائی گئی تھی لیکن اسے جس طرح آراستہ کیا گیا تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہ ہوٹل اپنے طور پر بے مثال ہے۔ میں نے اس شخص کو ایک کمرے میں منتقل ہوتے ہوئے دیکھا۔ غالباً یہ کمرا بھی اس نے پہلے ہی سے ریزرو کروایا ہوا تھا۔ بہرحال اب میں اس کا ساتھی تھا اور اپنے ساتھی کے بارے میں اسے کوئی علم نہیں تھا لیکن بہرحال ایسا بھی ہوتا ہے۔ وسیع وعریض کمرے میں زندگی کی ہر آسائش موجود تھی۔ اس نے اپنا سامان یہاں محفوظ کیا اور اس کے بعد واش روم میں چلا گیا میں نے دل میں سوچا کہ ہوٹل کا ایک چکر ہی لگالیا جائے۔ بھلا اب اس شخص کے نگاہوں سے اوجھل ہوجانے کا کیا سوال تھا۔ اب تو میں اس کی پرچھائیں تھا۔ بہرحال اب میں باہر آیا اور ہوٹل کا جائزہ لینے لگا۔ ہوٹل میں انتہائی اعلیٰ درجے کے کمرے موجود تھے جن میں غالباً کئی ملکوں کے لوگ قیام پذیر تھے۔ اسی طرح مشرقی اور یورپین کھانوں کے لئے الگ الگ ریستوران بنے ہوئے تھے کئی بار بھی بنائے گئے تھے۔ اس کے علاوہ وسیع و عریض ہالوں میں مختلف قسم کے جوا خانے نظر آرہے تھے۔ جن میں جوا کھلانے کی مشینیں لگی ہوئی تھیں۔ بہرحال میں اس کا جائزہ لیتا رہا اور کافی دیر تک ادھر ادھر گھومتا رہا پھر سوئمنگ پول کی جانب چل پڑا اور یہاں میں نے اپنے ہم سفر کو سوئمنگ پول میں نہاتے ہوئے دیکھا پھر خاصا وقت گزرتا رہا اور رات ہوگئی۔ رات کو ہوٹل کے اندر کا ماحول بے حد حسین ہوگیا۔ کیسے بے فکرے لوگ ہوتے ہیں۔ زندگی سے اس طرح لطف اندوز ہوتے ہیں جیسے انہیں دنیا کا کوئی غم نہ ہو۔ اس وقت ہوٹل کے وسیع وعریض ہال میں زبردست پیمانے پر جوا ہورہا تھا۔ ہر مشین پر خوبصورت عورتیں اور موٹے اور بھدے دولت مند بکھرے ہوئے تھے۔ ہر میز پر لال، ہرے، پیلے پلاسٹک کے اسٹیکرز بکھرے ہوئے تھے جن کو جوئے خانے کے کیش کاؤنٹر سے حاصل کیا جاسکتا تھا۔ اس کے علاوہ وردیاں پہنے خوبصورت لڑکیاں ویٹروں کے فرائض سرانجام دے رہی تھیں۔ ہوٹل والوں نے تمام

انتظامات کر رکھے تھے۔ چنانچہ جوا کھیلنے والوں کو بدعنوانیوں سے بچانے کے لئے زبردست قسم کے لوگ ادھر ادھر گردش کر رہے تھے۔ ان کی کمر میں بندھی ہوئی پیٹیوں میں دونوں طرف پستول نظر آرہے تھے۔ ماحول خوبصورت لیکن سنسنی خیز تھا۔ فضا میں خوشبوئیں بکھری ہوئی تھیں۔ ان میں سگریٹوں کا دھواں بھی شامل تھا۔ قیمتی لباسوں کی سرسراہٹ۔ ابھی تک یہ نہیں معلوم ہوسکا تھا کہ وہ کون ہے لیکن بہرحال وہ زندگی کے تمام معمولات میں دلچسپی لے رہا تھا۔ پھر میں نے اسے ایک مشین پر کھڑے ہوئے دیکھا۔ غالباً وہ بھی اس مشین پر جوا کھیلنا چاہ رہا تھا۔ میں نے دیکھا کہ اس نے کیش کاؤنٹر سے رقم دے کر اسٹیکرز خریدے اور اس کے بعد ایک رولٹ مشین پر آکھڑا ہوا۔ اس کی آنکھوں میں بچوں جیسی خوشی جھلک رہی تھی۔ لوگ رولٹ مشین پر بنے ہوئے نمبروں پر جوا کھیل رہے تھے۔ وہ بھی ایک نمبر پر کھیلنے لگا۔ پتا نہیں کس حیثیت کا انسان تھا۔ فن لینڈ میں بھی وہ اعلیٰ درجے کے ہوٹل میں تھا اور یہاں ملائشیا میں بھی اس نے بہت ہی شاندار ہوٹل کا انتخاب کیا تھا لیکن جوا کھیلنے والے اپنی حیثیت کا صحیح تعین نہیں کرتے۔ جب روپیہ لگاتے ہیں تو جیتنے کے خواہش مند ہوتے ہیں اور میں نے اسے جیتتے ہوئے دیکھا۔ وہ تین یا چار بار رولٹ مشین کے کسی نمبر پر رقم لگا چکا تھا اور ہر بار اسٹیکروں کا ڈھیر اس کی جانب منتقل ہوجاتا تھا۔ اب لوگ اس کی جانب متوجہ ہو رہے تھے چھٹی بار جب وہ جیتا تو بے شمار لوگوں کے منہ سے ہلکی ہلکی چیخیں نکل گئیں۔ غالباً یہ حیرت کی چیخیں تھیں۔ مشین آپریٹر اب مشتبہ نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا اور غور کر رہا تھا کہ وہ کیسے ہر بار جیت رہا ہے۔ بہرحال اچھی خاصی رقم جیت کر وہ مشین کے پاس سے ہٹ گیا اور پھر ریستوران کی جانب چل پڑا۔ ابھی وہ اس جانب بڑھ ہی رہا تھا کہ میں نے اس کے عقب میں ایک آواز سنی۔ اس کے ساتھ ساتھ میں نے بھی پلٹ کر دیکھا تھا۔ وہ اٹھائیس، تیس سال کی ایک خوبصورت عورت تھی۔ اس کے چہرے کے نقوش بھی مقامی ہی تھے لیکن شفاف اور جاذب نگاہ چہرہ، جھیل سی گہری سیاہ آنکھیں، انتہائی قیمتی لباس میں ملبوس پرکشش اور سڈول بدن کی مالک دنیا میں حسن تو جگہ جگہ نظر آتا ہے لیکن مکمل خوبصورتی بہت کم دیکھنے کو ملتی ہے اور یقینی طور پر اسے ان چند عورتوں میں سے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ایک کہا جا سکتا تھا جو حسن کی تکمیل ہوتی ہیں۔ وہ شخص خاصا تیز طرار تھا۔ جیسے ہی عورت اس کے قریب رکی اور کہنے لگی۔

''تم تقدیر کے جادوگر ہو۔ یقینی طور پر تمہارا اس طرح جیتنا کوئی عام بات نہیں ہے۔'' جواب میں وہ شخص بولا۔

''نہیں حسن کی جادوگری شاید تقدیر کی جادوگری پر بھی حاوی ہوتی ہے اور میں ایک نگاہ میں تمہارے سامنے اپنے آپ کو بے بس پاتا ہوں۔'' کیا ترکی بہ ترکی جواب تھا لیکن حسین عورت نے قہقہہ لگایا اور بے تکلفی سے اس کے قریب جا کر بولی۔

''اور تم اپنے آپ کو کسی سے کم سمجھتے ہو؟''

''تمہارے منہ سے نکلے ہوئے یہ الفاظ میرے لئے خوبصورت اور خوش بختی کی علامت ہیں۔''

''لیکن تم واقعی کمال کے کھلاڑی ہو۔ مجھے تو یوں لگتا ہے جیسے کہ کوئی پراسرار قوت تمہارے اندر موجود ہے۔''

''اگر میرے اندر کوئی پراسرار قوت ہوتی تو مشین پر یہ حقیر سی رقم جیتنے کی بجائے میں تمہیں جیتنے کی کوشش کرتا۔''

کیا شاندار گفتگو ہو رہی تھی لیکن اس سے کم از کم میرے ہم سفر یا ساتھی کی ذہنی شخصیت کا اندازہ ہوتا تھا۔ وہ ایک لمحہ بھی اس حسین عورت سے نہیں جھجکا تھا۔ بلکہ اس طرح اس سے گفتگو کر رہا تھا کہ اسے لاجواب کئے دے رہا تھا۔ وہ کہنے لگی۔

''نہیں میں اتنی خوش نصیب نہیں ہوں اور خوب ہاری ہوں۔''

''کوئی حرج نہیں۔ ہار جیت تو زندگی کی علامت ہوتی ہے۔ ویسے کیا میں تمہیں اپنے ساتھ کھانے کی دعوت دے سکتا ہوں؟''

''یہ تمہاری مرضی پر منحصر ہے۔'' عورت نے کہا۔

''تو پھر آؤ۔'' وہ شخص بولا اور عورت مسکرادی۔ دونوں آہستہ سے آگے بڑھ گئے تھے یہ ایک الگ ہی دنیا ہوتی ہے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ ان دونوں میں سے کون زیادہ شاطر

ہے عورت اسے اپنے حسن کے جال میں پھانس رہی تھی اور وہ اپنی چرب زبانی سے عورت کو اپنے چکر میں لانے کی کوشش کر رہا تھا۔ میں نے ان لوگوں کا تعاقب کیا۔ ایک میز پر یقینی طور پر کم از کم چار کرسیاں تو ہوتی ہیں۔ جس میز پر وہ بیٹھا۔ اس پر بھی چار کرسیاں بچھی ہوئی تھیں۔ بھلا میں ان لوگوں سے دور کیوں رہتا۔ البتہ مجھے بری طرح پھنس کر بیٹھنا پڑا تھا۔ کیونکہ میں ان لوگوں کی مانند کرسی کو کھسکا نہیں سکتا تھا۔ وہ دونوں میز پر بیٹھ گئے اور میں نے بھی کسی نہ کسی طرح اپنے لئے جگہ حاصل کر لی۔ فوراً ہی اسٹیورڈ ان کے قریب پہنچ گیا اور اس نے مینو دونوں کے سامنے رکھ دیے۔ تب نوجوان نے کہا۔

''کھانوں کا انتخاب حسین ہونٹوں سے نکلی ہوئی آواز سے ہوگا۔''

''اوہ تھینک یو۔'' عورت نے جواب دیا اور مینو کھول کر دیکھتے ہوئے بولی۔

''کھانے سے پہلے کیا لوگے وہسکی یا وائن۔''

''سوری میں صرف سافٹ ڈرنک لیتا ہوں۔ ویسے تم اپنے لئے جو چاہو منگوا سکتی ہو۔''

''حیرت ہے تم وہسکی نہیں لیتے بہر حال میں وائن لوں گی۔'' یہ کہہ کر اس نے ویٹر کو اشارہ کیا اپنے لئے وائن اور میرے ساتھی نوجوان کے لئے ایک جوس کا آرڈر دے کر کھانے کا آرڈر لکھوانے لگی۔ ویٹر جوس اور وائن لے آیا اور اسٹیورڈ کھانے کا آرڈر لے کر چلا گیا تو وہ ہنس کر بولی۔

''جب کسی کے ساتھ کھانا کھایا جاتا ہے تو کم از کم اس کی شخصیت سے واقف ہونا ضروری ہے۔ ہم لوگ ابھی تک ایک دوسرے سے ناواقف ہیں۔''

''شاید تم سے زیادہ میں اس کمی کو محسوس کر رہا ہوں۔ کیونکہ اس حسن کو کوئی نام دینا کم از کم میرے بس کی بات نہیں ہے۔ ہاں مجھ سے زیادہ ذہن لوگوں نے یقینی طور پر کوئی نہ کوئی نام ضرور تجویز کیا ہوگا اور میں ان کے نام سے اتفاق کروں گا۔''

عورت ہنس پڑی پھر بولی۔

''ویری گڈ۔ اسے کہتے ہیں ترکی بہ ترکی۔'' نوجوان نے کہا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

عورت پھر بولی۔

''لیکن ناموں کا مسئلہ تو درمیان میں رہ گیا۔''

''چلو اس سلسلے میں پہل میں کیے لیتا ہوں۔ میرا نام کاشک ہے۔''

''صرف کاشک؟''

''ہاں ابھی تک صرف کاشک ہے۔''

''مگر اس نام سے تمہاری قومیت کا اظہار نہیں ہوتا۔''

''قومیت۔'' کاشک نے عجیب سے لہجے میں کہا۔ میں دل ہی دل میں ہنس رہا تھا۔ نام تو اس کا مجھے بھی پہلی بار ہی معلوم ہوا تھا پھر میں نے اس کے الفاظ سنے۔

''دیکھو ڈیئر اس سلسلے میں ہوسکتا ہے کہ تم مجھ سے اتفاق نہ کرو لیکن میرے خیال میں دنیا میں صرف ایک ہی قوم آباد ہے اور اسے تقسیم نہیں کیا جاسکتا۔''

''کون سی قوم؟''

''انسان۔'' کاشک نے جواب دیا۔

''ہاں میں اس بات سے اتفاق کرتی ہوں۔ لوگوں نے اپنے درمیان خود تفریق پیدا کر رکھی ہے۔ بہرحال میرا نام گیتالیوکائن ہے۔''

''گیتالیوکائن۔ یہ نام دونوں کے اشتراک سے میرا وجود سامنے آیا ہے۔''

''کیا خوب اشتراک تھا۔ کاشک نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر ہنس پڑا۔ عورت نے کہا۔'' ویسے میں تھائی ہوں۔ شوہر سے طلاق لے چکی ہوں اور بنکاک میں اپنا ایک ریستوران چلاتی ہوں۔ جو خوب چلتا ہے اور خاصا مشہور ہے۔ اب میں ہانگ کانگ میں ایک اور ہوٹل کھولنا چاہتی ہوں اور اس کے لئے یہاں کوالالمپور میں بھی جائزہ لے رہی ہوں۔ یہ میری ہابی ہے۔ دنیا کے مختلف حصوں میں سفر کر کے میں نے ہوٹلوں کا جائزہ لیا ہے اور یہ اندازہ لگا رہی ہوں کہ جدید ترین ہوٹل کس طرح کے ہوتے ہیں اور ان میں کیا کیا جدت کی جا رہی ہے۔''

''بہت عمدہ یہ معمولی کام نہیں ہے اور میڈم گیتا حقیقت یہی ہے کہ آپ جیسی

خواتین ہی اتنے بڑے کام کرسکتی ہیں۔''

''بہت خوبصورتی سے تم نے گیند میری جانب پھینک دی ہے اپنے بارے میں بھی تو کچھ بتاؤ۔''

''اصل میں تمہارے مقابلے میں اس قدر کمزور ہوں میں کہ اب اپنے بارے میں بتاتے ہوئے شرم آتی ہے۔ بس یوں سمجھ لو ایک بہت بڑی فرم کا جنرل سروئیر ہوں اور دنیا کے مختلف گوشوں میں سروے کرتا رہتا ہوں۔''

''کام تو یہ بھی برا نہیں ہے ویسے ایمانداری سے کہہ رہی ہوں کہ تم اگر صرف جوا ہی کھیلو تو تمہیں اور کچھ کرنے کی ضرورت ہی نہ پیش آئے۔ میرے خدا۔ میں تمہیں جیتتے دیکھ کر کھڑی ہوئی یہ اندازہ لگانے کی کوشش کر رہی تھی کہ رولٹ مشین کو کس طرح قبضے میں کیا جاسکتا ہے۔ بظاہر میں کوئی اندازہ نہیں لگا سکی۔''

''تو پھر یہ سمجھ لیجئے میڈم گیتا کہ رولٹ مشین میرے قبضے میں نہیں ہے۔ آپ خود بھی کہہ چکی ہیں اور یہ حقیقت بھی ہے کہ اگر میں ایسے ہی شعبدے دکھا سکتا تو شاید مجھے ملازمت کی ضرورت پیش نہیں آتی۔''

''تاہم کچھ بھی ہے۔ مجھے تم سے مل کر بے حد مسرت ہوئی ہے۔ میں صاف گو ہوں اور دل کی بات کہنے میں کبھی کوئی مشکل نہیں محسوس کرتی اگر تم اس وقت مجھے مل جاتے تو میں تمہیں حاصل کرنے کیلئے جان کی بازی لگا دیتی۔ تم جیسے شاندار نوجوان مرد زندگی کے بہت اچھے ساتھی ہوتے ہیں۔''

''کمال ہے آج تو یوں لگتا ہے جیسے تقدیر آسمانوں کا سفر کر رہی ہے۔ رولٹ مشین نے بھی میرا ساتھ دیا اس کے لئے آپ میری تعریف کر رہی ہے۔''

''اگر اس سے پہلے کسی نے اس طرح تمہاری تعریف نہیں کی تو میں سمجھتی ہوں کہ خوش ذوق خواتین سے تمہارا پالا ہی نہیں پڑا۔''

''ہوسکتا ہے ایسا ہو لیکن بہرحال اب تک جو کچھ ہوا ہے وہ میری توقع کے بہت برعکس ہے۔''

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

''کیا تم شادی شدہ ہو؟''

''نہیں۔'' کاشک نے جواب دیا۔

''شادی کیوں نہیں کی ابھی تک۔''

''شاید اس بارے میں مجھے کچھ نہیں معلوم۔'' کاشک نے جواب دیا۔

''میں بنکاک چھوڑ کر ہانگ کانگ میں آباد ہونا چاہتی ہوں۔ کیا تم اپنے معمولات میں سے وقت نکال کر مجھے کچھ وقت دے سکتے ہو؟''

عورت کے ان الفاظ میں ایک دبی دبی پیشکش تھی۔ شاید کاشک جیسے شاطر شخص نے بھی اس بارے میں سوچا ہو لیکن میں نے یہ ضرور سوچا تھا کہ صرف رولٹ مشین پر اسٹیکرز کے انبار وصول کرنا اس قدر اہمیت کا حامل ہو سکتا ہے کہ ایک خوبصورت عورت جس کے الفاظ یہ بتاتے ہیں کہ وہ بے انتہا دولت کی مالک بھی ہے۔ چند لمحات کی ملاقات میں ایک اجنبی شخص کو اس طرح کی دعوت دے سکتی ہے یا پھر اس کے پس پردہ کچھ اور ہے۔ غالباً کاشک نے بھی اس بات کو محسوس کیا تھا۔ اس نے کہا۔ ''تم بنکاک کیوں چھوڑنا چاہتی ہو؟''

''اس لئے کہ میرا شوہر میرے لئے عذاب بنا ہوا ہے۔'' گیتا نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

''لیکن تم تو کہہ رہی تھیں کہ تم اپنے شوہر سے طلاق لے چکی ہو۔''

''ہاں یہ سچ ہے لیکن ہمارے قانون کے مطابق طلاق کے بعد بھی اگر شوہر یا بیوی کا کوئی ذریعہ آمدنی نہیں تو دونوں میں سے کسی ایک کو اپنی آمدنی کا چوتھائی حصہ اسے دینا ہوتا ہے۔ میرا شوہر ایک بدقماش اور انتہائی نکما شخص ہے۔ حالانکہ میں نے اس سے طلاق لے لی ہے لیکن وہ کمینہ صفت انسان میری آمدنی کا چوتھائی حصہ اپنی برائیوں پر صرف کرتا ہے۔''

''لیکن آخر کیسے۔ جب تمہارا اس سے کوئی تعلق نہیں رہا ہے تو پھر یہ کیسے ممکن ہے؟''

''بس کیا بتاؤں تمہیں؟'' عورت کسی قدر افسردگی سے بولی۔

''بہر حال میں تمہارے لئے افسردہ ہوں۔'' کاشک نے کہا۔

اور عورت نے جلدی سے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیا۔ اوہ نہیں مائی ڈیئر میں نے تمہیں افسردہ کرنے کیلئے۔'' اس کے الفاظ منہ پر رہ گئے۔ ایک گوشے میں بھگدڑ مچ گئی تھی۔ تمام میزوں کو ایک جگہ لائن سے لگا رہے تھے اور ان پر چیزیں سجا رہے تھے۔ کاشک اور گیتا کے ساتھ ساتھ میری نگاہیں بھی اس طرف اٹھ گئیں۔ ویٹروں کی بھاگ دوڑ بتا رہی تھی کہ کوئی بہت اہم شخصیت یہاں آنے والی ہے۔ وہ میزوں کو سجا رہے تھے۔ کاشک اور گیتا خاموشی سے اس طرف دیکھنے لگے ان کی گفتگو کا سلسلہ منقطع ہو گیا تھا۔ میں نے ہال میں موجود دوسرے افراد کو بھی اسی جانب متوجہ دیکھا اور پھر میری نگاہیں دروازے کی جانب متوجہ دیکھا اور پھر میری نگاہیں دروازے کی جانب اٹھ گئیں۔ سیاہ چوغا پہنے ہوئے لمبی سی ٹوپی سر پر لگائے ہوئے وہ شخص تقریباً دس افراد کے جھرمٹ میں اندر داخل ہوا تھا۔ جاندار چہرہ، گلے میں انتہائی بیش قیمت پتھروں کی مالائیں پڑی ہوئیں، ہاتھوں کی انگلیوں سے خارج ہوتی ہوئی کرنیں بتاتی تھیں کہ انتہائی قیمتی ہیروں کی انگوٹھیاں پہنی ہوئی ہیں چلنے کے انداز میں وقار چھپا ہوا تھا۔ ویٹر اسی کے لئے مستعد تھے۔ وہ اپنے ساتھوں کے ہمراہ ایک کرسی پر جا بیٹھا اس کے بیٹھنے کے بعد اس کے باقی ساتھی اس سے تھوڑا تھوڑا فاصلہ اختیار کر کے بیٹھ گئے تھے۔ لوگوں کی نگاہوں میں اس کی شان وشوکت دیکھ کر دلچسپی کے نقوش ابھر آئے تھے۔ ہوٹل کی انتظامیہ یقینی طور پر اس کی شخصیت سے واقف تھی۔ اس لئے وہ دو افراد جو شاید ہوٹل کے منیجر وغیرہ تھے اس سے تھوڑا فاصلے پر جا کر کھڑے ہو گئے تھے اور تقریباً آٹھ ویٹر تھوڑے تھوڑے فاصلے پر اس کی خدمت کے لئے کھڑے ہوئے تھے گیتا کی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک نظر آ رہی تھی۔ ایک لمحے کے لئے مجھے یوں لگا جیسے اس نے کاشک کو نظر انداز کر دیا ہے اور اس شخص میں دلچسپی لے رہی ہے۔ پتا نہیں کاشک نے بھی یہ بات محسوس کی تھی یا نہیں لیکن بہر حال میں نے بخوبی محسوس کر لیا تھا۔ دل ہی دل میں سوچ رہا تھا میں کہ واقعی اس کائنات میں بکھری ہوئی کہانیاں اپنے اندر بڑے انوکھے انوکھے راز رکھتی ہیں اور اگر انسان صحیح معنوں میں دیدہ ور ہو تو ان کہانیوں سے پورا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

پورا لطف لیا جا سکتا ہے۔ کسی کے وجود میں داخل ہو کر اس کی شخصیت کا تجزیہ کرنا کوئی خاص دلچسپ بات نہیں ہے اس طرح کچھ ذمے داریاں اپنے شانوں پر لی جاتی ہیں جبکہ یوں لوگوں کو دیکھنا زیادہ دلچسپ امر ہے۔ یہ دونوں کردار مجھے بہت دلچسپ لگ رہے تھے اور میں یہ سوچ رہا تھا کہ جو کچھ میں نے کیا ہے وہ واقعی بہت عمدہ ہے اور میں صحیح معنوں میں اس اڑتے ہوئے ورق کے ان الفاظ کا شکر گزار تھا جنہوں نے میری صحیح سمت راہنمائی کر دی تھی اور اب ایک دلچسپ اور دلکش کہانی میرے سامنے بکھری ہوئی تھی۔ بس اتنا کرنا تھا مجھے کہ اپنے آپ کو محفوظ طریقے سے اس کہانی میں داخل کر دوں۔

❁ ❁ ❁

ایک دیدہ ور کی مانند میں اسے دیکھتا رہا۔ وہ جو کوئی بھی تھا ایک شان رکھتا تھا اور ہال میں بیٹھے تمام لوگ اس سے مرعوب نظر آ رہے تھے بہر حال یہ مقام حاصل کرنے کیلئے بھی بہت کچھ کرنا ہوتا ہے۔ جو اس شخص نے کیا ہوگا لیکن کیا؟

اپنی کرسی پر بیٹھنے کے بعد اس نے ایک بار اپنی باریک لکیروں جیسی آنکھوں سے ہال کا جائزہ لیا۔ پھر میں نے محسوس کیا کہ اس کی نگاہیں گیتا لیوکائن پر آ جمی ہیں۔ ''وری گڈ۔'' میں نے دلچسپی سے کہا۔

ہر چند کہ اس گدھے کی آنکھیں مجھے نظر نہیں آ رہی تھیں لیکن کم از کم اس کے چہرے کے تاثرات یہ بتا سکتے تھے کہ گیتا لیوکائن کی طرف اس نے بے مقصد نہیں دیکھا ہے اور اس بات کی وضاحت بھی چند ہی لمحوں میں ہوگئی۔ اس نے اپنا وزنی ہاتھ سیدھا کیا اور گیتا لیوکائن کی طرف انگلی اٹھا دی۔

''واہ بھئی واہ۔'' میں نے دل میں سوچا کہانی تو کچھ زیادہ ہی جاندار ہوتی نظر آ رہی ہے کیونکہ اس وقت سبھی کی نگاہیں اس کی جانب اٹھی ہوئی تھیں اور ان میں گیتا بھی شامل تھی اس نے اپنی جانب اٹھنے والی انگلی کو دیکھ لیا اور پھر خوشگوار انداز میں مسکرا کر بولی۔ ''شخصیت بھی اچھی ہے اور رکھ رکھاؤ بھی۔ کچھ عجیب سا لگتا ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے کاشک۔ کون ہو سکتا ہے یہ؟''

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

''جہنم کا کوئی باسی۔'' کاشک جلے بھنے لہجے میں بولا۔

''اگر میرا اندازہ غلط نہیں ہے تو اس نے میری جانب ہی انگلی اٹھائی ہوئی ہے۔''

کاشک نے کوئی جواب نہیں دیا میں نے دیکھا کہ اس شخص کے پاس سے ایک آدمی اٹھا ہے اسی میز کی جانب آ رہا ہے میں اس کا انتظار کرنے لگا۔ لوگوں کی نگاہیں اس شخص کے ساتھ ساتھ سفر کر رہی تھیں یہاں تک کہ وہ ہماری میز کے پاس پہنچ گیا کاشک کو اس نے بالکل نظر انداز کر دیا تھا اور میز پر ہاتھ رکھ کر جھکا تھا پھر اس نے مہذب لہجے میں کہا۔

''لیڈی آف نائٹ۔ کیا آپ میرے مالک ہوشیان جیوڈا کو تھوڑا سا وقت دے سکیں گی۔ میں دلی طور پر آپ کا شکر گزار ہوں گا۔''

''مسٹر ہوشیان جیوڈا کون ہیں؟ گیتا لیوکائن نے سوال کیا۔

''اوہو۔ گویا میرا اندازہ آپ کے بارے میں درست نکلا۔

آپ کہیں باہر سے آئی ہیں؟''

''جی ہاں۔ بالکل۔''

''یقیناً یہی بات ہے ورنہ میرے مالک شیان جیوڈا کو کون نہیں جانتا۔ وہ یوں سمجھ لیں کہ اس شہر کے بادشاہ ہیں میں نے احتیاطاً صرف اس شہر کا تذکرہ کیا ہے ورنہ مسٹر جیوڈا کی مملکت تو نجانے کہاں کہاں پھیلی ہوئی ہے۔ وہ لڑکیاں اپنے آپ کو خوش نصیب تصور کرتی ہیں جو مسٹر جیوڈا کی قربت حاصل کر سکیں یوں سمجھ لیجئے کہ وقت ان پر آسان ہو جاتا ہے اور ان کی ہر خواہش ان کی پسند کے مطابق پوری ہو جاتی ہے۔ وہ دلوں پر حکومت کرتے ہیں اور اس سلسلے میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔''

مسٹر جیوڈا جو کچھ بھی ہوں لیکن آپ ان کے بہت ہی اچھے اور وفادار ساتھی محسوس ہوتے ہیں۔''

''اس میں کوئی شک بھی نہیں ہے اور ان کی وفاداری یوں سمجھ لیجئے کہ اتنا بااختیار بنا دیتی ہے کہ پھر کسی اور اختیار کی ضرورت نہیں رہتی۔''

''مسٹر جیوڈا کی اس خواہش کی تکمیل دل و جان سے کروں گی۔'' گیتا لیوکائن نے کہا

اور میرا منہ حیرت سے کھل گیا۔ میں سوچ رہا تھا کہ ابھی ابھی تو وہ کاشک کے بارے میں زمین آسمان ایک کئے ہوئے تھی اور اب ایک لمحے میں اس نے کاشک کو نظر انداز کر دیا میری نگاہیں کاشک کے چہرے کی جانب بھی اٹھیں اور ایک مرد کے چہرے پر جو تاثرات پا سکتا تھا وہی کاشک کے چہرے پر موجود تھے جیسے ایک شکاری کا کیا ہوا شکار اس کے سامنے سے کوئی لے بھاگے۔ کاشک کی ظاہری کیفیت اسی بات کا اشارہ کرتی تھی اور یہ ایک دلچسپ مسئلہ تھا جو میرے لئے مزید باعث دلچسپی بن گیا۔ اس سے پہلے میں نے گیتا لیوکائن کے انداز میں ایک بے نیازی سی پائی تھی اور وہ کسی خاص ادا کا مظاہرہ نہیں کر رہی تھی۔ لیکن اب اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے اس نے اس قدر نازو انداز کا اظہار کیا جیسے وہ بھی کسی ملک کی شہزادی ہی ہو۔ واہ ری عورت۔ میں نے دل ہی دل میں سوچا اور ایک بار پھر ہمدردانہ نگاہوں سے کاشک کو دیکھا جو اپنی جگہ تلملا رہا تھا لیکن زبان سے کچھ نہیں بولا تھا۔ غالباً سمجھدار آدمی تھا۔ گیتا لیوکائن کے ساتھ ساتھ میں بھی اپنی جگہ سے اٹھ گیا۔ ذرا جائزہ تو لوں مسٹر ہوشیان جیوڈا کا۔ کیا چیز ہیں اور جس انداز میں ان کے ساتھی نے ان کی خواہش کی تکمیل کی تھی وہ بھی دلچسپ تھا جبکہ مسٹر جیوڈا نے کسی ایسے بچے کی طرح انگلی اٹھائی تھی جو گیس بھرے غبارے دیکھ لیتا ہے اور منہ بسور کر ان کو حاصل کرنے کی فرمائش کرتا ہے بہر حال میرے قدم گیتا لیوکائن کے ساتھ ساتھ اٹھ رہے تھے اور پھر اس کے ساتھ ہی میں میز پر پہنچا تھا۔ ہوشیان جیوڈا نے اپنا بایاں ہاتھ بلند کیا اور گیتا اس کے قریب پہنچ گئی لیکن گیتا کو اس بائیں ہاتھ کے بلند کرنے کے بعد اس پذیرائی کا علم نہیں تھا۔ ہاں جو شخص اسے ساتھ لے کر آیا تھا اس نے جلدی سے آگے بڑھ کر گیتا کا ہاتھ اس انداز میں سیدھا کر دیا کہ وہ ہوشیان جیوڈا کے ہاتھ میں آ جائے۔ ہوشیان جیوڈا نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام لیا۔ تو اس کے ہرکارے نے گیتا کے کان میں کہا۔

''فوراً اس ہاتھ کو بوسہ دیجئے پلیز۔'' گیتا ایک لمحے کے لئے جھجکی لیکن ہاتھ میں پڑی ہوئی انگشتریاں ہی اس قیمت کی حامل تھیں کہ کم از کم یہ ہاتھ چومنے میں اسے کوئی نقصان نہیں ہو سکتا تھا۔ ہاتھ کو بوسہ دینے کے بعد شاید ہوشیان جیوڈا نے اسی ہاتھ کی قوت

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

سے اسے بٹھانے کی کوشش کی تھی کیونکہ گیتا ایک لمحے کے لئے لڑکھڑائی تھی۔ لیکن گیتا کو یہاں لانے والے نے جلدی سے اس کے لئے ہوشیان جیوڈا کے برابر کی کرسی کھینچ دی۔ وہ شخص جو ہوشیان جیوڈا کے برابر کی خالی کرسی کی دوسری جانب بیٹھا ہوا تھا جلدی سے اپنی جگہ سے اٹھ گیا غالباً ایک کرسی کا فاصلہ ہر شخص کو برقرار رکھنا ہوتا تھا۔ چنانچہ سبھی لوگوں کو اٹھنا پڑا اور میں یہ تماشہ دیکھنے کے لئے ان کے عقب میں کھڑا ہوگیا۔ چاہتا تو اس کرسی پر بھی بیٹھ سکتا تھا جو گیتا لیوکائن کے برابر خالی ہوگی تھی لیکن میں نے سوچا کہ ان کے عقب میں کھڑے ہو کر ان کی گفتگو ذرا وضاحت سے سمجھ سکتا ہوں۔ چنانچہ میں نے جیوڈا کی آواز سنی۔

''یقینی طور پر میرے آدمی نے آپ کو لیڈی آف نائٹ کے نام سے مخاطب کیا ہوگا اور یہ الفاظ غلط بھی نہیں ہیں اس وقت ہال میں جتنی خواتین موجود ہیں ان میں سب سے خوبصورت آپ ہیں۔''

''اور اس وقت ہال میں جتنے بھی افراد بیٹھے ہوئے ہیں ان میں سب سے شاندار شخصیت کے مالک آپ ہیں مسٹر جیوڈا جواب میں مجھے ایک ایسی چیں سنائی دی جیسے بچوں کے دو پیسوں والے غبارے میں لگی ہوئی سیٹی کی آواز ہوتی ہے غالباً ہوشیان جیوڈا ہنس رہا تھا۔ لیکن ہنستے ہوئے بھی اس کے ہونٹ نہیں کھلے تھے۔ ویسے بھی قریب سے دیکھنے سے وہ اچھی خاصی مکروہ شخصیت کا مالک معلوم ہوتا تھا لیکن شخصیتوں کا کیا ہے انسان اپنا ایک مقام بنالے تو اس کی شکل و صورت کیسی ہی ہو لوگ اس پر توجہ نہیں دیتے۔ گیتا لیوکائن باکمال عورت تھی۔ کاشک کو اس نے تھوڑی دیر پہلے خوب اچھی طرح بیوقوف بنا رکھا تھا لیکن اب وہ کاشک کو جیسے بھول ہی گئی تھی۔ میری نگاہ کاشک کی جانب اٹھی اور مجھے اس کے چہرے پر سرخی نظر آئی۔ آنکھوں میں ہلکی ہلکی چمک بھی پیدا ہوگئی تھی۔ اس کی یہ کیفیت یقینی طور پر فطری ہے۔ میں نے دل ہی دل میں سوچا اور پھر ہوشیان کی جانب متوجہ ہوگیا۔

''کہاں سے تعلق ہے آپ کا؟''

''باہر سے آئی ہوں۔''

''خوب باہر والے ہوتے ہی خوبصورت ہیں'' چیں چیں چیں وہ مخصوص انداز میں ہنسا۔

''لیکن بڑا افسوس ہے کہ یہاں آ کر بھی آپ جیسی شخصیت سے متعارف نہیں ہو سکی۔ میں اس ہوٹل کی شکر گزار ہوں جہاں میں تھوڑا سا وقت گزارنے کے لئے آ گئی تھی۔ اگر میں یہاں نہ آتی تو بھلا آپ سے کہاں ملاقات ہوتی۔'' جواب میں پھر وہی چیں چیں سنائی دی تھی۔ جیوڈا نے کہا۔

''کیا آپ کا قیام اسی ہوٹل میں ہے؟''

''نہیں۔ کہیں اور رہتی ہوں میں۔''

''لیکن اب آپ کہیں اور نہیں رہیں گی۔ ہمارے ساتھ ہی رہیں گی۔''

''آپ کی ہدایت ہے تو بھلا میرے لئے انکار کی کیا مجال ہو سکتی ہے۔'' دل تو چاہ رہا تھا کہ دونوں طرف کا جائزہ لوں اندازہ ہوگیا تھا کہ مسٹر ہوشیان جیوڈا ایک اوباش طبع شخص ہیں اور یقینی طور پر کسی بڑی حیثیت کا حامل لیکن کاشک کی حالت بھی قابل دید تھی اور میں یہ سوچ رہا تھا کہ کاش میں دو حصوں میں تقسیم ہو کر بھی مسٹر کاشک کے بارے میں اور مسٹر ہوشیان جیوڈا کے بارے میں ساری تفصیلات معلوم کر سکتا۔ حالانکہ ابھی اصل کھیل کا کوئی اندازہ نہیں ہو سکا۔ کاشک بھی اپنی جگہ ایک مستحکم شخصیت تھی اور وہ خاتون بھی جو کاشک سے بڑی محبت سے ملی تھیں اور ایک لمحے کے اندر اندر اپنے پروگرام میں تبدیلی پیدا کر چکی تھیں۔ کم از کم ایک عورت اتنا تو جانتی ہے کہ اس کی تعریفوں کے پل باندھنے والا شخص اس کی جانب متوجہ ہے۔ ایک ایسے شخص کو نظر انداز کر کے فوراً ہی دوسرے کی جانب متوجہ ہو جانا بڑا مشکل کام تھا لیکن یوں لگتا تھا جیسے میڈم ایسے کام کرنے کی ماہر ہیں اور بڑی آسانی سے کسی ایسے شخص کی جانب متوجہ ہو جاتی ہیں جو انہیں اپنے کام کا نظر آئے۔ پھر تیسری شخصیت مسٹر جیوڈا کی تھی جو عجیب سے انداز میں سامنے آئے تھے میں نے فیصلہ کیا اور صحیح وقت پر کیا۔ کیونکہ اسی لمحے میں نے کاشک کو اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے دیکھا تھا شاید

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

وہ اس ماحول کو برداشت نہیں کرسکا تھا اور اس منظر کو نگاہوں سے اوجھل کرنے کے لئے ہوٹل کے ڈائننگ ہال سے باہر نکل آیا تھا۔ میں اس کا تعاقب کرنے لگا۔ گیٹ سے نکل کر سامنے ہی دور تک ٹیرس پھیلا ہوا تھا۔ ٹیرس کے مقابل کا پارک تھا۔ ہوٹل کی عمارت کی پشت پر سوئمنگ پول تھا اور دائیں جانب بلکہ ہوٹل کی تین جانب گھنا جنگل پھیلا ہوا تھا جو نجانے کہاں تک چلا گیا تھا۔ ٹیرس کے آخری سرے پر ایک ہیلی کاپٹر کھڑا نظر آ رہا تھا۔ میں نے پہلے اس ہیلی کاپٹر کو نہیں دیکھا تھا یہ نیا نیا یہاں نظر آیا تھا ہوسکتا ہے مسٹر جیوڈا اسی ہیلی کاپٹر سے یہاں آئے ہوں۔ ویری گڈ۔ یہ ان کی شخصیت کی بڑائی کا دوسرا اظہار تھا۔ میں دلچسپی سے چند قدم آگے بڑھ گیا۔ میں نے دیکھا کہ ایک شخص ہیلی کاپٹر میں بیٹھا ہوا ہے اور اس کے قریب ہی سرخ رنگ کی وردی میں کچھ ایسے لوگ نظر آ رہے ہیں جنہیں مسلح گارڈ کہا جاسکتا ہے۔ غالباً یہ بھی مسٹر جیوڈا کے آدمی ہی تھے۔ میں نے گردن ہلائی اور کاشک کے ساتھ ساتھ آگے بڑھنے لگا جو ہوٹل کی عمارت کے مشرقی حصے کی دیوار کے ساتھ ساتھ چلتا ہوا جنگل میں داخل ہوگیا تھا۔ جنگل کے شروع کے حصے میں تھوڑے تھوڑے سے فاصلے پر تین چار پتھر کی بنچیں پڑی ہوئی تھیں۔ ہوٹل والوں نے شاید اس لئے ڈلوادی ہوں گی کہ ہوٹل میں ٹھہرنے والے قدرتی مناظر سے لطف لینا چاہیں تو اس جنگل کے ابتدائی حصے میں تھوڑی دیر کے لئے جاکر بیٹھ جائیں۔ کاشک آگے بڑھتا ہوا انہی بنچوں کی جانب جا رہا تھا اور پھر وہ ان میں سے ایک بنچ پر بیٹھ گیا۔ جنگل میں پرندوں اور جانوروں کی آوازیں آ رہی تھیں دن میں شاید بارش ہوچکی تھی اس لئے درخت بھیگے بھیگے لگ رہے تھے اور ایک عجیب سی بو فضا میں پھیلی ہوئی تھی جسے نہ خوشگوار کہا جاسکتا تھا اور نہ ناگوار۔ کاشک پتھر کے بت کی مانند خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ غالباً وہ اپنے اس غصے کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کر رہا تھا جو مسٹر جیوڈا کی بے جا مداخلت اور گیتا لیوکائن کی کمینگی سے اس کے دل میں پیدا ہوا تھا۔ خاصی دیر تک وہ اس طرح بیٹھا رہا اور نجانے کیسی کیسی سوچوں میں ڈوبا رہا اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ جنگل کا ماحول اس وقت بڑا خوبصورت محسوس ہو رہا تھا۔ شہر کے پرشور ہنگاموں سے نکل کر اگر کوئی کسی ایسی جگہ آ بیٹھے جہاں شہری اور جنگلی

زندگی کا سنگم ہو تو اس جگہ کا لطف ہی دوبالا ہوتا ہے۔ دنیا بالکل ہی بدلی ہوئی محسوس ہوتی ہے مجھے بھی جنگل کی یہ فضا بہت حسین لگ رہی تھی۔ لیکن پھر اچانک ہی دو دھماکے سنائی دیے اور کاشک بری طرح چونک پڑا۔ یہ گولیاں غالباً رائفل سے چلائی گئی تھیں اور یہ اندازہ نہیں ہوسکا تھا کہ کس طرف سے چلی ہیں لیکن پھر فوراً ہی ایک شور سا بلند ہوا۔ انسانی شور تھا لیکن آوازیں سمجھ میں نہیں آ رہی تھیں۔ تھوڑی دیر کے بعد اور بھی گولیاں چلیں اور پھر سیٹیاں بجنے لگیں قدموں کی بھاگ دوڑ محسوس ہوئی یوں لگ رہا تھا جیسے بہت سے لوگ جنگل میں داخل ہو رہے ہوں۔ کاشک اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور صورتحال کا جائزہ لینے کی کوشش کرنے لگا۔ پھر فوراً ہی احساس ہوگیا کہ یہ تمام آوازیں ہوٹل کے اندرونی حصے کی طرف سے ہی آ رہی ہیں۔ چنانچہ کاشک برق رفتاری سے اس طرف دوڑ پڑا میں بھی اس کا ساتھ دے رہا تھا۔ لیکن چند ہی قدم چل کر کاشک رک گیا وہاں سے ٹیرس کے اس حصے کو دیکھ رہا تھا جہاں ہیلی کاپٹر کھڑا ہوا تھا۔ ہیلی کاپٹر کے گرد سرخ وردی والوں کا مجمع نظر آ رہا تھا اور یہاں سے کوئی چیز صاف نظر نہیں آ رہی تھی۔ میں بھی اس لئے یہاں رک گیا کہ کہیں انسانوں کے اس غول میں پس نہ جاؤں۔ لیکن یہاں سے صورتحال کا صحیح اندازہ نہیں ہو پا رہا تھا۔ پھر تھوڑی ہی دیر میں ہیلی کاپٹر کا انجن چلنے کی آواز سنائی دی اور میں نے اسے فضا میں اڑتے ہوئے دیکھا۔ مقامی پولیس بھی پہنچ گئی تھی اور اس کے افراد چاروں طرف بکھرنے لگے تھے۔ ہیلی کاپٹر دیکھتے ہی دیکھتے نگاہوں سے غائب ہوگیا تھا۔ کاشک نے دو قدم آگے بڑھائے لیکن پھر کچھ سوچ کر رک گیا۔ غالباً وہ محتاط رہنا چاہتا ہوگا۔ اور میں سمجھتا تھا کہ یہ بہتر ہی تھا اس وقت صورت حال مکمل طور سے کاشک کے خلاف جاسکتی تھی کیونکہ اگر واقعی مسٹر ہوشیان جیوڈا پر کوئی حملہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے جیسا کہ سامنے نظر آنے والی صورتحال سے احساس ہو رہا تھا تو اس حملے کا ذمہ دار کاشک کو بھی قرار دیا جاسکتا ہے اور اس کی وجہ کائنات کے تین مسئلوں میں سے ایک ہوسکتی ہے۔ یعنی زن۔ یہ الگ بات ہے کہ لوگوں کو ابھی یہ نہیں معلوم تھا کہ وہ زن کاشک کی کون تھی۔ صورتحال کچھ سمجھ میں نہیں آئی تھی۔ اندازہ یہی ہو رہا تھا کہ حملہ مسٹر ہوشیان جیوڈا پر ہی کیا گیا ہے کیونکہ جو ہنگامہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

آرائی نظر آ رہی تھی وہ ایسی ہی کسی شخصیت کو نقصان پہنچ جانے کا نتیجہ ہو سکتی تھی۔ کاشک اپنی جگہ پر کھڑا سوچتا رہا شاید اس نے ٹیرس کی جانب سے ہوٹل میں داخل ہونا مناسب نہیں سمجھا کیونکہ یہ بات شبے کا باعث بن سکتی تھی۔ بہرحال کاشک اسی جگہ کھڑا رہا۔ پھر کوئی پچاس گز کے فاصلے پر مقامی سپاہیوں کی ایک ٹولی جنگل میں داخل ہوتی ہوئی نظر آئی۔ معاملہ خاصا خطرناک ہو گیا تھا۔ سپاہیوں کو شاید شبہ ہوا تھا کہ گولی جنگل سے چلائی گئی ہے اس لئے اب وہ گولی چلانے والے کی تلاش میں جنگل میں داخل ہو رہے تھے۔ کاشک تھوڑی دیر تک کچھ سوچتا رہا اور اس کے بعد اس نے جنگل کے اندر کی جانب رخ کیا۔ بات میری سمجھ میں نہیں آئی تھی کہ کاشک اس طرف کیوں رخ کر رہا تھا لیکن بہرحال میں محتاط انداز میں اس کا تعاقب کر رہا تھا۔ جنگل میں درختوں کے نیچے اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔ اگرچہ چاند نکلا ہوا تھا لیکن پھر بھی درختوں کی گھنی چھاؤں کی وجہ سے نیچے کے حصے تاریک تھے۔ ہاں جہاں کہیں کھلی جگہ ہوتی تھی وہاں چاندنی چٹکی ہوئی تھی۔ کاشک بے آواز چل رہا تھا۔ قد آدم جھاڑیاں ہر طرف کھڑی ہوئی تھیں اور ان میں سے گزرنا آسان کام نہیں تھا۔ تھوڑے ہی فاصلے پر سپاہیوں کی آوازیں بھی آ رہی تھیں لیکن یہ اندازہ نہیں ہو پا رہا تھا کہ ہوشیان جیوڈا کا کیا ہوا۔ پھر تھوڑے فاصلے پر اچانک ہی ایک ہلکی سی آواز سنائی دی اور کاشک رک گیا۔ میں بھی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ادھر دیکھنے لگا لیکن کوئی بات سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔ بائیں سمت درختوں کے درمیان تھوڑی سی کھلی ہوئی جگہ تھی جہاں چاندنی کا ایک حصہ پوری طرح کھلا ہوا نظر آ رہا تھا اسی چاندنی کے حصے میں کسی کے پاؤں نظر آئے۔ وہ محتاط انداز میں بے آواز آگے بڑھ رہا تھا۔ پتا نہیں کاشک نے اسے دیکھا تھا یا نہیں لیکن میں نے اسے دیکھ لیا تھا۔ چاندنی کے دھبے سے وہ گزرا اور اس کے پاؤں نظر آئے تھے۔ یہ بالکل ہی اجنبی کردار تھا۔ ہو سکتا ہے یہی مسٹر ہوشیان جیوڈا پر گولی چلانے والا ہو۔ بات کچھ سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔ یہ بھی دیکھنا تھا کہ کاشک بذات خود کیا ہے۔ ویسے میرے لئے یہ جاننا مشکل نہیں تھا۔ اگر میں اس کے وجود میں داخل ہو جاؤں تو پھر اس کے ذہن کو پڑھ لینا مشکل کام نہیں ہے۔ میں باآسانی اسے دیکھ سکتا تھا لیکن ابھی جلدی نہیں

تھی۔ پہلے اس کام سے نمٹ لینا چاہیے۔ یہ سنسنی خیز لمحات خاصے دلچسپ ہیں پھر کاشک بے آواز اس شخص کے پیچھے دوڑ پڑا۔ نجانے کیوں وہ اس کے بارے میں جاننا چاہتا تھا وہ اب کس قدر غیر محتاط انداز میں جنگل میں دوڑ رہا تھا اور میں اس کا تعاقب کر رہا تھا۔ جنگل کہیں ختم ہونے کا نام ہی نہیں لیتا تھا۔ جہاں تک کاشک پہنچ چکا تھا وہاں سے اب ہوٹل کی روشنیاں بھی نظر نہیں آ رہی تھیں۔ غالباً یہ جنگل بہت وسیع تھا۔ کاشک رک گیا۔ اسے احساس ہو رہا تھا کہ وہ کافی دور نکل آیا کیونکہ اب یہاں جنگل کی آوازوں کے علاوہ کسی طرح کی آوازیں نہیں سنائی دے رہی تھیں۔ پھر میں نے کاشک کو ایک اور عمل کرتے ہوئے دیکھا۔ اس نے کلائی سے اپنی گھڑی کھولی اس کے پیچھے کا کور ہٹایا گھڑی کے اندر سے ایک قطب نما لگا ہوا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ ہی غالباً ٹرانسمیٹر بھی تھا۔ وہ شاید فاصلوں اور سمت کا اندازہ لگا رہا تھا۔ پھر اس نے کوئی اندازہ لگا لیا اور دونوں چیزیں بند کر دیں اور اسکے بعد وہ ایک مخصوص فاصلے کا تعین کر کے ہوٹل کی جانب بڑھنے لگا خاصا فاصلہ طے کرنا پڑا تھا میں یہ سوچ رہا تھا کہ کاشک کا تعاقب اگر میں نہ کرتا اور ہوشیان جیوڈا کی طرف ہی متوجہ رہتا تو مجھے کاشک کی شخصیت کے بارے میں اندازہ نہ ہو پاتا ہوشیان جیوڈا پر اگر حملہ ہوا ہے جیسا کہ میں نے صرف فرض کر لیا تھا تو ہوشیان جیوڈا کا کھیل تو وہیں پر ختم ہو جاتا لیکن کاشک جو کچھ ہے اگر وہ اس انداز میں میری نگاہوں سے اوجھل ہو جاتا تو شاید میں اس کے بارے میں زیادہ معلومات حاصل نہ کر پاتا۔ تھوڑی دیر کے بعد ہوٹل کی روشنیاں نظر آنے لگیں۔ پھر آوازیں سنائی دیں۔ یہ جنگل میں سپاہیوں نے تلاش شاید بند کر دی تھی اور اس کے بعد کاشک کو میں نے سوئمنگ پول کی طرف سے ہوٹل میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا۔ پول پر اندھیرا تھا۔ ہوٹل کی عمارت پول سے کچھ فاصلے پر تھی۔ سوئمنگ پول پر جنگل کی طرف ایک مسلح پہرہ دار کھڑا تھا۔ کاشک کچھ دیر ایک درخت کی آڑ میں کھڑا سوچتا رہا پھر ہوٹل میں جانے کے لئے اس نے کوئی فیصلہ کیا وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھا اور سپاہی کے عقب میں پہنچ گیا میں اس کے انداز میں کچھ خوفناک احساس محسوس کر رہا تھا۔ سپاہی غالباً کافی دیر سے یہاں کھڑا ڈیوٹی دے رہا تھا اور تھک گیا تھا چنانچہ چند لمحوں کے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

لئے وہ پول کے کنارے بیٹھ گیا۔ کاشک کو میں نے ہاتھوں اور پیروں کے بل جھک کر سیاہی کی جانب بڑھتے ہوئے دیکھا اور مجھے یقین ہوگیا کہ اب سیاہی کی شامت آرہی ہے لیکن کاشک کو آخر ان تمام چیزوں کی ضرورت کیا ہے کیا صرف اس لئے وہ تمام بھاگ دوڑ کر رہا ہے کہ ایک خوبصورت عورت اس کے چنگل سے نکل گئی۔ آہ لیکن اس خوبصورت عورت کے بارے میں تو کچھ پتا ہی نہیں تھا کہ اس کا کیا ہوا۔ وہ اپنی کوششوں میں تو بالکل ناکام ہو ہی گئی ہوگی۔ بہرحال سیاہی اپنی دھن میں مست بیٹھا ہوا تھا۔ اسے اطمینان تھا کہ اس طرف سے اسے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ لیکن پھر کاشک سے تھوڑا ہی فاصلہ رہ گیا تھا تو اس نے کاشک کی آہٹ سن لی۔ لیکن جیسے ہی اس نے سر گھمایا کاشک نے اس پر چھلانگ لگادی اور اسے ایک زوردار ٹکر سے سوئمنگ پول میں پھینک دیا۔ سیاہی ایک چھپاکے سے پانی میں جاپڑا تھا۔ کاشک نے فوراً ہی ہوٹل کی جانب بھاگنا شروع کردیا۔ سیاہی جتنی دیر میں سوئمنگ پول سے باہر نکلتا اتنی دیر میں کاشک ہوٹل کے پچھلے حصے کے دروازے پر پہنچ چکا تھا۔ یہ دروازہ نوکروں کے استعمال کے لئے اور اس وقت وہاں کوئی نہیں تھا۔ چنانچہ کاشک نے آہستہ سے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوگیا یہاں سے ایک راستہ ہوٹل کے کچن کی طرف چلا گیا تھا ایک لابی کی طرف اور ایک زینہ اوپر گیا تھا۔ کاشک زینے کے ذریعے اوپر چڑھنے لگا اور آخرکار وہ اپنے کمرے کے پاس پہنچ گیا یہ کمرا کوریڈور کے بالکل آخری سرے پر تھا اور زینہ اس سے تھوڑا سا دور اس زینے کو عام طور سے ہوٹل کے ملازمین ہی استعمال کرتے تھے اور وہ وہاں پر قیام کرنے والوں کے لئے نہیں تھا بہرحال کاشک کمرے میں داخل ہوا اس نے پھرتی سے دروازہ بند کردیا میں ایک لمحے کی تاخیر کرتا تو شاید اس کے ساتھ اندر کمرے میں داخل نہیں ہوسکتا تھا پھر کاشک کے ذہنی بحران کا اس بات سے اندازہ ہوا کہ وہ فوراً ہی لباس اتار کر غسل خانے کی جانب بھاگا میں اطمینان سے ایک صوفے پر بیٹھ گیا اور سوچنے لگا کہ اب مجھے کیا کرنا چاہیے باہر کے حالات کا جائزہ لوں یا پھر میں بھی کاشک ہی کی طرح آرام کی ٹھانوں حالانکہ میرا کوئی جسمانی وجود نہیں تھا۔ دیکھنے والوں کو میں صرف آؤٹ لائن کے طور پر نظر آسکا تھا وہ بھی اس وقت جب کوئی ایسی ڈائریکشن ہو

جس میں یہ آؤٹ لائن نظر آسکے جو بہت ہی مدھم اور روشنی تک میں نظر نہ آنے والی تھی لیکن لوگ اتنی گہرائیوں پر کہاں توجہ دیتے ہیں میں نے یہی فیصلہ کیا کہ اب میں بھی آرام ہی کروں۔

کافی دیر تک کی بھاگ دوڑ ہوگئی تھی اور میں کچھ تھکن سی محسوس کر رہا تھا پھر کاشک باہر نکلا بے دھڑک اور بے فکر تھا اس کے فرشتوں کو بھی اندازہ نہیں تھا کہ کوئی دیدہ ور اس کے قریب موجود ہے اور اس کے وجود کو دیکھ رہا ہے۔ وہ اس وقت بے لباس تھا اور میں اس کے ورزشی جسم کو دیکھ رہا تھا۔ بلاشبہ اسے ایک خوبصورت بدن کا مالک کہا جاسکتا تھا اس نے آرام سے چلتے ہوئے الماری سے اپنا گاؤن نکالا اور پھر ایک دم چونک پڑا غالباً کسی خاص احساس کا شکار ہوا تھا ابھی وہ اس احساس سے پوری طرح باخبر بھی نہیں ہوا تھا کہ دفعتاً کمرے کے دروازے پر ایک ہلکی سی آہٹ سنائی دی اور کاشک چونک کر ادھر دیکھنے لگا اس نے جلدی سے گاؤن کی ڈوریاں باندھیں اور ہوشیار ہوگیا حالانکہ دروازہ اندر سے بند کردیا گیا تھا لیکن چند ہی لمحوں کے بعد دروازہ کھلا اور ایک درمیانی عمر کا آدمی اندر داخل ہوگیا صورت سے وہ مقامی باشندہ ہی نظر آتا تھا۔ کاشک کڑی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا آنے والا ایک دم ٹھٹک گیا تھا۔

''کیا بات ہے اس طرح دروازہ کھول کر اندر کیسے داخل ہوئے ہو؟''

''اوہ سوری سر مجھے اندازہ نہیں تھا کہ آپ واپس آچکے ہیں۔'' اس نے جواب دیا۔

''میں آپ سے معافی چاہتا ہوں جناب لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں اپنا تعارف کروانا بھی ضروری سمجھتا ہوں یہ میرا کارڈ ہے میرا تعلق مقامی انتظامیہ سے ہے۔

''ہوں تو کیا مقامی انتظامیہ کے پاس ہر کمرے کی چابی ہوتی ہے۔ میرا مطلب ہے ہوٹل کے کسی کمرے کی اور پھر مقامی انتظامیہ اس طرح بغیر اطلاع کے ہر کمرے میں داخل ہوسکتی ہے دیکھئے جناب میں بھی قانونی آدمی ہوں اور میں جانتا ہوں کہ جس طرح انتظامیہ کے کچھ فرائض ہوتے ہیں ان میں یہ اخلاقی قدریں بھی ضروری ہوتی ہیں کہ کسی بھی شخص کے پاس آنے سے قبل اس سے اجازت لی جائے تاہم تشریف رکھیے مجھے بتایئے میں آپ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کی کیا خدمت کرسکتا ہوں۔'' کاشک نے کہا اور اس کے بعد خود بھی ایک صوفے پر بیٹھ گیا آنے والا بھی اس کے سامنے بیٹھ گیا تھا دونوں ایک دوسرے کی شکلیں دیکھتے رہے پھر کاشک نے کہا۔

''ویسے آپ نے یہ اندازہ کیسے لگایا کہ میں کمرے میں موجود نہیں ہوں؟''

''میں جاننا چاہتا ہوں کہ آپ اپنے کمرے میں کب پہنچے؟''

''آدھے گھنٹے سے زیادہ ہوگیا۔'' کاشک نے جواب دیا۔

''اس سے پہلے آپ کہاں تھے؟''

''نیچے ڈائننگ ہال میں۔''

''ہاں وہ مجھے معلوم ہے اور ڈائننگ ہال میں آپ نے اچھی خاصی رقم جیت کر اپنے آپ کو ہیرو بناڈالا تھا۔ لیکن جب مسٹر ہوشیان جیوڈا ہوٹل کے ڈائننگ ہال میں ہی بیٹھے ہوئے تھے۔''

''یوں محسوس ہوتا ہے جیسے آپ مجھ پر کافی ریسرچ کرچکے ہیں۔'' کاشک نے کہا۔

''جی ہاں میں سوئمنگ پول کی طرف ٹہلنے چلا گیا تھا۔''

''اور اس وقت آپ کہاں تھے جب گولیاں چلی تھیں غالباً آپ کو اس بات کا علم تو ہوگا؟''

''جی ہاں میں نے آوازیں سنی تھیں اور میں اس وقت سوئمنگ پول پر ہی تھا۔

''اور اس وقت سے اب تک آپ سوئمنگ پول پر ہی قیام فرما تھے۔''

''نہیں اسکے بعد میں واپس اپنے کمرے میں آگیا تھا۔''

''غلط اس کے بعد آپ اپنے کمرے میں نہیں تھے۔''

''آپ کیا کہنا چاہتے ہیں اور ذرا مجھے اپنا کارڈ دکھایئے تاکہ میں آپ سے واقف ہوسکوں۔''

''جی۔ جی ضرور آپ نے ہمیں لفٹ ہی نہیں دی ویسے میں ملائشیا کی ایک سیکرٹ ایجنسی کا رکن ہوں اور میرا نام کاف یامین ہے۔'' اس نے اپنا کارڈ کاشک کی جانب

بڑھا دیا۔

''آپ سے مل کر خوشی ہوئی مسٹر کاف یامین۔'' کاشک نے اپنے چہرے پر خوش اخلاقی کے آثار پیدا کرتے ہوئے کہا۔

''بہت بہت شکریہ ہاں تو ہم اپنی اسی گفتگو کی طرف آجاتے ہیں میں یہ کہنا چاہتا تھا کہ گولیاں چلنے سے پہلے آپ کو ٹیرس کی طرف جاتے ہوئے دیکھا گیا تھا۔''

''آپ کو میرے بارے میں کافی معلومات ہیں۔ ایسا لگتا ہے جیسے آپ خصوصی طور پر مجھ پر ہی نگاہ رکھے ہوئے ہوں۔''

''یہ ہماری ڈیوٹی ہوتی ہے مسٹر۔'' کاف یامین نے جواب دیا پھر بولا۔

''تو آپ نے بتایا نہیں۔''

''ہاں آپ کا اندازہ بالکل درست ہے میں ٹیرس کی طرف سے نکل کر ہی پول پر گیا تھا۔''

''اور ٹیرس کے ساتھ ہی جنگل پھیلا ہوا تھا ہے۔''

''جی ہاں ایک خوبصورت جنگل جس کے بارے میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ کوالالمپور کی فضاؤں میں اس کا اپنا ایک الگ مقام ہے اور شہر کی ہنگامہ خیزیوں سے نکل کر اگر تھوڑا وقت اس میں گزارنے کا موقع مل جائے تو خوشگوار محسوس ہوتا ہے۔''

''تو آپ جنگل میں داخل ہوگئے تھے۔''

''نہیں بلکہ جنگل کے قریب سوئمنگ پول پر آگیا تھا لیکن شاید آپ نے محسوس نہیں کیا آپ کے چہرے پر کچھ خراشوں کے نشان ہیں۔ کیا آپ یہ بتایئے گے کہ خراشیں آپ کو کیسے لگیں۔''

''آپ کا کیا خیال ہے خراشیں کیسے لگتی ہیں۔'' کاشک نے ہونٹوں پر مسکراہٹ لاتے ہوئے کہا؟''

''میں سمجھا نہیں؟''

''اگر آپ کی کوئی گرل فرینڈ آپ کی کسی بات پر ناراض ہوجائے تو چہرے پر ایسی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

خراشیں اکثر نظر آتی ہیں۔ شاید آپ کا واسطہ کسی ایسی خونخوار بلی سے نہیں پڑا۔"

"ویری گڈ تو آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ یہ نشان آپ کی گرل فرینڈ کے ناخنوں کے ہیں۔"

"ایسی باتیں برسرِعام تو نہیں کہی جاتیں۔"

"کیا وہ گرل فرینڈ ہوٹل ہی میں ہے۔"

"جب میں ہوٹل سے باہر گیا ہی نہیں تو آپ کے خیال میں اور کہاں ہو سکتی ہے وہ!"

"وہ آپ کے ساتھ ہوٹل میں آئی تھی؟"

"نہیں۔"

"اس کا مطلب ہے یہیں آپ کی اس سے ملاقات ہوئی تھی؟"

"جی ہاں۔"

"کیا میں اس کا نام پوچھ سکتا ہوں۔"

"سوری انسپکٹر! ایسے نام کسی کو بتائے نہیں جاتے۔"

"اگر میں آپ سے یہ درخواست کروں کہ آپ یہ گاؤن اتار کر اپنا لباس پہن لیجئے تو کیا آپ میرے ساتھ چلنا پسند کریں گے؟"

"کہاں؟" کاشک کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

"ہیڈ کوارٹر آپ سے کچھ اور بھی سوالات کرنا ہیں اور تحریری بیان لینا ہے۔"

"لیکن اگر آپ مجھے گرفتار کر رہے ہیں تو میں مطالبہ کروں گا کہ مجھے اپنے تحفظ کا بندوبست کرنے دیجئے۔"

"نہیں مسٹر ابھی نہیں میں آپ کو گرفتار نہیں کر رہا اور ویسے بھی میں آپ کو فوراً ہی ہیڈ کوارٹر نہیں لے جا رہا۔"

"تو پھر؟"

"بس تھوڑے فاصلے پر یہیں اسی ہوٹل میں ہم اس سلسلے میں تمام مسافروں سے

سوالات کر رہے ہیں۔ آپ چونکہ دیر سے اپنے کمرے میں نہیں تھے۔ اس لئے آپ سے بھی تھوڑی بہت معلومات کرنا ضروری ہوگی آپ سمجھتے ہیں ناں پولیس کے فرائض کیا ہوتے ہیں۔"

"اس کا مطلب ہے کہ آپ میری غیر موجودگی میں میرا یہ کمرا دیکھ چکے ہیں۔" کاشک کے لہجے میں کسی قدر غصہ تھا۔

"ہاں میں آیا تھا آپ اس وقت ہوٹل میں نہیں تھے۔"

"یہ آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ میں ہوٹل میں نہیں تھا۔ ہوٹل بہت وسیع علاقے میں پھیلا ہوا ہے۔ اس میں بار روم ہے، ریستوران ہے۔ کافی ہاؤس ہے جوئے خانے ہیں کسی ایک آدمی کو تلاش کرنا کوئی آسان کام تو نہیں ہوتا۔"

"لیکن پھر بھی ایک گواہی درکار ہے کہ آپ اس سلسلے میں ہوٹل ہی میں تھے۔"

"جناب میں اس ہوٹل میں آج ہی آیا ہوں۔"

"آج اور آپ نے اتنی جلدی اک گرل فرینڈ بھی بنالی۔"

"آپ اگر چاہیں تو میں آپ کو بھی اپنی اس تفریح میں شامل کر سکتا ہوں۔" کاشک نے مسکراتے ہوئے کہا انسپکٹر کچھ دیر کاشک کو گھورتا رہا پھر بولا۔

"کیا آپ یہ تو نہیں کہنا چاہتے کہ آپ کی وہ گرل فرینڈ گیتا لیوکائن تھی کیونکہ اسے آپ کے ساتھ دیکھ گیا تھا اور پھر گیتا لیوکائن مسٹر ہوشیان جیوڈا کے ساتھ نظر آئی تھی۔"

"جی ہاں آپ کا خیال بالکل درست ہے۔"

"اور یہ نشان بھی اسی کے ناخنوں کے ہیں۔"

"شاید لیکن اگر آپ یہ بات خود اسی سے پوچھیں تو کیا زیادہ مناسب نہیں ہوگا۔"

"خیر مجھے اس معاملے میں زیادہ تفصیلات تو نہیں معلوم لیکن آپ کو میرے ساتھ چلنا چاہیے۔"

"سوری آپ اس میں کامیاب نہیں ہو پائیں گے۔

کاشک نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا تھا اور کاف یامین حیرت سے اسے دیکھنے لگا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

پھر بولا۔

''کیا ایک پولیس آفیسر سے آپ یہ الفاظ کہہ رہے ہیں؟''

''جی ہاں کیونکہ ایک پولیس آفیسر قانون کا محافظ ہوتا ہے اور باعزت آدمی کو اس طرح ٹریٹ نہیں کرسکتا۔''

''میں آپ کو گرفتار کرسکتا ہوں؟''

''اس کے لئے آپ کو وارنٹ لانے کی ضرورت ہوگی۔''

''تو پھر میں وارنٹ بھی لاسکتا ہوں؟''

''اگر آپ کو یہی خوشی ہے کہ آپ وارنٹ لاسکتے ہیں تو پھر بہتر ہوگا کہ آپ وارنٹ لے آئیے اس کے بعد شاید آپ کو زندگی بھر پچھتانا پڑے۔'' ایک لمحے کے لئے میں نے انتظامیہ کے اس افسر کے چہرے پر پریشانی کے آثار دیکھے تھے وہ چند لمحات کاشک کو گھورتا رہا پھر بولا۔

''آخر آپ کو میرے ساتھ چلنے پر کیا اعتراض ہے؟''

''نہیں جناب ایک باعزت آدمی اس طرح ایک پولیس آفیسر کے ساتھ نہیں جاسکتا۔''

''ٹھیک ہے میں آپ سے دوبارہ ملاقات کروں گا۔''

''میں آپ کا استقبال کروں گا۔'' کاشک نے جواب دیا۔

پولیس آفیسر چند لمحے کاشک کو غصیلی نگاہوں سے گھورتا رہا پھر گہری سانس لے کر بولا'' اوکے ویسے۔ ایک بات میں آپ کو اور بتادوں سوئمنگ پول پر ایک سپاہی پہرہ دے رہا تھا اور ابھی جب آپ کے یہاں آنے کا تعین کیا گیا ہے۔ کسی نے اسے پول میں دھکا دے دیا تھا۔''

''مجھے اس سپاہی سے ہمدردی ہے۔''

''جبکہ آپ بھی اس وقت سوئمنگ پول پر ہی تھے؟''

''جی ہاں میں دو گھنٹے پہلے ہوٹل میں آگیا تھا۔ کاشک نے جواب دیا اس نے

انسپکٹر کی ایک نہیں چلنے دی تھی چنانچہ انسپکٹر غصیلے انداز میں وہاں سے نکل گیا بہرحال کاشک خاصی دیر تک غور کرتا رہا پھر اس نے شاید تمام باتوں پر لعنت بھیجی تھی یہ ہنگامہ آرائی بہت عجیب وغریب تھی اور اس نے کچھ بے مقصد پریشانی پیدا کردی تھی جو مجھے نہیں کاشک کو تھی اور کاشک خاصا پریشان نظر آرہا تھا۔ تھوڑی دیر تک وہ ایک کرسی پر بیٹھا سوچتا رہا اس کے بعد اس نے گاؤن اتار کر ہینگر پر ٹانگا اور پھر بستر پر دراز ہوکر آنکھیں بند کرلیں غالباً وہ سونے کیلئے لیٹ گیا تھا اس کے بعد میں نے سوچا کہ اب مجھے کیا کرنا چاہئے اصولی طور پر تو میں نے بے شک کاشک کا جسم حاصل نہیں کیا تھا لیکن پھر بھی میں اسی سے منسلک ہوگیا تھا میں نے دل میں سوچا کہ اگر کاشک کے بارے میں تھوڑی بہت معلومات مجھے حاصل ہوجائیں تو کیا بہتر نہیں ہوگا۔ یہ شخص فن لینڈ سے طیارے میں سوار ہوا تھا اور اس کی اپنی شخصیت ابھی تک میری نگاہوں سے پوشیدہ تھی۔ وہ جو کچھ بھی کرتا پھر رہا تھا اس کی وجہ میری سمجھ میں نہیں آئی تھی حالانکہ سارا کا سارا کھیل ہی مختلف تھا۔ مثلاً یہ کہ وہ یہاں کوالالمپور پہنچا تھا اور اس کے بعد اس نے ایک ہوٹل میں قیام کیا تھا وہ اپنے طور پر اس کی جانب متوجہ نہیں ہوا تھا بلکہ وہ عورت خود ہی اس تک پہنچی تھی اور اس کے بعد وہ ہوشیان کے پہلو میں جا بیٹھی تھی یہ بھی پتا نہیں تھا کہ اصل مسئلہ کیا تھا ویسے بھی خاصا وقت ہوچکا تھا لیکن ہوٹل کی رونقیں ابھی بھی اسی انداز میں تھیں میرے ذہن میں یہ تجسس پیدا ہوگیا کہ ذرا دیکھوں تو سہی کہ باہر کی کیا صورت حال ہے ہوسکتا ہے کہ مجھے اس سلسلے میں معلومات حاصل ہوجائیں کہ ہوشیان جیوڈا اور گیتالیوکائن کام آگئیں اور ان پر قاتلانہ حملہ کارگر رہا یا پھر کم از کم اس بات کی تصدیق ہوجائے کہ ہوشیان جیوڈا پر حملہ ہوا بھی تھا یا نہیں کوئی اور ہی مسئلہ تھا۔ یہ معلومات حاصل کرنے کے لئے میں باہر نکل آیا اور تھوڑی دیر تک وہاں کا جائزہ لیتا رہا لوگ اب بھی متجسس تھے کوئی بدبخت ایسا نہیں تھا جو اس صورتحال سے مجھے واقف کراسکے پھر میں نے دو ایسے افراد کو گفتگو کرتے ہوئے دیکھا جو ہوشیان جیوڈا ہی کے بارے میں باتیں کررہے تھے اور میں ان کے قریب پہنچ گیا ان میں سے ایک کہہ رہا تھا۔

''حملہ واقعی جان لیوا تھا تقدیر ہی تھی جو مسٹر جیوڈا بچ گئے۔''

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

''مسٹر جیوڈا پر حملہ کرنے والے معمولی لوگ تو نہیں ہوں گے آخر انہوں نے انہیں ٹارگٹ کیسے بنایا۔''

''بہر حال ہوشیان جیوڈا خود بھی نجانے کتنے افراد کا قاتل ہے وہ جتنا خطرناک آدمی ہے اس کو سبھی جانتے ہیں۔''

''کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔''

میری سمجھ میں کچھ نہیں آیا تھا۔ خاصی دیر تک میں وہاں مٹرگشت کرتا رہا لیکن کوئی صحیح صورتحال معلوم نہ ہونے کے بعد واپس اپنے ساتھی کے کمرے کی جانب چل پڑا میں باہر نکلتے ہوئے بڑی احتیاط سے دروازے کو اس طرح بند کر آیا تھا کہ وہ لاک نہ ہوجائے۔ یہ خطرہ تھا کہ دروازہ لاک ہوجائے گا لیکن مجھے زیادہ فکر نہیں تھی میرے لئے تو کوئی بھی جگہ آرام گاہ ہوسکتی تھی لیکن دروازہ کھلا ہوا تھا میں نے اپنے لئے وہ کوچ منتخب کیا جو بیڈ سے تھوڑے فاصلے پر پڑا ہوا تھا اور ایک پرچھائیں کو کوچ پر دراز ہونے میں کوئی دقت پیش نہیں آئی پھر میں صبح کو کاشک کے ساتھ ہی جاگا تھا اور اس وقت میری آنکھ کھلی تھی جب کاشک غسل خانے سے باہر نکل رہا تھا باہر نکلنے کے بعد اس نے اپنے سامان کی تلاشی لینا شروع کردی اور کافی دیر تک اپنے سامان کا جائزہ لیتا رہا میں نے دل میں سوچا کہ اب مجھے اس شخص سے واقعی روشناس ہوجانا چاہیے آخر یہ ہے کیا چیز کم از کم اس کے بارے میں تھوری بہت معلومات تو حاصل ہوجائیں چنانچہ میں آہستہ آہستہ اس کی جانب بڑھا اور پھر اس کی دہنی جانب سے جسم کے اندر داخل ہوگیا لیکن اس کے لئے بھی میں نے ایک طریقہ کار رکھا تھا میں نے اس کے دماغ کو آزاد چھوڑ دیا تھا اور اس پر اپنی گرفت قائم نہیں کی تھی چند ہی لمحوں کے بعد میں نے محسوس کیا کہ کاشک بری طرح کانپ رہا تھا غالباً اسے اپنے جسم میں بھاری پن کا احساس ہوا ہوگا اور وہ یہ سوچ رہا ہوگا کہ یہ کیا کیفیت طاری ہوئی ہے اس پر میرا اندازہ بالکل درست تھا وہ اپنے آپ سے حیران تھا۔ میں نے سوچا کہ وہ پہلے اس ابتدائی مرحلے سے فراغت حاصل کرلے پتا نہیں اس کے آئندہ اقدامات کا کیا ارادہ ہے اگر میں ابھی سے اس کے ذہن پر قابو پالوں تو پھر وہ اپنی مرضی سے کوئی کام نہیں کرسکے گا۔

کافی دیر تک وہ حیران رہا اور یہ سوچتا رہا کہ اس کے بدن میں یہ بھاری بھاری پن کیسے پیدا ہوگیا ہے اس کے ذہن میں یہ خیال بھی آیا کہ لگتا ہے جیسے کوئی میرے وجود میں داخل ہوگیا ہو میں مسکرا دیا۔ بات اس نے بالکل درست سوچی تھی لیکن صرف ایک خیال کے طور پر ظاہر ہے اس خیال کی وہ اپنے آپ بھی تصدیق نہیں کرسکتا تھا۔ اب میں اس کے ذہن کا جائزہ تو لے سکتا تھا لیکن میں نے اس کی ذہنی قوتوں پر حاوی ہونے کی کوشش نہیں کی تھی وہ یہ سوچ رہا تھا کہ ناشتے کے لئے ویٹر کو فون کرے اچانک ہی فون کی گھنٹی بج اٹھی وہ آگے بڑھا اور اس نے ریسیور اٹھالیا۔ میں اس کے وجود کی ایک ایک حرکت سے واقف تھا ریسیور میں سے آواز آئی۔

''ہیلو مائی ڈیئر کاشک کیا تم ناشتا اپنی محبوبہ کے ساتھ کرنا پسند نہیں کرو گے۔'' اس آواز کو میں نے فوراً ہی پہچان لیا تھا یہ گیتالیوکائن کی آواز تھی کاشک بھی حیران تھا اس نے کہا۔

''کیا میڈم یہ گیتا بول رہی ہیں۔''

''بھول گئے مائی ڈیئر غالباً تمہارے چہرے پر میرے ناخنوں کے نشانات رات بھر میں ٹھیک ہوگئے ہوں گے۔'' کاشک حیران ہوگیا لیکن پھر باقی بات بھی اس کی سمجھ میں آگئی وہ جان گیا کہ یہ سوال پولیس آفیسر کاف مامین نے اس سے کیا ہوگا اب یہ پتا نہیں کہ گیتالیوکائن نے اسے کیا جواب دیا ہوگا۔ کاشک نے فوراً ہی کہا۔

''تم جیسی حسین عورت کیساتھ جو لمحہ بھی گزرے وہ زندگی کا ضامن ہوتا ہے اور مجھے زندگی سے دلچسپی ہے۔''

''میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ تم خوبصورت باتیں کرنے کے ماہر ہو کیا ناشتا کرلیا''

''نہیں ابھی نہیں۔''

''تو پھر یہ بتاؤ کہ تم ناشتا کرنے کے لئے میرے کمرے میں آرہے ہو کیا تمہیں میرے کمرے کا نمبر معلوم ہے۔'' اس نے سوال کیا۔

''نہیں۔''

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

محبت کی بات ہے دو تین گھنٹے میرے کمرے میں گزرنے کے باوجود تمہیں میرے کمرے کا نمبر معلوم نہیں ہے؟''

طنز نہ کرو ڈیئر اس وقت اگر تم کہو تو میں صرف تمہاری بو سونگھتا ہوا تمہارے کمرے تک پہنچ جاؤں گا۔''

''اوہ۔'' دوسری طرف سے گیتا لیو کائن کے قہقہے کی آواز سنائی دی پھر اس نے کہا۔

''آجاؤ میں کمرہ نمبر 251 میں ہوں۔'' کاشک نے مسکراتے ہوئے گردن ہلائی اور ٹیلیفون کا ریسیور رکھ دیا اب وہ اپنے آپ کو بالکل مطمئن پا رہا تھا۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد اس نے لباس تبدیل کیا اور اپنے کمرے سے باہر نکل آیا اب اس کا رخ لفٹ کی جانب تھا جہاں سے وہ اس کمرے کی جانب چل پڑا تھا جس کی نشاندہی گیتا لیو کائن نے کی تھی وہ اپنے بدن کے اس بوجھ کو بھول گیا تھا جو تھوڑی دیر قبل اس پر طاری ہو گیا تھا اور یقینی طور پر کوئی ایسا شخص جس کے اپنے دماغ کو آزادی حاصل ہو اپنے وجود میں کسی اجنبی وجود کو محسوس کر سکتا ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے آپ کی آنکھ میں کوئی ریت کا ذرہ پڑ جائے کمرہ نمبر 251 کے پاس پہنچ کر اس نے آہستہ سے دستک دی اور اندر سے وہی حسین آواز سنائی دی۔

''آجاؤ تمہارے لئے دروازے کھلے ہیں۔'' کاشک مسکراتا ہوا اندر داخل ہو گیا گیتا لیو کائن واقعی بے حد حسین عورت تھی اس وقت ایک خوبصورت لباس میں وہ اس قدر حسین لگ رہی تھی کہ دیکھنے والے کی آنکھ اس پر جم کر رہ جائے اس نے مسکرا کر کاشک کا خیر مقدم کیا اور بولی۔

''آیئے مسٹر کاشک۔''

''سب سے پہلے میں تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں گیتا لیو کائن۔''

''اوہ وہ کس لئے؟'' گیتا نے ایک ادا کے ساتھ صوفے پر اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا۔

''میرے لئے جھوٹی گواہی دینے پر۔''

لیکن سچ جانو میں نے اس بیوقوف آفیسر سے تمہارا نام ہرگز نہیں لیا تھا اور نہ ہی کسی قسم کا اشارہ کیا تھا اس نے میرے چہرے پر آنے والی خراشوں کے بارے میں پوچھا تو میں کہہ دیا کہ ایک گرل فرینڈ نے جذبات میں آ کر ناخن مار دیے ہیں لیکن وہ گدھا تمہاری ہی جانب دوڑ پڑا۔'' گیتا نے جھک کر کاشک کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''گویا تم یہ بات تسلیم کرتے ہو کہ تم نے اس سے جھوٹ بولا تھا۔''

''مجبوری تھی۔'' کاشک نے شانے ہلاتے ہوئے کہا۔

''پھر یہ نشانات کیسے ہیں۔''

''جنگل میں جھاڑیوں کے کانٹوں سے لگے تھے۔'' کاشک نے بے دھڑک جواب دیا۔

''ہوں تو میرا اندازہ درست تھا اس وقت جب گولیاں چلی تھیں تم ہی جنگل میں موجود تھے ویسے میں نے تمہیں اٹھتے ہوئے دیکھا تھا اور تمہارے جانے کے تھوڑی ہی دیر کے بعد گولیاں چلائی گئی تھیں۔''

''بالکل ٹھیک۔''

''تو کیا وہ گولیاں تم نے چلائی تھیں؟ گیتا لیو کائن نے گہری نگاہوں سے کاشک کا چہرہ دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں کیا گولیاں چلنے سے پہلے تم نے میرے پاس کوئی ہتھیار دیکھا تھا۔''

''یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ ہتھیار کسی منصوبے کے تحت جنگل میں چھپایا جا سکتا تھا اگر کسی شخص کو پہلے سے پتا ہوتا کہ ایک ایسی شخصیت یہاں آنے والی ہے جسے قتل کرنا ہے تو وہ آرام سے جنگل میں رائفل چھپا کر ہوٹل میں ٹھہر سکتا تھا اور اس میں تفریح بھی کرنے آ سکتا ہے۔''

''کیا تم یہ کہنا چاہتی ہو کہ میں ایک مجرم ہو؟'' کاشک نے سوال کیا۔

''نہیں یہ نہیں کہا جا سکتا لیکن حالات اسی طرف اشارہ کرتے ہیں۔''

''دیکھو گیتا لیو کائن پہلی بات تو یہ ہے کہ میں یہ تک نہیں جانتا کہ مسٹر ہوشیان جیوڈا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کون ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ مجھے ان کے قتل سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ میں تو خود ان کی شخصیت پر حیران رہ گیا تھا اور اس وقت میری حیرانی کی انتہا نہ رہی تھی جب تم بڑے اطمینان سے ان کے طلب کرنے پر مجھے چھوڑ کر ان کی میز پر پہنچ گئی تھیں۔''

گیتالیوکائن کے ہونٹوں پر ایک مسکراہٹ پھیل گئی پھر اس نے ہونٹ سکیڑ کر کہا۔

''رقابت۔''

''نہیں رقابت تو بے شک مجھے محسوس ہوئی تھی لیکن میں تمہیں بتادوں اس رقابت کے باوجود میں نے مسٹر ہوشیان جیوڈا پر نہ تو حملہ کیا اور نہ میرے پاس اس کے وسائل تھے۔شاید تمہیں میرے بارے میں اتنا نہیں معلوم کہ بہت مختصر وقت ہوا یہاں پہنچا ہوں میں کون ہوں کیا ہوں اس کے بارے میں بھی تمہیں نہیں معلوم بس پہلی شخصیت تمہاری نظر آئی مجھے اور یہ بات بھی تم جانتی ہو ڈیئر گیتالیوکائن کہ میں تمہاری جانب متوجہ نہیں ہوا تھا بلکہ تم ہی نے مجھے مخاطب کیا تھا۔ یہ الگ بات ہے کہ اس مخاطب کے بعد میرا سارا وجود تمہاری جانب متوجہ ہو گیا تھا۔''

''رقابت میں بھی بہت کچھ ہو جاتا ہے۔''

''ہوسکتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس وقت میں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔''

''خیر نہ تو میں پولیس آفیسر ہوں اور نہ ہی اس سلسلے میں تم سے مسٹر ہوشیان جیوڈا ــ ۔۔۔ تن باز پرس کر رہی ہوں یہ تو ایک خیال تھا جو اس وقت پیدا ہوا جب اس احمق آفیسر نے میرے کان کھانا شروع کر دیے۔''

''کیا تم مجھے بتا سکتی ہو ڈیئر گیتا کہ ہوشیان جیوڈا کون ہے۔''

''اگر تم واقعی اسکے بارے میں نہیں جانتے تو یہ ایک تعجب خیز بات ہے۔''

''میں زندگی میں پہلی بار ملائشیا آیا ہوں۔'' کاشک نے جواب دیا۔

''تو پھر ہم ایسا کرتے ہیں کہ پہلے میں ناشتا منگوالوں اس کے بعد اطمینان سے بیٹھ کر بات کریں گے۔'' گیتا نے کہا اور ۔ ن کے نزدیک سے اٹھ کر ٹیلی فون کے نزدیک پہنچ گئی۔ روم سروس کو اس نے ناشتے کا آرڈر دیا اور پھر آہستگی سے چلتی ہوئی کاشک کے

سامنے آ بیٹھی کاشک مسکراتی نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا لیکن میں اس کا ذہن پڑھ رہا تھا وہ یہ سوچ رہا تھا کہ یقینی طور پر گیتالیوکائن بہت خطرناک شخصیت تھی۔ بہر حال ناشتا آ گیا اور دونوں ناشتے میں مصروف ہو گئے۔ میرے پاس اصل میں اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں تھا کہ جس شخصیت کا میں نے انتخاب کر لیا تھا اب اسی کے ساتھ اپنے آپ کو منسلک رکھوں پھر معاملات بھی اچھے خاصے دلچسپ تھے اور مجھے کاشک ایک اچھا کردار معلوم ہو رہا تھا۔ اچھا ان معنوں میں کہ اس کے ساتھ جو بھی ہنگامہ آرائی ہوگی اس میں وقت عمدہ گزرے گا ، لگ رہا تھا کہ وہ ایک پراسرار شخصیت کا مالک ہے۔ ناشتے کے دوران بھی دونوں بات چیت کرتے رہے اور پھر گیتالیوکائن نے کہا۔

''ویسے مسٹر کاشک آپ خاصی دلچسپ شخصیت کے مالک ہیں اس کا میں پہلے بھی اعتراف کر چکی ہوں۔''

''غالباً یہ اعتراف آپ دسویں بار کر رہی ہیں۔''

''جو حقیقت ہوتی ہے وہ تو کہی جاتی ہے۔''

اور میں خود ان الفاظ کو دہرانے لگتا ہوں آپ کے بارے میں تو کچھ عجیب سا محسوس نہیں ہوتا۔'' گیتالیوکائن مصنوعی انداز میں ہنسنے لگی تھی پھر اس نے کہا۔

''کاش آپ سے میرا طویل ساتھ رہ سکے۔''

''لیکن میڈم لیوکائن ایک بات شکایت کے طور پر آپ سے کہہ رہا ہوں کہ جس طرح آپ اٹھ کر اس شخص کے پاس چلی گئی تھیں اس سے یہ احساس ہوتا ہے کہ ہماری دوستی اس قدر پائدار نہیں ہے۔''

''رقابت اور صرف رقابت لیکن یہ سمجھ لو میرے دوست کہ اس کے پاس جانا میری ایک بہت بڑی ضرورت تھی۔''

''اس لئے کہ وہ تمہیں ایک دولت مند آدمی نظر آیا تھا۔''

''تم یقین کرو دولت کی میرے پاس بھی کمی نہیں ہے۔''

''تو پھر؟''

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"کچھ باتیں بحالت مجبوری اپنے اندر ہی رکھنا پڑتی ہیں۔" اس نے سنجیدگی سے کہا۔

"اب کم از کم مجھے یہ تو بتادو کہ اس کا کیا بنا وہ ہلاک ہوگیا؟"

"کون ہوشیان جیوڈا۔" اس نے کہا۔

"اسی کی بات کر رہا ہوں۔"

"بالکل نہیں بلکہ گولی اس کے عقب میں کھڑے ہوئے اس کے باڈی گارڈ کے بائیں بازو میں لگی تھی دوسرے باڈی گارڈ اس کے اوپر گر پڑے تھے۔"

"تم خود بھی اس گولی کا شکار ہوسکتی تھیں؟"

"ہاں اس بات کے پورے پورے امکانات تھے لیکن تقدیر نے مجھے بچالیا۔"

"مگر بھاگ دوڑ تو ایسے ہو رہی تھی جیسے وہ ہلاک ہوگیا ہو۔"

"ظاہر ہے بہت بڑا آدمی تھا ایک بڑے آدمی پر قاتلانہ حملہ ہی بڑی بات ہوتی ہے۔"

"تو پھر اب تمہارا کیا ارادہ ہے۔؟"

"نہیں یہاں میری کچھ مصروفیات ہیں ان سے نمٹ لوں پھر دیکھوں گی کہ کیا کرسکتی ہوں۔"

"ٹھیک ہے گویا مجھے اجازت۔"

"یقیناً اور تم اس بات کا برا نہیں مانو گے۔ کاشک اس سے رخصت ہو کر اپنے کمرے کی طرف چل پڑا اور پھر اپنے کمرے میں پہنچ کر ایک کرسی پر بیٹھ گیا اب اس کا ذہن سوچوں میں ڈوبا ہوا تھا اور یہ موقع تھا جب میں اس کے ذہن کو پڑھ سکتا تھا ورنہ زبردستی مجھے اس کے وجود میں اپنے آپ کو ظاہر کرنا پڑتا میں نے انتہائی احتیاط کے ساتھ کاشک کی سوچوں میں مداخلت کر ڈالی اور جو کہانی میرے علم میں آئی وہ بڑی تعجب خیز تھی۔ اس سے مجھے کاشک کی شخصیت کا پورا پورا اندازہ ہوگیا تھا اور اس کے مشن کا بھی یہ تو مجھے پہلے پتا چل چکا تھا کہ وہ معمولی شخصیت کا مالک نہیں ہے لیکن اب اس کی تمام تر تفصیل

میرے علم میں آ گئی۔ وہ تو ایک بے حد خطرناک آدمی تھا۔ ایک عظیم الشان تنظیم کا نمائندہ جو دنیا بھر میں پھیلی ہوئی تھی اور بڑے بڑے ملکوں کے لئے کام کرتی تھی کوالالمپور وہ بے مقصد نہیں آیا تھا۔ اسے ملائشیا کے دوسرے بڑے شہر جارج ٹاؤن اور اس کے بعد ایپوچ میں کام کرنا تھا جو کہانی رفتہ رفتہ میرے علم میں آ رہی تھی وہ بڑی تعجب خیز تھی اور میں یہ سوچ رہا تھا کہ میری زندگی میں اس کے علاوہ کچھ اور بھی ہے اپنے طور پر نہ سہی ایک ایسے کردار جسے میں نے اتفاق سے دریافت کرلیا تھا کے ہمراہ ہی کہانی کا انداز بالکل ویسا ہی تھا لیکن کہانی کی تفصیل میرے لئے بہت دلچسپ تھی اگر میں آپ کو پہلے سے اس کے بارے میں بتادوں تو آپ کا اپنا لطف بھی جاتا رہے گا۔ پس یوں سمجھ لیجئے کہ اس کہانی میں ہوشیان جیوڈا برابر کا شریک تھا اور یہ مہم اسی کے خلاف تھی۔ کاشک یہ بات جانتا تھا کہ ہوشیان جیوڈا ملائشیا میں ایک مخصوص جزیرے کا مالک تھا کہ جس کا نام کیچوکائن ہے اور اس نے اس جزیرے میں اپنی مملکت قائم کر رکھی تھی اسی طرح اسے حکومت ملائشیا کے بہترین ارکان کی حمایت حاصل ہے۔ وہ براہ راست سیاست دان نہیں ہے لیکن سیاست پر پوری طرح اثر انداز ہے۔ کاشک کے بارے میں مختصر یہ بتادوں کہ فن لینڈ سے وہ ایک بہت بڑے مشن کیلئے یہاں پہنچا تھا لیکن ابھی اسے ایک ایسے ایجنٹ کا انتظار تھا جو اس مشن کے بارے میں اسے ساری تفصیلات اور آسانیاں فراہم کرے گا۔ معاملہ ہی بڑا دلچسپ اور پراسرار نکلا تھا اور اب تک کاشک جس انداز میں اپنے آپ کو پیش کرتا رہا تھا اس سے یہ احساس ہوتا تھا کہ وہ ایک عام انسان کی حیثیت سے یہاں کے ماحول میں گھل مل جانا چاہتا ہے ورنہ درحقیقت وہ عام انسان نہیں تھا۔ ساڑھے گیارہ بارہ بجے تک وہ اپنے کمرے میں بیٹھا کام کرتا رہا اس نے ایک کاغذ اور قلم اپنے سامنے رکھ لیا تھا اس پر لکیریں اور ہندسے بناتا رہا تھا جن کا مفہوم میری سمجھ میں نہیں آ سکا تھا۔ لیکن بارہ بجے اس کے کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی تو اس نے بھاری آواز میں کہا۔

"آجاؤ کون ہے۔" شاید وہ ویٹر ہی کے بارے میں سوچ رہا تھا لیکن اندر آنے والی گیتا لیوکائن تھی۔ سادہ لباس میں ملبوس اس کے چہرے پر شدید حیرت کے آثار تھے اور

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے کاشک کو دیکھ رہی تھی۔ کاشک مسکرا دیا۔

’’اس سادگی میں بھی تمہارے حسن میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔‘‘ گیتا نے پلٹ کر دروازہ بند کیا اور اس کے قریب پہنچ گئی پھر اس نے کہا۔

’’مسٹر ٹمپلر ون وائن آپ کو شاید میں زندگی بھر ٹمپلر وائن نہ کہہ سکوں۔‘‘ کاشک اسے دیکھنے لگا۔ اچانک ہی اس کے چہرے پر سنگین تاثرات پھیل گئے تھے۔

’’آپ کس کی بات کر رہی ہیں میڈم گیتا لیو کائن۔‘‘

’’اور میں نے تمہیں اپنا نام بالکل درست ہی بتایا ہے لیکن کہانی ذرا مختلف رہی مگر کیا ہی دلچسپ اتفاق ہے اور یقین کرو صرف تمہاری دلکش شخصیت کی بنا پر میں تمہاری جانب متوجہ ہوئی تھی اور اس وقت میرے ذہن میں یہ تصور بھی نہیں تھا کہ تم ٹمپلر وائن ہو۔‘‘

’’گڈ، گویا آپ نے اپنے طور پر میرا ایک نام تخلیق کر لیا ہے۔‘‘

’’صبح سورج نکلنے سے پہلے ٹھنڈی ہوا کے جھونکے بے حد فرحت بخش ہوتے ہیں۔

’’ گیتا لیو کائن نے کہا، وہ اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا۔

’’کیا واقعی لیکن صبح خیزی کی عادت بھی تو ہونی چاہیے۔‘‘

اس کے ان الفاظ پر گیتا لیو کائن آگے بڑھی اور اس کے شانوں پر ہاتھ رکھ کر بولی۔

’’میں تم سے مل کر بہت خوش ہوں ڈیئر ٹمپلر وائن۔‘‘

’’اور میں بھی......‘‘ مجھے یقین ہو گیا تھا کہ ان لوگوں نے ایک دوسرے کی شناخت کے کوڈ دہرائے ہیں اور اب ایک دوسرے پر اعتماد کر بیٹھے ہیں لیکن گیتا لیو کائن کون ہے یہ بات ابھی میں کاشک کے ذہن پر اثر انداز ہو کر نہیں معلوم کر سکتا تھا گیتا بیٹھ گئی اس نے کہا۔

’’مائی گاڈ یوں سمجھ لو کہ میں زندگی کی سب سے بڑی حیرت سے دوچار ہوئی ہوں تم ہی وہ شخصیت ہو جس کے لئے مجھے یہاں بھیجا گیا ہے۔‘‘

’’اور میں بھی نہیں سوچ سکتا تھا، میڈم گیتا لیو کائن کہ تنظیم کی جو نمائندہ شخصیت مجھ سے یہاں ملاقات کرے گی وہ اس قدر دلکش ہوگی، ویسے ایک بات اور بتایئے کہ آپ کا

اس شخص سے مل بیٹھنا صرف اتفاق تھا۔‘‘

’’صرف اور صرف اتفاق اگر وہ میری جانب اشارہ نہ کرتا تو میں خود کسی نہ کسی طرح اس سے مخاطب ہونے کی کوشش کرتی کیونکہ تم جانتے ہو ڈیئر ویسے مجھے اجازت دو کہ میں تمہیں اسی خوب صورت نام سے پکاروں جس نام سے پکارتی رہی ہوں یعنی کاشک۔‘‘

’’کوئی حرج نہیں ہے میں نے بھی اپنے ذہن پر کاشک کو سوار کر لیا ہے اور کاشک کی کہانی بھی عجیب ہے یہ میرے ایک انتہائی عزیز دوست کا نام تھا جو تنظیم کے لئے اپنے فرائض کی بجا آوری کرتے ہوئے مارا گیا اور یہ نام اپنے آپ میں سمو کر میں نے اپنی شخصیت میں اپنے دوست کو زندہ رکھا ہے۔‘‘

گڈ گویا میرے کاشک کہنے سے تمہیں خوشی ہوگی۔‘‘

’’بے شک۔‘‘

’’تو میں یہ کہہ رہی تھی کہ جیوڈا ہی وہ اصل شخصیت ہے جس کے خلاف تمہیں یہ کام کرنا ہے میری صرف اس قدر خدمات تمہیں مل سکتی ہیں کہ تمہیں وہاں کے بارے میں پوری تفصیلات بتا دوں یعنی کیچو کائن میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کی تفصیلات اور یہ کہ کس طرح تمہیں یہاں اپنے کام سرانجام دینے ہیں مزید وہ پوائنٹس جو مجھے بتائے گئے ہیں ان ساری تفصیلات کو میں تمہیں فراہم کرنے کی پابند تھی۔ مجھے اطلاع دے دی گئی تھی کہ تم یہاں پہنچ رہے ہو اور مجھے پھر ہدایات بھی دے دی گئی تھیں کہ مجھے کس طرح تمہیں یہاں کے معاملات سے بریف کرنا ہے۔‘‘ کاشک آنکھیں بند کر کے گردن ہلانے لگا پھر بولا۔

’’واقعی یہ اتفاق تو بالکل کہانیوں جیسا ہے۔‘‘

’’کہانیاں بھی تو حقیقت ہوتی ہیں بس کبھی بغیر سوچے سمجھے کہہ دی جاتی ہیں اور کبھی اس طرح ظہور میں آتی ہیں جیسے میری اور تمہاری ملاقات۔‘‘

’’کھیل ہی بدل گیا تھا یعنی کاشک جس تنظیم کا نمائندہ تھا گیتا لیو کائن بھی اس تنظیم کی نمائندہ تھی دونوں کو کوالالمپور میں ملنا تھا اور دونوں مل بیٹھے تھے۔ اب ظاہر ہے اسکے بعد

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

مزید تفصیلات سامنے آئیں گی۔ کیا فرق پڑتا ہے ابھی کاشک کے بدن میں ہی سہی بعد میں جو ہوگا دیکھا جائے گا حالانکہ طریقہ کار بدلنے کے بارے میں سوچا تھا میں نے لیکن یہاں ایک مجبوری پیش آگئی تھی البتہ یہ مجبوری مستقل سے آزاد کرسکتا تھا۔ کم از کم یہ آزادی تو مجھے حاصل تھی میں ان دونوں کی گفتگو کی جانب متوجہ ہوگیا کاشک پوچھ رہا تھا۔

''لیکن میڈم لیوکائن کیا اب بھی میں آپ کو میڈم ہی کہوں۔''

''اگر تم مجھے صرف گیتا کہو تو مجھے زیادہ خوشی ہوگی۔''

''ٹھیک ہے ڈیئر گیتا کیا یہاں ہمارا کوئی پوائنٹ ہے؟''

''تمہیں اس بارے میں نہیں بتایا گیا تھا؟''

''نہیں۔''

''ہمارا پوائنٹ ہے اور بہت موثر ہے۔''

''تو پھر میرے لئے آگے کے راستوں کا تعین بھی تمہیں ہی کرنا ہے۔''

''کیا ہمیں پوائنٹ پر چلنا ہوگا۔''

''ابھی نہیں تھوڑا سا وقت یہاں گزار لیا جائے اصل میں ہمیں صحیح معنوں میں یہ جائزہ لینا ہے پہلے کہ ہماری جانب کوئی خاص طور سے متوجہ تو نہیں ہے۔''

''یہ تو بہت ہی اچھا ہوا کہ میرے پاس بالکل عام سامان تھا اصل میں مجھے بتایا گیا تھا کہ جو نمائندہ مجھ سے یہاں ملاقات کرے گا وہی مجھے ضروری اشیاء بھی فراہم کرے گا۔ فی الحال مجھے اپنے ساتھ جو رکھنا ہے ان میں کوئی بھی چیز مشکوک نہیں ہونی چاہئے۔''

''اور کیا یہ بہتر نہیں رہا کاف یامین نے تمہارے کمرے کی تلاش لی تھی اور تمہارا سارا سامان کھنگال ڈالا تھا۔''

''میں جانتا ہوں وہ خطرناک گدھ اب بھی میرا پیچھا نہیں چھوڑے گا۔''

''لیکن ہمارے لئے وہ بے ضرر ہی ثابت ہوگا کیونکہ ویسے بھی حادثہ سنگین شکل نہیں اختیار کرسکا ہے۔''

''یہ پتا نہیں چل سکا کہ اس پر گولی چلانے والے کون تھے۔ مختصراً میں تمہیں اس کے

بارے میں بتائے دے رہی ہوں اصل میں ہوشیان جیوڈا بڑی خطرناک شخصیت ہے۔ دوستوں سے زیادہ اس نے دشمن پال رکھے ہیں اور اس کے دشمن اس پر کبھی کبھی حملے بھی کرتے رہتے ہیں اپنے آپ کو سیکورٹی کی نگاہوں میں رکھنے کے لئے وہ خود بھی اپنے آپ پر ناکام حملے کرواتا رہتا ہے اس طرح سیکورٹی اس کی جانب سے محتاط رہتی ہے اور اسے تحفظ مل جاتا ہے۔''

''تمہاری طرف اس کی توجہ کسی خاص مقصد کے تحت تھی۔''

''نہیں اس کے بارے میں یہ بھی علم ہے مجھے کہ وہ ایک اوباش طبع آدمی ہے۔''

''اگر اس پر یہ حملہ نہ ہوتا تو شاید تم اس وقت اس کے ساتھ ہی ہوتیں۔''

''میں اس کیلئے تم سے معذرت خواہ ہوں لیکن واقعی میں اس کے ساتھ ہی ہوتی البتہ یہ الگ بات ہے کہ میرے ذہن میں تم ہوتے اور تمہارا وہ طیش بھرا چہرہ جسے میں دور سے بھی دیکھ سکتی تھی۔''

کاشک ہنسنے لگا پھر بولا۔ ''واقعی میں تمہارے سلسلے میں رقابت کا شکار ہوگیا تھا۔'' گیتا لیوکائن بھی ہنسنے لگی پھر بولی۔

''میرا خیال ہے کہ ہم دونوں کو اس طرح ایک دوسرے کے اتنا ساتھ نہیں رہنا چاہیے کیونکہ اس سے شکوک وشبہات بھی بڑھ سکتے ہیں۔''

''یہ بھی ہوسکتا ہے گیتا کہ ہوشیان جیوڈا تمہیں دوبارہ ڈھونڈنے کی کوشش کرے ویسے اس افراتفری میں وہ تمہیں بھول گیا۔ اگر وہ حملہ اس کا اپنا تیار کیا ہوا ہوتا تو تمہیں اپنے قریب بلانے کے بعد وہ تم سے اجتناب نہ کرتا۔'' گیتا سوچ میں ڈوب گئی تھی پھر اس نے کہا۔

''ہاں اس بات کے امکانات ہیں۔''

''میں یہ کہہ رہا تھا کہ اگر اس نے دوبارہ تمہیں اپنے قریب لانے کی کوشش کی تو......''

''اس سے پہلے میں تمہیں پوائنٹ پر لے جا کر تمہارے سارے مسائل حل کیے دیتی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ہوں اگر میں اس تک پہنچ گئی اور کسی طرح کیجو کائن میں میرا داخلہ ممکن ہوا تو میرا خیال ہے میں تمہیں زیادہ آسانیاں فراہم کرسکتی ہوں۔''

''تو ٹھیک ہے اب آگے کے فیصلے تمہیں خود ہی کرنا ہیں۔'' کاشک نے کہا اور گیتا پرخیال انداز میں گردن ہلانے لگی اس کے بعد دونوں دیر تک خاموش ہی بیٹھے رہے تھے پھر اس وقت چونکے جب دروازے پر دستک ہوئی۔ گیتا اپنی جگہ سے اٹھ گئی تھی لیکن آنے والا پراطمینان انداز میں دروازہ کھول کر اندر داخل ہوگیا وہ انسپکٹر کاف یامین ہی تھا کاشک اسے دیکھ کر کچھ عجیب سی کیفیت کا شکار ہوگیا لیکن کاف یامین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''وری گڈ لگتا ہے آپ دونوں بہت جلد شادی کرلیں گے۔''

''مسٹر انسپکٹر کیا یہ کوالالپور کا قانون ہے کہ بغیر دستک اور بغیر آواز کے انتظامیہ کا ایک شخص کسی کے کمرے میں داخل ہوجائے جبکہ یہ دروازہ خود بخود لاک ہوجانے والا ہے۔اس کا مقصد ہے کہ آپ نے اس کی چابی اپنے پاس ہی رکھی ہوئی ہے۔'' کاف یامین ہنستا ہوا ایک صوفے کی جانب بڑھتا ہوا بیٹھ گیا پھر بولا۔

''آپ یوں سمجھ لیجئے کہ جس شخص کے پاس کسی کیس کی چابی نہ ہو وہ اپنا کام کبھی پورا نہیں کرسکتا۔''

''ہوں فرمائیے کیا خدمت کرسکتا ہوں میں آپ کی حالانکہ میں جانتا ہوں کہ آپ زبردستی میرے پیچھے پڑ گئے ہیں۔''

''نہیں مائی ڈیئر مسٹر کاشک اصل میں کچھ حالات ہی ایسے ہیں میں یہ بات کسی طرح نہیں مان سکتا کہ آپ کا ان معاملات سے کوئی تعلق نہیں رہا ہے۔''

''اگر آپ انتظامیہ کے آدمی نہ ہوتے تو میں آپ کو صحیح الفاظ میں کچھ سمجھانے کی کوشش کرتا۔'' کاشک نے کہا پھر بولا۔

''اور مجھے اس بات کا علم بھی ہوچکا ہے کہ آپ نے میرے سامان کی تلاشی لی ہے۔''

''جی ہاں میں بھلا اس سے انکار کیسے کرسکتا ہوں۔''

''خیر فرمائیے میں آپ کی اور کیا خدمت کرسکتا ہوں۔''

''میں ذرا وہی تفصیلات پھر جاننا چاہتا ہوں ویسے کچھ کچھ صورت حال علم میں آ بھی رہی ہے میری معلومات ذرا آگے بھی بڑھی ہیں۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے مسٹر کاشک کہ ہوٹل میں مسٹر جیوڑا نے آپ کی اس گرل فرینڈ کو میز پر بلوالیا تھا اور اس کے بعد آپ وہاں سے اٹھ کر جنگل کی جانب چل پڑے تھے۔''

''جی ہاں ایسا ہوا تھا۔''

''بتا سکتے ہیں کیوں؟''

''کیا آپ کی کوئی گرل فرینڈ ہے؟'' کاشک نے ایک پرمزاح سوال کیا۔

''یہ بالکل آپ میری ذاتی باتوں کو کرید رہے ہیں ذرا آپ اپنی ذاتی باتوں کے بارے میں بھی بتا دیجئے۔''

''مسٹر کاشک آپ میری حیثیت کو نظرانداز کررہے ہیں یا تو آپ نے فوراً گولیاں چلائی ہیں یا پھر۔ آپ قاتل کو بخوبی جانتے ہیں اور آپ اس کا نام چھپانے کی کوشش کررہے ہیں۔ یہ بھی ایک جرم ہے اور اس جرم میں بھی آپ کو گرفتار کیا جاسکتا ہے۔''

''ٹھیک ہے میں آپ کو اجازت دیتا ہوں۔ آپ جو جی چاہیں کریں صرف دھمکیاں دینے والوں میں سے معلوم ہوتے ہیں آپ مجھے لیجئے میرے ہاتھ حاضر ہیں۔ اگر آپ کے پاس ہتھکڑی ہے تو ان میں لگا دیجئے۔'' کاشک نے دونوں ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے کہا اور انسپکٹر کو بھی غصہ آ گیا۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے بولا۔

''بہت جلد میں ایسا بھی کرلوں گا۔'' اسکے بعد وہ دروازے کی جانب بڑھ گیا تھا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گیا تھا۔ کاشک نے اسے ایک موٹی سی گالی دی تھی۔ جب انسپکٹر باہر نکل گیا تو گیتا لیو کائن ہنسنے لگی اور اس کے بعد سنجیدہ ہوگئی۔

''یوں محسوس ہوتا ہے کہ اب صورتحال کافی سنگین ہوگئی ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ اب یہ ہوٹل ہم دونوں کے لئے غیر محفوظ ہوگیا ہے۔''

''میں خود بھی یہی چاہتا ہوں گیتا کہ اب کام شروع ہوجائے اور یہ اتفاق ہے کہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ہماری ملاقات میں کوئی اتنا بڑا رخنہ نہیں پیدا ہوا اور یہ بھی ایک دلچسپ اتفاق ہے کہ تم ہوشیان جیوڑا سے اس طرح روشناس ہوگئی ہو۔''

''ہاں۔ میرا خیال ہے اس سے پہلے کہ یہ انسپکٹر ہمارے لیے ضرورت سے زیادہ درد سر بن جائے سب سے پہلے ہمیں یہ جگہ چھوڑ دینی چاہیے۔''

''تو پھر بتاؤ؟'' کاشک بولا۔

''یوں کرتے ہیں کہ خاموشی سے اپنے ان کمرں سے نکل چلتے ہیں۔ اس بات کے قومی امکانات ہیں کہ انسپکٹر نے ہماری نگرانی کا بندوبست کر دیا ہو۔ تمہارے ساتھ میری بھی......''

''جس انداز میں وہ یہاں سے باہر گیا ہے اس سے تو یہی محسوس ہوتا ہے جیسے وہ ہمارے کمرے کے دروازے کے باہر ہی کھڑا ہوا ہو۔'' کاشک پر مزاح انداز میں بولا اور گیتا ہنسنے لگی، پھر بولی۔

''طریقہ کار یہی کہ ہر نگاہ سے چھپ کر خاموشی سے یہاں سے باہر نکل جایا جائے۔ دیکھو ہوٹل کے سامنے ایک سیدھی سڑک بھی جاتی ہے جس کا اختتام تھوڑا سا پیدل چلنے کے بعد ایک چوراہے پر ہوتا ہے۔ میں اب سے ایک گھنٹے کے بعد تمہیں اس چوراہے پر مل جاؤں گی۔ تم بھی ہوشیاری سے وہاں تک پہنچنے کی کوشش کرو۔ اس جگہ ہم دونوں ملتے ہیں اور پھر یہاں سے اپنے پوائنٹ پر چلیں گے۔''

''ایک گھنٹہ ہی کیوں؟''

''انسپکٹر کو تھوڑا سا وقفہ تو دینا چاہیے۔'' گیتا نے کہا۔

ٹھیک ہے تو پھر تم مجھے خدا حافظ کہو'' کاشک بولا۔ گیتا مسکراتی ہوئی اسے الوداع کہہ کر کمرے کے دروازے سے باہر نکل گئی۔ اس کے جانے کے بعد کاشک اپنی جگہ سے اٹھا۔ واش روم میں جا کر منہ ہاتھ دھویا۔ پھر اپنے لباس وغیرہ درست کرنے لگا۔ اس نے گیتا سے مکمل طور پر اتفاق کر لیا تھا۔ البتہ وہ اس سوچ میں تھا کہ کمال ہوگیا ہے یعنی مطلوبہ شخصیت شروع ہی سے اس کے قریب موجود ہے اور اس کی وجہ سے بڑی دلچسپ صورتحال

ہوگئی ہے۔ بہرحال کاشک نے اپنی تمام قیمتی اشیاء اپنی تحویل میں لیں اور وقت گزارتا رہا۔ پھر مقررہ وقت پر وہ کمرے سے باہر نکلا۔ اس نے وہ ایمرجنسی زینہ استعمال کیا تھا جو عام طور سے مسافروں کے استعمال میں نہیں ہوتا تھا بلکہ اسے ہوٹل کے ملازمین ہی استعمال کیا کرتے تھے۔ اس زینے سے وہ نیچے اتر گیا تھا اور اس کے بعد ہوٹل کی عقبی گلی کا ایک لمبا چکر کاٹ کر ہوٹل کے سامنے والی سڑک پر آیا تھا اور پھر اس نے مکانوں کی آڑ لے کر اپنا آگے کا سفر شروع کیا تھا۔ گویا تمام کام نہایت محتاط انداز میں کیا جا رہا تھا۔ کاشک راستے طے کرتا رہا اور کچھ وقت کے بعد وہ اس چوراہے پر پہنچ گیا جہاں اسے ایک سفید کار کھڑی نظر آئی۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر گیتا لیوکائن موجود تھی۔ وہاں یہ کار تنہا ہی کھڑی ہوئی تھی۔ سڑک بے شک چوڑی لیکن شاید اس پر ٹریفک بہت کم ہوتا تھا۔ اس لئے وہ تنہا کار ہی وہاں نظر آ رہی تھی۔ گیتا نے فوراً ہی ڈرائیونگ سیٹ کے برابر کا دروازہ کھول لیا اور کاشک اس کے قریب ہی جا بیٹھا۔ اس نے دروازہ بند کیا تو گیتا نے کار اسٹارٹ کر کے آگے بڑھا دی اور خاموشی سے کار ڈرائیو کرنے لگی۔ کاشک بھی محتاط نظر آ رہا تھا۔ گیتا بار بار آئینے میں تعاقب کا جائزہ لے رہی تھیں پھر وہ اس سنسان سڑک سے گزر کر ایک بھرے پرے بازار میں آ گئے اور یہاں سے فاصلہ طے کرنے کے بعد ایک اور رہائشی علاقے میں پہنچ گئے جہاں ایک چھوٹے سے خوشنما بنگلے کے سامنے گیتا نے کار روک دی اور نیچے اترتی ہوئی بولی۔

''آؤ۔'' کاشک خاموشی سے اس کے ساتھ بنگلے کے دروازے سے اندر داخل ہوگیا تھا۔ دونوں نے اس دوران کوئی اہم گفتگو نہیں کی تھی۔ بنگلہ سنسان سا محسوس ہوتا تھا اور ابھی تک کاشک کو کوئی شخص نظر نہیں آیا تھا۔ کاشک کی نگاہیں اس وقت میری نگاہیں تھیں۔ یعنی میں جو کچھ دیکھ رہا تھا وہ محسوس کر رہا تھا۔ کاشک تو صرف میرا ٹارگٹ تھا اور میں اپنے ٹارگٹ کی کہانی ہی بیان کر رہا ہوں۔ وہ ایک کمرے میں پہنچ گئے۔ گیتا نے ایک صوفے پر بیٹھ کر گہری گہری سانسیں لیتے ہوئے کہا۔

''یہ ہماری پناہ گاہ ہے۔''

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

”بہت پرسکون اور خوشنما ہے۔ کاش میں پہلے یہاں آ سکتا۔“

”پہلے کیسے آ سکتے تھے مائی ڈیئر ظاہر ہے میری تمہاری ملاقات ذرا مستحکم ہونی چاہیے تھی۔“ کاشک نے گردن ہلا دی پھر بولا۔

”یہاں تو تبدیل کرنے کے لئے لباس بھی نہیں ہے۔“

”دنیا کی ہر وہ شے تمہیں یہاں مہیا ہو جائے گی جس کی تمہیں ضرورت ہو۔“

”ویسے تعجب ہے گیتا۔ تم نے مجھے ایسی دلچسپ کہانی سنائی تھی کہ میں تمہارے بارے میں خیالات میں کھو گیا تھا۔“

”کیسے خیالات؟“

”یہی کہ واقعی اگر زندگی کو سکون کی راہیں مل جاتیں تو میں تمہیں ہم سفر بنانے کی کوشش کرتا۔ تم نے مجھے کہانی بھی ایک ایسے شوہر کی سنائی تھی جس کی وجہ سے تم تنگ تھیں۔ یقین کرو بارہا میں نے یہ سوچا کہ تمہیں تمہارے اس شوہر سے نجات دلا دوں اور اس کے بعد تم سے درخواست کروں کہ باقی زندگی میرے ساتھ گزار دو۔“ گیتا ہنسنے لگی پھر اس نے کہا۔

”کہانیاں تو ہمیں ہر لحہ نئی تیار کرنی پڑتی ہیں۔“

”ویسے گیتا کیا واقعی ایسا کوئی شوہر ہے تمہارا؟ گیتا پھر ہنس پڑی، پھر بولی۔

تنظیم کے نمائندے ہونے کے باوجود تم مجھ سے یہ سوال کر رہے ہو۔ تمہیں علم ہے کہ تنظیم میں شامل افراد کو ہر حالت میں غیر شادی شدہ رہنا پڑتا ہے۔“ کاشک گہری سانس لے کر گردن ہلانے لگا تھا۔ گیتا نے کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی دیکھی پھر بولی۔

”مارکر ابھی تک نہیں آیا۔“

”مارکر کون ہے؟“

”پوائنٹ پر وہ واحد شخصیت جو یہاں کے حالات پر نگاہ رکھتا ہے۔“

”بہت مختصر اسٹاف ہے یہاں۔“

”احتیاط تو ہر حالت میں ضروری ہوتی ہے۔“ گیتا نے جواب دیا۔ باہر کسی موٹر

بائیک کے رکنے کی آواز سنائی دی تھی۔ گیتا نے کہا۔

”میں پہلے ہی سمجھ گئی تھی کہ مارکر بنگلے میں موجود نہیں ہے۔“ کاشک نے کوئی جواب نہیں دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد بھاری بدن کا ایک شخص اندر داخل ہوا۔ قد خاصا بلند و بالا تھا۔ آنکھوں سے ذہین آدمی نظر آتا تھا۔ کاشک اور گیتا کو دیکھ کر مسکرایا اور بولا۔

”کسی تعارف کی ضرورت ہی باقی نہیں رہی ہے۔ ویسے مسٹر کاشک میرا نام مارکر ہے۔“

”کمال ہے یعنی مجھ سے زیادہ تم مجھ سے واقف ہو۔“

کاشک نے اس سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔ مارکر ہنسنے لگا پھر بولا۔

”تنظیم کے افراد کو کم از کم اتنی معلومات ضرور حاصل ہونی چاہیے اور پھر ملائشیا میں آپ ہمارے مہمان ہیں۔“

”خیر کیوں گیتا لیو کائن اب ہم کام کی گفتگو کیوں نہ شروع کر دیں۔ ویسے مسٹر مارکر آپ کو اس کا بھی علم ہوگا کہ میرے یہاں آنے کی وجہ کیا ہے؟“

”مکمل جناب۔“ مارکر نے جواب دیا۔

”تو پھر کیا خیال ہے؟“

”جناب آپ یہاں اپنی مصروفیات میں مصروف تھے اور ہم آپ کے لئے انتظامات کر رہے تھے۔ یہ ایک دلچسپ بات ہے کہ میڈم گیتا کی ملاقات اتفاقیہ طور پر اس شخص سے ہوگئی ہے۔ اب یہ میڈم گیتا جانتی ہیں کہ وہ کس طرح اپنے آپ کو اس سے متعارف کرا سکیں گی اور اسے مطمئن کر سکیں گی۔ ویسے آپ کو یہ سن کر شاید ہنسی آئے گی کہ ایک منصوبے کے تحت ہم نے مس گیتا کو اس شخص کے چنگل سے نکالنے کے لئے ایک تھوڑا سا کھیل کھیلا تھا۔“

”کیا مطلب؟“ گیتا چونک کر اسے دیکھنے لگی۔ کاشک بھی چونک پڑا تھا۔

”جی ہاں۔ وہ اوباش طبع انسان ہے اور ہم اس کے وسائل سے اچھی طرح واقف ہیں۔ وہ اگر چاہتا تو مس گیتا پر اس وقت اپنا تسلط جما سکتا تھا اور انہیں اپنے ساتھ لے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

جاسکتا تھا۔لیکن یہ منصوبے کے خلاف ہوتا۔کیونکہ ہمارے درمیان ایسی کوئی گفتگو نہیں ہوئی تھی۔''

''یعنی......یعنی'' گیتا حیرت سے بولی۔

''اس پر ایک ناکام حملہ کیا گیا تھا۔صرف اس لئے کہ وہ منتشر ہوجائے اور فوری طور پر آپ کو اپنے ساتھ لے جانے کی کوشش نہ کرے۔''

''اوہ مائی گاڈ! حملہ تم نے کیا تھا؟''

''میں نے نہیں بلکہ ایک ایسے شخص نے جسے میں نے بہت تھوڑا سا معاوضہ دیا تھا۔

''کاشک اور گیتا سخت حیران رہ گئے تھے۔پھر کاشک نے ایک بھرپور قہقہہ لگایا اور بولا۔''اور ادھر وہ بیوقوف کاف یامین نجانے کہاں کہاں ٹکریں مارتا پھر رہا ہے۔اس کے فرشتے بھی اصل بات کا سراغ نہیں لگاسکتے۔''

''یہ ضروری تھا جناب۔اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ میڈم گیتا ابھی یہاں بالکل نئی ہیں اور نہیں صحیح صورتحال کا علم نہیں تھا۔سوائے چند مخصوص باتوں کے۔'' گیتا سوچ میں ڈوب گئی۔اس نے کہا۔

''واقعی۔اب ان حالات کی روشنی میں تو یہ بات بڑے وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ مارکر نے بروقت اور بہترین کام سرانجام دیا۔اسے ہم پر شبہ بھی نہیں ہوسکے گا اور......اوہ وری گڈ......وری گڈ......'' گیتا کسی نئے خیال میں ڈوب گئی تھی۔پھر اس نے کہا۔''خیر یہ میں بعد میں کہوں گی کہ میرے ذہن میں کیا خیال آیا ہے اب تم یہ بتاؤ ڈیئر مارکر کہ مزید کیا پروگرام ہے؟''

''یہ سب کچھ مسٹر کاشک پر منحصر ہے۔ہم نے تمام انتظامات کر لئے ہیں۔یہ اگر چاہیں تو منصوبے کے تحت فوری طور پر کیچوکائن جاسکتے ہیں۔''

''اچھا۔مگر کیچوکائن میں ہمیں کیا سہولیات مہیا ہوسکتی ہیں؟''

''تمام تر سہولیات۔وہاں ہمارا ایجنٹ پال ڈریک پہنچ چکا ہے۔پال ڈریک کو تمام تفصیلات بتادی گئی ہیں۔کیا آپ نے یہ بات مسٹر کاشک کو بتادی، گیتا لیوکائن کے وہاں

پہنچنے کے بعد مسٹر کاشک کو صرف ابتدائی بریفنگ دی جائے گی اور اس کے بعد ان سے کنارہ کشی اختیار کرلی جائے گی۔''

''ہاں۔میں انہیں مکمل تفصیل بتا چکی ہوں۔اس اہم منصوبے کی بھی جس کے لئے یہ سارا چکر چلایا جارہا ہے۔کیوں مسٹر کاشک اس سلسلے میں کوئی سوال تو آپ کے ذہن میں نہیں ہے؟''

''بالکل نہیں۔'' کاشک نے جواب دیا۔

''تو پھر تو میرے خیال میں آپ کو فوری طور پر کیچوکائن روانہ ہوجانا چاہئے۔''

''میں تیار ہوں اور ویسے بھی وہ گدھا جس کا نام کاف ہے میرے پیچھے لگا ہوا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ کہیں وہ میرے ہاتھوں کوئی نقصان نہ اٹھاجائے۔جبکہ میں نہیں چاہتا کہ ملائشیا کی انتظامیہ کو اپنے پیچھے لگالوں۔''

ہاں! بے شک۔ہمارے پاس بھلا اس کی کیا گنجائش ہے۔''

''اب مسٹر مارکر! آپ سے تھوڑی سی تفصیلات مجھے درکار ہیں۔

''جی فرمایئے۔''

''کیچوکائن ہے کیا؟''

''ملائشیاء کے مختلف جزائر میں سے ایک۔''

''کس حیثیت کا حامل ہے کیا وہاں جیوڈا کے لئے کام ہوتا ہے؟''

''نہیں جناب۔وہ ایک عام جزیرہ ہے۔وہاں پرائیوٹ اور سرکاری اداروں کی بھرمار ہے۔اتنا چھوٹا بھی نہیں کہ آپ اسے مختصر جزیرہ کہہ سکیں۔یوں سمجھ لیجئے کہ وہاں کی آبادی بھی اچھی خاصی ہے اور زندگی کی لاتعداد سہولیات وہاں موجود ہیں۔سرمایہ کاری کرتے ہیں۔کئی فیکٹریاں لگی ہوئی ہیں جن میں کام ہوتا ہے بظاہر وہ ایک باقاعدہ مصروف جزیرہ ہے۔جس طرح جارج ٹاؤن اور دوسرے جزائر ہیں۔مگر وہاں ہوشیان جیوڈا کا مکمل اختیار ہے۔اس کے آدمیوں سے وہاں کی انتظامیہ کبھی نہیں ٹکراتی۔اسے وہاں ہر طرح کی برتری حاصل ہے۔اس نے ایک ریڈ فورس بنائی ہوئی ہے۔سرخ لباس میں ملبوس گارڈ اس

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کے مفادات کی نگرانی کرتے ہیں۔ ان گارڈز کو باقاعدہ حکومت کی طرف سے اسلحہ لائسنس جاری کئے گئے ہیں کہنا یہ ہے ہوشیان جیوڈا کو وہ وہاں کی انتظامیہ مکمل مدد کرنے کے لئے حاضر ہے۔ اس جزیرے پر کبھی کوئی جرم نہیں ہوتا کیونکہ جرم اگر ہوتا بھی ہے تو صرف ہوشیان جیوڈا کے آدمی کرتے ہیں لیکن وہ جرم نہیں تصور کیا جاتا۔ یہ بات حکومت کے اعلیٰ ترین حلقوں کو معلوم ہے کہ ہوشیان جیوڈا منشیات کا کاروبار بھی کرتا ہے۔ لیکن بہرحال دوسرے عوامل کے ذریعے سے اسے بہت سی سہولتیں بھی حاصل ہیں۔''

''گڈ۔ اس کا مقصد ہے کہ وہاں میری مناسب گنجائش نکل سکتی ہے۔''

''یقیناً نکل سکتی ہے۔ وہاں آپ کو کوئی خاص دقت نہیں پیش آئے گی۔''

''وہاں تک جانے کے کیا وسائل ہیں؟''

''جس طرح دوسرے جزائر تک عوامی ذریعہ سفر ہے۔ اسی طرح وہاں بھی جایا جاسکتا ہے۔ آپ بڑے اطمینان سے ایک اسٹیمر کے ذریعے جو کوالالمپور سے آپ کو بہ آسانی کیچوکائن پہنچا دے گا۔ جاسکتے ہیں تھوڑا سا کرایہ خرچ ہوتا ہے اس میں۔ وہاں پہنچنے کے بعد آپ اپنے طور پر ایک جگہ قیام کریں گے۔ آپ کو تمام تفصیلات بتادی جائیں گی۔ پھر آپ سے پال ڈریک وہیں پر ملاقات کرے گا۔ کیونکہ پال ڈریک کے پاس آپ کے تمام تر ریکارڈ موجود ہیں۔ پال ڈریک آپ کو ابتدائی سہولیات مہیا کردے گا اور اسکے بعد روپوش ہوجائے گا۔ باقی کام آپ کا اپنا ہوگا کہ آپ کیا کرسکتے ہیں۔''

''میں وہاں کیا حیثیت اختیار کروں گا؟'' کاشک نے سوال کیا۔

''میں نے کہاناں۔ یہ آپ پر منحصر ہے۔''

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے اور کوئی ایسی بات گیتالیوکائن جو قابل غور ہو؟''

''نہیں لیکن میں نے اپنے لئے ایک راستہ منتخب کرلیا ہے۔''

''پوچھ سکتا ہوں کیا؟''

''میں واپس اسی ہوٹل میں چلی جاؤں گی۔ جہاں میں اپنا سامان وغیرہ چھوڑ آئی ہوں۔ یقینی طور پر اس حادثے سے اپنے حواس قائم ہونے کے بعد ہوشیان جیوڈا مجھے تلاش

کرنے کی کوشش کرے گا۔ اگر واقعی میں نے اس کے ذہن میں جگہ حاصل کرلی ہے یا اس کی اوباش فطرت مجھے طلب کرتی ہے ہے اگر ایسا ہوا تو میں بخوشی اس تک پہنچ جاؤں گی اور ہوسکتا ہے ہوشیان جیوڈا کی رہائش گاہ میں میری ملاقات تم سے بھی ہو مائی ڈیئر کاشک لیکن اس وقت تم اپنے آپ کو پوری طرح حواس میں رکھنا اور کبھی یہ ظاہر نہ کرنا کہ تم مجھ سے ناواقف ہو بلکہ ہم اس انداز میں ایک دوسرے سے واقفیت کا اظہار کریں گے جس طرح ہوٹل میں کرتے رہے ہیں۔''

کاشک پر خیال انداز میں گردن ہلانے لگا اور بولا۔ ''ٹھیک ہے۔'' بہرحال لیکن دل میں اس نے یہ سوچا تھا کہ یہ عورت بڑی عجیب وغریب عورت ہے۔ اس پر بھروسا کرنا بالکل حماقت ہے۔ یعنی یہ خود پہلے ہوشیان جیوڈا تک پہنچنے کی کوشش کرچکی تھی اور ایک بار پھر وہی چانس لے رہی ہے لیکن بہرحال وہ تنظیم کی ایک عورت تھی۔ اس کے اپنے معاملات تھے اگر کوئی غلط قدم اٹھائے گی تو تنظیم خود اس کے خلاف عمل کرے گی۔ اس لئے اس نے اپنے آپ کو پریشان کرنا مناسب نہیں سمجھا تھا اور نہ ہی وہ اس قسم کا آدمی تھا کہ ایک ایسی عورت پر انحصار کرتا جو خوبصورت تھی لیکن ہرجائی تھی۔ باقی معاملات یہاں طے ہوگئے اور اس کے بعد آخری بات یہ طے ہوئی کہ کاشک اس وقت تک یہاں رہے گا جب تک کہ کیچوکائن تک روانگی کے انتظامات مکمل نہ ہوجائیں۔ بہرحال پھر مزید گفتگو ہوتی رہی اور اس کے بعد گیتالیوکائن کے بارے میں بتاتا رہا پھر کچھ ضروری امور کے لئے گفتگو ہوئی۔ اس کے بعد تقریباً دو دن تک کاشک کو وہیں رہنا پڑا اور پھر وہ کیچوکائن روانگی کیلئے تیار ہوگیا۔ میں مطمئن تھا اور کاشک کے وجود میں اپنے آپ کو بڑا پرسکون محسوس کررہا تھا۔ لوگوں کے مکانات ہوتے ہیں ان مکانات میں توسیع کرنے کیلئے وہ نہ جانے کیا کیا کچھ کرتے رہتے ہیں لیکن کیا ہی دلچسپ بات ہے کہ کسی کے وجود میں بسیرا کرلیا جائے اپنی طرف سے کوئی مشکل ہی باقی نہیں رہ جاتی۔ سو میں نے بھی اپنی زندگی کو یہ رنگ دے لیا تھا اور یہ رنگ بڑا خوش رنگ تھا پھر کاشک ایک بیمہ کمپنی کے ایجنٹ کی حیثیت سے تمام امور طے کرنے کے بعد کیچوکائن روانگی کے لئے تیار ہوگیا۔ پال ڈریک کو اس کی اطلاع دے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

دی گئی اور ایک صبح کاشک ایک اسٹیمر کے ذریعے کیچوکائن کے لئے چل پڑا۔ اس نے اپنے تحفظ کے لئے تمام انتظامات کر لئے تھے۔ مثلاً ایک بریف کیس جس میں بیمہ کمپنی کی طرف سے اس کے بیمہ ایجنٹ ہونے کا اجازت نامہ تھا۔ ایسے کاغذات تھے جن کی بنا پر اسے ہدایت کی گئی تھی کہ کیچوکائن میں وہ بیمہ کمپنی کے لئے ایک ٹارگٹ مہیا کرے اور وہاں کچھ عرصے رہ کر کام کرے۔ اس کے علاوہ ایک اٹیچی کیس میں اس کے چند لباس وغیرہ موجود تھے۔ ایسی کوئی چیز اس کے پاس نہیں تھی جس سے اس کی شخصیت مشکوک ہو جائے۔ یہ تمام انتظامات مار کرہی نے کئے تھے اور مار کر بذات خود اسے اس گھاٹ تک چھوڑنے آیا تھا۔ جہاں سے اسٹیمر جزائر کے لئے روانہ ہوتے تھے۔ ملائشیا اور انڈونیشیا جزائر کے ملک ہیں اور ان کے درمیان آمد ورفت کے لئے سمندری سفر کے انتہائی نفیس مواقع مہیا ہیں۔ اسٹیمر بہت بڑا تھا اس پر مقامی لوگوں کے علاوہ غیر ملکی بھی شامل تھے۔ جن میں سے زیادہ سیاح تھے یا پھر وہ پیشہ ور جو کسی طرح کیچوکائن کے صنعتی علاقے میں کام کیا کرتے تھے۔ کاشک نے ان سب سے علیحدگی ہی اختیار کئے رکھی۔ میں خود بھی کئی بار اس انداز میں کام کر چکا تھا اور یہ محسوس کر رہا تھا کہ کاشک بہرحال ایک ماہر آدمی ہے۔ میں نے اس کی شخصیت میں رہ کر اس کی ذہنی کیفیت کا بخوبی اندازہ لگایا تھا اور یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ کینچلی میں لپیٹا ہوا ایک سانپ ہے جو اگر کسی وقت کینچلی اتار دے تو خاصا خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ بہرحال یہ ایک شخص کی کوالٹی ہوتی ہے کہ وہ اس وقت تک اپنے آپ کو ایک مردہ چوہا ثابت کرتا رہے جب تک کہ اس کی اصل شخصیت سامنے آتی ہے تو اس وقت اس کے مدمقابل اس سے واقف ہو چکے ہوتے ہیں تو یہ سوچتے ہیں کہ یہ کیا ہوا۔ بہرحال ایسے لوگ مجھے خود بھی پسند تھے۔ کاشک اس وقت عمل میں آتا تھا جب شدید ضرورت پیش آ جائے اور اس وقت بھی ایک عام مسافر کی طرح اپنا یہ سفر طے کر رہا تھا۔ سمندر کی دنیا بھی عجیب ہوتی ہے اور پھر ایسی جگہ جہاں چھوٹے چھوٹے سفری راستے سمندر کے ذریعے طے کئے جاتے ہوں۔ انسانوں کی اپنی سوچ اپنا احساس ہوتا ہے وہ اپنے آپ کو سمندر میں محسوس نہیں کرتے بلکہ ایسا ہی لگتا ہے جیسے وہ کسی ٹیکسی یا بس میں بیٹھے ہوئے سڑک پر رواں دواں

ہوں۔ اسٹیمر میں سفر کرنے والے مسافروں کی بھی یہی کیفیت تھی حالانکہ اسٹیمر کا سفر کئی گھنٹے کا تھا لیکن وہ مطمئن تھے۔ ویسے اس سفر میں جو سہولتیں مہیا کی گئی تھیں وہ بھی قابل تحسین تھیں۔ مسافروں کو یہ احساس ہی نہیں ہوتا تھا کہ وہ ایک مشکل سفر کر رہے ہیں اور سفر مشکل ثابت بھی نہیں ہوا۔ آخر کار اسٹیمر اپنا یہ سفر مکمل کر کے اس جزیرے تک پہنچ گیا جس کا نام کیچوکائن تھا۔ اس کی وسعتیں لامحدود ہی نظر آ رہی تھیں۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ جیسے یہاں آ کر سمندر ختم ہو گیا ہو اور اس کے دوسری طرف صرف خشکی ہی خشکی ہو۔ گھاٹ بہت عمدہ بنایا گیا تھا۔ کرائے کے ٹکٹ شروع ہی میں خرید لئے جاتے تھے اور گھاٹ پہ اترنے کے بعد کوئی کسی کو گہری نگاہوں سے نہیں دیکھتا تھا۔ چنانچہ کاشک نے بھی اپنا مختصر سامان اٹھایا۔ اٹیچی کیس بھی بہت ہلکا تھا اور بریف کیس بھی زیادہ وزنی نہیں تھا۔ لکڑی کی سیڑھیاں طے کر کے کاشک اوپر ڈیک پر آ گیا اور پھر وہاں سے باہر جانے والے راستے کی جانب چل پڑا۔ کیچوکائن پر اچھا خاصا صنعتی کام بھی ہوتا تھا کیونکہ بندرگاہ پر ریلوے لائن بچھی ہوئی تھی اور اس ریلوے لائن کو عبور کرنے کے بعد وہ بڑا دروازہ آتا تھا جو آخر کار سمندری سفر کے ذریعے یہاں تک آنے والوں کو شہری آبادی میں داخل کر دیتا تھا۔ اس دروازے سے باہر نکلا تو کاشک نے زندگی اس طرح رواں دواں دیکھی جیسے کوئی باقاعدہ شہر ہوتا ہے۔ کاشک اس پرہجوم زندگی میں اپنے لئے ایک مقام تلاش کرنے لگا اور آہستہ آہستہ آگے بڑھتا ہوا کافی دور نکل آیا۔ تبھی ایک ٹیکسی کاشک کے پاس آ کر رکی۔ ٹیکسی ڈرائیور مقامی نہیں تھا بلکہ پچکے ہوئے گالوں والا ایک خوش اخلاق آدمی تھا۔ جس کے ہونٹوں کی بناوٹ بہت خوبصورت تھی اور مسکراہٹ اس سے بھی خوبصورت۔ اس نے گردن خم کرتے ہوئے کہا۔

''ایک ایسے مسافر کو جو پہلی بار کیچوکائن آیا ہو۔ پال ڈریک سے زیادہ بہتر گائیڈ نہیں مل سکتا جو اسے ہر طرح کی سہولتیں مہیا کر سکے گا۔'' کاشک نے صورتحال کو سمجھ کر ٹیکسی کا عقبی دروازہ کھولا اور اس میں بیٹھ گیا۔ پال ڈریک نے اسے زیادہ پریشان نہیں ہونے دیا اور خود ہی اس تک پہنچ گیا تھا پھر کاشک نے ٹیکسی میں اپنا کوڈ ورڈ دہرایا اور پال ڈریک نے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

مسکراتے ہوئے گردن ہلائی پھر بولا۔

''اگر آپ کوڈ نہ دہراتے مسٹر کاشک تب بھی میں نے آپ کو پہچان لیا تھا؟''

''اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ تم بے حد ذہین آدمی معلوم ہوتے ہو۔''

''شکریہ۔سر! میں تنظیم کا ایک معمولی کارکن ہوں اور کسی بڑے کارکن کی خدمت کر کے جو ایک بہت ہی بڑے مشن پر آیا ہو۔ بڑی خوشی محسوس کرتا ہوں۔'' پال ڈریک مختلف راستوں سے گزرتا ہوا آخر کار ایک چھوٹے سے ہوٹل کے سامنے رک گیا اور بولا۔''یہ ہوٹل بے شک چھوٹا سا ہے لیکن اپنی سہولیات کی وجہ سے یہ بڑے بڑے ہوٹلوں کا مقابلہ کرتا ہے یہاں آپ کو اعلیٰ درجے کا کمرا تو نہیں حاصل ہوگا لیکن وہ تمام سہولتیں بے شک مہیا ہوں گی جن کی ایسے کسی مشن میں آپ کو ضرورت ہوسکتی ہے۔ یعنی آپ خود سمجھدار ہیں کوئی یہاں آپ کی طرف خاص طور سے متوجہ نہیں ہوگا۔

''تمہیں یہ سب کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ پال ڈریک۔ میں سمجھتا ہوں۔''

کاشک اس ملاقات سے مطمئن تھا کم از کم کیچوکائن میں آ کر اسے فوری طور پر کسی اجنبیت کا احساس نہیں ہوا تھا بلکہ پال ڈریک کے مل جانے سے کاشک نے سوچا تھا کہ اب وہ یہاں زیادہ سکون سے کام کرسکتا ہے چنانچہ پہلا دن اس نے ہوٹل میں آرام کرتے ہوئے گزارا ہوٹل کی ایک کھڑکی سے وہ باہر کا جائزہ لیتا رہا تھا اور غور کرتا رہا تھا کہ کیچوکائن کا طرز زندگی کیا ہے تھوڑا بہت اندازہ اس نے قائم کر لیا تھا لیکن رات کو جب وہ سو گیا تو میں نے اپنے آپ کو اس کے وجود سے آزاد کیا اور کیچوکائن کا ایک جائزہ لینے لیے چل پڑا اور اس کے مختلف حصوں کی سیر کرتا رہا اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہاں زندگی کے دوسرے لوازمات بھی ہوتے ساڑھے دس یا گیارہ بجے کے بعد جزیرہ سنسان ہوجاتا تھا۔ بہر حال واپس آ کر میں نے اپنے لئے کاشک کے سوتے ہوئے وجود میں جگہ بنائی اور اسی کے بدن میں سو گیا۔ یہ زیادہ موزوں لگ رہا تھا مجھے کیونکہ یہ بھی ہوسکتا تھا کہ کبھی کاشک اپنے کسی کام سے نکل جاتا اور میں غافل رہ جاتا۔ میرا تو مقصد ہی صرف اتنا سا تھا کہ کاشک کو نگاہ میں رکھوں اور یہ دیکھوں کہ وہ کیا کچھ کرسکتا ہے۔ دوسری صبح البتہ کاشک باعمل ہوگیا تھا اس

نے بھی میرے ہی انداز میں سوچا اپنا انشورنس کمپنی کا بیگ لے کر وہ تمام تیاریوں کے بعد باہر نکل آیا اور اس کے بعد دوپہر تک شہر گردی کرتا رہا پھر اس نے دوپہر کا کھانا ایک چھوٹے سے ریستوران میں کھایا اور اس کے بعد پھر اپنے طور پر یہاں کی زندگی سے روشناس ہوتا رہا میں مزے سے کیچوکائن کی سیاحت کر رہا تھا اور رات میں جو کچھ مجھے نظر نہیں آیا تھا وہ دن میں دیکھ لیا تھا۔ سرخ وردی والے جن کے بارے میں علم ہو چکا تھا کہ وہ ہوشیان جیوڈا کے آدمی ہیں۔ جگہ جگہ نظر آتے تھے اور ان کے لئے میں نے مقامی باشندوں اور خاص طور سے انتظامیہ کے افراد کے انداز میں احترام دیکھا تھا گویا مسٹر جیوڈا یہاں واقعی بہت بڑی حیثیت کے مالک تھے۔ خیر اب یہ ساری باتیں تو بعد کی تھیں۔ مجھے یہ دیکھنا تھا کہ کاشک اپنا کام کس انداز میں کرتا ہے رات کو دس بجے جب کاشک اپنے ہوٹل کے کمرے میں واپس پہنچا تو اس نے پال ڈریک کو اپنا منتظر پایا۔ پال ڈریک نے اسے دور ہی سے کوریڈور میں دیکھ کر اس کے قریب پہنچنے کی کوشش کی پھر دونوں ساتھ ساتھ کمرے میں داخل ہوگئے۔ پال ڈریک کہنے لگا۔

''اور مسٹر کاشک آج میں نے دن بھر آپ ہی کی نگرانی کی ہے یہ دیکھنے کیلئے نہیں کہ آپ یہاں کیا کر رہے ہیں بلکہ یہ دیکھنے کیلئے کہ آپ کی آمد سے کوئی آپ کی جانب متوجہ تو نہیں۔''

''تو پھر کیا اندازہ لگایا تم نے؟''

''تقریباً ایک درجن افراد آپ کے قرب و جوار میں آپ کی نگرانی کرتے ہوئے پائے گئے ہیں۔'' کاشک ان الفاظ پر بری طرح اچھل پڑا تھا۔ اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں اور اس نے کہا۔

''کیا واقعی۔''

''جی ہاں اور اس کی وجہ شاید یہ کہ ہوشیان جیوڈا آپ کو دیکھ چکا ہے وہ بہت چالاک آدمی ہے وہ یہ نہیں جانتا کہ آپ کس خاص مقصد کے تحت اس کے پیچھے لگے ہیں بلکہ شاید اس کے ذہن میں بھی یہی بات ہے کہ آپ نے اس پر قاتلانہ حملہ کیا تھا اور شاید رقابت کی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بنا پر اب آپ یہاں پہنچے ہیں تو شیان جیوڈا یہ سوچنے پر مجبور ہوگیا ہے کہ ممکن ہے آپ کوئی جنونی انسان ہو اور اسے کوئی نقصان پہنچانے کی کوشش کریں۔''

''تمہیں یقین ہے پال ڈریک کہ وہ میرا تعاقب کر رہے تھے؟''

''سر میں ایک ٹیکسی ڈرائیور کی حیثیت سے یہاں زندگی بسر کرتا ہوں اس کام میں مجھے اس قدر آسانیاں حاصل ہیں میں جہاں جانا چاہتا ہوں ٹیکسی دوڑا دیتا ہوں اور لوگ مجھ پر شک نہیں کر سکتے۔ سر وہ ڈیوٹیاں بدلتے رہے ہیں، ذریعہ سفر بدلتے ہیں۔ یعنی کبھی موٹر بائیک، کبھی کوئی کار اور اس کے بعد پھر موٹر بائیک وہ یہ دیکھتے رہے ہیں آپ کیا کر رہے ہیں۔''

''تو بڑی خطرناک صورت حال ہے اس طرح تو مجھے کام کرنے میں دقت پیش آ سکتی ہے۔''

''ممکن ہے سر لیکن اس کے باوجود آپ میرے لئے جو بھی حکم فرمائیں۔'' کاشک سوچتا رہا پھر بولا۔

''نہیں کام تو بہرحال شروع کیا ہے اور اسے سرانجام دینا ہوگا۔''

''ویسے سر آپ نے آج جن جگہوں کا جائزہ لیا ہے۔ وہ بے مقصد ہیں اس طرح ممکن ہے آپ کیچوکائن کی زندگی سے آگاہ ہوگئے ہوں لیکن ابھی آپ نے ایسی کوئی جگہ نہیں دیکھی جس کا براہ راست تعلق ہوشیان جیوڈا ہے۔''

''ہاں یہ سچ ہے۔''

''میں آپ کو وہ تمام جگہیں بتائے دیتا ہوں۔ یہ نقشے بنا کر لایا ہوں اس کے ساتھ کچھ تصاویر بھی ہیں جو میں نے خصوصاً آپ کیلئے بنائی تھیں۔ اس نے اپنے اندرونی لباس سے ایک لفافہ نکالا اور کاشک کے سامنے ڈال دیا پھر وہ ایک تصویر کاشک کے سامنے رکھ کر یہ بتاتا رہا کہ ہوشیان جیوڈا کے کاروباری پوائنٹ کہاں کہاں ہیں اور اس کے آدمی کہاں کہاں پائے جاتے ہیں پھر آخر میں اس نے ہیوشیان جیوڈا کی رہائش گاہ دکھائی۔ جو ایک محل نما عمارت تھی اور اس میں زبردست حفاظتی انتظامات تھے۔ پال ڈریک، کاشک کو تمام

نقشوں سے آگاہ کرتا رہا اور کاشک ان نقشوں کو ذہن نشین کرتا رہا۔ یہ بات میں خود بھی محسوس کر رہا تھا۔ جب کاشک ان تمام چیزوں سے واقف ہوگیا۔ تو پال ڈریک نے کہا۔'' ان کے بارے میں کوئی اور سوال؟''

''نہیں میرا خیال ہے جتنی تفصیلات تم نے مجھے بتادی ہیں کیچوکائن کے بارے میں، میں سمجھتا ہوں یہ میرے لئے کافی ہیں۔''

''سر کیا آپ یہ تصاویر رکھنا پسند کریں گے؟'' اس نے سوال کیا۔

''ضرورت نہیں ہے اور مناسب بھی نہیں کیونکہ بہرحال میں انہیں زیادہ سے زیادہ اس ہوٹل میں ہی چھپا سکتا ہوں اگر اتفاق سے کوئی یہاں تک پہنچ گیا جیسا کہ میرا اندازہ ہے اور جیسا کہ تم نے نشاندہی کی ہے وہ لوگ جب میرے بارے میں اس قدر معلومات حاصل کر چکے ہیں تو پھر ان کو یہ بھی اندازہ ہوگا کہ میں کون سے ہوٹل میں مقیم ہوں۔''

''سو فیصد سر اس وقت بھی دو افراد باہر موجود ہیں۔''

''ایک بات بتاؤ پال ڈریک؟''

''جی سر!''

''کیا انہیں تمہارے یہاں آنے کا علم ہے؟''

''نہیں سر میں نے بڑی احتیاط کے ساتھ اپنے آپکو پوشیدہ رکھا ہے۔''

''ہوں۔ ٹھیک تو یہ تصاویر یہاں موجود نہیں ہونی چاہئیں تم انہیں اپنے ساتھ لے جاؤ میرے پاس اگر یہ پائی گئیں تو میری شخصیت زیادہ مشکوک ہوجائے گی اور نہ جانے میں کیسی کیسی الجھنوں میں گرفتار ہوجاؤں گا۔'' کاشک نے کہا اور پال ڈریک نے تمام تصاویر لفافے میں رکھ کر اپنے لباس میں اسی جگہ پوشیدہ کی جہاں سے انہیں نکالا تھا اور اپنی جیکٹ کی زپ لگائی پھر وہ ایک چابی نکالتا ہوا بولا۔

''وہ نیلے رنگ کی اسکوڈا ہے برینڈ نیو کنڈیشن میں ہے اور اس کی نمبر پلیٹ ایک ایسی کمپنی سے تعلق رکھتی ہے جو ختم ہوچکی ہے اور اب اس کار کے بارے میں فوری طور پر یہ اندازہ نہیں لگایا جاسکتا کہ وہ کس کی ملکیت ہے۔''

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"کار کہاں ہے؟"

"ہوٹل کے سامنے والے فٹ پاتھ کے دوسری جانب ایک خالی پلاٹ پر کھڑی ہوئی ہے آپ ہوٹل کے گیٹ سے باہر نکلیں گے اور سامنے نگاہ دوڑائیں گے تو بلیو رنگ کی وہ اسکوڈا آپ کو نظر آ جائے گی۔"

"ٹھیک۔"

"سر وہ آپ کے استعمال میں رہے گی اور بے فکر رہیں وہ ایک عمدہ گاڑی ہے۔ آپ اس کی کارکردگی دیکھیں گے تو حیران رہ جائیں گے ویسے بھی نئے ماڈل کی ہے۔"

"ٹھیک ہے یہ تم نے بہت اچھا کیا اب یہ بتاؤ اس کے بعد؟"

"سر اس کے بعد یہ میری ذمے داری ہے کہ میں آپ کو ہوشیان جیوڑا کے بارے میں شروع سے آخر تک وہ کہانی سناؤں کہ جو اس کی شخصیت سے گہرا تعلق رکھتی ہے اور یہ میری ڈیوٹی ہے ہوسکتا ہے آپ کو میڈم گیتا لیوکائن نے اس بارے میں بتا دیا ہو لیکن ڈیوٹی، ڈیوٹی ہوتی ہے۔"

"میں سننا چاہتا ہوں۔" کاشک نے کہا۔ پال ڈریک کچھ لمحے پر خیال انداز میں سوچ میں ڈوبا رہا غالباً وہ پوری کہانی یاد کرنے کی کوشش کر رہا تھا پھر اس نے کہا۔

"اصل میں ہوشیان جیوڑا تو وہ ہے جو چور دروازے سے اندر داخل ہو کر صاحب اقتدار بن گیا ورنہ اس کا بھائی یوشن جیوڑا اصل شخص تھا۔ یوشن جیوڑا نے ہی اپنی زندگی میں یہ دولت اکٹھا کی کہا جاتا ہے کہ زمانہ قدیم میں یعنی اپنی نوجوانی کی عمر میں وہ ایک بحری قزاق تھا اور ڈاکے ڈالا کرتا تھا لیکن اس کی فطرت میں ایک نفاست تھی وہ ایک پروقار آدمی تھا۔ ایک بار اس کے بارے میں یہ علم ہوا کہ وہ کسی لڑکی کے عشق میں گرفتار ہو گیا ہے یہ ایک ایسی لڑکی تھی جو بحری جہاز کو لوٹتے وقت اس کے ہاتھ لگی تھی۔ غالباً پرتگالی تھی اور یوشن جیوڑا اس پر عاشق ہو گیا لیکن لڑکی کے ماں باپ کو یوشن جیوڑا کے ہاتھوں نقصان پہنچا تھا۔ لڑکی خود بھی یوشن کے ایثار سے متاثر ہوگئی اور خاصے عرصے کے بعد اس نے یوشن کی محبت کو قبول کر لیا لیکن اس شرط پر کہ وہ بحری قزاقی چھوڑ دے گا اور کسی مناسب جگہ چل کر آباد

ہوگا اس لڑکی کا نام فیانہ این تھا فیانہ این کے لئے یوشن جیوڑا نے بحری قزاقی چھوڑ دیا اور لوٹی ہوئی تمام دولت سمیٹ کر آخر کار ملائشیا میں منتقل ہوگیا۔ یہاں اس نے جزیرہ کیچوکائن پر اپنا ایک ہیڈکوارٹر بنایا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ بحری قزاق جو اس وقت اس کے گروہ میں شامل تھے وہ بھی یہاں آگئے تھے اور انہوں نے کافی دن تک یہاں قیام کرنے کے بعد اس گروہ کو نئی ڈگر پر ڈال دیا یعنی منشیات کی تجارت اور دوسرے ایسے کام یوشن جیوڑا نے فیانہ این سے شادی کر لی اور فیانہ این کیچوکائن میں رہنے لگی۔ اس طرح یوشن جیوڑا اپنا کاروبار چلاتا رہا۔ کبھی کبھی وہ بیرونی دنیا میں بھی نکل جایا کرتا تھا وہ وہاں نہ جانے وہ کیا کیا کام کرتا تھا۔ حکومت ملائشیا کو اس بات کا شبہ ضرور تھا کہ یوشن جیوڑا کوئی غیر قانونی کام کرتا ہے لیکن وہ یوشن جیوڑا کے خلاف کبھی کوئی ثبوت حاصل نہیں کر سکی تھی۔ بہرحال یوشن جیوڑا نے اپنے پاؤں مضبوط کر لیے تھے لیکن اس کی بیوی کو اس کے بارے میں مکمل معلومات حاصل نہیں تھیں اور وہ یہی سمجھتی تھی کہ اس کا شوہر اب ٹھیک ہوگیا ہے۔ ادھر ہوشیان جیوڑا جو صرف اپنے بھائی کے طفیل جی رہا تھا اندر ہی اندر کچھ کھچڑی پکا رہا تھا۔ لیکن بھائی کے سامنے اس کی کوئی حیثیت نہیں تھی پھر یوں ہوا کہ خاصے دنوں کے بعد ایک دفعہ یوشن جیوڑا باہر کی دنیا سے واپس لوٹا تو وہ سخت زخمی تھا۔ کہانی یوں ہے کہ وہ کہیں سے کوئی ایسا قیمتی راز لایا تھا جو دنیا کے لئے بڑی حیثیت کا حامل تھا اور اس راز کے حصول کے لئے یا تو اسے زخمی کر دیا گیا تھا یا پھر وہ خود ہی زخمی ہوگیا تھا۔ یہ بات کبھی پتا نہیں چل سکی کہ اسے زخمی کرنے والے کون تھے یا پھر وہ کیسے زخمی ہوگیا تھا۔ لیکن تھوڑے عرصے کے بعد وہ مر گیا اور ظاہر ہے اس کے بعد اس کی تمام دولت کا حقدار ہوشیان جیوڑا ہی ہونا چاہئے تھا۔ ہوشیان جیوڑا اپنے آپ کو ایک امن پسند شخص کی حیثیت سے روشناس کرانے کی کوششوں میں مصروف ہوگیا۔ گروہ کے کچھ افراد منتشر ہوگئے اور کچھ ایسے تھے جنہوں نے ہوشیان جیوڑا سے جوڑ کر لیا اور اس کے ساتھ رہنے لگے لیکن ہوشیان جیوڑا نے ایک اور چالاکی کی تھی۔ وہ یہ کہ اس نے اپنے بھائی کے منشیات کے کچھ ایسے ذخائر اور ان کے گودام حکومت کے حوالے کر دیے جن کی تلاش میں حکومت عرصے سے تھی۔ اس طرح اس نے اپنے آپ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کو ایک نیک نام آدمی کی حیثیت سے حکومت کی نگاہوں میں مقبول بنالیا اور یہی وجہ ہے کہ اب بھی مقامی حکومت اس کی کافی عزت کرتی ہے اور اس کے بہت سے مسائل حکومت کی مدد سے حل ہوجاتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ جو ذخائر اس نے حکومت کے حوالے کئے تھے وہ کچھ بھی نہیں اصل ذخائر تو محفوظ تھے اور ہوشیان جیوڈا ان کی تجارت کر رہا ہے۔ اس کے جو ذرائع ہیں وہ بڑے محفوظ ہیں اور شاید اسے کئی حکومتوں کا تعاون حاصل ہے۔ اس طرح وہ کیچوکائن میں بڑی اچھی زندگی بسر کر رہا ہے۔ عیاش فطرت انسان ہے اور اس کے نام کے ساتھ بڑی دلدوز داستانیں وابستہ ہیں۔ یعنی وہ ایک طاقتور شخص ہے جو کسی بھی جگہ کچھ بھی کرسکتا ہے لاتعداد دوست ہیں اس کے اور وہ ان سے سارے کام لے لیتا ہے۔''

''لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ راز کہاں گیا۔'' کاشک نے سوال کیا۔

''ہاں میں اسی کے بارے میں بتا رہا ہوں مسٹر کاشک اس راز کے بارے میں ابتدا میں لوگوں کا یہ خیال رہا ہے کہ یوشن جیوڈا نے وہ راز اپنی بیوی کے حوالے کردیا ہے لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ہوشیان جیوڈا نے اس راز کے سلسلے میں فیانہ این پر بے انتہا مظالم کئے اور اسے اس طرح اپنی رہائش گاہ میں قید کردیا کہ کوئی پرندہ بھی اس تک نہ پہنچ سکے۔ حکومت کا تعاون اسے حاصل تھا اس لئے بے چاری فیانہ این کے بارے میں کچھ کرنے کی کسی کو بھی ہمت نہیں ہوسکتی تھی۔ آج بھی یہی سنا گیا کہ فیانہ این اس کی رہائش گاہ میں موجود ہے۔ اس نے فیانہ این کے ساتھ کیا کیا ہے وہ کوئی نہیں جانتا لیکن جو شواہد ملتے ہیں کہ فیانہ این زندہ ہے اور ہوشیان کی قیدی ہے یہ ساری باتیں اب تک ہمارے علم میں آئی ہیں اور انہی پر ساری کہانی کا انحصار ہے۔''

''میں سمجھ گیا اور تم یہ بھی جانتے ہو کہ تنظیم اسی راز کا حصول چاہتی ہے جس کے بارے میں صرف اتنا بتایا گیا ہے کہ وہ ایک دستاویز ہے جو بڑی احتیاط سے لکھی گئی ہے اور اسے اسی طرح محفوظ کرلیا گیا ہے۔ وہ سیل بند ہے اور اسے کھولنے کی اجازت کسی کو نہیں ہے۔ وہ بھورے رنگ کے ایک چمڑے کے کیس میں محفوظ ہے اور وہ چمڑا خاص طور پر اس بنیاد پر حنوط کردیا گیا ہے جس طرح مصری اپنی لاشوں کو حنوط کرتے ہیں۔ گویا وہ کوئی ایسا

ہی راز ہے جسے کسی عام آدمی کو دیکھنے کی اجازت نہیں ہے۔''

''جی سر۔''

''خیر تمہارا اس کہانی کو سنانے کا شکریہ اور یہ نقشے میں سمجھتا ہوں کہ میرے لئے بہت کارآمد ہیں۔''

''لیکن سر ایک بات میں آپ سے عرض کروں آپ کی یہاں آمد پوشیدہ نہیں رہ سکی ہے۔ آپ کو اس سلسلے میں خاص طور سے احتیاط کرنا ہوگی۔''

''ویسے تو میں ایک انشورنس ایجنٹ ہوں اور یہ کار میں نے ایک کمپنی سے کرائے پر حاصل کی ہے لیکن پھر بھی میں خیال رکھوں گا۔''

''اور انتہائی معذرت کے ساتھ سر! ہم لوگوں کو آپ سے دور رہنے کی ہدایت کردی گئی ہے۔''

''میں چاہتا ہوں کہ تم مجھ سے دور رہو۔'' کاشک نے کہا اور پھر پال ڈریک کو واپسی کی اجازت دے دی کاشک ایک پر اعتماد انسان تھا اور بہرحال اس کی اپنی شخصیت تھی۔ جو آہستہ آہستہ منظر عام پر آتی جارہی تھی۔ شاید وہ ایک نڈر انسان بھی تھا اور حالات سے خوفزدہ ہونا نہیں جانتا تھا چنانچہ اس نے اپنے طور پر کچھ فیصلے کئے۔ آخر وہ باہر کی دنیا میں نکل آیا۔ اب کیچوکائن میں وہ ایک آزاد انسان کی حیثیت سے مٹر گشت کرتا رہتا تھا۔ غالباً اڑتالیس گھنٹے تو اس کے ساتھ کوئی کارروائی نہیں ہوئی لیکن اس دن وہ کیچوکائن کے مشرقی علاقے میں ایک ایسی سڑک کی طرف چلا جارہا تھا۔ جو ٹوٹی پھوٹی اور خراب تھی اچانک ہی عقب سے ایک ہیلی کاپٹر نمودار ہوا اور غالباً کاشک کی چھٹی حس نے اسے یہ احساس دلایا کہ اس ویران علاقے میں ہیلی کاپٹر ہونا معمولی بات نہیں ہے ویسے وہ اس وقت بھی ہوٹل میں ایک ہیلی کاپٹر دیکھ چکا تھا جب ہوشیان جیوڈا پر حملہ ہوا تھا۔ ہیلی کاپٹر کسی عقاب کی مانند ہی اسکواڈا کی جانب جھپٹا۔ اس کے اطراف میں لگی ہوئی مشین گنوں سے گولیوں کی بوچھاڑ ہوئی اور اسکواڈا کار سے دو فٹ آگے سڑک پر دھول اڑنے لگی۔ کنکریٹ اور تارکول کے ننھے ننھے ذرات اڑ کر کار کی ساری باڈی سے ٹکرائے تھے کاشک

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

نے برق رفتاری سے کار کو بریک لگایا اور اس کا یہ بریک لگانا ہی بہتر ثابت ہوا چونکہ ہیلی کاپٹر نے ذرا سا نیچے جھک کر اس کا نشانہ لے کر فائرنگ کی تھی اور چونکہ اس کا رخ اسکوڈا کے رخ کی جانب ہی تھا۔ اس لئے وہ برق رفتاری سے نکل گیا تھا۔ جبکہ اسکوڈا بریک لگنے کی وجہ سے رک گئی تھی۔ اس طرح ہیلی کاپٹر کی طرف سے چلائی گئی گولیاں سے تھوڑے فاصلے پر زمین کے چیتھڑے اڑاتی ہوئی نکل گئی تھیں۔ یہ خطہ گھنے درختوں اور جھاڑیوں کی وجہ سے خاصا ڈھکا ڈھکا سا تھا۔ سڑک شکستہ اور ناقابل استعمال حد تک اجڑی ہوئی تھی اور جگہ جگہ اس میں گڑھے نظر آ رہے تھے۔ بائیں جانب پہاڑی سلسلہ اور دائیں جانب دشوار گزار جنگل تھا۔ جہاں سے ہیلی کاپٹر نمودار ہوا تھا بہرحال کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیا، کیا جائے ہیلی کاپٹر آگے بے شک بڑھ گیا تھا لیکن وہ آگے جا کر ضرور واپس پلٹے گا اور کار کو نشانہ بنانے کی کوشش کرے گا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر میں کار سے باہر نکل کر جنگل میں داخل ہونے کی کوشش کروں تو کیا کہا جاسکتا ہے کہ اس جنگل میں اور کون کون ہو۔

کاشک نے اپنے دل میں سوچا پھر اس نے کار آگے بڑھائی اور ایک ٹیلے کو طے کر کے دفعتاً نشیب میں پہنچ گیا۔ اسے خود بھی یہ اندازہ نہیں تھا کہ آگے جا کر سڑک اس طرح نشیب میں اتر جائے گی اونچائی سے اچانک نیچے آنے پر کاشک کا کلیجہ منہ میں آ گیا تھا اور کار کی باڈی بھی پتھروں سے ٹکرائی تھی اس طرح یہ خطرہ تھا کہ کہیں کار ہی ساتھ نہ چھوڑ جائے حالانکہ پال ڈریک نے اس کی بڑی تعریفیں کی تھیں اور ویسے بھی اسکوڈا ایک شاندار گاڑی ہوتی ہے۔ کم از کم بناوٹ کے لحاظ سے اسے بھی خصوصی طور پر بنایا گیا تھا۔ تھوڑے فاصلے پر ہیلی کاپٹر ایک مختصر سا دائرہ بنا کر دوبارہ کار کی جانب بڑھ رہا تھا۔ اس وقت ماحول خاصا ڈراؤنا تھا۔ بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ خاصا ہیبت ناک ہو رہا تھا۔ چونکہ اطراف میں گھنا جنگل، ٹوٹی سڑک اور ناقابل بیان خاموشی طاری تھی۔ بہرحال وہ آگے بڑھتا رہا اور سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اب وہ کیا کرے لیکن اس نے نہ جانے کس خیال کے تحت کار کو پوری رفتار سے آگے بڑھا دیا تھا۔ پختہ سڑک ختم ہو گئی تھی اور اب جس جگہ کار دوڑ رہی تھی وہ صرف پگڈنڈی یا کچے راستے قسم کی کوئی چیز رہ گئی تھی۔ ماحول پر اندھیرا چھاتا جا رہا تھا اور یہ سمجھ میں نہیں آتا

تھا کہ یہ راستہ کہاں جا کر ختم ہوگا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آگے جا کر اس کا اختتام ہو جائے اور اسکے آگے گہری کھائیاں ہوں۔ بہرحال سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ کیا، کیا جائے ادھر ہیلی کاپٹر اپنا دائرہ مکمل کرنے کے بعد ایک بار پھر کار کے پیچھے لگ گیا تھا اس کی تیز آواز ذہن میں دھماکے پیدا کر رہی تھی اور ایک لمحے میں یہ احساس ہو رہا تھا کہ وہ سر پر پہنچ جائے گا اور اسکے بعد کار گولیوں سے چھلنی ہو جائے گی۔ یہی ہوا اچانک ہی ہیلی کاپٹر نے پھر فائرنگ شروع کی اور کاشک نے ایک ماہر شخص کی طرح اسکوڈا کی بریکوں پر پورا دباؤ ڈال دیا۔ اسکوڈا کے پہیے جام ہو گئے لیکن اس کا انجن بند ہو گیا تھا۔ البتہ ہیلی کاپٹر والوں کی تھوڑی سی حماقت سے اس بار بھی وہ اپنی کوشش میں ناکام رہے تھے کیونکہ پہلے ہی کی طرح ہیلی کاپٹر پھر آگے نکل گیا تھا لیکن اس کے سائیڈوں پر لگی ہوئی مشین گنوں سے آتشی لکیریں نکل کر کار کے دونوں طرف گئی تھی۔ انجن تو پہلے ہی بند ہو گیا تھا لیکن ایک ہلکا سا دھماکہ ہوا اور دھوئیں کا اک کثیف مرغولہ فضا میں بلند ہو گیا۔ اس کا مطلب تھا کہ اس بار کار صحیح معنوں میں نشانہ بن گئی۔ البتہ اس پر بات پر خود کاشک کو حیرت تھی کہ وہ لوگ اسکوڈا کے بارے میں نہیں جانتے تھے اگر وہ اسکوڈا کو نشانہ بنانا چاہتے تھے تو انہیں اسکے اگلے حصے کی بجائے پچھلے حصے پر فائرنگ کرنی چاہئے تھی کیونکہ اسکوڈا کا انجن پیچھے کی سمت ہوتا ہے۔ ہوسکتا ہے انہوں نے کار کے ماڈل اور میکر کا اندازہ نہ لگایا ہو لیکن ان کا کام تو خود بخود ہی ہو گیا تھا یعنی اسکوڈا کا انجن بند ہو گیا تھا۔ البتہ آگے چل کر ہیلی کاپٹر کو غالباً بلند ہونا پڑا کیونکہ آگے جو درخت تھے وہ خاصے بلند و بالا تھے خود ان لوگوں کو بھی خطرہ تھا اور وہ یہ سوچ رہے تھے کہ اتنا نیچے سفر کرتے ہوئے کہیں ہیلی کاپٹر کسی اونچے درخت سے نہ ٹکرا جائے کیونکہ ملائشیا کے اس جزیرے پر ناریل کے درختوں کی بہتات تھی اور یہ درخت ناقابل بیان حد تک اونچے تھے۔ کاشک نے چند لمحے یہ فیصلہ کرنے میں صرف کر دیے کہ اب اسے کرنا کیا چاہئے ادھر بادل گہرے ہوتے جا رہے تھے اور اندھیرا جس تیزی سے زمین پر اتر رہا تھا وہ حیرت انگیز بات تھی یا پھر یہ صرف کاشک کے احساسات تھے ابھی وہ یہی سوچ رہا تھا کہ ہیلی کاپٹر اس بار بلند ہو کر کافی لمبا چکر لگائے گا اور یقینی طور پر وہ اپنی حکمت عملی تبدیل کریں گے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کہ اچانک دائیں سمت سے گولیاں چلنے کی آواز سنائی دی اور کاشک کے اوسان خطا ہو گئے گویا اس کا اندازہ بالکل درست ہے۔ جنگل میں بھی ان کے ساتھی چھپے ہوئے تھے۔ بڑا زبردست محاصرہ کیا ہے انہوں نے اس کا۔ کاشک کو اس کی امید نہیں تھی وہ تو بے تکان اندھے راستوں پر گھومتا پھرتا رہا تھا اور یہ سوچتا رہا تھا کہ ذرا دیکھیں تو سہی کہ وہ لوگ کاشک کا راستہ کس طرح روکنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن ان تمام اوقات میں اس نے ایک دوبار اپنے آنے والوں پر غور تو کیا لیکن انہوں نے کاشک پر کوئی توجہ نہیں دی تھی اور کاشک نے یہی سمجھا تھا کہ وہ صرف اس کے اقدامات کا جائزہ لینا چاہتے ہیں۔ لیکن کاشک کو اس بات کا اندازہ بالکل نہیں تھا کہ وہ ایک مناسب منصوبہ بندی کر رہے ہیں اور کسی ایسی جگہ اسے گھیرنا چاہتے ہیں جہاں بیرونی لوگوں کو بھی ان کے بارے میں کچھ معلومات حاصل نہ ہوں اور پھر جنگلوں کی جانب کا یہ راستہ کاشک نے خود ہی اختیار کیا تھا صرف یہ دیکھنے کے لئے کہ یہ سڑک آگے جا کر اس کے لیے اس قدر خوفناک بن جائے گی اس کا اندازہ کاشک کو نہیں تھا اور اب جبکہ جنگل کی جانب سے بھی گولیوں کی بوچھاڑ شروع ہو گئی تھی تو کاشک کو ایک لمحے میں فیصلہ کرنا تھا۔ تاریکی میں گم ہوتے ہوئے درخت اندھیرے میں عجیب خوفناک شکلیں بنا رہے تھے۔ کبھی کبھی ان کے درمیان سے کوئی فائر ہوتا تو یوں محسوس ہوتا جیسے اندھیرے میں کوئی جگنو چمکا ہو اور پھر تاریکی چھا جاتی۔ اب تو یہ تاریکی خاصی پھیل گئی تھی پھر ایک بار کاشک نے دوبارہ ہیلی کاپٹر کی آواز سنی اس بار غالباً وہ صحیح سمت اختیار کر کے آ رہا تھا اور دائیں سمت سے ہی آ رہا تھا۔ کاشک جانتا تھا کہ اب اگر کار میں تھوڑا سا وقت بھی نکالا تو زندگی مشکل ہو جائے گی۔ چنانچہ اس نے اپنی بائیں سمت کا دروازہ کھولا اور نیچے چھلانگ لگا دی۔ غالباً کار کی طرف سے کسی تحریک کا اندازہ کیا جا رہا تھا۔ دروازہ کھلنے اور بند ہونے تھوڑی سی آواز ہوئی تو کار پر ایک برسٹ مارا گیا۔ اس بار گولی شاید پیٹرول ٹینک پر جا لگی تھی۔ کیونکہ دوسرے لمحے خوفناک دھماکہ ہوا اور آگ لگ گئی۔ کاشک اگر برق رفتاری سے چھلانگ نہ لگا دیتا تو شاید ان کی گولیوں کا شکار تو نہیں لیکن کار سے ابل پڑنے والے پیٹرول اور اس میں لگی ہوئی آگ کا شکار ضرور ہو جاتا۔ اس

نے پوری قوت سے دوسری جانب چھلانگ لگا دی تھی اور غالباً خاصی مہارت سے لگائی تھی۔ ورنہ ایسی نامعلوم جگہوں پر کچھ ہو سکتا ہے پھر بھی خاردار جھاڑیوں نے اس کا استقبال کیا اور اس کے ہاتھ پاؤں بری طرح چھل گئے۔ ان جھاڑیوں نے چہرے پر بھی نشانات بنا دیے۔ جنگلوں کا اسے اچھی طرح اندازہ ہو چکا تھا۔ ملائشیا کے جنگلوں میں عام طور سے خوشنما نظر آنے والے درخت کانٹے دار بھی ہوتے ہیں۔ ایک لمحے کے لئے یوں محسوس ہوا جیسے بدن کی ان خراشوں میں آگ لگ گئی ہو غالباً ان کانٹوں میں کوئی زہریلا اثر بھی تھا۔ بہر حال وہ ان خاردار جھاڑیوں میں لڑھکتا ہوا دور تک چلا گیا اور اسے خاصی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ ایک ایک لمحہ موت کا لمحہ ثابت ہو رہا تھا وہ لڑھکنے سے رکنے کے لئے ان جھاڑیوں کو پکڑنے کی کوشش کرنے لگا۔ اور کچھ جھاڑیاں اس کے ہاتھ میں آ گئیں۔ جس سے اس نے اپنے بدن کو روکا لیکن غالباً اس کی زندگی کو کوئی قدرتی خطرہ نہیں تھا۔ کیونکہ اس طرح عین وقت پر رک جانا ایک اتفاقی کوشش ہی ہو سکتی تھی۔ بائیں سمت اگر وہ چند فٹ اور آگے بڑھ جاتا تو یقینی طور پر ایک گہری کھائی میں جا گرتا گہری کھائی اس سے صرف چند فٹ کے فاصلے پر تھی جسے اس نے اندھیرے کے باوجود دیکھ لیا تھا۔ اس نے اپنے پورے بدن کو سنبھالا اور ان جھاڑیوں میں کسی جانور کی طرح دب گیا۔ اس کی سانس دھونکنی کی طرح چل رہی تھی۔ پھر اچانک ایک کان پھاڑ دینے والا دھماکہ ہوا اور کاشک نے اندازہ لگا لیا کہ اس کی اسکوڈا کے چیتھڑے اڑ گئے ہیں۔ آگ کے شعلے ماحول کو روشن کرنے میں خاصے کامیاب ہوئے تھے۔ پھر چھوٹے چھوٹے کئی دھماکے ہوئے اور کاشک اپنے آپ کو جھاڑیوں میں سنبھالے رہا۔ غالباً کچھ زخموں سے خون بھی بہنے لگا تھا۔ وہ اس وقت سخت مشکل میں پھنس گیا تھا اور میں اس کے وجود میں چھپا یہ سوچ رہا تھا کہ لائن ہارٹ نکل لو تو بہتر رہے گا۔ اس وقت تمہارے لیے یہی بہتر ہے۔ ورنہ اگر کاشک کے جسم میں ہی مر گئے تو سینی گان سے مختلف حشر نہیں ہوگا۔ لیکن پھر ایک عجیب سے احساس نے اس عمل سے باز رکھا اب یہ تو کوئی بات نہیں ہوئی جب تحقیق کا ایک عمل شروع ہوا ہے تو پھر اسے آگے بڑھنا ہی چاہیے۔ اگر ایسی صورت حال پیش آئی تو فوری طور پر مستعدی سے کام کر لیا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

جائے گا چنانچہ یہ پروگرام ملتوی کر دیا اس وقت۔ کاشک کی کیفیت سے آگاہ رکھنا بھی ضروری تھا اور کاشک آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہا تھا۔ اس نے اس ڈھلان سے بچنے کیلئے سامنے کا رخ اختیار کیا تھا۔ جنگل، جھاڑیاں جگہ جگہ پھیلی ہوئی تھیں اور اب یوں محسوس ہوتا تھا جیسے اس طرف بھی لوگ آگئے ہوں۔ یا شاید پہلے سے یہاں موجود ہوں اور اب انہیں ہدایت کی گئی ہو کہ ان کا شکار سڑک کے اس طرف اترا ہے۔ جھاڑیوں میں ان کے قدموں کی آہٹیں صاف سنائی دے رہی تھیں۔ جبکہ کاشک اپنی جگہ دبکا ہوا تھا پھر اس نے کسی شخص کی بھاری سی آواز سنی۔ وہ چیخ چیخ کر اپنے ساتھیوں سے کہہ رہا تھا۔

''پورے علاقے میں دائرہ بنا لو۔ وہ گھاٹی کی طرف نہیں جائے گا ہوشیار، خبردار وہ مسلح بھی ہوسکتا ہے۔'' پھر کاشک نے دور سے کتوں کے بھونکنے کی آوازیں سنیں اور اس کے کان کھڑے ہوگئے۔ معاً اس کے ذہن میں خیال گزرا یقینی طور پر یہ شکاری کتے ہیں۔ اوہ میرے خدا!! انسانوں کی نگاہوں سے پوشیدہ رہا جاسکتا ہے لیکن کتے کاشک نے دل میں سوچا اور پھر وہ اپنی جگہ رکا رکا ہی یہ غور کرنے لگا کہ غلطی اس سے ہوئی ہے۔ پال ڈریک نے اسے صاف طریقے سے بتادیا تھا کہ وہ لوگ اس کی یہاں موجودگی سے پوری طرح باخبر ہیں۔ کیجوکائن میں بہرطور ہوشیان جیوڈا کے کتنے ہی اثر ورسوخ ہوں لیکن بہرحال یہ حکومت ملائشیا کا معاملہ تھا اور ایسی کسی سنگین مجرمانہ کارروائی پر کسی کو اتنی آسانی سے نہیں چھوڑا جاسکتا تھا اس لئے ہوشیان جیوڈا کاشک کی یہاں موجودگی کے باوجود محتاط رہا اور اس انتظار میں رہا کہ کاشک کوئی ایسی حماقت کرجائے جو اس کے لئے مہلک ثابت ہو یعنی اور کچھ نہ سہی اور ایسے کسی ویران علاقے میں نکل آئے جہاں اسے آسانی سے گھیر کا مارا جاسکے اور آخر کار ایسا ہی ہوگیا۔ کاشک اپنی جگہ پوشیدہ تھا۔ کتے قریب آتے جارہے تھے لیکن اب ان سے بچنے کے لئے متحرک ہونا ضروری تھا۔ چنانچہ اس نے آہستہ آہستہ رینگنا شروع کردیا۔ جس شخص نے چیخ کر یہ بات کہی تھی کہ وہ گھاٹی کی طرف جانے کی کوشش نہیں کرے گا۔ اس نے کاشک کی تھوڑی سی مشکل آسان کردی تھی۔ یعنی یہ کہ اگر وہ گھاٹی میں اترنے کی کوشش کرے تو شاید ان لوگون سے محفوظ ہوجائے۔ اس لئے وہ گھاٹی

کی جانب رینگ رہا تھا۔ دور سے اس کی گاڑی سے شعلے اب بھی بلند ہو رہے تھے اور ان کی مدھم مدھم روشنی قریب و جوار کے ماحول کو منور کر رہی تھی۔ جس گھاٹی میں اس نے اترنے کی کوشش کی تھی اس کی ڈھلوان پر پھسلنا آسان کام نہیں تھا۔ خود رو جھاڑیاں اور خاردار درخت راستہ روک رہے تھے اور یوں لگتا تھا جیسے وہ بھی ہوشیان جیوڈا کے مددگار ہوں۔ خیر ان سے تو نمٹا جاسکتا تھا بلکہ ڈھلوان پر ان کی وجہ سے خطرات ذرا کم ہوجاتے تھے لیکن وہ کتے کاشک کے لئے سب سے زیادہ خوفناک تھے اب انہوں نے ٹارچیں بھی روشن کرلی تھیں اور کتوں کی مدد کررہے تھے۔ ان کے قدموں کی آہٹیں قریب سنائی دے رہی تھیں۔ بہرحال کچھ بھی ہو اس جگہ ٹھہرا تو نہیں جاسکتا چنانچہ کاشک جس قدر جلد ہوسکتا تھا یہ ڈھلوان عبور کرتا ہوا نیچے اتر رہا تھا تو ایک جگہ اس کے پاؤں رک گئے۔ یوں لگا جیسے ایک اور پہاڑی اس ڈھلوان پر نمودار ہوگئی ہو۔ یعنی راستہ بالکل رک ہی گیا تھا۔ رات کی تاریکی میں یہ اندازہ نہیں لگایا جاسکتا تھا کہ دوسری طرف جانے کا طریقہ کیا ہوسکتا ہے۔ سوائے اسکے کہ اس پہاڑی در پہاڑی کو عبور کرنے کی کوشش کی جائے۔ اگر وہ پلٹ کر واپس اسی طرف جانے کی کوشش کرتا تو پھر کتے یقینی طور پر اس کے قریب پہنچ سکتے تھے۔ اس مسلسل بھاگ دوڑ سے کاشک کے اعضا بری طرح متاثر ہوئے تھے اس کا سانس اتنی تیز چل رہا تھا کہ لگ رہا تھا کہ کہیں سینہ نہ پھٹ جائے پھر اس نے یہی فیصلہ کیا کہ جس طرح بھی ہوسکے اس پہاڑی کو عبور کرنے کی کوشش کی جائے حالانکہ بلندی پر پہنچ کر اسے دیکھا بھی جاسکتا ہے۔ لیکن کیا کیا جاتا کاشک چھپکلی ہی کی طرح پہاڑی سے چپکا چپکا اوپر چڑھنے لگا، اور یہ دیکھ کر اس نے تھوڑا سا سکون محسوس کیا کہ ابھرے ہوئے کوہان کی بلندی زیادہ نہیں ہے اور اگر ذرا سی تیزی دکھائی جائے تو اسے عبور کرکے دوسری جانب پہنچا جاسکتا ہے چنانچہ اس نے یہی کیا اور پھرتی سے اس حصے کو عبور کرکے دوسری طرف پہنچنے کی کوشش کرنے لگا اور اس کوشش میں کامیاب ہوگیا ایک بار پھر ڈھلوان کا سلسلہ شروع ہوگیا تھا۔ اس طرف بھی درخت اور جھاڑیاں بکھری ہوئی تھیں۔ لیکن ابھی وہ لوگ شاید اس پہاڑی تک نہیں پہنچے تھے یا انہوں نے یہ اندازہ نہیں لگایا تھا کہ کاشک اس طرف آگیا ہے۔ اس

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

وقت بھی کاشک ایک درخت کے قریب پہنچ کر اپنے حواس مجتمع کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ اچانک ہی اسے اپنے بہت قریب قدموں کی چاپ سنائی دی اور اس کا دل اچھل کر حلق میں آ گیا۔ اوہ۔ میرے خدا! یہ لوگ اوپر سے تو نہیں آئے۔ یقینی طور پر اس طرف بھی ان لوگوں نے قبضہ جما رکھا ہے۔ یا پھر دوسری ہی صورتحال ہو سکتی ہے یعنی اس شخص نے کاشک کو یہ یقین دلانے کی کوشش کی ہو کہ وہ اسے اوپر ہی اوپر تلاش کریں گے اور کاشک اس کی آواز سن کر ڈھلان میں اتر گیا ہو اور ان لوگوں کو اس کی آہٹیں مل گئی ہوں۔ یقینی طور پر یہ ان کی ایک شاطرانہ چال ہو سکتی ہے ایک لمحے کے لئے کاشک نے سانس روک لیا۔ چوڑا درخت چند لمحوں کے لئے اسے چھپا سکتا تھا۔ اس نے اپنے آپ کو درخت کے تنے سے چپکا کر سانس روک لی اور ان لوگوں کو دیکھنے کی کوشش کرنے لگا۔ وہ غالباً دو افراد تھے اب رات کی تاریکی میں آنکھوں کو دیکھنے کی عادت ہو گئی تھی۔ کم از کم وہ ان کے ہیولے تو دیکھ سکتا تھا۔ دونوں کے ہاتھوں میں مشین گنیں دبی ہوئی تھیں اور پتا نہیں وہ کچھ آہٹ پا چکے تھے یا یہ صرف اتفاق تھا کہ ان کا رخ اسی درخت کی جانب تھا۔ جس کے عقب میں کاشک چھپا ہوا تھا۔ وہ اسی طرف آ رہے تھے لیکن ان کے انداز سے یہ پتا چلتا تھا کہ انہیں اس کے وہاں موجود ہونے کی امید نہیں ہے لیکن وہ پھر بھی چوکنے تھے۔ وہ اپنے طور پر آس پاس کی سن گن لے رہے تھے اور آگے پیچھے چل کر آگے بڑھ رہے تھے۔ کاشک نے ایک لمحے کے لئے اپنے ذہن کو کسی فیصلے کے لئے تیار کیا۔ اور پھر میں نے اس کا فیصلہ سمجھ لیا۔ وہ اب ردعمل ظاہر کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ آگے والا شخص جیسے ہی اس درخت کے نزدیک پہنچا کاشک نے بجلی کی تیزی سے ہاتھ بڑھائے اور اس کی گردن میں ایک ہاتھ ڈال کر اسے اپنی طرف کھینچ لیا۔ اتنی مضبوط گرفت تھی اور اتنی مہارت کے ساتھ اس نے یہ عمل کیا تھا کہ اس سے چند ہی گز کے فاصلے پر آنے والے کو اپنے آگے والے ساتھی کا حشر نہیں معلوم ہو سکا۔ پھر نجانے کاشک کے اندر کون سی قوت بیدار ہو گئی کہ وہ شخص تڑپ بھی نہ سکا اور کاشک نے اس کی گردن دبا کر اسے زندگی سے محروم کر دیا۔ یہ بڑا زبردست کارنامہ تھا اور میں نے یہ محسوس کر لیا تھا کہ اب کاشک کے اندر وہ کیفیت جاگ اٹھی ہے جو ایک بلی کو کمرے میں

بند کرنے سے پیدا ہو جاتی ہے۔ یا ایک شیر کے شکاریوں کے نرغے میں گھر جانے کے بعد شیر کے اندر ہزاروں گنا زیادہ قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہی کیفیت بلی کی ہے اگر وہ نکلنے کا راستہ نہ پائے تو اس وقت اسے انتہائی خوفناک حالات سے گزرنا ہوتا ہے اور پھر وہ ہر خطرے کا مقابلہ کرنے کیلئے اپنی بساط سے زیادہ عمل کرتی ہے اور بعض اوقات اس قسم کے واقعات بھی سننے میں آئے کہ بلی نے ایک تندرست و طاقتور انسان کو بھی ہلاک کر دیا۔

کاشک اس وقت اسی کیفیت کا شکار نظر آ رہا تھا۔ آنے والوں میں سے ایک فرد کو موت کے گھاٹ اتارنے کے بعد وہ دوسرے کا منتظر تھا۔ اور یہ تو ایک یقینی امر تھا کہ دوسرا بھی اس تک پہنچنے والا تھا اور ایسا ہی ہوا۔ اسے ایک دم احساس ہو گیا تھا اس کے آگے والے ساتھی کی آواز نہیں آئی ہے۔ چنانچہ وہ تیزی سے اس کی جانب بھاگا اور جیسے ہی وہ درخت کے نزدیک آیا کاشک نے بجلی کی سی تیزی کے ساتھ اپنے ہاتھوں میں پھنسے ہوئے اس کے دوسرے ساتھی کو اس کے اوپر اچھال دیا۔ وہ ہلکے سے دھکے سے اڑتا ہوا اپنے ساتھی پر جا پڑا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا کاشک نے اس پر چھلانگ لگا دی۔ نجانے کیا وحشیانہ قوتیں اس وقت کاشک کی فطرت میں شامل تھیں۔ وہ اس دوسرے آدمی کو اپنے بدن کے نیچے دبا کر اس کے چہرے پر گھونسے برسا رہا تھا۔ اس دوسرے آدمی کے ہاتھ سے بھی برین گن نکل گئی تھی اور کاشک نے اسے ہاتھ پاؤں چلانے کا موقع بھی نہیں دیا تھا۔ پھر اچانک ہی کاشک نے اس کی گردن پکڑی اور اسے پوری قوت سے مخالف سمت میں موڑ دیا۔ اس شخص کی ایک ہلکی سی چیخ سنائی دی تھی۔ اور وہ خون اگلنے لگا تھا۔ کاشک نے شاید اس کی گردن کی ہڈی توڑ دی تھی۔ گویا کاشک کے بارے میں میرا اندازہ بالکل درست تھا۔ وہ اب سانپ کی کینچلی اتار چکا تھا اور اس وقت ایک زخمی اور پھنکارتا ہوا سانپ بنا ہوا تھا۔ وہ اس عمل سے پوری طرح غافل بھی نہیں ہوا تھا کہ دفعتاً قریب ہی کسی کتے کے غرانے کی آواز سنائی دی اور کاشک نے سانپ کی طرح بل کھا کر وہاں سے بھاگنا شروع کر دیا۔ وہ کسی ہرنی کی مانند چوکڑیاں بھرتا ہوا تیزی سے آگے چلا جا رہا تھا۔ ابھی وہ چند ہی قدم آگے بڑھا تھا کہ اچانک ہی اس کا پاؤں کسی جھاڑی میں الجھا اور وہ بری طرح نیچے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

آ گرا۔ کتا پیچھے رہ گیا تھا۔ لیکن اس وقت کاشک اپنے آپ کو بدقسمت محسوس کرنے لگا جب آہستہ آہستہ چاند بالوں کی آوٹ سے نمودار ہونے لگا اور قرب و جوار میں مدھم مدھم روشنی پھیلتی چلی گئی۔ کاشک نے نگاہیں اٹھا کر چاروں طرف دیکھا۔ ڈھلوان کے ابتدائی سرے پر اسے سرخ سرخ وردیاں نظر آرہی تھیں۔ وہ یقینی طور پر ہوشیان جیوڈا کے مسلح محافظ تھے۔ اور کے سب برین گنوں سے لیس تھے وہ خون آشام درندوں کی مانند اس ڈھلان میں جھانک رہے تھے پھر اچانک ہی کسی کی زور دار آواز ابھری۔ ''وہ ہے۔'' ساتھ ہی ان لوگوں نے خوشیوں بھرے نعرے لگائے تھے، لیکن شاید وہ بھی بدحواس ہورہے تھے۔ خوشیوں کے نعروں کے ساتھ ہی انہوں نے بے اختیار فائرنگ شروع کردی تھی۔ برین گن سے نکلنے والی گولیوں نے چونکہ میری جانب رخ کیا تھا اور وہ ایک دیوہیکل کتا جو شاید اپنے مالک کے ہاتھ سے چھوٹ کر میری جانب دوڑ پڑا تھا اپنے ہی ساتھیوں کی برین گن سے نکلی ہوئی گولیوں کا شکار ہوگیا۔ اس کے حلق سے ایک خوفناک غراہٹ نکلی اور اس نے ایک لمبی چھلانگ لگائی۔ وہ کاشک سے صرف چند ہی قدم کے فاصلے پہ آکر زمین پر گرا تھا۔ جبکہ کاشک نے ایک پتھر کی آڑ لے لی تھی۔ گولیاں اس قوت سے برسائی جارہی تھیں کہ فضا میں بارود کی بو پھیل گئی۔ لیکن جس طرح ان لوگوں کو چاند نکلنے سے کاشک کو دیکھنے میں آسانی ہوئی تھی اس طرح ان کی یہ آسانی ختم ہوگئی۔ کیونکہ بادلوں کا ایک ٹکڑا چاند پر آگیا تھا۔ یہ ایک غیر متوقع عمل تھا۔ جس سے کاشک نے فوراً ہی فائدہ اٹھایا۔ وہ برق رفتاری سے اپنی جگہ چھوڑ کر وہاں سے آگے بڑھنے لگا لیکن جس حصے میں وہ آگے بڑھ رہا تھا وہ پتلا اور پھسلواں تھا۔ اس لئے اسے پھونک پھونک کر قدم رکھنا پڑ رہے تھے۔ کاشک کو اندازہ ہوگیا تھا کہ دوسری جانب کوئی تیز رفتار دریا بہہ رہا ہے۔ اس کی پرشور آواز فضا میں اب گونجنے لگی تھی۔ پہلے بھی یہ آواز ہلکی ہلکی کاشک کو سنائی دیتی رہی تھی۔ لیکن اس نے اس کی جانب توجہ نہیں دی تھی۔ اس پہلے راستے پر وہ ایک ایک قدم سنبھالتا ہوا آگے بڑھنے لگا اور اسی وقت اس نے ایک اور شخص کو دیکھا۔ وہ غالباً ان دونوں کے ساتھ ہی آیا تھا جو کاشک کی درندگی کا شکار ہوگئے تھے اور اس صورتحال کو سمجھ کر وہ احتیاط کے ساتھ آگے بڑھ رہا تھا۔

تاکہ یا تو کاشک کو گولیوں کا نشانہ بنالے یا پھر اس کو زندہ ہی گرفتار کرنے کی کوشش کرے۔ لیکن کاشک کو ایک دم اس کی موجودگی کا احساس ہوگیا۔ اب اس وقت اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں تھا کہ کاشک وہاں رک کر اس کے قریب آنے کا انتظار کرے۔ اور یہ دیکھے کہ وہ کیا کرنا چاہتا ہے۔ لیکن پھر اس کے ذہن میں ایک خیال آیا وہ نیچے جھکا اور اسنے فوراً ہی ایک پتھر اپنے ہاتھ میں اٹھا لیا۔ جبکہ دوسری طرف اس کا تعاقب کرنے والے کا خیال تھا کہ کاشک اسے دیکھ نہیں سکا ہے۔ ایک گہرا سناٹا فضا میں طاری ہوگیا۔ کاشک انتظار کرنے لگا کہ وہ شخص کھڑا ہو تو وہ اس پر پتھر سے وار کرے اور یہی ہوا۔ کاشک جیسے ہی سیدھا ہوا وہ شخص بھی اسی طرح آگے بڑھنے لگا کاشک نے رخ بدل لیا تھا۔ وہ یہ ظاہر کر رہا تھا جیسے اس نے اپنے مدمقابل کو دیکھا نہیں ہے۔ لیکن دو ہی قدم آگے بڑھ کر وہ پلٹا اور یہاں بھی اس نے اپنی مہارت کا بہترین ثبوت دیا تھا۔ پتھر اس کی ہاتھ سے نکل کر اس شخص کی پیشانی پہ پڑا۔ لیکن پتھر کی چوٹ سے جو کچھ بھی ہوا ہو سب سے بڑی بات یہ تھی کہ وہ ایک طویل اور کربناک چیخ کے ساتھ اس گہرائی میں جا پڑا تھا۔ لیکن نجانے کیسے کاشک کا بدن بھی اپنا توازن کھو بیٹھا تھا۔ کاشک نے انتہائی کوشش کی کہ وہ اپنے وجود کو سنبھالے لیکن وہ نہ سنبھال سکا اور بری طرح نیچے گرنے لگا...... ایک بار پھر میرے بدن میں گرم گرم لہریں دوڑی تھیں اور میں نے سوچا تھا کہ کاشک کے بدن سے نکل جاؤں لیکن شاید اب یہ میرے بس کی بات نہیں تھی۔ پھر کاشک کا جسم چھپاکے کے ساتھ پانی میں گرا اور گہرائیوں تک بیٹھتا چلا گیا۔ آہ یہ بھی ایک تجربہ تھا۔ میری زندگی کا ایک اور دلچسپ اور انوکھا تجربہ۔ میں پانی کی تہہ میں کاشک کے وجود کے اندر تھا اور یہ جاننا چاہتا تھا کہ اگر ایک انسان میرے ساتھ اس طرح پانی کی تہہ میں بیٹھتا چلا جائے تو اس وقت میری اپنی کیا کیفیت ہوگی۔ کاشک درحقیقت کافی نیچے تک چلا گیا تھا۔ پھر پانی نے اسے اچھالا اور وہ آہستہ آہستہ اوپر آنے لگا۔ وہ ہوش و حواس کے عالم میں ہاتھ پاؤں مار کر تیرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ لیکن دریا کا بہاؤ اس قدر تیز تھا کہ کاشک بے بس ہونے لگا اور اس کے بعد وہ بے بسی کے عالم میں دریا کے بہاؤ پر بہنے لگا۔ باپ رے باپ اب مجھے کیا کرنا چاہئے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اگر میں اپنے پرچھائیں نما جسم کو اس کے بدن کی گرفت سے آزاد کرالوں تو پانی کی پرشور لہریں میرا ساتھ نہیں چھوڑیں گی۔ بھلا میرے اندر اتنی سکت یا جرأت کہاں ہے کہ میں پانی سے مقابلہ کرنے کی کوشش کروں۔ یا پھر یہ ہوسکتا ہے کہ میری پرچھائیں پانی سے نقصان نہ اٹھائے۔ فیصلہ کرنا بہت مشکل تھا۔ جبکہ میں کاشک کے ذہن کو سوتا ہوا محسوس کر رہا تھا۔ اس شدید جدوجہد، پھر بدن پر لگنے والی چوٹوں نے اسے نڈھال کر دیا تھا اس کے بعد پانی نے جس طرح اسے قلابازیاں کھلائی تھیں۔ اس سے اس کا جسم خاصا زخمی ہوگیا تھا اور اس کا ذہن بری طرح سوتا جا رہا تھا۔ یہاں تک کہ وہ تاریکیوں میں جا سویا۔ اب میرا ذہن جاگ رہا تھا اور یہ اندازہ میں نے بخوبی لگالیا تھا کہ اگر اس وقت میں نے کاشک کے جسم سے نکلنے کی کوشش کی تو شاید دریا کی لہریں کاشک کو تو زندہ بھی چھوڑ دیں لیکن میرے ساتھ جو کچھ ہوگا وہ ناقابل یقین ہی ہوگا اور بہر طور زندگی سے کون نہیں چمٹے رہنا چاہتا۔ میں بھی انہی میں سے تھا۔ جو ان تمام حالات سے گزرنے کے باوجود اپنی زندگی کو کھونا نہیں چاہتا تھا۔ چنانچہ ایک لمحے میں یہی فیصلہ کیا کہ اگر کاشک کا بچنا ممکن نہ رہے تو پھر میں اس کے وجود سے نکل جاؤں۔ اب اس وقت کاشک کا ذہن تو سو رہا تھا۔ لیکن میں اس کے وجود میں جاگ رہا تھا۔ پانی کی پرشور لہریں اسے تیزی سے آگے لئے جا رہی تھیں اور میں سوچ رہا تھا کہ ہوسکتا ہے یہ پانی کسی بلند و بالا آبشار سے نیچے گر رہا ہو اور اس وقت میرے لئے بچنا یقینی طور پر ناممکن ہو جائے گا۔ چنانچہ میں انتظار کرتا رہا۔ لیکن تقریباً پندرہ یا بیس منٹ تک کا سفر طے کرنے کے بعد مجھے احساس ہوا کہ اب پانی کی رفتار سست پڑتی جا رہی ہے۔ آگے جا کر یہ دریا خاصی چوڑائی میں پھیل گیا تھا۔ اور اس چوڑائی میں جا بجا چٹانیں ابھری ہوئی تھیں۔ یہاں تک کہ کاشک کا بدن ایک چٹان سے ٹکرا کر رک گیا۔ دریا کی روانی چونکہ یہاں آنے کے بعد بالکل ختم ہوگئی تھی اس لئے کاشک کا جسم پانی کے زور پر اس چٹان سے آگے نہ بڑھ سکا اور اب اس قدر احمق بھی نہیں تھا میں کہ اس کے بدن میں اس کے ساتھ ہی سوتا رہتا۔ میں نے سب سے پہلا کام یہی کیا تھا کہ اس کی بائیں سمت سے نکل آیا تھا۔ اور چٹان کا سہارا لے کر اپنے آپ کو روک لیا تھا۔ کاشک مکمل طور پر بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

قرب و جوار میں گہری تاریکی تھی لیکن کافی فاصلے پر جسے تقریباً ایک کلومیٹر کہا جاسکتا ہے مجھے مدھم مدھم روشنیاں نظر آ رہی تھیں۔ غالباً کوئی آبادی۔ ویسے جزیرہ کیچوکائن کی جغرافیائی کیفیت میری سمجھ میں بالکل نہیں آ رہی تھی۔ یہ تو سمندر کے درمیان گھرا ہوا ایک جزیرہ ہے یہاں پر اس دریا کی کیفیت ہے ویسے میں نے کیچوکائن میں پہاڑی سلسلے بھی دیکھے تھے۔ خاصے طویل و عریض پہاڑی سلسلے تھے۔ اس بات کے بھی امکانات تھے کہ دریا قدرتی طور پر کسی پہاڑ سے نکلا ہوا اور ایک مختصر سا سفر طے کر کے سمندر میں جا گرتا ہو یہی سوچا جاسکتا تھا اور یہ ناقابل یقین نہیں تھا لیکن تھی حیرت کی بات۔ بہرحال میں نے اس وقت کاشک کے جسم سے نکل کر صورتحال کا جائزہ لینا مناسب سمجھا تا۔ میں یہ سوچ رہا تھا کہ پانی میں، میں کنارے تک سفر کرسکتا ہوں یا نہیں اور چٹان کے پاس سے ہٹ کر میں نے اس سلسلے میں کوشش شروع کر دی۔ ہوا کے موافق جھونکے مجھے تیزی سے آبادی کی جانب لے جا رہے تھے اور آن کی آن میں، میں ان گھروں کے نزدیک پہنچ گیا جو اچھے خاصے خوبصورت بنے ہوئے تھے ہوسکتا ہے۔ کیچوکائن کا کوئی پرفضا مقام ہو یا پھر کوئی دور دراز کی آبادی۔

بہرحال مجھے اس سے کوئی غرض نہیں تھی میں تو اپنے مقصد کی تکمیل چاہتا تھا۔ جسکے لئے میں رات کی تاریکی میں یہاں تک پہنچا تھا پھر آبادی کا جو پہلا مکان مجھے نظر آیا۔ میں نے اس میں داخل ہونے کی کوشش شروع کر دی۔ اس میں مجھے کوئی دقت نہیں ہوئی تھی۔ اب میری نگاہ کسی ایسے شخص کو تلاش کر رہی تھی جو اس وقت مجھے جاگتا ہوا مل جائے اور یہ اس مکان کے بیرونی حصے میں سوتا ہوا ایک عمر رسیدہ آدمی تھا اب یہ تو میں اندازہ نہیں لگا سکتا تھا کہ یہ شخص کون ہے لیکن فی الحال اسی سے کام چلایا جاسکتا تھا اور طریقہ کار کا مجھے اندازہ تھا۔ میں اس کے داہنی سمت سے اس کے وجود میں داخل ہوگیا۔ اس کا ذہن خواب خرگوش کے مزے لے رہا تھا لیکن اس ذہن کو جھنجھوڑنا میرے لئے ضروری تھا اور میری کوششوں سے وہ جاگ گیا۔ وہ حیران نگاہوں سے چاروں طرف دیکھ رہا تھا اور سوچ رہا تھا کہ اس وقت اس کی آنکھ کیسے کھل گئی۔ تب میں نے اس کے ذہن کو ہدایات دیں۔

''ایک شخص دریا کے پانی میں ایک چٹان سے الجھا ہوا پڑا ہے اور تمہیں اس وقت

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اسے دریا سے نکال کر لانا ہے۔ ورنہ شاید وہ زندگی سے محروم ہو جائے۔'' چونکہ میں نے اب اس کے دماغ پر پوری رسائی حاصل کر لی تھی۔ اس لئے وہ صرف میرے زیر ہدایات کام کر رہا تھا۔ اس کی اپنی سوچ میری گرفت میں آ چکی تھی۔ اس نے اندرونی دروازے پر دستک دی اور چند لمحوں کے بعد ایک نوجوان باہر نکل آیا۔

''کیا بات ہے۔ بیرن۔'' اس نے سوال کیا۔

''جلدی سے تیار ہو جاؤ اور میرے ساتھ چلو۔'' اس شخص نے کہا اور اندر سے دروازہ کھولنے والا حیران نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا۔

''کہاں جانا ہے اس وقت۔ جانتے ہو رات کا کیا بجا ہے؟''

''ایک انسانی زندگی خطرے میں ہے۔ تمہیں اس کی زندگی بچانی ہے اور کبھی کبھی یوں بھی کیا کرو کہ جو کچھ میں کہا کروں اسے مان لیا کرو۔ الٹے سیدھے سوالات نہ کیا کرو۔'' نوجوان نے حیرت سے اسے دیکھا اور بولا۔

''تمہاری باتیں پہلے کبھی میری سمجھ میں آئی ہیں جواب آئیں گی۔''

''تم انتظار ہی کرتے رہو گے''

''آتا ہے بابا آتا ہے۔ کپڑے تو بدل آؤں۔'' اس نے کہا اور تھوڑی دیر کے بعد وہ تیار ہو کر باہر نکل آیا۔ اس نے اپنے ہاتھ میں رائفل پکڑی ہوئی تھی پھر وہ بگڑے ہوئے لہجے میں بولا۔

''کدھر چلنا ہے۔ بیرن؟''

''میرے ساتھ چلے آؤ۔'' میں نے کہا اور اس کو اشارے کر کے اپنے ساتھ لے چلا۔ میں اس وقت بیرن تھا۔ وہ نوجوان ہونٹوں ہی ہونٹوں میں کچھ بڑبڑاتا آ رہا تھا۔ میں نے یہ جاننے کی کوشش نہیں کی تھی کہ بیرن کا اور اس نوجوان کا کیا رشتہ ہے لیکن بیرن ملازم تو نہیں معلوم ہوتا تھا۔ راستے میں نوجوان نے کہا۔

''مجھے تمہارے خوابوں نے تنگ کر رکھا ہے بیرن۔''

''حالانکہ تم خود اپنی زبان سے کہہ چکے ہو کہ میرے خواب سچے ہوتے ہیں۔''

''وہ تو ٹھیک ہے لیکن اس وقت۔''

''اگر کسی ایک انسان کی زندگی خطرے میں ہے تو وقت نہیں دیکھا جاتا۔'' اس نے جواب دیا۔

''خدا کی پناہ۔ دریا کے کنارے کتنا فاصلہ ہے یہاں سے وہاں تک کا؟''

''میں محسوس کر رہا ہوں سڈل کہ تم کافی عرصے سے بڑے سست ہوتے جا رہے ہو۔''

''بابا زندگی اب اتنی فالتو تو ہوتی نہیں ہے فالتو کاموں میں الجھا رہا جائے۔ کبھی کبھی آرام کرنے کو دل بھی چاہتا ہے۔'' سڈل نے کہا۔ پھر تھوڑا سا فاصلہ مزید طے کر کے بولا۔

''اور اگر اس وقت تمہاری بات غلط ہوئی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔''

''تم تو ویسے ہی برے انسان ہو۔'' میری زبان سے بے اختیار نکلا۔ بہر حال سڈل میرے ساتھ سفر کرتا رہا۔ میں نے پانی میں بھی اس کی رہنمائی کی اور پھر سڈل کاشک کو دیکھ کر ششدر رہ گیا۔

''اوہ میرے خدا! تم تو واقعی ہی بڑے عجیب ہوتے جا رہے ہو بیرن۔ پتا نہیں تمہیں یہ قوتیں کہاں سے حاصل ہو رہی ہیں۔'' وہ جھکا اور کاشک کو دیکھنے لگا پھر بولا۔

''واقعی یہ زندہ ہے۔'' اس نے کاشک کو اٹھایا۔ رائفل اس نے بیرن کے ہاتھ میں تھما دی اور پھر وہ کاشک کو لے کر چل پڑا۔

''تم نے واقعی اسے خواب میں دیکھا تھا۔''

''یہی سمجھ لو۔''

''تعجب ہے واقعی۔ حالانکہ تمہارے خوابوں کے بارے میں، میں نے لوگوں کو بتایا تو وہ یقین کرنے کو تیار نہیں ہوتے۔'' بیرن کے وجود میں، میں نے اس بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ جبکہ میرے فرشتوں کو بھی اس بات کا علم نہیں تھا کہ بیرن خواب دیکھتا ہے اور اس کے خواب سچے ہوتے ہیں۔ یہ تو صرف اتفاق تھا کہ میں نے بیرن کا انتخاب کر لیا تھا اور اگر اس کی جگہ کوئی بھی ہوتا تو میں اس کا انتخاب کر لیتا۔ بہر حال میرا کام بن گیا تھا۔ اب کم

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ازکم کاشک کی نگہداشت ہوسکتی ہے۔ کچھ دیر کے بعد وہ لوگ اپنی رہائش گاہ میں پہنچ گئے۔ یہاں دو عورتیں بھی نظر آئیں۔ جن میں سے ایک عمر رسیدہ تھی، دوسری ایک نوجوان۔ دونوں کو غالباً اپنے مردوں کے باہر چلے جانے کا علم ہوگیا تھا۔ چنانچہ دونوں ہی حیران پریشان اس جگہ کھڑی ہوئی تھیں جہاں میں نے بیرن کو سوتے ہوئے دیکھا تھا۔ نوجوان عورت نے کہا ''ارے خیریت۔ کہاں چلے گئے تھے تم لوگ سڈل اور بغیر بتائے ہوئے گھر کا دروازہ کھلا چھوڑ کر؟''

''تو یہاں کون سے ڈاکو آرہے ہیں'' بیرن نے جواب دیا۔

''مگر یہ کون ہے۔''

''اب انہیں ساری باتیں بتاؤ۔'' عمر رسیدہ عورت کے سوال کے جواب میں بیرن نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا اور سڈل کو اشارہ کر کے اندر لے گیا۔ کاشک کو ایک بیڈ پر لٹایا گیا تھا۔ معمر عورت نے کہا۔

''دیکھو تم مجھ سے منہ سنبھال کر بات کیا کرو بیرن۔''

''میں تم سے بات کرنا ہی نہیں چاہتا تو منہ سنبھالنے یا نہ سنبھالنے کی کیا بات ہے۔''

''افوہ۔ تم دونوں میاں بیوی۔ اتنا لڑتے ہو کہ بعض اوقات مجھے جھلاہٹ ہونے لگتی ہے۔''

''ہاں ہاں۔ تمہیں تو جھلاہٹ ہونی ہی چاہیے کیونکہ تمہیں کاٹھ کا الو جو مل گیا ہے۔'' معمر عورت نے کہا۔

''کیا۔ کیا۔ کیا۔ مسز بیرن آپ مجھے کاٹھ کا الو کہہ رہی ہیں۔'' سڈل نے اسے گھور کر کہا۔

''ہوں۔ میں جانتی ہوں۔ میری کوئی حیثیت ہی نہیں ہے پھر اپنی نیند خراب کرنے سے مجھے کیا فائدہ۔'' وہ کمرے سے باہر نکل گئی۔ تو بیرن ہنس کا بولا۔

''تھینک یو۔ مسز سڈل۔ آپ اکثر اوقات میری مشکل حل کر دیا کرتی ہیں۔ یہ بد دماغ عورت اس قابل نہیں ہے کہ اس کے سامنے کوئی گفتگو بھی کی جائے۔''

''بس کرو اب مسٹر بیرن۔ واقعی تم لوگ اس عمر میں بھی اتنا لڑتے ہو۔ ہمیں دیکھو ہم کبھی نہیں لڑتے۔''

''تب پھر میری بیوی کا کہنا ہی بالکل درست ہے۔ سڈل واقعی کاٹھ کا الو ہے۔''

''اب زیادہ بکواس کرنے کی بجائے اس کو دیکھو۔ بوڑھے آدمی۔'' سڈل نے پرمذاق لہجے میں کہا اور بیرن کاشک کا جائزہ لینے لگا۔ کاشک پانی کے تیز بہاؤ کی وجہ سے متاثر ہوگیا تھا۔ اس کے پیٹ میں تھوڑا بہت پانی بھی بھر گیا تھا۔ ورنہ باقی وہ ٹھیک تھا۔ البتہ اس کے بدن پر خراشیں بہت زیادہ تھیں اور یہ لوگ جن کے ہاں میں اسے لے کر آیا تھا کچھ عجیب سی فطرت کے مالک معلوم ہوتے تھے۔ بیرن تو باقاعدہ حکیم یا ڈاکٹر ہی تھا کیونکہ جو فرسٹ ایڈ بکس وہ اٹھا کر لایا تھا اس میں لاتعداد چیزیں پڑی ہوئی تھیں اور اس نے بڑی مہارت کے ساتھ کاشک کے جسم کی خراشوں کو بھر دیا تھا اور ان پر ٹیپ چپکا دیے تھے بہرحال کاشک کو صحیح جگہ مل گئی تھی اور میں مطمئن تھا۔ اسکے بعد بیرن کے وجود میں، میں نے خاصا وقت گزارا اور صورت حال کا جائزہ لیتا رہا۔ کاشک کو ہوش آ گیا تھا۔ بیرن میری زیرہدایات اس کے ہوش میں آنے کے بعد اس سے سوالات کرنے لگا اور بہت سی نئی باتیں میرے علم میں آئیں۔ سڈل نے بتایا۔

''اصل میں مسٹر کاشک۔ ہم ہوشیان کے نہیں بلکہ یوشن کے وفادار ہیں۔ یوشن بہت اچھا انسان تھا۔ وہ برائی بھی کرتا تھا تو کچھ لوگوں کی بھلائی کے لئے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ان علاقوں میں پوست کی کاشت بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ اگر حکومت اس پر پابندی نہ لگا دیتی تو یہ کاشت اس علاقے کے رہنے والوں کے لئے بڑی منافع بخش تھی ورنہ یہاں بڑی غربت ہے۔ لوگوں کے وسائل نہیں ہیں کہ وہ زندگی گزارنے کیلئے کوئی مناسب ذریعہ معاش تلاش کرسکیں۔ تو بات یوشن کی ہو رہی تھی۔ یوشن ہم سب کا پسندیدہ لیڈر تھا اور یہاں وہ بہترین زندگی گزارتا تھا۔ ہم لوگ اسی کے زمانے میں یہاں آباد ہوئے۔ خیر اب ہوشیان کی یہ مجال تو نہیں کہ ہمیں ہمارے گھروں سے بے دخل کر دے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہم اس سے ہمدردی نہیں رکھتے۔ یوشن ایک بہترین انسان تھا جبکہ ہوشیان کمینہ صفت

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ہے اور یوشن کی موت کے بعد جس طرح ہم زندگی گزار رہے ہیں ہم ہی جانتے ہیں۔''

''لیکن ہوشیان بھی تو منشیات کی تجارت کرتا ہے۔''

''یوشن سے کہیں زیادہ اعلیٰ پیمانے پر مگر اس چالاک شخص نے حکومت کا تعاون حاصل کرلیا ہے اور اپنے آپ کو منظر عام پر نہیں لاتا اور جو اس کی حقیقت جانتے ہیں وہ اس کے زرخرید ہیں۔''

''یوشن کی بیوہ فیانہ این بھی تو تھی۔ اس کا کیا ہوا؟'' جواب میں بیرن نے ایک گہری سانس لی اور بولا۔

''وہ ایک طرح سے یوں سمجھ لو کہ ہوشیان کی قیدی ہے۔ ایک ایسی قیدی جو کسی کمرے میں بند نہیں لیکن اس کے اطراف ہوشیان کے اتنے آدمی پھیلے ہوئے ہیں کہ وہ بیچاری کچھ کرنے کے قابل نہیں رہی ہے۔''

''کیا اس تک پہنچا جاسکتا ہے؟'' کاشک نے سوال کیا۔

سڈل نے سوچتے ہوئے کہا۔

''ایک مشکل راستہ ہے۔ طویل فاصلے طے کرنے کے بعد تم اس کی رہائش گاہ تک پہنچ سکتے ہو لیکن اس طرح کہ کسی کو اس کا علم نہ ہونے پائے۔ ایک شخص ہے صرف اس کا نام ترام شاکو ہے۔ ترام شاکو اصل میں یوشن کا خاص آدمی تھا۔ لیکن ہوشیان نے اس پر توجہ نہیں دی۔ وہ خود بھی چالاک آدمی ہے۔ اس نے اپنے آپ کو حالات کے ساتھ ڈھال لیا ہے لیکن اتنا ہم سب جانتے ہیں کہ ترام شاکو واحد شخص ہے جو فیانہ این کا وفادار ہے لیکن تم وہاں کیوں جانا چاہتے ہو؟''

''یوں سمجھ لو جب یوشن زندہ تھا تو اس نے مجھے ایک پیغام دیا تھا۔ فیانہ این کے لئے اور آج تک مجھے اس کا موقع نہیں ملا کہ میں فیانہ این کو وہ پیغام پہنچادوں۔''

''اگر ہوشیان کو تمہارے بارے میں علم ہوگیا تو تمہاری زندگی خطرے میں پڑ جائے گی۔''

''مجھے زندگی کا خوف نہیں ہے۔ صرف بہتر راستوں کا خواہشمند ہوں جس سے میں

فیانہ این تک پہنچ سکوں۔'' وہ لوگ سوچ میں ڈوب گئے۔ فیانہ این بہرحال ایک ضروری کردار تھا اور کیچوکائن میں اگر فیانہ این تک رسائی حاصل ہوجائے تو کاشک کا کام آسان۔ سو کاشک نے ان لوگوں سے خاصی معلومات حاصل کیں اور وہ واقعی یوشن کے وفادار معلوم ہوتے تھے لیکن ایسے وفادار جو بذات خود کچھ نہیں کرسکتے۔ ہاں انہیں بہتر لیڈر شپ مل جائے تو پھر شاید وہ کارآمد ثابت ہوسکتے تھے۔ لیکن یہ لیڈر شپ ظاہر ہے۔ اب کسی سے نہیں مل سکتی تھی۔ کیونکہ ہوشیان نے وہاں مکمل طور پر اپنا اقتدار قائم کررکھا تھا۔ ترام شاکو کے بارے میں تمام تر صورتحال معلوم کرنے کے بعد کاشک نے وہاں سے آگے بڑھنے کا فیصلہ کرلیا اور میں اس وقت تک کاشک کا تعاقب کرتا رہا جب تک کہ مجھے اس کے وجود میں سانے کی ضرورت نہ پیش آئی۔ وہ اپنے طور پر سوچ رہا تھا اور میرے خیال کے مطابق مناسب راستوں پر سفر کررہا تھا۔ بہرطور ان لوگوں سے رخصت ہوکر اس نے وہی سمت اختیار کی تھی جہاں کے بارے میں اسے بتایا گیا تھا۔ ایک عجیب وغریب وادی تھی۔ زمین ناہموار، درخت ناہموار، انسانی ہاتھوں کا یہاں کوئی دخل نہیں معلوم ہوتا تھا۔ کافی فاصلہ طے کرنے کے بعد موسم بہت ٹھنڈا ہوگیا اور انتہائی سرد ہوائیں چلنے لگیں۔ جوں جوں کاشک آگے بڑھ رہا تھا وادی سمٹتی جارہی تھی اور دونوں جانب پہاڑ بلند ہوتے چلے گئے تھے پھر اسے ایک درے سے گزرنا پڑا۔ درہ جہاں ختم ہوا تھا وہاں ڈھلان نظر آرہے تھے جو بلندیوں تک چلے گئے تھے اور صرف ایک ہی راستہ تھا لیکن سڈل اور بیرن نے اسے جو نقشے بتائے تھے یہ سب کچھ اسی کے مطابق تھا۔ چنانچہ کاشک اس ڈھلان کو عبور کرنے لگا لیکن ڈھلان عبور کرتے ہوئے کچھ اس قسم کی آہٹیں سنائی دیں جیسے قرب وجوار میں کوئی موجود ہو۔

بہرحال ڈھلان ختم ہوا تو ایک چوڑی سی جگہ نظر آئی جسے ایک پہاڑی پلیٹ فارم کہا جاسکتا تھا لیکن جیسے ہی کاشک اس اونچی چٹان پر ہاتھ جما کر اوپر بلند ہوا اس نے اپنے بالکل سامنے دو قوی ہیکل آدمیوں کو دیکھا جو اس کے استقبال کے لئے تیار کھڑے تھے اور پھر ایک خوفناک دھاڑ کے ساتھ ان میں سے ایک نے اچھل کر کاشک کے پیٹ پر زوردار

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

لات رسید کی اور کاشک واپس ڈھلان سے گرتے گرتے بچا۔ وہ بھی ایک چٹان کا سہارا مل گیا تھا اسے۔ ورنہ جتنی بلندیاں اس نے طے کی تھیں وہ واپس ختم ہو جاتیں اور خود اس کا کیا ہوتا شاید میں بھی یہ اندازہ نہیں لگا سکا تھا لیکن کاشک نے فوراً ہی زمین پر لیٹ کر ان کے پیچھے نکل جانے کی کوشش کی۔

اب وہ اپنی پشت پر ڈھلان نہیں چاہتا تھا۔ یہ کوشش بے مقصد ہی نہیں تھی۔ لیٹتے ہی وہ پلٹا اور اس نے پوری قوت سے اپنے سامنے کھڑے ہوئے دونوں آدمیوں میں سے ایک کے پیٹ پر لات رسید کر دی اور دوسرا جو فوراً ہی اس پر جھپٹا تھا اسی داؤ کا شکار ہو گیا اور برق رفتاری سے اس چٹان سے نیچے ڈھلان میں جا گرا۔ جبکہ پہلا آدمی زوردار آواز کے ساتھ پھر سے اٹھ گیا تھا۔ یہ اس شخص کی نسبت زیادہ قد آور اور طاقتور معلوم ہوتا تھا جو کاشک کا شکار ہو گیا تھا۔ اس نے دو تین قلابازیاں کھائیں اور ایسی پوزیشن اختیار کر لی کہ اگر کاشک اسے شکست دینے میں کامیاب ہو بھی جائے تو کم از کم وہ پہلے شخص کی طرح ڈھلانوں میں نہ جا گرے۔ ادھر کاشک بھی سیدھا کھڑا ہو گیا تھا اور دونوں ہاتھ کراٹے کے انداز میں سامنے کر کے اپنے مدمقابل کے قریب آنے کا انتظار کر رہا تھا۔ مدمقابل پینترے بدل رہا تھا اور پھر اس نے زمین پر گر کر چوٹ کھانے کے باوجود الٹی قلابازی کھائی اور دوسرے لمحے اپنی جگہ سے اچھل کر دونوں ٹانگیں جوڑ کر اس کے سینے میں ماریں۔ خاصا زبردست داؤ تھا اور میں ایک ریفری کی طرح ان کے گرد ناچ رہا تھا لیکن ان میں سے کسی کو میرے وہاں موجود ہونے کا اندازہ نہیں تھا کاشک کو شاید اس وقت زندگی بچانے کی فکر لاحق تھی۔ چنانچہ وہ اپنا ہر وار بڑی مستعدی سے کر رہا تھا۔ اس کی ایک لات اس شخص کی ٹھوڑی پر لگی اور وہ زمین پر لڑھکتا چلا گیا۔

ایک جگہ سنبھلنے کے بعد اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن کاشک کی چھلانگ اسے اس پر لے گئی اور پھر کاشک نے اسے دبا لیا۔ وہ اس کی ناک پر زبردست گھونسے مار رہا تھا اور اس کے دانت خون اگلنے لگے تھے۔ آہستہ آہستہ وہ زیر ہوتا چلا گیا۔ اس کے حلق سے خرخراہٹیں بلند ہو رہی تھیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہی نہ صرف میں بلکہ کاشک بھی عقب

سے آنے والی آوازوں کو سن چکا تھا۔ وہ تین افراد تھے اور تینوں کے تینوں رائفلیں تھامے کھڑے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک نے کاشک سے کہا۔

”اگر تم ایک لمحے میں کھڑے نہ ہو گئے تو تمہارے بدن میں ان تینوں رائفلوں کی گولیاں پیوست ہو جائیں گی۔“ کاشک کا شکار تو اب بے جان سا ہو گیا تھا اور پھر وہ گولیاں بھی نہیں کھانا چاہتا تھا۔ چنانچہ وہ خاموشی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ آنے والے تینوں افراد اسے خونخوار نگاہوں سے گھور رہے تھے۔ کاشک نے ہاتھ نیچے لٹکائے تو وہ شخص جو پہلی بار اس سے مخاطب ہوا تھا غرائی ہوئی آواز میں بولا۔ ”ہاتھ بلند کر دو۔ چلو تم اس کی تلاشی لو۔“ لیکن کاشک کے پاس ہتھیار نام کی کوئی چیز موجود نہیں تھی۔ تو اس شخص کے اشارے پر دو آدمی اس پر جھکے۔ جو زمین پر پڑا ہوا تھا۔ وہ غالباً بے ہوش ہو گیا تھا۔ وہ اس کی سانسوں کی آمد و رفت جائزہ لینے لگے پھر ان میں سے ایک نے کہا۔

”تم اسے تنہا اٹھا کر لے جا سکتے ہو؟“

”مشکل ہو گا۔“

”تو پھر ٹھہرو۔ میں دوسروں کو بلا لیتا ہوں۔“ اس نے کہا اور اس کے بعد جیب سے ایک سیٹی نکال کر بجائی۔ چٹانوں کے پیچھے سے چار پانچ آدمی باہر آ گئے تھے۔ ان میں سے ایک نے کہا۔ ”مگر دوسرا کہاں ہے؟“

”دیکھو اسے بھی۔ دیکھو اور تم اسے اٹھا کر فوراً لے جاؤ۔ اسے طبی امداد دلائی جائے اور تم ٹارزن کے بچے چلو آگے۔ آ جاؤ لیکن ذہن میں رکھنا تم نے ذرا بھی کوئی حرکت کرنے کی کوشش کی تو ہم نہیں جانتے کہ تم کون ہو لیکن تمہاری ہلاکت یہ جانے بغیر بھی ممکن ہو سکے گی۔“ کاشک کے لئے اب اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں تھا کہ وہ خاموشی سے ہاتھ اٹھا کر آگے بڑھے چنانچہ وہ آگے چل پڑا۔ اس کے پیچھے بقیہ افراد۔ یعنی وہ جو کاشک کو لے جانے کا مشن پورا کر رہے تھے۔ باقی تمام تو اس زخمی اور دوسرے آدمی کی تلاش میں مصروف ہو گئے تھے پھر ان سب کے پیچھے پیچھے میں چل پڑا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اب مجھے یہ دیکھنا تھا کہ وہ لوگ کہاں جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ کاشک کے وجود میں رہ کر اب مجھے مشکلوں کا شکار نہیں ہونا تھا۔ بلکہ کاشک کی مدد کرنے کے لئے میرے لئے یہی مناسب تھا کہ میں اس سے ہٹ کر ذرا دوسری جگہوں کا جائزہ بھی لیتا رہوں۔ وہاں کون کون ہے، اس کے بارے میں معلومات حاصل کروں لیکن ساتھ ہی ساتھ میں کاشک کو کھونا بھی نہیں چاہتا تھا۔ بہر حال کاشک کا تعاقب کرتا رہا اور کچھ دیر کے بعد ایک ایسی جگہ پہنچ گیا جو بڑی عجیب سی بنی ہوئی تھی۔ یہاں اس طرح کی آبادی بھی ہوگی میں نے غور نہیں کیا تھا۔ ان بلندیوں کو عبور کرنے کے بعد ایک جگہ گہرائی میں تھوڑی سی آبادی تھی۔ جس میں کچے پکے مکانات بنے ہوئے تھے۔ آبادی دور دور تھی اور انہوں نے یہ مکانات بھی اس طرح کے بنائے ہوئے تھے کہ اگر بلندی سے دیکھا جائے جائے تو وہ صرف ٹیلے ہی محسوس ہوں۔ البتہ ان مکانات کے درمیان ایک بڑا سا غار کا دہانہ تھا۔ جس میں داخل ہو کر ایک ایسا ماحول نظر آیا جسے دیکھ کر میں بھی حیران رہ گیا۔ پہاڑ کے اندر انسانی ہاتھوں کی تراش سے رہائش گاہیں بنائی گئی تھیں اور یہاں ہر وہ چیز موجود تھی جو انسانی ضروریات کے لئے استعمال ہو سکتی ہے۔ یعنی اعلیٰ درجے کا فرنیچر، زمین پر بچھے ہوئے قالین اور ایسی ہی دوسری چیزیں جن کا اس ویران جگہ پر تصور بھی نہ کیا جا سکے۔ بہر حال یہ سب کچھ میرے لیے خاصی دلچسپی کا باعث تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد کاشک کو ایک سلاخوں دار دروازے سے

اندر داخل کر دیا گیا اور اس میں تالا لگا دیا گیا۔ یہ عارضی طور پر کاشک کا انجام تھا لیکن اسے انجام نہیں کہا جا سکتا تھا۔ آگے دیکھنا تھا کہ یہ لوگ اپنے قیدی کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں۔ ویسے ہوشیان جیوڈا کی شخصیت کی یہاں صحیح طور پر وضاحت ہوتی تھی۔ وہ واقعی ایک شاطر آدمی تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ ہی ان اسمگلروں نے اپنے لئے یہ پوشیدہ جنت قائم کر رکھی تھی۔ پتا نہیں حکومت ملائشیا کو اس کے بارے میں کس حد تک معلومات حاصل تھیں لیکن بہر حال یہ سب کچھ بہت حیرت ناک تھا اور میں اس سے کافی متاثر ہوا تھا۔ کاشک اس کٹہرے کے پیچھے پہنچ گیا لیکن اس کے انداز میں بے بسی نہیں نظر آ رہی تھی۔ پتا نہیں اب وہ کس لئے پر امید تھا۔ حالانکہ اصولی طور پر اب تک جو کچھ ہوا تھا اس میں کاشک کی ذہانت کا اتنا دخل نہیں تھا۔ جتنا میری مدد کا لیکن بہر حال کیا فرق پڑتا ہے اب جب اتنا کچھ کر لیا ہے میں نے تھوڑا بہت اور سہی ابھی میں یہاں سے بددل نہیں ہوا تھا۔ میرے لئے تو سب سے آسان بات یہ تھی کہ جب بھی چاہتا یہاں سے واپس چلا جاتا بھلا مجھے کون روکتا لیکن کاشک کو یہاں تک پہنچانے کے بعد اسے تنہا چھوڑنا مناسب نہیں لگ رہا تھا۔ نہ جانے کیوں میں اس شخص کی مدد پر آمادہ ہو گیا تھا۔ حالانکہ میں جانتا تھا کہ یہ بھی کسی تنظیم کے مقاصد کے لئے کام کر رہا ہے اور جو راز حاصل کرنے کے لئے اس کا انتخاب کیا گیا ہے وہ ہو سکتا ہے کہ تنظیم کے لئے بہت زیادہ کار آمد ہو اور باقی لوگوں کے لئے نقصان دہ لیکن یہ ذرا بعد کی بات تھی پہلے تو یہ دیکھنا ہے کہ اس کہانی میں جو اہم کردار شامل ہیں ان کی اپنی کیا حیثیت ہے۔ چنانچہ میں وہاں سے چل پڑا اور پھر اس عجیب و غریب جگہ کے مختلف حصے دیکھنے لگا۔ جوں جوں میں اس جگہ کا جائزہ لے رہا تھا۔ میرے ذہن میں عجیب و غریب خیالات پیدا ہوتے جا رہے تھے اور میں یہ سوچ رہا تھا کہ پتا نہیں کہ حکومت ملائشیا کو اس بارے میں مکمل تفصیلات معلوم ہیں یا نہیں۔ یہ تو واقعی بڑی سنسنی خیز جگہ تھی۔ بہر حال کافی لمبا چوڑا جائزہ لینے کے بعد میں واپس کاشک کی جانب چل پڑا اسے نگاہوں سے اوجھل نہیں کرنا چاہتا تھا اگر اسے کسی ایسی پوشیدہ جگہ بند کر دیا گیا جہاں میں اسے تلاش کرنے میں ناکام رہا تو پھر یہاں تک آنے کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے میرا تو اور کوئی کام ہی نہیں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

تھا۔ کاشک مجھے نظر آ گیا لیکن ایسی شکل میں کہ چند افراد اس کے قریب تھے اور اسے باہر نکال رہے تھے ان لوگوں کی تعداد پانچ تھی اور وہ سب کے سب مسلح تھے۔ ہوشیان جیوڈا کے آدمی سرخ وردی میں ہوتے تھے اور یوں محسوس ہوتا تھا جیسے پورے کیچوکائن میں ان کی شخصیت پولیس سے بھی بڑھ کر ہے۔ انہیں کسی بھی جگہ بے بس نہیں دیکھا جا سکتا تھا۔ کاشک کو وہ لوگ رائفلوں کی نالوں پر رکھے ہوئے تھے ایک فاصلہ طے کرانے لگا پھر ایک عظیم الشان پہاڑی کے اندر بنے ہوئے ایک ہال نما کمرے میں اسے لے جایا گیا۔ یہاں ایک شخص موجود تھا اور ایک پتھر کی سل پر بیٹھا ہوا بڑی شان سے انگوروں کی پلیٹ سامنے رکھے ہوئے شہنشاہوں کے انداز میں انگور کھا رہا تھا۔ اس نے مسکراتی نگاہوں سے کاشک کو دیکھا عقب میں موجود ایک شخص نے کہا۔

''مسٹر ترام شاکو یہ ہے وہ شخص۔''

غالباً کاشک بھی میری ہی طرح چونکا تھا کیوں بیرن اور سڈل نے یہی نام بتایا تھا ترام شاکو کا نام مجھے بھی دیا تھا اور کاشک کو بھی اس کا مطلب ہے کاشک بالکل صحیح شخص کے سامنے پہنچا ہے۔ بشرطیکہ بیرن کی معلومات مکمل ہوں ترام شاکو نے کاشک کو دیکھا اور بولا۔

''ہوں، تم نے اپنا نام ان لوگوں کو کاشک بتایا ہے۔''

''ہاں۔''

''کیا یہ اصلی نام ہے؟''

''اگر اصلی نہیں بھی ہے تو ظاہر ہے تمہارے پاس کوئی ایسا ذریعہ نہیں ہے کہ تم مجھ سے میرا اصلی نام پوچھ لو۔''

''ہاں یہ بات تو ہے اور یہ ایک ایسا مرحلہ ہوتا ہے جب انسان بے بسی محسوس کرتا ہے۔ کیوں دوستو ہم لوگ بے بس ہیں ناں۔'' وہ لوگ ہنسنے لگے ترام شاکو کے انداز میں مذاق اڑانے والی کیفیت تھی اس نے کہا۔

''خیر اب تم مجھے یہ بتا دو کہ تم نے اتنی مشقت اٹھا کر کیچوکائن میں داخل ہونے کی

کوشش کیوں کی اور پھر اس طرح یہاں تک آئے سنا ہے تم نے ہوشیان جیوڈا کے کئی افراد کو نقصان پہنچایا ہے؟''

''تقریباً ایسا ہی سمجھ لو۔''

''وجہ بتا سکتے ہو؟''

''اگر تم ان لوگوں کے سامنے وجہ نہ پوچھو تو بہتر ہے۔'' کاشک نے کہا۔

''نہیں یہ سب میرے اپنے آدمی ہیں بالکل اپنے یوں سمجھ لو میرے دست راست یہ مجھ پر اعتبار کرتے ہیں اور میں ان پر۔''

''تو مسٹر ترام شاکو اصل میں مجھے مسٹر یوشن جیوڈا کی بیوہ سے ملنا ہے۔ فیانہ این۔''

''ترام شاکو چونک پڑا اور میں دل ہی دل میں سوچنے لگا کہ شاید کاشک نے فوراً ہی اپنی یہاں آمد کی وجہ صرف اس نام کے ساتھ بتا کر غلطی کی ہے۔ ترام شاکو مسکرانے لگا پھر بولا۔

''اور یہ کام اس قدر آسان تو نہیں ہے۔ جتنا تم نے سمجھ لیا تھا مسٹر کاشک۔''

''تم نے مجھ سے میری آمد کے بارے میں پوچھا میں نے تمہیں بتا دیا۔''

''یہ بتانا پسند کرو گے کہ تم اس سے کیوں ملنا چاہتے ہو؟''

''یہ میں اس سے ملنے کے بعد ہی تمہیں بتا سکتا ہوں۔ بشرطیکہ تم میری مدد کرنے کو تیار ہو جاؤ۔''

''جواب میں ترام شاکو ہنسنے لگا پھر بولا۔

''بے وقوف ہو تم مسٹر ہوشیان جیوڈا کا حکم ہے کہ کسی کو بھی فیانہ این سے نہ ملنے دیا جائے پھر بھلا یہ کیسے ممکن ہے۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ تمہیں مسٹر ہوشیان کے سامنے پیش کر دیا جائے اس کے بعد اگر وہ اجازت دیں گے تو پھر تمہیں فیانہ این تک پہنچا دیا جائے گا اصل میں دوستو بات یہ ہے کہ معاملہ ہماری پہنچ سے کہیں اونچا ہے۔ مسٹر کاشک اگر مسٹر ہوشیان جیوڈا کے ساتھ ہی مذاکرات کر لیں تو ہم سب کے لئے بہتر رہے گا۔''

''تو پھر کیا، کیا جائے اس کا مسٹر ترام شاکو؟'' ان میں سے ایک نے کہا۔

''میرا خیال ہے اسے واپس قید خانے میں پہنچا دو البتہ ذرا اس کا خیال رکھنا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کھانے پینے کی کوئی تکلیف نہ ہونے پائے اور نہ ہی اسے کوئی نقصان پہنچنے دیا جائے۔مسٹر کاشک یا جو کوئی بھی تم ہو۔ میں تمہارے اور مسٹر جیوڈا کے معاملے میں نہیں آنا چاہتا۔اس لئے بہتر ہے کہ تعاون کرو ہماری ذات سے تمہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی اور پھر کاشک کو واپس اسی قید خانے تک پہنچادیا گیا۔ بات کچھ سمجھ میں نہیں آئی تھی۔اس کا مطلب ہے کہ بیرن کی فراہم کردہ اطلاعات ناقص تھیں اور ترام شاکو یقیناً یوشن جیوڈا کا آدمی نہیں تھا۔ بیرن کو غلط فہمی ہوگئی تھی یا پھر ہوسکتا ہے کبھی کسی زمانے میں وہ یوشن جیوڈا کا وفادار ہو لیکن دنیا اسی انداز میں چلتی ہے۔سب چڑھتے سورج کے پجاری ہوتے ہیں۔ترام شاکو نے بھی سوچا ہوگا کہ اس وفاداری کا اسے کوئی صلہ نہیں مل سکے گا۔ چنانچہ اب وہ ہوشیان جیوڈا کا وفادار تھا۔کاشک اب اپنی قامت گاہ میں پہنچ گیا اور میں نے بھی اپنے لئے ایک جگہ منتخب کرلی یہاں پر رہ کر کم از کم میں اس کے ساتھ ہونے والے واقعات کا اندازہ کرسکتا تھا لیکن وقت رات آدھی کے قریب ہوگئی تھی جب میں نے اس تاریک غار میں مشعل متحرک دیکھی۔مشعل بردار قید خانے کی طرف ہی جارہا تھا پھر وہ کاشک کے پاس پہنچ گیا کاشک زمین پر لیٹا گہری نیند سو رہا تھا۔مشعل بردار نے اسے زور زور سے آوازیں دیں اور کاشک جاگ گیا۔ چند لمحوں کے بعد میں نے اسے سلاخوں دار دروازے کے پاس دیکھا اور پھر مشعل بردار نے مشعل اپنے چہرے کے قریب کرکے کہا۔''مسٹر کاشک میں ترام شاکو۔''

کاشک نے کوئی جواب نہیں دیا۔ترام شاکو پھر بولا۔

''سنو کیا تم واقعی یہ بتانا پسند نہیں کروگے کہ تم فیانہ این سے کیوں ملنا چاہتے ہو؟''

''آدھی رات کو تمہیں اس کا خیال کیسے آیا کیا تمہارا خیال ہے کہ آدھی رات کے بعد میں تمہیں یہ بتانے پر آمادہ ہوجاؤں گا۔''

''نہیں میرے دوست یہ حیرانی کی بات ہے کہ تم مجھ تک پہنچ گئے اور شاید تمہاری خوش بختی بھی یہی ہے لیکن کاش تم مجھے اس بارے میں بتادو۔''

''کیا مطلب؟''

''مطلب یہ کہ میں آج بھی درپردہ یوشن جیوڈا کا وفادار ہوں اور فیانہ این کے لئے

جان دینے کیلئے تیار ہوسکتا ہوں لیکن تم خود سمجھتے ہو کہ یوشن جیوڈا کی موت کے بعد اس کے وفاداروں کی یہاں کیا حیثیت ہوسکتی ہے۔ میں نے فوراً ہی اپنی وفاداریاں تبدیل کرلیں اور یہ ایک طریقہ ایسا نظر آیا مجھے جس سے میں فیانہ این کی حفاظت کرسکتا ہوں میں آخری حد تک یہ کوشش کررہا ہوں کہ میڈم فیانہ این کو کسی طرح سے یہاں سے نکال لے کر جاؤں مگر مجھے ابھی تک اس کا موقع نہیں ملا۔جن لوگوں کے ساتھ تم یہاں تک پہنچے وہ ظاہر ہے ہوشیان جیوڈا کے وفادار ہیں اور چونکہ مجھ پر کوئی شک نہیں کیا جاتا اس لئے میں نے ان کے سامنے وہی ظاہر کیا جو کیا جانا چاہئے تھا۔کیا تم مجھے بتانا پسند کروگے کہ تم فیانہ این سے کیوں ملنا چاہتے ہو؟''

''مسٹر ترام شاکو ایک شخص نے مجھے آپ کے بارے میں بتایا تھا اور یہ کہا تھا کہ آپ یوشن جیوڈا کے انتہائی وفادار ہیں۔''

''ہاں میں اپنے مالک کی موت کے بعد بھی اس پر زندگی دے سکتا ہوں لیکن بے مقصد زندگی کھونا حماقت ہوتی ہے اس لئے میں اپنا تحفظ کئے ہوئے ہوں۔''

''تو سنو میرے دوست فیانہ این کے پاس ایک ایسا راز ہے جس کی مجھے اشد ضرورت ہے اور میں اس سلسلے میں میڈم فیانہ این کی مدد بھی کرنا چاہتا ہوں۔''

''آہ۔اس کا مطلب میرا اندازہ بالکل ٹھیک تھا لیکن کیا تمہیں اس بات کا علم ہے کہ میڈم این کسی کو اس کے بارے میں نہیں بتاتیں بلکہ وہ کہتی ہیں کہ جو کچھ بھی تھا اس کے بارے میں انہیں کوئی علم نہیں۔''

''ہوسکتا ہے میں ان سے یہ معلوم کرنے میں کامیاب ہوجاؤں۔'' کاشک نے کہا اور ترام شاکو گہری سوچ میں ڈوب گیا پھر اس نے کہا۔

''آؤ اس کے بعد تحفظ تمہیں خود کرنا ہے تمہاری وجہ سے مجھ دو تین افراد کو قتل کرنا پڑے گا وہ جو اس قید خانے کے محافظ ہیں۔ان کا قتل اس لئے ضروری ہے کہ لوگ یہی سمجھیں کہ تم یہاں سے نکل کر فرار ہوگئے ہو۔''

''لیکن......لیکن......'' کاشک نے حیرت سے کہا اور جواب میں ترام شاکو نے اپنی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

جیب سے قید خانے میں لگے ہوئے تالے کی چابی نکالی اور پھر انتہائی احتیاط سے تالا کھولا اور اس کے بعد کاشک کو ساتھ لئے ہوئے چل پڑا اب اس نے مشعل بھی بجھادی تھی اور تاریکی میں کاشک کا ہاتھ پکڑ لیا تھا اور میں بار بار کاشک کو چھو کر بھی دیکھ لیتا تھا کہ وہ اس کی نگاہوں سے اوجھل نہ ہوجائے کئی سرنگوں اور تاریک راستوں کے بعد ترام شاکو ایک ایسی جگہ رک گیا جس کے دوسری طرف ایک غار کا دہانہ تھا۔

''اس دہانے کی دوسری طرف تمہیں فیانہ این مل جائے گی باقی ذمے داریاں تمہاری ہیں اگر فیانہ این کو اپنے ساتھ لے جانے پر یا اس راز کو معلوم کرنے پر آمادہ کرلو اور یہاں سے نکلنے کی کوشش کرو تو بے فکر رہو میں تم سے زیادہ دور نہیں رہوں گا میں چلتا ہوں کامیابی کی دعاؤں کے ساتھ۔'' کاشک حیران رہ گیا تھا لیکن بہر حال ترام شاکو کے بارے میں اسے یہی علم ہوا تھا کہ وہ ہر قیمت پر یوشن جیوڈا کا وفادار ہے اور اس کا اندازہ بھی ہو رہا تھا پھر کاشک کے ساتھ میں کیوں نہ اس غار میں داخل ہوجاتا جسے یہاں کی دوسری رہائش گاہوں کی مانند بہت عمدگی سے بنایا گیا تھا۔ ترام شاکو واپس چلا گیا تھا۔ کاشک اس مدھم روشنی میں مسہری پر سوتی ہوئی عورت کو دیکھنے لگا وہ چالیس سے بیالیس سال کی عمر کی عورت تھی، نقوش بہت خوبصورت تھے اور نسلاً مقامی ہی معلوم ہوتی تھی۔ کاشک اسے دیکھتا رہا رات کے اس حصے میں اس عورت کو اٹھانا ذرا مشکل ہی محسوس ہو رہا تھا۔ چنانچہ اس نے اپنے آرام کے لئے ایک جگہ تلاش کی۔ دن کی روشنی میں فیانہ این کے لئے یہ کوشش کرسکتا تھا اور وہ جگہ مسہری کے نیچے ہی مناسب محسوس ہوئی چنانچہ کاشک مسہری کے نیچے داخل ہو کر دراز ہوگیا اور پھر اسؐ نے صبح تک باہر نہ نکلنے کی ٹھانی میرے لئے تو کوئی مشکل ہی نہیں تھی۔ صبح میں نے ان لوگوں کے ساتھ ہی کی تھی اور اس وقت جاگا تھا جب دو لڑکیوں کو اندر داخل ہوتے ہوئے دیکھا تھا۔ وہ فیانہ این کے لئے ناشتا لائی تھیں۔ دن کی روشنی میں، میں نے اس غار کا جائزہ لیا تھا بس غار تو اسے کہا ہی جاسکتا تھا۔ ورنہ یہاں ٹوائلٹ بھی تھا اور ضروریات زندگی کی دوسری چیزیں بھی لیکن میں نے رات کو ان پہریداروں کو نہیں دیکھا تھا جو فیانہ این کے اوپر پہرہ دیتے تھے۔ پتا نہیں کیا قصہ ہے۔ پہرہ دار تو مجھے اس جگہ بھی نظر

نہیں آئے تھے جہاں کاشک کو قید کردیا گیا تھا۔ ہوسکتا ہے وہ وہاں موجود ہی نہ ہوں ترام شاکو نے یقینی طور پر کاشک کے فرار کی کوئی چال چلی ہوگی اور وہاں موجود محافظوں کو غلط راستوں پر لگادیا ہوگا۔ آنے والی لڑکیاں ناشتہ وغیرہ رکھ کر چلی گئیں اور فیانہ این اپنی جگہ سے اٹھی غسل خانے میں جا کر اس نے منہ ہاتھ دھویا پھر خاموشی سے چلتی ہوئی ناشتے کی میز پر آ بیٹھی اس کے سامنے ایک شیلف میں لاتعداد کتابیں اور رسالے سجے ہوئے تھے پھر وہ خاموشی سے ناشتے میں مصروف ہوگئی میں نے کاشک کو دیکھا جو مسہری کے نیچے سے نکل آیا تھا اور دبے قدموں ٹوائلٹ کی جانب جارہا تھا پھر وہ ٹوائلٹ سے برآمد ہوا فیانہ این اس وقت تک ناشتے میں مصروف تھی۔ کاشک نے پہلی بار اسے مخاطب کیا۔

''اور میں جانتا ہوں میڈم این کہ آپ میری آواز سن کر خوفزدہ ہوجائیں گی لیکن خدا کے لئے ایسا نہ کریں میں جس طرح مصیبتیں اٹھا کر آپ تک پہنچا ہوں آپ کی ذراسی لغزش نہ صرف مجھے بلکہ کسی اور کو بھی موت کے گھاٹ پہنچا دے گی۔'' فیانہ این پر اس اجنبی آواز کا جو ردعمل ہوا تھا وہی ہوا تھا۔ اس کا منہ کھلا رہ گیا تھا اور پھر وہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوگئی۔ کاشک نے مسکرا کر گردن خم کی اور بولا۔

''میرا نام کاشک ہے اور میں جس طرح یہاں تک پہنچا ہوں آپ تصور بھی نہیں کرسکتیں پہلی بات یہ ہے کہ میں آپ کو ذرا برابر کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا آپ کو مجھ پر اعتبار کرلینا چاہیے۔ فیانہ این نے کوئی جواب نہیں دیا کاشک چند قدم آگے بڑھ کر اس کے سامنے پہنچ گیا اور پھر بولا۔

''جی میڈم کیا آپ مجھ پر اعتبار کرسکیں گی؟''

''میں تمہیں نہیں جانتی۔'' فیانہ این نے کہا۔

''یقیناً مجھے اس بات کا پورا پورا احساس ہے۔''

''یہاں کیوں آئے ہو۔''

''آپ سے ملاقات کرنے لیکن اس طرح تو کچھ نہ ہوسکے گا ویسے اگر آپ تھوڑی سی مہمان نواز ہیں تو براہ کرم ناشتے میں مجھے اپنے شریک کرلیجئے میں سخت بھوکا ہوں۔''

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

فیانہ این اسے دیکھتی رہی پھر اس نے کہا۔

''مقامی تو نہیں ہو......؟''

''فن لینڈ سے......فیانہ این نجانے کیوں چونک سی گئی۔''

''جی......''

''یہاں کیوں آئے ہو۔''

''ان لوگوں کی نگاہوں سے محفوظ رہ کر آپ تک پہنچنا جتنا مشکل کام تھا سمجھ لیجئے میں ان تمام مشکلات سے گزرا ہوں میرے چہرے پر جو آپ یہ ٹیپ چپکے ہوئے دیکھ رہی ہیں۔ یہ سمجھ لیجئے آپ تک پہنچنے کی کوششوں میں مجھے زخم لگے ہیں۔''

''آؤ ناشتا کرلو۔ فیانہ این نے شاید اس کے بارے میں فیصلہ کرلیا تھا۔ کاشک شکریہ ادا کرکے بیٹھ گیا فیانہ این کہنے لگی۔''

''اگر پہلے سے یہاں موجود تھے تو اس وقت مجھ سے اپنا تعارف کروایا ہوتا جب میں نے ناشتا شروع نہیں کیا تھا مجھے کتنی شرمندگی ہو رہی ہے لیکن میرا قصور نہیں ہے۔''

''یہ جو کچھ ہمارے سامنے ہے میں سمجھتا ہوں بہت کچھ ہے اگر اس میں آپ کی حق تلفی نہ ہو جائے۔''

''نہیں میں ضرورت سے زیادہ کھا چکی ہوں۔ وہ چائے کی پیالی دھونے لگی اور پھر اس نے کاشک کو اس پیالی میں چائے بنا کر دی پھر اس کے سامنے ہی بیٹھ گئی اور کہنے لگی۔''

''یہ نہ سمجھنا کہ میں نے تم پر مکمل طور پر اعتبار کرلیا ہے تم ہوشیان جیوڈا کی کوئی چال بھی ہو سکتے ہو۔''

''جی بے شک اور آپ کو اتنا ہوشیار ہونا چاہیے کیونکہ آپ بہرحال دوستوں کے درمیان نہیں ہیں...... کاشک نے کہا......''

''تم پہلے یہ اعتبار دلا دو کہ تم......''

''میڈم! آپ کو اعتبار دلانے کیلئے میرے پاس کوئی موثر ذریعہ نہیں ہے بس اتنا کہہ سکتا ہوں آپ سے کہ میں ترام شاکو کو اپنا ساتھی بنانے کے بعد یہاں تک پہنچا ہوں

ورنہ آپ تک پہنچنا اتنا آسان کام نہیں تھا۔''

''ت......ترام......شش......شاکو۔'' فیانہ این نے بے یقینی کے انداز میں کاش کو دیکھا۔

''ہاں اور خدارا اب زیادہ بے اعتباری کا مظاہرہ مت کریں ورنہ سب کیا دھرا خاک میں مل جائے گا۔''

''میری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا۔''

''اور جب کبھی ایسا ہو کہ سمجھ میں کچھ نہ آئے تو خود کو حالات کے حوالے کر دینا چاہیے۔''

''میں نے خود یہی سوچا بس واقعی اب ان حالات سے تھک گئی ہوں اور یہ محسوس کرتی ہوں کہ اب مجھے شکست قبول کرلینی چاہیے خود کو حالات کے ہاتھوں میں سونپ دینا چاہیے تقدیر کے فیصلے جو بھی ہوں کب تک اس طرح پنجرے کے پنچھی کی مانند جیوں گی جیوڈا مجھے اس وقت تک نہ چھوڑے گا جب تک میری لاش اپنے ہاتھوں سے دفن نہ کر دے گا۔''

میڈم یہ سچ ہے اور میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ کیا چاہتی ہیں؟''

''پہلے تم مجھے بتاؤں کہ تم کیا چاہتے ؟''

''میری ایک تنظیم ہے اور اس تنظیم کے افراد وہ خفیہ راز حاصل کرنا چاہتے ہیں جس کی وجہ سے مسٹر یوشن جیوڈا کی زندگی گئی اور فن لینڈ سے مجھے اسی لئے آپ کے پاس بھیجا گیا ہے۔''

وہ سر جھکا کر کچھ سوچنے لگی اس نے کہا۔

''میں نے دل میں یہ تہیہ کرلیا تھا کہ اگر مجھے یہاں سے نکلنے کا کبھی موقع نہ ملا تو بے شک موت کو اپنا لوں گی لیکن ایسا نہیں ہونے دوں گی کہ وہ راز ہوشیان جیوڈا کے پاس پہنچ جائے جس کے لئے میرے شوہر نے موت قبول کی بلکہ اب تو مجھے یہ بھی شبہ ہونے لگا ہے کہ اپنے بھائی کا قاتل خود ہوشیان جیوڈا ہے۔''

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

''اس بات کے امکانات ہیں؟''

''اگر تم ہوشیان جیوڈا کے آدمی بھی ہو تو لعنت بھیجتی ہوں تمام چیزوں پر میں اب اپنے سینے میں کوئی راز راز نہیں رکھنا چاہتی حالانکہ میں یہ جانتی ہوں ہوں کہ اس راز کے حصول کے بعد ہوشیان مجھے زندہ نہیں چھوڑے گا کیونکہ اس سے زیادہ اسے مجھ سے اور کوئی دلچسپی نہیں ہے۔''

''اگر آپ موت کو قبول کرنے پر تیار ہوگئی ہیں تو میں آپ سے یہی کہوں گا کہ ترام شاکو کے ساتھ ساتھ میری مدد بھی قبول فرمایئے موت بہرحال آنی ہی ہوتی ہے ناں۔'' وہ کاشک کو دیکھتی رہی پھر اس نے کہا۔

''تو تم اس راز کا حصول چاہتے ہو؟''

جی میڈم۔''

''اور اگر میں تمہاری بات سچ مان لوں کہ تم فن لینڈ سے آئے ہو تو کیا تم یہ بتا سکتے ہو کہ تمہاری مدد کر کے اگر میں وہ راز تمہیں دے دوں تو تم میرے لئے کیا کر سکتے ہو؟''

''میڈم یہ تو آپ مجھے بتائیں گی۔'' کاشک نے کہا۔

''کیا تم مجھے یہاں سے نکال سکتے ہو؟''

''کاش میں آپ کو اپنی سچائی کا یقین دلا سکتا۔''

''میری بات کا جواب دو کیا تم مجھے اس عذاب سے نکال سکتے ہو؟''

''زندگی کی قیمت پر اگر ویسے بھی میں آپ کے پاس آجاتا آپ کا صرف یہ مسئلہ ہوتا تو شاید میں آپ کے لئے انکار نہ کرتا۔'' وہ سر جھکا کر سوچ میں ڈوب گئی پھر اس نے کہا۔

''کیا ترام شاکو تم سے یہاں ملاقات کر سکتا ہے؟''

''ہاں مسٹر شاکو نے اپنے لئے جیوڈا کی پناہ ہی حاصل کی ہے لیکن دل سے وہ آپ کے وفادار ہیں۔''

''یہ بات میں اچھی طرح جانتی ہوں؟''

''تو پھر آپ فیصلہ کر لیجئے۔''

''میرے فیصلے سے کچھ نہیں ہوتا مجھے یہاں سے نکلنا ہوگا اور...... اور......'' وہ رک کر گہری سانسیں لینے لگی غالباً اس کے آگے کے جملے اس راز کے انکشاف کے لئے تھے جس کے لئے تمام ہنگامہ آرائی ہو رہی تھی اور اپنے منہ سے وہ جملے ادا کرتے ہوئے وہ سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی پھر اس نے گہری سانس لے کر کہا۔

''تمہیں یہاں سے نکالنا ہوگا مجھے۔ یہاں سے باہر لے جانا ہوگا باہر نکلنے کے بعد ہی میں تمہیں بتا سکتی ہوں کہ وہ راز کہاں محفوظ ہے اور سنو مجھ پر شک نہ کرنا اور یہ نہ سمجھنا کہ میں صرف یہاں نکلنے کے لئے یہ الفاظ کہہ رہی ہوں۔ اپنے طور پر تم میری بات کی تصدیق کے لئے جو طریقہ چاہو اختیار کر سکتے ہو میں واقعی اب ہر قسم کا خطرہ مول لینے کے لئے تیار ہوگئی ہوں۔''

کاشک سوچ میں ڈوب گیا۔ غالباً یہ سوچ رہا ہوگا کہ اس کو یہاں سے نکالنے کے لئے کیا طریقہ اختیار کیا جا سکتا ہے بہرحال اس نے کافی دیر غور کرنے کے بعد کہا۔

''میڈم اس سلسلے میں بھی میں مسٹر ترام شاکو سے گفتگو کر لیتا ہوں۔''

''ترام شاکو بدبخت مجھ تک کیوں نہیں پہنچا میں تو دن رات اس کا انتظار کرتی رہی ہوں آخر اگر وہ یوشن جیوڈا کا وفادار تھا تو اس نے مجھے یہاں سے نکالنے کی کوشش کیوں نہیں کی۔''

''میرا خیال ہے مسٹر ترام شاکو ان حالات میں مسٹر ہوشیان جیوڈا کی مخالفت مول نہیں لے سکتے تھے اور اب بھی انہوں نے چھپ کر مجھ سے رابطہ کیا تھا اور اس کے بعد آپ تک پہنچنے کے سلسلے میں میری مدد بھی۔'' فیانہ این کاشک کو بغور دیکھتی رہی پھر بولی۔

''معاف کرنا۔ میں جن حالات کا شکار ہوں ان میں ایک تنکے کی مدد بھی میرے لئے کافی ہے۔ میں تو کسی ایسے ہمدرد کو ترس گئی ہوں جو اور کچھ نہ کرے تو کم از کم مجھے دھوکہ ہی دینے کی کوشش کرے۔ دنیا سے اس طرح کٹی ہوئی ہوں کہ کبھی کبھی اپنے آپ پر رحم آتا ہے۔ یقین کرو اگر ذرا سی جرات ہوتی تو خودکشی کر لیتی۔ بار بار اس بات کی آرزو کی ہے کہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کوئی اور کچھ کرے یا نہ کرے کم از کم مجھے قتل ہی کر دے۔ اس قدر بیزار ہو گئی ہوں میں زندگی سے۔ تم بھی اگر مجھے کوئی دھوکہ دینا چاہتے ہو تو کم از کم میری اتنی آرزو ضرور پوری کر دو کہ مجھے یہاں سے نکال دینا یا پھر مجھے بتائے بغیر قتل کر دینا۔ ہو سکتا ہے مرنے کی جرات نہ کر پاؤں۔ اس قدر بیزار ہوں زندگی سے۔'' کاشک ہمدردی سے اسے دیکھتا رہا پھر بولا۔

''ایک سوال میرے دل میں ہے میڈم این۔''

''پوچھ لو۔ جو دل چاہے پوچھ لو۔ انکار نہیں کروں گی۔''

''فن لینڈ کے نام پر آپ چونکی تھیں یا فن لینڈ سے آپ کا کوئی گہرا تعلق ہے۔'' فیانہ خاموشی سے کاشک کو دیکھتی رہی پھر ایک ٹھنڈی سانس لے کر بولی۔

''ہاں۔ اب اس دنیا میں اگر میرے جینے کی کوئی جگہ باقی ہے تو وہ فن لینڈ ہی ہے اگر تقدیر ایک بار مجھے وہاں تک لے جائے تو شاید میں بھی زندہ رہنے کے بارے میں سوچنے لگوں۔ کچھ ایسے ہی دوست ہیں میرے وہاں۔ جن کے درمیان میں زندگی گزارنا چاہتی ہو۔ ورنہ باقی میرے لئے بالکل خالی ہے۔'' کاشک خاموشی سے اس کی صورت دیکھتا رہا پھر اس نے کہا۔

''میڈم فیانہ این۔ میں نے آپ کو صاف دلی کے ساتھ اپنی یہاں آمد کا مقصد بتا دیا ہے اور آپ نے جس خندہ پیشانی سے میرے اس مقصد کو قبول کر لیا ہے اس نے میرے دل میں آپ کے لئے ایک جگہ پیدا کر دی ہے میں خود بھی انتہائی مشکل حالات کا شکار ہو کر یہاں تک پہنچا ہوں۔ آپ کو بتا چکا ہوں کہ میرا تعلق ایک تنظیم سے ہے اور تنظیم میرے ذریعے یہ راز حاصل کرنا چاہتی ہے اور مجھے یہ بات بتا دی گئی تھی کہ اس راز کے بارے میں تمام معلومات صرف اور صرف آپ کو حاصل ہیں۔ میں اسی لئے یہاں تک پہنچا ہوں۔ میں نہیں جانتا کہ اب اس راز کی آپ کی نگاہوں میں کیا اہمیت ہے لیکن بہرحال ایک بات کا میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اگر میں خود زندہ رہ سکا تو آپ کو یقینی طور پر فن لینڈ پہنچا دوں گا۔ باقی اس سے زیادہ اور کیا کہوں۔

''تو پھر تم بھی سن لو ڈیئر۔ کیا نام بتایا تھا تم نے اپنا؟''

''کاشک۔''

''تو تم بھی سنو ڈیئر کاشک کہ اب یوشن جیوڈا کی موت کے بعد میری نگاہوں میں دنیا کی کسی چیز کی کوئی حیثیت نہیں رہ گئی ہے۔ وہ راز ہو سکتا ہے دنیا کے لئے بہت قیمتی ہو لیکن میں نے اسے صرف اس لئے اب تک چھپایا ہے کہ وہ میری زندگی کا ضامن ہے اگر وہ راز جیسا کہ میں تمہیں بتا چکی ہوں ہوشیان جیوڈا کے حوالے کر دیتی تو وہ مجھے سب سے پہلے قتل کر دیتا۔ باقی کچھ نہ کرتا۔ یوں سمجھ لو، اس راز کے ذریعے میں زندہ ہوں اور اسی لئے میں نے آج تک ہوشیان جیوڈا کو اس کے بارے میں نہیں بتایا۔ جبکہ وہ اپنی ہر ممکن کوشش کر چکا ہے۔''

''تو کیا آپ اس کیلئے تیار ہیں کہ مجھے اس کے بارے میں تفصیلات بتا دیں؟''

''ہاں لیکن جیسا کہ میں تم سے کہہ چکی ہوں کہ اسکے حصول کیلئے ہمیں یہاں سے باہر نکلنا پڑے گا۔ میں نے جو کچھ کہا ہے وہ ایک بھرپور سچ ہے۔''

''جیسا کہ میں نے آپ کو بتایا کہ ترام شاکو نے یہاں تک آنے کے لئے میری مدد کی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں بھی وہی ہماری مدد کر سکتا ہے۔''

''نہ جانے کیوں اب اس کی جانب سے میں بددل ہو چکی ہوں۔''

''کیوں میڈم!''

''اس لئے کہ آج تک اس نے میرے لئے کچھ نہیں کیا۔''

''میں نے آپ کو جو کچھ بتایا ہے وہ ایک ٹھوس جواز ہے۔ اس بات کو آپ بھی تسلیم کریں گی کہ ترام شاکو کو بہرحال کیچو کائن میں رہنا ہے اور اگر وہ ایسا کوئی عمل اپنی جانب سے کر دیتا تو یقینی طور پر آپ کو ہی نہیں بلکہ اسے بھی مشکل کا شکار ہونا پڑتا۔ غالباً کاشک کی اس بات کو فیانہ این نے تسلیم کر لیا تھا۔ وہ بولی۔

''تو پھر بولو کیا کرو گے؟''

''میرا خیال ہے مجھے ترام شاکو سے ایک اور ملاقات کر لینی چاہیے۔''

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"اس سے کہنا کہ اگر ہو سکے تو مجھ سے بھی ملاقات کر لے۔"

"میں ضرور کہہ دوں گا اس کیلئے ممکن ہوا تو۔"

"تو اب تم واپس جاؤ گے؟"

"ہاں میڈم یہ ضرور ہے لیکن اس کے لئے مجھے رات کا انتظار کرنا پڑے گا۔" اس نے خاموشی سے گردن ہلا دی تھی۔ بہرحال کاشک کو رات تک وہاں قیام کرنے کے لئے ایک محفوظ جگہ منتخب کرنا پڑی۔ میں اس تمام صورتحال کا گہری نگاہ سے جائزہ لے رہا تھا۔ رات کو کاشک اپنی یادداشت کے سہارے سفر کرتا ہوا آخر کار غاروں میں اسی مقام تک جا پہنچا۔ جہاں ترام شاکو نے اسے آزادی دلائی تھی لیکن ابھی وہ وہاں داخل ہی ہوا تھا کہ ترام شاکو اس کے سامنے آ گیا اور بھنچی بھنچی آواز میں بولا۔ "انتہائی بے وقوف آدمی معلوم ہوتے ہو تم۔ دوبارہ اپنی موت کی جانب رخ کر لیا ہے تم نے۔ میں نے تم سے کب کہا تھا کہ تم یہاں واپس آ جاؤ۔"

"لیکن میری آپ سے ملاقات ضروری تھی مسٹر ترام شاکو۔"

"کیوں۔ آخر کیوں۔ ایسی کیا مشکل آ پڑی تھی تمہیں۔ ملاقات ہو گئی؟"

"ہاں۔"

"کیا تم میری مالکہ کو اپنے تعاون کا یقین دلانے میں کامیاب ہو گئے؟"

"تقریباً۔"

"تقریباً سے کیا مراد ہے؟"

"مطلب یہ ہے کہ میڈم فیانہ این مجھے اس راز کے بارے میں بتانے پر تیار ہو گئی ہیں۔" ترام شاکو چونک کر مجھے دیکھنے لگا پھر گہری گہری سانس لے کر بولا۔

"کیا تم مجھ سے جھوٹ بول رہے ہو؟"

"تم سے جھوٹ بولنے کی وجہ نہیں ہے مسٹر ترام شاکو۔"

"کیا واقعی ایسا ہو گیا ہے؟"

"ہاں۔"

"تب تو تم ایک باکمال انسان ہو۔"

"جو کچھ بھی سمجھو۔"

"تو پھر اب یہ بتاؤ کہ دوبارہ یہاں تک کیوں پہنچے۔ تمہیں اندازہ نہیں ہے کہ تمہارے یہاں سے فرار ہو جانے کو میں نے کیا رنگ دیا ہے۔ تمہارا روپوش رہنا انتہائی ضروری ہے۔"

"میں سمجھتا ہوں مسٹر ترام شاکو لیکن آپ کو یہ بھی اندازہ ہے کہ میں جہاں آ پھنسا ہوں وہاں سے باہر جانے کے راستے نہیں جانتا۔"

"تم باہر جانا چاہتے ہو؟"

"ہاں۔"

"تنہا؟"

"نہیں۔"

"تو کیا تمہارے ساتھ میڈم فیانہ این بھی؟"

"ہاں۔"

"لیکن کہاں؟"

"اس راز کے حصول کے لئے۔"

"کیا تم مجھے یہ بتانا پسند کرو گے کہ میڈم نے تم سے اس سلسلے میں کیا کہا ہے؟"

"وہ کہتی ہیں کہ انہیں قدیم قبرستان جانا ہے۔"

"قبرستان؟"

"ہاں۔"

"اوہ۔ لیکن...... لیکن قبرستان کیوں"

"وہ راز غالباً وہیں کہیں موجود ہے۔"

"قبرستان میں۔"

"کتنی بار پوچھو گے۔ میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ میڈم فیانہ این نے یہی کہا ہے۔"

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کاشک نے کسی قدر ناخوشگوار لہجے میں کہا اور ترام شا کو پر خیال انداز میں گردن ہلانے لگا پھر بولا۔

''بڑی احتیاط کرنا پڑے گی مائی ڈیئر کاشک۔ بہت احتیاط کرنا پڑے گی اور یہ کام کل رات سے پہلے نہیں ہوسکے گا۔ تمہیں یہاں سے واپس جانا چاہیے۔ میڈم کے پاس ہی پہنچ جانا چاہیے میں تمہیں بتادوں کہ تمہیں کیا کرنا ہے۔''

''تو پھر مجھے بتاؤ'' کاشک نے کہا۔

یہاں سے جا کر میڈم کے پاس رہو۔ کل رات کو ٹھیک دس بجے تیار رہنا۔ تمہیں باہر جانے کا راستہ میں ابھی دکھائے دیتا ہوں لیکن جب آخری جگہ سے تم باہر نکلو گے تو تمہیں محافظوں کا سامنا کرنا پڑے گا لیکن کل میں ان محافظوں کو وہاں سے ہٹا لوں گا۔ یہ میری ذمہ داری ہوگی اور اس کے بعد تم جس طرح بھی چاہو اپنے لئے راستہ بنالینا۔

''کیا تم مجھے یہ بتانا پسند کرو گے کہ اس راز کے حصول کے بعد میری واپسی کے لیے کیا طریقہ کار مناسب ہوسکتا ہے؟''

''اس کا بندوبست بھی مجھے ہی کرنا ہوگا۔ ظاہر ہے تمہارے لئے یہ بہت مشکل ہوجائے گا۔ قبرستان کے باہر تمہیں گھوڑوں پر سفر کرنا پڑے گا۔ قبرستان کے گیٹ کے بڑے درخت کے پاس تمہیں دو گھوڑے بندھے ہوئے نظر آئیں گے۔''

''ٹھیک ہے۔''

''اس کے بعد تم کیچوکائن کے ساحل پر پہنچ جانا۔ وہاں ایک اسٹیمر ڈک نامی موجود ہوگا۔ ڈک کے عملے کو میں ہدایت کردوں گا کہ تمہیں کیچوکائن سے لے جائے۔ اس کے علاوہ اگر اور کوئی خدمت ہو تو مجھے بتاؤ؟''

''قبرستان کے اس گیٹ کے پاس مجھے کھدائی کے لئے کدال بھی ملنی چاہیے۔'' کاشک نے کہا۔

''ٹھیک ہے اور؟''

''بس۔ اس سے زیادہ میرا خیال ہے مجھ اور کچھ درکار نہیں ہوگا۔'' کاشک بولا۔

''تو پھر آؤ۔ یہ خطرہ بھی مجھے مول لینا پڑے گا لیکن کوئی بات نہیں ہے۔ میڈم فیانہ این کے لئے اگر مجھے زندگی بھی قربان کرنی پڑجائے تو میں سمجھتا ہوں کہ میری زندگی کا صحیح مقصد ہوگا۔'' پھر ترام شا کو مجھے لے کر چل پڑا تھا۔ اس نے کہا۔ ''تمہارے آجانے سے میرے اندر ہمت پیدا ہوگئی ہے بارہا میں نے میڈم کی آزادی کے بارے میں سوچا لیکن یہ بات میں اچھی طرح جانتا تھا۔ مسٹر کاشک کہ میں اگر یہ کوشش کروں گا تو آسانی سے پکڑ جاؤں گا اور اس وقت میری ہی نہیں میڈم کی زندگی بھی خطرے میں پڑ جائے گی۔ میں کسی بیرونی آدمی کی تلاش میں تھا۔ جو میڈم سے ہمدردی رکھتا ہو۔ اس لئے میں اب تک کچھ نہیں کرسکا لیکن خیر کوئی بات نہیں ہے۔ تم چاہو تو میڈم سے میرا تذکرہ بھی نہیں کرنا۔ مجھے کام سے دلچسپی ہے اس سے نہیں کہ میرے نام کا بول بالا ہو۔ کم از کم میری روح کو تو سکون ملے گا۔'' اس کے بعد ان غاروں اور سرنگوں کا ایک طویل راستہ کاشک کو دکھایا گیا اور ان راستوں کو ذہن نشین کرتا رہا۔ یہاں تک کہ کاشک کو قبرستان تک کا راستہ بھی دکھایا گیا تھا۔ پھر کاشک واپس آگیا۔ ترام شا کو اپنے راستے پر چلا گیا تھا اور کاشک واپس اس جگہ پہنچ گیا۔ جہاں فیانہ این موجود تھی بڑے عجیب وغریب حالات تھے پتا نہیں کاشک کی ذہانت اس سلسلے میں کیا کہتی تھی لیکن میں جوان کا مسلسل تعاقب کرتا رہا تھا یہ سوچ رہا تھا کہ اگر ترام شا کو کو یہاں اس قدر آسانیاں حاصل ہیں تو اس نے خود فیانہ این کو یہاں سے نکالنے کی کوشش کیوں نہیں کی بات ذرا کچھ الجھانے والی تھی لیکن کاشک شاید اس سلسلے میں مطمئن نظر آتا تھا۔ پھر اس کے علاوہ اور کیا کیا جاسکتا تھا کہ میں بھی کاشک اور فیانہ این کے درمیان ہی وقت گزاروں۔ میرا اس کے علاوہ تو اور کوئی مقصد نہیں تھا۔ چنانچہ میں بھی وہیں رہا اور دوسری رات جب کاشک اور فیانہ این تیار ہونے کے بعد وہاں سے باہر نکلے تو میں مسلسل ان کے تعاقب میں تھا اور ذہنی طور پر اس بات کے لئے تیار کہ یہ سب کچھ اتنی آسانی سے تو نہیں ہونا چاہیے۔ اس میں ضرور کہیں نہ کہیں گڑبڑ ہے۔ بہرحال میں ان کا تعاقب کرتا رہا۔ راستے پرخطر لیکن سنسان تھے اور کسی نے بھی ان کا راستہ روکنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ فیانہ این تحیر زدہ لہجے میں بولی۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

''اس کا مطلب ہے کہ ترام شاکو نے اپنی وفاداریاں واقعی نبھائی ہیں۔ ان راستوں سے گزرنا اتنا آسان نہیں تھا۔ میں پہلے بھی کئی بار کوشش کر چکی ہوں لیکن لیکن جگہ جگہ محافظ بکھرے ہوئے ہیں۔''

''اس نے مجھ سے وعدہ کیا تھا میڈم کہ وہ یہ شعبہ سنبھال لے گا۔''

''میری سمجھ میں نہیں آتا کاشک کہ ترام شاکو کو ہوشیان جیوڈا کے درمیان اتنی اہمیت کیسے حاصل ہوگئی۔ ہوشیان جیوڈا یہ بات جانتا ہے کہ ترام شاکو، یوشن کا سب سے بڑا وفادار تھا۔'' کاشک نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ لوگ چلتے رہے۔ ایک دو جگہ محافظ نظر بھی آئے تھے لیکن وہ انہیں احتیاط سے گزارتے ہوئے آگے بڑھتے رہے پھر کاشک اور فیانہ این قبرستان کے پاس پہنچ گئے۔ کاشک نے وہ دونوں گھوڑے بھی دیکھ لئے تھے جو چوڑے درخت سے بندھے تھے۔ درخت ہی کے پاس ایک کدال بھی موجود تھی۔ یقینی طور پر کاشک اس وقت شدید سنسنی کا شکار ہوگا۔ وہ اپنی منزل کی جانب بڑھ رہا تھا۔ فیانہ این آہستہ آہستہ آگے بڑھتی ہوئی ایک قبر کے پاس پہنچ گئی۔ جس کے کتبے پر یوشن جیوڈا کا نام لکھا ہوا تھا۔ یہاں پہنچنے کے بعد اس کے چہرے پر ملال کے آثار نظر آنے لگے۔ وہ غم زدہ ہوگئی تھی۔ پھر گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی اور اس نے آہستہ لہجے میں کہا۔

''یوشن، یہ سب کچھ نہیں ہونا چاہئے تھا لیکن میں کیا کروں۔ تم نے مجھے بھیڑیوں کے درمیان تنہا چھوڑ دیا۔ تمہارے بھائی نے جو مجھ پر ستم ڈھائے ہیں۔ تمہاری روح ان سے ناواقف نہیں ہوگی۔ اب میں کیا کروں۔ میں تنہا ہی ان تمام حالات کا مقابلہ کرتی رہی ہوں۔ یوشن مجھے معاف کرنا۔ میں یہاں سے جانا چاہتی ہوں۔ میں مرنا نہیں چاہتی۔ اس وقت تک، جب تک کہ قدرتی موت نہ آئے۔ یوشن، میں تمہیں تکلیف دے رہی ہوں لیکن یہ بھی میری ایک مجبوری ہے۔'' پھر اس نے کھڑے ہو کر کاشک کو اشارہ کیا اور کاشک نے قبر پر کدال چلانا شروع کر دی۔ میری متجسس نگاہیں کاشک کو قبر کی کھدائی کرتے ہوئے دیکھ رہی تھیں۔ میں سنسنی خیز نگاہوں سے اس منظر کو دیکھتا رہا۔ آسمان پر چاند کی روشنی پھیلی ہوئی تھی اور یہی روشنی ان کی مددگار تھی۔ آخر کار قبر کے اندر چھپا ہوا تابوت نظر آنے لگا۔

اور فیانہ این نے ہاتھ اٹھا کر کاشک کو روک دیا۔

''بس رک جاؤ۔ آہ۔ کاش یوشن کا چہرہ اتنا شگفتہ ہوتا۔ جتنا تھا۔ تو میں جی بھر کر اسے دیکھتی۔ میں تو اس کے خواب دیکھتی ہوں بس۔''

''میڈم۔ وہ چیز کہاں ہے کیا آپ مجھے بتانا پسند کریں گی۔'' کاشک نے کہا۔

''میں نکالتی ہوں، تم اسے تلاش نہیں کر پاؤ گے۔ میں نے اسی لئے تم سے قبر کے پیروں کی طرف کھدائی کرنے کے لئے کہا تھا۔ تابوت میں ایک خانہ ایسا بنا ہوا ہے جس میں، میں نے وہ راز پوشیدہ کر دیا تھا لیکن اس وقت میرے ذہن میں بس یہی خیال تھا کہ میں اس راز کو یوشن کے ساتھ قبر میں اتار دوں گی اور کسی کے ہاتھ نہیں لگنے دوں گی۔ اسی جذبے کے تحت میں نے یہ دستاویز جو ایک انتہائی محفوظ کیس میں لپٹی ہوئی ہے۔ اس خانے میں چھپا دی تھی لیکن آہ۔ آج مجھے خود اپنا عہد توڑنا پڑ رہا ہے۔ سوری یوشن، سوری۔'' وہ قبر میں جھک گئی اور پھر ہاتھ ڈال کر کچھ تلاش کرتی رہی۔ بے جگر عورت تھی۔ ورنہ یہ منظر تو اچھے اچھوں کو ہیبت زدہ کرنے کے لئے کافی تھا۔ اس کے بعد اس نے چمڑے کا ایک کیس نکالا۔ ایک چھوٹا سا رول تھا اور اس کی لمبائی، چوڑائی چھ انچ سے زیادہ نہیں تھی۔ اس نے وہ رول نکال لیا اور سیدھی کھڑی ہوگئی۔ اس کی آنکھوں سے غم ٹپک رہا تھا پھر اس نے کہا۔

''بس کاشک، قبر کی مٹی برابر کر دو۔ ہم ان ٹوٹے ہوئے ٹکڑوں کو تو نہیں جوڑ سکیں گے۔ یہ جس کا کام ہے وہی کرے گا۔ میں آج اپنے شوہر، محبوب کو یہ تکلیف دینے کا ذریعہ بنی ہوں لیکن وہ جانتا ہے کہ میری مجبوریاں بھی کس عالم کو پہنچی ہوئی ہیں۔ بند کر دو اسے جلدی سے میرا دل بری طرح گھبرا رہا ہے۔ میں یہاں سے نکل جانا چاہتی ہوں۔'' کاشک نے فوراً ہی وہ مٹی قبر میں ڈالنا شروع کر دی تھی اور تھوڑی دیر کے بعد وہ اس کام سے فارغ ہوگیا۔ ٹوٹے ہوئے پتھر اس نے دوبارہ ان کی جگہ لگائے اور کدال وہیں پھینک کر ہاتھ جھاڑنے لگا پھر بولا۔

''آیئے میڈم! اگر مناسب سمجھیں تو یہ رول مجھے دے دیجئے گا۔''

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"ہاں۔ مجھے اس سے کوئی غرض نہیں ہے۔ مجھے شدید احساس ہے میں نے اپنے......" لیکن اس کا جملہ اتنا ہی پورا ہونے پایا تھا کہ دفعتاً ہی سرچ لائٹوں کی روشنی نے ان دونوں کو فوکس کر لیا۔ یہ سرچ لائٹیں قبرستان کے احاطے کی دیوار کے اوپر اس طرح لگائی تھیں کہ انہیں دیکھا نہ جا سکے لیکن اب کیفیت یہ تھی کہ پورا قبرستان روشن تھا اور کاشک اور فیانہ این ہکا بکا کھڑے چاروں طرف دیکھ رہے تھے۔ پھر انہوں نے ان لوگوں کو بھی دیکھ لیا جو قبروں کی آڑ سے نکل کر سیدھے کھڑے ہو گئے تھے ان سب کے ہاتھوں میں برین گنیں دبی ہوئی تھیں اور ان کا رخ کاشک اور فیانہ کی جانب ہی تھا۔ میں نے ایک ٹھنڈی سانس لی۔ یہ شبہ تو مجھے پہلے ہی ہو رہا تھا کہ۔ جو کام اس قدر مشکل ہو وہ اتنی آسانی سے سرانجام کیسے پا سکتا ہے پھر میگا فون پر مجھے ایک آواز سنائی دی۔

"میڈم فیانہ اور مسٹر کاشک براہ کرم سیدھے چلے آیئے۔ بالکل ناک کی سیدھ میں اور یہ لوگ جو کھڑے ہوئے ہیں۔ یہ گونگے اور بہرے ہیں۔ انہیں صرف ایک ہدایت کی گئی ہے وہ یہ کہ اگر آپ ناک کی سیدھ میں نہ چلے آئیں اور بھاگنے یا کوئی اور کوشش کرنا چاہیں تو آپ لوگوں کو گولیوں سے بھون ڈالا جائے۔ براہ کرم سیدھے۔" آواز کاشک نے پہچانی ہو یا نہ پہچانی ہو لیکن میں نے پہچان لی تھی۔ البتہ اپنے تحفظ کا بندوبست کر لیا تھا اور اس وقت قبروں کے درمیان لیٹ کر ان دونوں کے ساتھ آگے بڑھ رہا تھا۔ کوئی بھی حماقت کر سکتا ہے۔ گولیاں آنکھیں نہیں رکھتیں۔ ہو سکتا ہے میری پرچھائیں بھی سوراخوں سے بھر جائے۔ اس وقت کچھ بھی ہو سکتا تھا بہرحال وہ دونوں چل پڑے تھے اور جب یہ اس جگہ پہنچے جہاں انہیں بلایا گیا تھا یعنی قبرستان کے گیٹ پر تو وہاں میں نے ترام شاکو کو دیکھا۔ کاشک اور فیانہ نے بھی اسے دیکھا تھا۔ وہ روشنی میں کھڑا مسکرا رہا تھا۔ چاندنی میں اس کا چہرہ بھی صاف نظر آ رہا تھا اور ویسے بھی سرچ لائٹوں نے قبرستان میں دن نکال رکھا تھا کاشک کے منہ سے بھرائی ہوئی آواز نکلی۔

"مم......مم......مسٹر ترام شاکو۔"

"کہاں ہے ترام شاکو نہیں ہے۔"

"یہ؟" فیانہ حیرانی سے بولی اور ترام شاکو کا زبردست قہقہہ گونج اٹھا۔

"ہاں۔ مسٹر کاشک۔ جس شخص کو آپ ترام شاکو کے نام سے جانتے تھے وہ تو بہت پرانی بات ہے اس دنیا سے رخصت کر دیا گیا۔ میرا نام کاؤشن ہے اور آپ مجھ سے ترام شاکو کے نام سے ملے ہیں۔ مسٹر کاشک، انسان کتنا ہی چالاک کیوں نہ ہو، کسی نہ کسی جال میں پھنس ہی جاتا ہے۔ آپ بری طرح جال میں پھنس گئے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ آپ کی وجہ سے مجھے وہ حاصل ہو گیا جو مسٹر ہوشیان جیوڈا کے لئے بڑی حیثیت کا حامل ہے۔ نہ......نہ ہاتھ بلند رکھیں۔ حالانکہ میں جانتا ہوں کہ آپ کے پاس کوئی ہتھیار نہیں ہے لیکن پھر بھی آپ کے لئے ہاتھ بلند رکھنا ضروری ہے۔ اگر آپ نے دونوں ہاتھ اونچے نہ رکھے تو بلاوجہ آپ کا بدن داغ دار ہو جائے گا۔" فیانہ این نے کہا۔

"تم اس شخص کو ترام شاکو کہہ رہے تھے۔" اس کے لہجے میں بڑی نفرت تھی۔

"ہاں اس نے مجھے اپنے آپ کو ترام شاکو کے نام سے ہی متعارف کرایا تھا۔"

"آہ یہ بات۔ نہ جانے پہلے میں نے کیوں نہیں سوچی۔ یہ کاؤشن ہے ایک بدبخت، نمک حرام جو کسی زمانے میں، یوشن جیوڈا کا غلام تھا۔ اس کے جوتے چاٹتا تھا لیکن اب یہ ہوشیان کی غلامی کر رہا تھا۔" کاشک سناٹے میں رہ گیا تھا اور میں دل میں سوچ رہا تھا کہ پروگرام اچھا رہا ان لوگوں کا یہ بات تو میں بھی نہیں جانتا تھا کہ یہ شخص واقعی ترام شاکو نہیں ہے اور میں نے بھی اس بارے میں پہلے نہیں سوچا تھا۔ فیانہ این اور کاشک کو پکڑ لیا گیا۔ ان کے ہاتھ پشت پر باندھ دیئے گئے۔ کاشک کے لباس سے وہ رول بھی نکال لیا گیا تھا اور یہ رول کاؤشن کے پاس ہی تھا اب میری لئے ضروری تھا کہ کاؤشن پر نظر رکھوں۔ کاشک اور فیانہ تو پھنس ہی چکے تھے لیکن بہرحال، میں تھا اور میں یہ تہیہ کر چکا تھا کہ ان لوگوں کو نقصان نہیں پہنچنا چاہیے۔ ان کی مدد تو ہر قیمت پر کرنا ہی ہوگی لیکن ابھی وقت تھا۔ تھوڑی سی تفریح اور بھی کی جائے۔ وہ لوگ انہیں لے کر چل پڑے۔ دونوں گھوڑے واپس کر دیئے گئے تھے کاؤشن نے بڑی شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا تھا۔ اس نے ان لوگوں کو کوئی شبہ نہیں ہونے دیا تھا اور اب وہ اہم راز جو نہ جانے کسے کسے درکار تھا۔ کاؤشن کے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

قبضے میں تھا اور میرے لئے بے حد ضروری تھا کہ میں کاوُشن ہی کو نگاہوں میں رکھوں۔ غرض یہ کہ میں کاوُشن کا تعاقب کرتا رہا۔

فیانہ این کو اس قید خانے میں لے جایا گیا جہاں پہلے کاشک کو رکھا گیا تھا۔ اس کام سے فارغ ہو کر، کاوُشن نے برق رفتاری سے ایک کمرے کا رخ کیا تھا اگر میں تیزی سے اس کے ساتھ اس کمرے میں داخل نہ ہو جاتا تو شاید دروازہ میرے اندر داخل ہونے سے پہلے ہی بند ہو چکا ہوتا۔ کاوُشن نے اپنے لباس سے وہ رول نکال کر تیز روشنی میں اس کا جائزہ لینا شروع کر دیا اور اس کے بعد وہ نہ جانے کیسی کیسی کاوشیں کرنے لگا۔ پہلے اس نے چمڑے کا وہ رول کھولا رول کھولنے کے بعد اس نے اس کے اندر محفوظ کسی خاص قسم کی دھات سے بنی ہوئی ایک نلکی نکالی پھر نلکی کے اندر سے اس نے وہ کاغذات جو رول کئے ہوئے نلکی کے اندر بند تھے اور وہ تیز روشنی میں ان کاغذات کا جائزہ لینے لگا کے بعد اس نے ان کاغذات کو احتیاط سے لکڑی کے ایک صندوقچے میں رکھا پھر کچھ کاغذات ایک میز کی دراز سے نکالے اور ان پر آڑی ترچھی لکیریں بنانے لگا یہ لکیریں اس نے خاصی محنت سے بنائی تھیں اور شاید ان کاغذات کی نقل کی تھی۔ ان لکیروں کو مکمل کرنے کے بعد جو کافی دیر میں مکمل ہوئی تھیں۔ اس نے اس نلکی میں ٹھونسا پھر نلکی کو چمڑے کے کیس میں سینے لگا یا۔ اس کام میں اس نے کافی وقت صرف کیا تھا۔ میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔ حالانکہ ہونٹوں کا تصور نہیں تھا لیکن یہ تصور میرے ذہن میں تو موجود تھا میں نے اسے اصل کاغذات کا رول زمین میں ایک جگہ چھپاتے ہوئے دیکھا اور پر خیال انداز میں گردن ہلانے لگا۔ یہ بات تو خیر میں پہلے ہی جانتا تھا کہ دنیا ایک دوسرے کو دھوکہ دیتی ہے۔ کسی پر بھروسا نہیں کیا جانا چاہئے اس آدمی نے بھی اپنے مالک کو دھوکا دیا تھا یعنی ہوشیان جیوڈا کو بھی جو شخص اپنے اصل مالک سے غداری کر سکتا ہے وہ کسی سے بھی غداری کر سکتا ہے۔ اس نے کون سا نیا کام کیا ہے۔ میں اس شخص کی کارروائی کو دیکھتا رہا وہ رول بالکل اصلی جیسا کرنے کے بعد اس نے اس پر ذرا سی مٹی لگائی تا کہ اس کی نئی سلائی میلی ہو جائے اور کوئی یہ نہ محسوس کر سکے کہ اس رول کو دوبارہ ایسی کسی شکل میں استعمال کیا گیا

ہے پھر اس کے بعد اس نے یہ رول احتیاط کے ساتھ اپنے تکیے کے نیچے رکھ لیا اور اس کے بعد بستر پر دراز ہو گیا۔ میں جانتا تھا کہ اب یہ شخص ہوشیان جیوڈا کے سامنے اپنے کارنامہ بیان کر کے یہ نقلی دستاویز اس کے حوالے کر دے گا۔ کاشک اور فیانہ این کا کھیل ہوشیان جیوڈا کے ہاتھوں ختم ہو جائے گا۔ کیا دلچسپ بات ہے کوئی کسی سے مخلص نہیں سب اپنے اپنے طور پر اپنی بہتری کیلئے کام کرتے ہیں لیکن مجھے کیا کرنا چاہئے فیصلہ مجھے کرنا تھا۔ وہ آرام کی نیند سو رہا تھا اور میں اسے دیکھتے ہوئے یہ سوچ رہا تھا کہ اپنی اس بے بسی کا کوئی حل میرے پاس نہیں ہے۔ میں صرف ایک پرچھائیں تھا اور اس طرح بے وجود کہ اپنے ہاتھ کی جنبش سے ایک مکھی تک کو اپنی جگہ سے نہیں اڑا سکتا تھا۔ ہاں یہ الگ بات ہے کہ کسی کا وجود اختیار کر کے اس کے بدن سے پورا پورا کام لے سکتا تھا۔ چاہتا تو کاوُشن کو بھی اپنی گرفت میں لے سکتا تھا اور اس کے بعد کاوُشن وہی کرتا جو میں چاہتا تھا لیکن ابھی جلد بازی کی ضرورت نہیں تھی کھیل کو اس کے اصل انداز میں دیکھنا چاہیے ہاں اب مجھے کاشک اور فیانہ کی طرف سے تشویش لاحق ہو گئی تھی۔ نہ جانے ہوشیان جیوڈا ان لوگوں کے ساتھ کیا سلوک کرے بہر حال صبح تک یہاں انتظار کرنا تھا۔ چنانچہ میں نے معمول کے مطابق اپنے لئے بھی ایک جگہ آرام گاہ کے طور پر منتخب کر لی اور وہاں لیٹ گیا۔ صبح کو جب کاوُشن جاگا اور ضرورت سے فارغ ہو کر کمرے سے باہر نکلا تو میں بھی اس کے ساتھ ہی باہر نکل آیا کاوُشن نے ناشتا وغیرہ کیا تھا اور اس کے بعد اپنا فرض پورا کرنے کے لئے چل پڑا تھا۔ میں اس کا تعاقب کرتا رہا مختلف راستوں سے گزرتا ہوا وہ آخر کار ہوشیان جیوڈا کے پاس پہنچ گیا۔ جو اس وقت اپنی تمام تر امیرانہ شان کے ساتھ ایک آرام کرسی میں دراز مقامی اخبار دیکھ رہا تھا۔ کاوُشن نے اسے سلام کیا اور ہوشیان جیوڈا اخبار رکھ کر اسے دیکھنے لگا۔

''سر کیا آپ کو رات کے واقعات کا پتا چل گیا ہے؟''

''نہیں کاوُشن بیٹھو کیا بات ہے؟''

''سر سارا کام مکمل ہو چکا ہے۔''

''کیا؟'' ہوشیان جیوڈا اچھل پڑا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

''آپ کا خادم جیسا کہ میں نے آپ سے عرض کیا تھا کہ شاید ہم فائل کے قریب ہیں۔تو آپ کا یہ خادم اپنی کوششوں میں کامیاب ہوگیا ہے۔'' ہوشیان جیوڈا ایک دم سنبھل کر بیٹھ گیا۔

''کیا کہہ رہے ہو کاوشن؟''

''جی سر کاوشن ہمیشہ ہی آپ کی توقعات پر پورا اترتا رہا اور اس بار بھی۔''

''دیکھو میں صاف گفتگو سننے کا عادی ہوں کہانیاں مجھے سخت ناپسند ہیں کیا کہنا چاہتے ہو؟''

''وہ دستاویز برآمد کر لی گئی ہے۔''

''کیا واقعی؟'' ہوشیان جیوڈا کے چہرے پر نمایاں تبدیلیاں نظر آنے لگیں۔

''اور وہ میں آپ کو پیش کرنا چاہتا ہوں۔''

''کہاں ہے اور......اور......'' ہوشیان جیوڈا سخت مضطرب ہوگیا تھا تب کاوشن نے وہ نلکی نکال کر ہوشیان جیوڈا کے سامنے پیش کردی اور ہوشیان جیوڈا اسے عجیب سی نگاہوں سے دیکھنے لگا پھر اس نے کپکپاتی آواز میں کہا۔

''کیا واقعی؟...... ہے تو وہی میں نے ایک بار اس کا جائزہ لیا تھا۔لیکن اس وقت جب یہ یوشن جیوڈا کے قبضے میں تھی وہی ہے آہ وہی ہے۔'' اس نے نلکی کو اوپر ہی اوپر سے دیکھتے ہوئے کہا اور میں دل ہی دل میں ہنسنے لگا۔

''ہوشیان جیوڈا کم از کم ہوشیان جیوڈا نہیں ہے ہر شخص کہیں نہ کہیں دھوکا کھا ہی جاتا ہے اور اسے دھوکا دینے والا اس کا کوئی اپنا ہی ہوتا ہے۔ ہوشیان جیوڈا کے چہرے سے خوشی کے جو آثار جھلک رہے تھے وہ دیکھنے کے قابل تھے اور وہ بار بار اس نلکی کو الٹ پلٹ کر دیکھ رہا تھا پھر اس نے مسرور لہجے میں کہا۔

''تم نے جو کارنامہ انجام دیا ہے کاوشن تم نے واقعی ایک ایسا کام سرانجام دیا ہے جو میرے لئے ناممکن کی شکل اختیار کر گیا تھا۔''

آپ کے وفادار آپ پر ہمیشہ جان نثار کرنے پر تیار رہتے ہیں۔'' کاوشن نے

گردن خم کر کے کہا۔

''مگر مجھے بتاؤ تو سہی پورا واقعہ کیا ہوا تھا۔'' اور کاوشن اسے اپنی کامیابی کے کارنامے سنانے لگا ہوشیان نے تمام تفصیل سننے کے بعد کہا۔

''ویری گڈ اس کا مطلب ہے ہمارا کام مکمل ہوگیا تم نہیں سمجھتے کاوشن اس راز کی قیمت کیا ہے اور اسے متعلقہ افراد کے حوالے کر کے ہمیں کیا برتری حاصل ہوسکتی ہے۔''

''سر مجھے اس کے بارے میں کچھ تفصیل بتائی جاسکتی ہے؟'' کاوشن نے پوچھا چالاک کاوشن اس سلسلے میں ساری تفصیلات حاصل کرنے کے بعد اپنے لئے وہ مقام حاصل کرنا چاہتا تھا جس کا طلب گار ہوشیان جیوڈا تھا۔ بہرحال ہوشیان نے کہا۔

''ابھی نہیں پہلے ان دونوں کا مسئلہ حل ہوجانے دو۔'' پھر مختلف معمولات جاری رہے دوپہر کو تقریباً ایک بجے ایک بڑے سے ہال میں پہنچنے کے بعد ہوشیان جیوڈا نے کاوشن کو حکم دیا کہ فیانہ این اور کاشک کو اس کے سامنے پیش کرے میں کاوشن کے ساتھ ساتھ ہی چل پڑا تھا۔قید خانے میں فیانہ این اور کاشک موجود تھے۔کاوشن نے ان دونوں کو محافظوں کی نگرانی میں باہر نکالا اور فاصلے طے کراتا ہوا آخر ہوشیان جیوڈا کے سامنے پہنچ گیا۔ جو اس وقت بھی ایک آرام کرسی پر دراز تھا۔ ہوشیان جیوڈا نے مسکراتی نگاہوں سے کاشک کو دیکھا اور تالیوں بجاتا ہوا بولا۔

''نوجوان آدمی تم واقعی قابل داد ہو پہلی بار ہمارے سامنے جس انداز میں آئے وہ بھی قابل داد ہی تھا لیکن ذرا ایک بات تو بتاؤ تم اپنی محبوبہ کے سلسلے میں کیا واقعی رقابت کا شکار ہوگئے تھے اور وہ گولی تم نے ہم پر چلائی تھی۔'' کاشک نے کوئی جواب نہیں دیا تھا وہ سرد نگاہوں سے ہوشیان جیوڈا کو دیکھتا رہا ہوشیان نے کہا۔

''اور وہ تمہاری خوبصورت بلی کہاں گئی کیا واقعی وہ تمہاری محبوبہ تھی اس کے بعد تو وہ ہمیں نظر ہی نہیں آئی۔ کاشک نے تو جو خیر سوچا ہو وہ سوچا ہی ہو لیکن مجھے یہ اندازہ ہوگیا تھا کہ گیتا لیوکائن اس شخص کے ہاتھ نہیں لگی حالانکہ گیتا نے کہا تھا کہ وہ کوشش کرے گی کہ ہوشیان کی قربت حاصل کرے اس طرح کاشک کے کام آئے لیکن یا تو اس کو اس کا موقع

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

نہیں ملا تھا یا پھر اس کی تنظیم نے اس کی اجازت نہیں دی تھی کاشک خاموش ہی رہا کاشک سے کچھ طنز بھری باتیں کرنے کے بعد ہوشیان جیوڑا، فیانہ این کی جانب متوجہ ہوگیا اور مسکراتا ہوا بولا

''آپ کا شکریہ میرے پیارے بھائی کی پیاری پیاری بیوی درحقیقت اگر میں کوئی مورخ ہوتا تو عشق و محبت کی تاریخ میں موجود کرداروں میں دو نئے کردار کا اضافہ کرتا ان میں سے ایک آپ ہوتیں آپ نے واقعی میرے بھائی کی موت کے بعد بھی شوہر پرستی کا ایسا ثبوت دیا جس کی مثال ممکن نہیں لیکن ذرا مجھے یہ تو بتا دیجئے کہ یہ شخص آپ کے لئے اس قدر قابل اعتماد کیوں ہوگیا کہ آپ نے اسے وہ راز بتا دیا جس کی طرف سے میں مایوس ہوگیا تھا۔'' فیانہ این تیکھی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی پھر بولی۔

''اور اگر تو یہ سمجھتا ہے ہوشیان جیوڑا کہ تو نے وقت پر قابو پالیا ہے تو میں پیش گوئی کرتی ہوں کہ اس بات کو بھول جا تو ایک بے اوقات اور بے قیمت انسان ہے جہاں تک میرا معاملہ ہے میری تقدیر میں یہی سب کچھ لکھا ہوا تھا۔ انسان سے کبھی کبھی ایسا غلط فیصلہ بھی ہو جاتا ہے جو بعد میں اسے نقصان پہنچاتا ہے لیکن بہر حال انسان کمزوریوں کا مجموعہ ہے۔ سارے ہی فیصلے تو ٹھیک نہیں کرسکتا وہ۔'' جواب میں ہوشیان جیوڑا نے قہقہہ لگایا تھا پھر اس نے کہا۔

''اب مجھے بتاؤ میرے بھائی کی معزز بیوہ کہ اب میں تمہاری کیا خدمت کرسکتا ہوں۔''

''ارے تو اپنی خدمت نہیں کرسکتا تو میری کیا خدمت کرے گا جو کچھ تیرے دل میں آتا ہے وہ کر مجھے اب بھلا کس چیز کی پروا ہوسکتی ہے۔'' ہوشیان جیوڑا پھر ہنس پڑا اور کاؤشن کی طرف متوجہ ہوکر بولا۔

کاؤشن اصل میں اس عورت کو میں جس انداز میں دیکھ چکا ہوں اس کے بعد اسے عورت سمجھنے کو میرا دل نہیں چاہتا لیکن اگر تو چاہے تو میں اسے تجھے بخش سکتا ہوں۔'' ہوشیان جیوڑا کے ان الفاظ پر این غرائی اور اس کی جانب لپکی لیکن محافظوں نے اسے درمیان میں

ہی پکڑ لیا تھا۔ ہوشیان جیوڑا ہنستا رہا پھر اس نے کاؤشن سے کہا۔

''کاؤشن خونخوار بلیوں کے بارے میں تیری کیا رائے ہے؟''

''نہیں سر اس کا تعلق آپ کے خاندان سے ہے اس لئے میں اس کی طرف کوئی میلی نگاہ نہیں ڈال سکتا۔''

''تو مسٹر کاشک اور فیانہ این کے بارے میں کوئی موثر اور مناسب فیصلہ۔''

اس نے اتنا ہی کہا تھا کہ میں اس کے داہنی سمت سے اس کے وجود میں داخل ہونے لگا۔ میں اسے فیصلے کی مہلت نہیں دینا چاہتا تھا کیونکہ یہ مہلت فیانہ این اور کاشک کے خلاف ہوسکتی تھی ہوشیان جیوڑا کو یقینی طور پر سخت حیرت ہورہی ہوگی کہ یہ بخار اس پر کہاں سے سوار ہورہا ہے جو اس کے وجود میں بھاری پن پیدا کررہا تھا لیکن وہ کیا اچھے چھے نہیں سمجھ سکتے تھے میں نے فوراً ہی اس کے وجود پر قبضہ جمالیا اور اس کے بعد ہوشیان جیوڑا کے دماغ پر بھی میرا تسلط قائم ہوگیا وہ ساکت و جامد بیٹھا تھا لیکن شاید کاشک یا کاؤشن اور دوسرے لوگوں نے اس کی اس کیفیت پر غور نہیں کیا تھا۔ بلکہ سب یہی سمجھ رہے ہوں گے کہ ہوشیان جیوڑا اپنے بھائی کی بیوی کے سلسلے میں کوئی مناسب فیصلہ کرنے کے لئے خاموش ہوگیا ہے پھر ہوشیان جیوڑا میری آواز میں بولا۔

''ایسا کرو کاؤشن ان لوگوں کو واپس قید خانے میں بند کردو میں اتنی جلدی ان کی ندگی کا فیصلہ نہیں کرسکتا۔ مجھے کچھ سوچنا ہوگا۔''

''جو حکم سر۔''

''ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔'' ہوشیان جیوڑا کی آواز میں، میں نے کہا۔

''تو پھر کیا انہیں واپس قید خانے میں لے جاؤں۔''

''ہاں مجھے ان سے کوئی سوال نہیں کرنا چل میں بھی تیرے ساتھ چلتا ہوں۔'' اور ر میں ہوشیان جیوڑا کے بدن میں ان لوگوں کے ساتھ ساتھ چلتا رہا اور قید خانے تک پہنچ یا جہاں میں نے ان دونوں کو بند کرادیا پھر میں کاؤشن سے کہا۔

''مجھے تجھ سے خفیہ بات کرنی ہے آ میرے ساتھ چل۔'' اور اس کے بعد میں کاؤشن

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کو لے کر اس کی اس رہائش گاہ کی طرف چل پڑا تھا۔ جہاں اس نے اصلی دستاویز چھپائی تھی۔ وہاں پہنچ کر میں نے دروازہ اندر سے بند کر لیا کاوشن ہوشیان جیوڈا یا میرے اس عمل سے حیران سا ہو گیا تھا۔ میں نے دروازے کے پاس رک کر کہا۔

''ساری باتیں اپنی جگہ کاوشن لیکن تو نے اتنی ساری کاوشوں کے بعد جو نامکمل عمل کیا ہے اس پر مجھے افسوس ہے۔''

''میں سمجھا نہیں سر۔'' کاوشن کی آنکھیں رنگ بدلنے لگیں تھیں میں نے اپنے لباس میں سے وہ نلکی نکالی جس میں وہ دستاویز موجود تھی اور پھر اسے کاوشن کے سامنے کرتے ہوئے کہا تھا۔

''تم نے اس میں نقلی کاغذات رکھ کر مجھے دیے ہیں اور اصل کاغذات تم نے اپنے پاس محفوظ کر لئے ہیں تا کہ بعد میں تم ان سے وہ فائدہ حاصل کرو جو میں حاصل کرنا چاہتا تھا۔'' کاوشن کا چہرہ پھیکا پڑ گیا اس نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔

''سر یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟''

''یہ میں کہہ نہیں رہا بلکہ ایک حقیقت ہے یہ۔''

اس کے ساتھ ساتھ میں نے اپنے لباس سے پستول بھی نکال لیا تھا۔ جسے میں نے پہلے ہی محسوس کر لیا تھا پھر میں نے ہوشیان جیوڈا کی آواز میں کہا۔

''اور وہ جگہ وہ میرے اشارے کی جانب دیکھو وہاں زیر زمین ایک تجوری بنا رکھی ہے تم نے جس میں اصل دستاویز موجود ہے۔ کیا ہوشیان جیوڈا کو اتنا ہی بیوقوف سمجھتے ہو تم؟'' کاوشن بالکل نڈھال ہو گیا تو میں نے کہا۔

''اور یہ حقیقت ہے کہ اس وقت میں ایک انسانی لینے پر مجبور ہوں کیونکہ اس کے بعد مجھے جو کرنا ہے وہ خود تمہارے لئے حیران کن ہو گا اور میں نہیں چاہتا کہ میرے عمل کی بات یہاں سے باہر جائے۔ اس لئے مائی ڈیئر کاوشن میں مجبور ہوں اپنے وفاداروں کو میں اپنے ہی ہاتھوں سے سزا دے دیتا ہوں۔''

ہوشیان جیوڈا کے ہاتھ میں نے کاوشن کی پیشانی کا نشانہ لے لیا اور گولی نے

کاوشن کا بھیجا اڑا دیا لیکن پھر بھی ہوشیان جیوڈا کے اس وفادار کو میں نے دوسری گولی بھی مار دی تھی۔ تا کہ اسے زیادہ تکلیف نہ ہو بعد کا کام ظاہر ہے صرف اتنا ہی ہو سکتا تھا کہ میں اصل دستاویز اس ملکی میں منتقل کر دوں اور اب کیونکہ ایک انسانی جسم میری تحویل میں تھا اس لئے میں نے اس میں دیر نہ کی گولی کی آواز سن کر بھی کوئی اس طرف نہیں آیا تھا۔ غالباً یہ بالکل ہی محفوظ علاقہ تھا اور قرب و جوار میں کوئی نہیں ہوتا تھا۔ دستاویز کی منتقلی کا کام کر کے میں باہر آیا۔ دروازہ باہر سے بند کیا اور پھر اس قید خانے کی جانب چل پڑا جس کا راستہ اب میں نے پوری طرح ذہن نشین کر لیا تھا۔ ہوشیان جیوڈا اس وقت کچھ نہیں تھا۔ میں نے اس کے دماغ کو سوچنے سمجھنے کے ناقابل بنا دیا تھا اور خود اس کے وجود پر حکمرانی کر رہا تھا۔ اس حکمرانی سے مجھے احساس ہوا تھا کہ واقعی میں اگر چاہوں تو بڑے بڑے کام کر سکتا ہوں اور اس وقت میرے لئے مشکل نہیں ہو گا میں تیسری جنگ عظیم شروع کروا سکتا تھا۔ میں ملکوں کی پالیسیاں بدل سکتا تھا۔ یہ بات میں اچھی طرح جانتا تھا لیکن میرا اندازہ فکر مختلف تھا۔ کیا کروں گا یہ سب کچھ کر کے کیا فائدہ حاصل ہو گا مجھے اس سے یہ غیر انسانی عمل ہے اور اس طرح کی قوت حاصل کرنے کے بعد دنیا والوں کے لئے کوئی مشکل نہیں کھڑی کرنی چاہئے بلکہ جس طرح بھی ہو سکے انسانی بھلائی کے لئے ہی عمل کرنا مناسب ہو گا حالانکہ ابھی تک میں نے کوئی ٹھوس قدم نہیں اٹھایا تھا۔ جو میری اس انوکھی شخصیت کا بدل ہوتا بس میں تو اپنی ہی آگ میں سلگ رہا تھا اور فائدہ بھی کیا ان تمام احمقانہ باتوں سے انسان کی خواہش ہی کتنی ہوتی ہے بس زندگی کے چند سانس جن کا ہر قیمت پر اختتام ہوتا ہے چنانچہ قید خانے سے میں نے کاشک اور فیانہ این کو نکالا۔ یہاں تو میرے وفادار چاروں طرف بکھرے ہوئے تھے۔ چنانچہ میں نے جو جو احکامات دیے وہ ان پر عمل کرنے لگے اور سوچنا ان کا کام نہیں تھا۔ کاشک بھی حیران تھا اور فیانہ بھی کہ ہوشیان جیوڈا انہیں کہاں لے جا رہا ہے لیکن انہیں لے کر میں ساحل پر پہنچ گیا اور ساحل کا وہ علاقہ تھا جہاں ہوشیان جیوڈا کے اسٹیمر رہا کرتے تھے۔ ایک بڑے اسٹیمر میں میں نے ان دونوں کو منتقل کیا دونوں ہی احمقانہ انداز میں بار بار میری صورت دیکھنے لگتے تھے لیکن بہرحال انہیں اس کا اندازہ تھا کہ ہوشیان جیوڈا ان کے لئے بہتری کا کوئی سامان نہیں کرے گا۔ نہ جانے وہ انہیں کہاں اور

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کیوں لیے جا رہا تھا۔ اسٹیمر نے ایک بار پھر سمندر کا فاصلہ طے کر کے ہمیں کوالالمپور پہنچا دیا اور ہوشیان جیوڈا کے وفادار اسے اس کی رہائش گاہ پر لے گئے جو ایک انتہائی خوبصورت علاقے میں تھی کسی کو کوئی شبہ نہیں ہو سکتا تھا اور ہو بھی کیسے سکتا تھا ظاہر ہے ہوشیان جیوڈا کی شخصیت ہی ایسی تھی کہ کوئی اس پر شک نہیں کر سکتا تھا لوگوں نے یہ بھی نہیں سوچا تھا کہ ہوشیان جیوڈا جو کیچو کائن سے کوالالمپور تک سفر ہمیشہ ہیلی کاپٹر کے ذریعے کرتا ہے اس بار اسٹیمر کے ذریعے یہاں کیوں پہنچا ہے۔ رہائش گاہ میں پہنچنے کے بعد میں نے ہوشیان جیوڈا کے روپ میں کاشک اور فیانہ این سے کہا۔

''اور یہ وہ دستاویز ہے جو میری نہیں بلکہ تمہاری ملکیت ہے میں چاہتا ہوں کہ تم اپنے طور پر جہاں بھی جانا چاہتے ہو وہاں جانے کا بندوبست کرو اور یہ بالکل نہ سمجھنا کہ میں تمہارے ساتھ کوئی فریب کرنا چاہتا ہوں اور فیانہ این ذرا بھی شک نہ کرنا مجھ پر کہ میں واقعی ایک برا انسان ہوں لیکن اس برے انسان کی جو اصلیت ہے اس وقت وہ تم لوگ نہیں جان سکتے اور اگر میں تمہیں بتانے کی کوشش کروں گا تم شک وشبہ کا شکار ہوگے اس لئے اس پر غور ہی نہ کرو میں جانتا ہوں کہ تمہاری تنظیم کے افراد یہاں موجود ہیں اور وہ باآسانی تمہیں یہاں سے باہر نکال سکتے ہیں۔''

فیانہ این اور کاشک کی صورت قابل دید تھی دونوں الوؤں کی طرح کبھی ایک دوسرے کی صورت دیکھتے اور کبھی ہوشیان جیوڈا کی لیکن وہ بے چارے حقیقت سے ناواقف تھے۔

پھر بعد کی کہانی توقع کے مطابق ہے۔ اس میں گیتا لیو کائن بھی شامل ہے جس نے ان لوگوں کو فن لینڈ واپس بھجوانے کا بندوبست کیا تھا اور دوسرے چند افراد بھی۔ میں بھی شامل ہوں جس نے کاشک کو ناکامیوں کے بھنور سے نکال کر کامیاب کیا تھا اور اسے میرے وجود کا شائبہ بھی نہیں تھا۔ فن لینڈ کا سفر کرتے ہوئے میرے ذہن میں تصور بھی نہیں تھا کہ طیارے میں مجھے ایک ایسی صورت نظر آ جائے گی جو میرے ذہن کو ایک شدید جھٹکے سے دوچار کرے گی لیکن ایسا ہی ہوا تھا۔ میں اسے دیکھ کر بری طرح چونکا تھا اور یہ یقین کرنے کی کوشش کرتا رہا تھا کہ جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں۔ کیا وہ حقیقت ہے۔

☆☆☆

جو صورت مجھے نظر آئی تھی اس پر یقین کرنے میں مجھے کوئی دقت نہیں ہوئی۔ خاصا تعلق رہ چکا تھا اس سے۔ کچھ اور صورتیں بھی اس سے وابستہ تھیں۔ جیسے دریائے سین کی وہ مصورہ جس نے میری تصویر بنائی تھی اور جو مجھے جانی بوجھی شکل محسوس ہوئی تھی اور جس کا نام شاکین تھا۔ آپ سمجھ گئے ہوں گے وہ کون تھا۔ ایمسن سو فی صد ایمسن۔ جس کی وجہ سے میں اپنا وجود کھو بیٹھا تھا۔ اسے دیکھ کر مجھے بہت کچھ یاد آ گیا۔ دل میں بے اختیار خواہش پیدا ہوگئی کہ ایمسن سے ملاقات کروں۔ بے اختیار میں نے اس کی جانب قدم بڑھائے لیکن پھر فوراً ہی یہ سوچ کر رک گیا کہ بھلا میرا وجود کہاں ہے اور میں کس طرح اس کے پاس پہنچوں گا بلاوجہ وہی افراتفری پیدا ہو جائے گی جس کا تجربہ اس سے پہلے بھی تھا یہی طریقہ کار بہتر تھا کہ ایمسن کا تعاقب کروں اور کسی ایسی مناسب جگہ کا انتظار کروں جہاں میں اس سے گفتگو کر سکوں دل میں لاتعداد خیالات جنم لینے لگے تھے اور ایمسن کو دیکھنے کے بعد ماضی کی بہت سی باتیں یاد آ گئی تھیں۔ ماضی میں تو اتنے سارے کردار تھے کہ اگر ان میں سے ایک ایک یاد کرنے بیٹھتا تو یادیں پوری بھی نہ کر سکتا بہر حال اس کے بعد اپنے آپ کو سنبھالا اور پھر یہ سوچنے لگا کہ ایمسن اس وقت خاصی بہتر حالت میں نظر آ رہا ہے اس کا مطلب ہے کہ اس کے حالات اب اس قدر پریشان کن نہیں ہیں فضائی سفر ویسے بھی خاصا مہنگا ہوتا ہے بہت سے تصورات دل میں جاگ اٹھے تھے لیکن انتظار کئے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بغیر چارہ کار نہیں تھا پھر ایمسن فن لینڈ میں اترا اور میں نے اس کا تعاقب جاری رکھا اس نے ایرپورٹ سے ایک ہوٹل تک سفر کیا اور میں بڑے دلچسپ انداز میں اپنا یہ سفر کرتا رہا یعنی اس ٹیکسی کی چھت پر جس میں ایمسن بیٹھا ہوا تھا۔ ایک شاندار فائیو اسٹار ہوٹل میں ایمسن نے اپنے لئے کمرا حاصل کیا اور میں اس کے ساتھ اس کے کمرے میں بھی پہنچ گیا۔ فائیو اسٹار ہوٹل میں ایمسن کا قیام میرے لئے باعث خوشی تھا اور میری دلچسپیاں بڑھتی جا رہی تھیں۔ میں نے سوچا کہ وہ ذرا اپنے معمولات سے فارغ ہو جائے اس کے بعد میں اس سے ملاقات کروں گا پھر اس نے کئی جگہ ٹیلی فون کئے اور پھر رات کو ڈنر پر چند افراد اس سے ملنے کے لئے آئے میں صرف اس کا جائزہ لیتا رہا تھا۔ ان لوگوں نے ایمسن سے پرجوش ملاقاتیں کیں پھر ان لوگوں کے درمیان جو گفتگو ہوئی اس سے مجھے اندازہ ہوا کہ ایمسن کسی فرم کے نمائندے کی حیثیت سے ان سے ملا ہے۔ تمام معمولات سے فراغت تقریباً ساڑھے گیارہ بجے ہوئی تھی۔ ایمسن نے شب خوابی کا لباس پہنا اور اس کے بعد بستر پر دراز ہوا تو اس کے پاس پہنچ گیا اور میں نے سوچا کہ اب اس سے بات چیت کروں پھر ایمسن نے سونے کیلئے کروٹ بدلی تھی کہ میں نے اسے قریب پہنچ کر آواز دی اور میری آواز سن کر وہ چونک پڑا اس نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے ادھر ادھر دیکھا پھر کسی قدر خوفزدہ لہجے میں بولا۔

''کون ہے؟''

''ایمسن۔''

''کون ہے۔'' ایمسن خوفزدہ انداز میں اٹھ بیٹھا۔

''گھبرانے کی ضرورت نہیں ایمسن ماضی کا ایک نقش تمہارے سامنے ہے۔''

''کک......کون ہے۔'' ایمسن مسلسل خوفزدہ نظر آتا رہا۔

''میں ایک بھولی ہوئی داستان ہوں ایمسن اگر ذہن کے کسی خانے میں میرا نام محفوظ ہو تو غور کرو میرا نام لائن ہارٹ ہے۔''

''کیا؟'' ایمسن بدستور سہمی ہوئی آواز میں بولا۔

''ہاں۔ ایمسن وہ وقت جب تم پریشان حال لکسمبرگ اور فرانس کے درمیان وقت گزار رہے تھے اسپتال میں داخل تھے۔ ایک شخص تم سے ملا تھا۔''

''لائن ہارٹ میں۔ میں، مجھے تم اچھی طرح یاد ہو میرے دوست بھلا میں تمہیں کیسے بھول سکتا ہوں۔ دوست لیکن تمہاری آواز۔''

''اگر مجھے نہیں بھول سکے تو وہ لمحات بھی یاد کرو جب تم نے مجھے ڈاکٹر سیبگان کے پاس بھیجا تھا سیبگان یاد ہے تمہیں؟''

''تم کیسی باتیں کر رہے ہو نہ صرف مجھے بلکہ شاکین اور سولیس کو بھی تم یاد ہو اور وہ اکثر تمہارے بارے میں باتیں کرتی رہتی ہیں لیکن...... لیکن تمہاری آواز صرف آواز؟''

''ہاں میں ایک حادثے کا شکار ہو گیا تھا۔''

''مجھے سب کچھ معلوم ہے کیا تم اس وقت پرچھائیں کی شکل میں ہو؟''

''ہاں ایمسن شاید تم میری آؤٹ لائن دیکھ سکو دیکھو میں تمہارے سامنے ہوں۔'' اس نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے چاروں طرف دیکھا اور اس کی نگاہیں مجھ پر آجمیں جیسا کہ میں آپ کو بتا چکا ہوں کہ مجھے بغور دیکھا جاتا اور کہیں سے میری نشاندہی ہو جاتی تو میری آؤٹ لائن دیکھی جا سکتی تھی۔ ایمسن کچھ لمحوں کے لئے کانپتا رہا پھر کسی قدر پرمسرت لہجے میں بولا۔

''آہ نہ جانے کتنی بار میں نے تمہارے بارے میں سوچا، نہ جانے کیسے کیسے میں تمہیں تلاش کرتا رہا میرے دوست جانا نہیں یہاں سے جب تک میری گفتگو تم سے مکمل نہ ہو جائے۔''

''میں نہ جانے کہاں سے یہاں تک تمہارے تعاقب میں پہنچا ہوں! ایمسن۔''

''میری جان، دل چاہتا ہے کہ میں اٹھ کر تم سے لپٹ جاؤں لیکن میں جانتا ہوں یہ ممکن نہیں ہے۔ ٹھہرو میں تمہارے لئے کرسی لاتا ہوں بیٹھ جاؤ۔'' اس نے ایک طرف رکھی ہوئی کرسی لا کر میرے سامنے رکھ دی بہت پرجوش نظر آ رہا تھا میرے سلسلے میں وہ کرسی رکھ کر میرے سامنے بستر پر پاؤں لٹکا کر بیٹھ گیا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

''کیا تم اب بھی پرچھائیں کی شکل میں ہو۔''

''ہاں ایمسن شاید تمہیں میری دردبھری داستان معلوم نہ ہو لکسمبرگ میں، میں ڈاکٹر سیگان کے پاس تمہاری حیثیت سے موجود تھا اس نے مجھ پر تجربہ کیا لیکن وہ جس جسم میں تھا وہ دل کا مریض تھا۔

''ساری باتیں معلوم ہیں مجھے ایک ایک بات معلوم ہے اور میں خوشی سے دیوانہ ہو رہا ہوں۔''

''تم یہاں فن لینڈ میں کیوں نظر آ رہے ہو؟''

''بس تمہاری مہربانیوں سے۔''

''بھلا میں نے کیا مہربانی کی ہے تم پر۔''

''تم نے ایک مردہ وجود میں زندگی ڈالی ہے لائن ہارٹ تم نے وہ کیا ہے جس میں انسانیت کی روشنی چمکتی ہے میں تمہارا پرستار ہوں، تمہارا خادم ہوں میں لیکن تمہاری تلاش میں ناکام رہا ہوں۔''

''بات ادھوری رہ گئی تم یہاں فن لینڈ کیسے آئے ہوئے ہو۔'' ''میں کاروبار کرتا ہوں ایک فرم کھولی ہوئی ہے میں نے میں اس فرم کا مالک ہوں فرم کے معاملات کے لئے مجھے دنیا کے مختلف گوشوں میں جانا پڑتا ہے یہاں میرا قیام صرف دو دن ہے تیسرے دن میں فرانس واپس لوٹ جاؤں گا لیکن براہ کرم مجھ سے جدا نہ ہونا میں تمہیں روک نہیں سکتا میں تم سے بہت ساری باتیں کرنا چاہتا ہوں۔''

''شاکین اور سولیس ٹھیک ہیں؟''

''بالکل ٹھیک ہیں اور بہت مطمئن ہیں اور شاید تم اس بات کا یقین نہ کرو کہ شاکین نے جب تمہاری ایک تصویر بنائی تھی تو اس وقت وہ صرف ایک کاروباری عمل تھا لیکن اس کے بعد اس نے نہایت عقیدت سے تمہاری تصویر بنائی ہے اور یہ تصویر اس نے بیڈروم کی ایک دیوار پر آویزاں کی ہے وہ تمہاری بہت قدر کرتی ہے۔ ہم لوگ خاصی بہتر زندگی گزار رہے ہیں۔''

''مجھے بہت خوشی ہوئی ظاہر ہے یہ سب کچھ تم نے شدید محنت سے کیا ہوگا۔''

''اس میں کوئی شک نہیں ہے لیکن اس کے لئے مجھے موقع تم نے ہی فراہم کیا تھا۔''

''تمہاری محبت اور شرافت ہے ورنہ اس دور میں کون کسی کو یاد رکھتا ہے۔''

''بہرحال جو کچھ بھی ہے لیکن ہم تمہاری دل سے قدر کرتے ہیں میں تمہیں بہت سی باتیں بتانا چاہتا ہوں۔''

''بتاؤ میں تمہاری باتیں سننے کا منتظر ہوں؟''

''تمہارے لئے بہت خوشخبریاں ہیں میرے پاس۔''

''میرے لئے اور خوشخبریاں؟''

''ہاں۔''

''چلو ٹھیک ہے اگر تم سمجھتے ہو کہ میرے لئے بھی کوئی خوشخبری اس دنیا میں موجود ہے تو سنا دو مجھے۔''

''پہلی خوشخبری یہ ہے کہ ایمسن اب انتہائی مطمئن حالات میں ہے، میرا کاروبار بہت عمدہ ہے میری دونوں بہنیں عیش و آرام سے زندگی گزار رہی ہیں، شاکین اب دریائے سین کے کنارے تصویریں نہیں بناتی وہ عزت سے گھر میں رہتی ہے بہت جلد میں اسے ایک انتہائی شریف انسان سے منسوب کر رہا ہوں۔''

''واقعی خوشی ہوئی۔'' میں نے جواب دیا۔

''سولیس بھی بالکل ٹھیک ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے میری جان کہ ڈاکٹر سیگان زندہ ہے خیریت سے ہے۔''

''کیا؟'' میرے کان جھنجھنا اٹھے تھے۔

''ہاں تمہیں ڈاکٹر سیگان کے بارے میں کہاں تک معلومات حاصل ہیں؟''

''ڈاکٹر سیگان کے بارے میں میرا علم ہے کہ دل کا دورہ پڑنے کے بعد وہ اسی بدن میں قید رہا تھا لیکن بعد میں پولیس نے اس کی لاش برآمد کی اور پھر اس کی تدفین بھی کر دی۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

''ہاں لیکن شاید تمہیں اس بات کا علم نہ ہو کہ ڈاکٹر سینیگان نے بمشکل تمام اپنے آپ کو اس جسم سے علیحدہ کر لیا تھا۔''

''اوہ کیا واقعی؟''

''ہاں۔''

''تم یقین کرو مجھے اس بات کے بارے میں علم ہو گیا تھا کہ کسی مردہ وجود میں قید رہ جانے والا ڈاکٹر سینیگان اپنی کوششوں سے اپنے آپ کو بچا سکتا ہے میں اسے جب یہ اطلاع دینے کے لئے اس کے پاس پہنچا تو مجھے معلوم ہوا کہ اس لاش کی تدفین کی جا چکی ہے اور اس کے بعد میں بھی بے بس ہو گیا لیکن میں اس کے تجربے میں ادھورا رہ گیا تھا۔''

''بعد میں میری ملاقات ڈاکٹر سینیگان سے ہوئی اور اس نے بڑی حیرت کا اظہار کیا۔

''مگر ڈاکٹر سینیگان نے کیا کوئی جسم تبدیل کر لیا تھا۔''

''ہاں وہ بمشکل تمام اس وجود سے آزاد ہونے کے بعد اپنے آپ کو اور جسم میں منتقل ہونے میں کامیاب ہو سکا اور اس کے بعد کے واقعات بے حد دلچسپ ہیں، میں تمہارے مل جانے سے اس قدر خوش ہوں کہ میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ میں تم سے ان واقعات کا تذکرہ کروں یا تم سے تمہارے بارے میں معلومات حاصل کروں۔''

''ایک پرچھائیں کی شکل میں ایمسن میں نے جس قدر مشکل ادوار گزارے ہیں وہ میں ہی جانتا میری کہانی ایک بے مقصد سی کہانی ہے۔ تم مجھے ڈاکٹر سینیگان کے بارے میں بتاؤ۔''

''ڈاکٹر سینیگان نے ایک نیا جسم حاصل کر لیا اور اس کے بعد شاید تم اس بات پر یقین نہ کرو کہ میرے اور اس کے درمیان بڑے دلچسپ معاملات چلے۔''

''کیا؟''

''اس نے ایک بار پھر مجھے پا لیا اور چونکہ وہ نئی اور بدلی ہوئی شکل میں تھا اس لئے میں اس کی نگاہوں سے دور نہ رہ سکا لیکن مجھے دیکھ کر وہ شدید حیران ہوا اور اس نے کہا کہ

میں تو ایک پرچھائیں کی شکل اختیار کر گیا تھا۔ ڈاکٹر سینیگان نے جس انداز میں مجھ سے ملاقات کی تھی اس کے بعد میری خوف و دہشت کا کوئی عالم نہ رہا اور میں نے شدید خوف و ہراس کے عالم میں اس کے ساتھ وقت گزارا لیکن سینیگان مجھے تسلیاں دیتا رہا اور کہتا رہا کہ اب بھی اسے مجھ پر تجربہ کرنا ہے جب میں نے اسے اپنے بارے میں تمام حقیقیں بتائی تو وہ خود بھی شدید حیران ہوا اور تمہارے لئے افسردہ بھی تھا اور کہتا تھا کہ وہ بیچارہ نہ جانے کس حال میں ہوگا خیر یہ تمام معاملات گزرتے رہے اور اس کے بعد ڈاکٹر سینیگان کا قیدی رہا لیکن اس کے بعد ڈاکٹر سینیگان کا وہ تجربہ کامیاب ہو گیا۔''

''کامیاب ہو گیا؟'' میں نے پرمسرت لہجے میں پوچھا۔

''ہاں وہ ایک پرچھائیں کو واپس انسانی شکل دینے میں کامیاب ہو گیا تھا اور اس کا ثبوت میں تمہارے سامنے ہوں۔'' میرے رگ و پے میں مسرت کی چنگاریاں دوڑنے لگیں میں مسرور لہجے میں بولا۔

''کیا تمہارے علم میں ہے کہ ڈاکٹر سینیگان اس وقت کہاں ہے؟''

''سب کچھ میرے علم میں ہے پہلے میری کہانی مکمل ہو جانے دو۔ ڈاکٹر سینیگان نے مجھ پر تجربہ کیا اس نے میری ماضی کی برائیوں کو بھلا دیا تھا اور پھر مجھے پرچھائیں میں تبدیل کرنے کے بعد اس نے دوبارہ مجھے واپس اپنے جسم میں واپس پہنچا دیا اور اس کے بعد میرے ذریعے اس نے اپنے آپ پر تجربہ کیا اور تمہیں یہ سن کر خوشی ہوگی کہ ڈاکٹر سینیگان بھی اپنے اصل وجود میں آ گیا ہے۔'' میں سکتے کے عالم میں بیٹھا رہا اس سے پہلے کہ میں کچھ کہتا ایمسن نے کہا۔

''اور جب میں نے ڈاکٹر سینیگان سے تمہارے بارے میں بات چیت کی تھی تو اس نے افسوس بھرے لہجے میں تم سے ہمدردی کا اظہار کیا تھا۔ تمہارے ایثار سے وہ متاثر بھی بہت زیادہ ہوا تھا اور اس نے کہا تھا کہ کتنا نیک انسان تھا۔ نہ جانے کہاں کہاں بھٹک رہا ہوگا اس کے بعد خود ڈاکٹر سینیگان نے بھی تمہیں دنیا کے مختلف گوشوں میں تلاش کیا لیکن پانے میں ناکام رہا کسی سے تمہارے بارے میں کچھ کہا بھی نہیں جا سکتا تھا۔ کیونکہ یہ ایک

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

انتہائی انوکھی بات ہوتی غرض یہ کہ وقت گزرتا رہا۔ ڈاکٹر سیڈیگان نے میری کاوشوں کے سلسلے میں میری مالی مدد بھی کی اور اس طرح ایک فرم کھولنے میں کامیاب ہوگیا اور پھر تقدیر نے اپنا رخ تبدیل کر دیا اور اب میری فرم کامیابی سے اپنا کام سرانجام دے رہی ہے۔''

''اس کا مقصد ہے ڈاکٹر سیڈیگان زندہ ہے مگر وہ ہے کہاں لکسمبرگ میں؟''

''اب وہ فرانس میں منتقل ہوگیا ہے اور اپنے نئے تجربات میں مصروف ہے۔''

''تم سے ملاقات ہوتی رہی ہے۔''

''اکثر وہ میرا بہترین دوست بن چکا ہے۔''

''تو تم کیا کہنا چاہتے تھے؟''

''یہ کہ اب تمہیں میرے ساتھ فرانس چلنا ہے میں تمہیں ڈاکٹر سیڈیگان کے پاس لے جاؤں گا اور ڈاکٹر سیڈیگان تم پر اپنا تجربہ کرے گا تم اطمینان رکھو تمہیں تمہارا جسم واپس مل جائے گا میرے دوست لیکن تم نے جو تکلیفیں اٹھائی ہیں اس کے لئے شاید میں کبھی تمہارے سامنے سر نہ اٹھا سکوں یہ سب تم نے میرے لئے کیا تھا۔''

''اور مجھے یہ خوشی ہے کہ جو کچھ میں نے کیا تھا اس کا صلہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔'' پھر اس کے بعد کافی دیر تک میں ایمسن سے باتیں کرتا رہا۔ ایمسن نے مجھے اپنا مکمل پروگرام بتا دیا تھا اور مجھ سے درخواست کی تھی کہ میں اسی کمرے میں موجود رہوں کہیں ایسا نہ ہو کہ جب وہ واپسی کے لئے سوچے تو مجھے نہ پائے۔ میں نے اس سے وعدہ کر لیا تھا۔ ویسے تو مجھے ایمسن سے اتنی ہی دلچسپی تھی کہ بس ملاقات ہوگئی لیکن اب ڈاکٹر سیڈیگان کے بارے میں سن کر میرے دل میں امید کی یہ روشنی پیدا ہوگئی تھی کہ شاید مجھے بھی میرا بدن واپس مل جائے اور اس احساس نے میرے اندر نئی امنگ جگا دی تھی۔ بہرحال اس کے بعد ایمسن سے گفتگو ہوتی رہی بہت عرصے کے بعد کوئی ایسی شخصیت ملی تھی جو مجھے میری موجودہ حالت میں تسلیم کر سکتی تھی مجھے جان سکتی تھی ورنہ خاصا وقت گزر گیا تھا کہ میں ادھار کے بدن میں زندگی گزارتا رہا تھا پھر میں نے یہ دو دن ایمسن کے اس کمرے میں ہی گزارے میری زندگی کی ضرورتیں تو تھیں نہیں بس ایک جگہ درکار تھی چنانچہ میں باآسانی

یہاں وقت گزرتا رہا ایمسن نے مجھ سے کہا۔

''کتنا عجیب لگتا ہے کہ تم سے اس طرح ملنا اور تمہیں محسوس کرنا لیکن خیر میرا خیال ہے اب تمہاری مشکلات بھی دور ہونے کا وقت آ گیا ہے تقدیر اسی طرح کے کھیل کھیلتی ہے میں اب پیرس روانگی کیلئے تیار ہوں تم جہاز میں اسی طرح سفر کرو گے جیسے تم نے یہاں تک سفر کیا ہے بقول تمہارے'' اس کے علاوہ اور کیا ہوسکتا ہے ڈیئر۔''

''نہیں اب میں ایسا کرتا ہوں کہ دو سیٹیں حاصل کر لیتا ہوں میرے برابر کی سیٹ تمہاری ہوگی۔''

''ضرورت تو نہیں ہے۔''

''نہیں کوشش کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔''

''لیکن جب تمہارے برابر کی سیٹ خالی دیکھی جائے گی تو؟''

''اس کی تم فکر نہ کرو۔'' میں نے خاموشی اختیار کر لی تھی پھر یہ سفر ذرا دلچسپ ہی رہا کیونکہ جہاز میں ایمسن کے برابر والی سیٹ پر کسی نے بیٹھنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ اس کے حقوق ایمسن کو حاصل تھے میں اس کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اور کسی کو یہ شبہ نہیں ہوسکتا تھا کہ ایمسن کے برابر کی سیٹ خالی کیوں ہے یا اس پر کوئی موجود ہے۔ پیرس ائیرپورٹ پر اترنے کے بعد ایمسن نے مجھے باقاعدگی سے اپنے ساتھ رکھا اور مجھے بیٹھنے کے لئے جگہ دی زیادہ سے زیادہ یہ کہ ٹیکسی ڈرائیور اس بات پر حیران ہوا ہوگا کہ یہ شخص سنکی ہے جو اپنے آپ سے باتیں کرسکتا ہے یوں ہم نے ایمسن کے گھر تک کا سفر کیا میں نے ایمسن سے راستے ہی میں کہہ دیا تھا کہ شاکین اور سولیس کو میرے بارے میں کچھ نہ بتایا جائے اگر زندگی میں اپنی اصل شخصیت واپس مل گئی تو ان سے ملنا زیادہ مناسب رہے گا۔ ایمسن نے مجھ سے اس بات کا وعدہ لے لیا اور پھر ہم اس خوبصورت فلیٹ میں داخل ہوگئے جو ایمسن کا پرانا فلیٹ نہیں تھا بلکہ ایک نیا اور شاندار فلیٹ پیرس کے ایک انتہائی خوبصورت علاقے میں حاصل کیا گیا تھا۔ مجھے یہ سب دیکھ کر بہت خوشی ہوئی تھی کیونکہ بہرحال ایمسن کو اس کی زندگی میں واپس لانے میں میرا بھی ہاتھ تھا اور ایمسن نے اس بات کا انتہائی خوش دلی سے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اظہار کیا تھا۔ اس نے اپنے بیڈ روم میں میرے لئے قیام کا بندوبست کیا تھا۔ میرے لئے یہ مشکل نہیں تھا کہ میں پورے گھر کا جائزہ لے لوں میں نے شماکین اور سولیس کو اب جس عالم میں دیکھا۔ ایفل ٹاور کے قریب سڑک پر بیٹھی ہوئی معذور لڑکی اب جس عالم میں نظر آ رہی تھی۔ اسے دیکھ کر میرے دل کو انتہائی خوشی کا احساس ہوا اور ساتھ ہی ساتھ یہ احساس بھی کہ وہ یقینی طور پر کوئی ایسی شکل رکھتی ہے جو دل کی وادیاں چھو لینے کی صلاحیت رکھتی ہے اس کی صورت میں ضرور ایسی کوئی بات ہے جس سے میرے دل کے پوشیدہ گوشے متاثر ہوتے ہیں اور یوں لگتا ہے جیسے اس شکل کو میں نے زندگی میں بہت قریب سے دیکھا ہے لیکن اصل مسئلہ تو وہی تھا۔ میری یادداشت کا وہ خانہ جس میں میرا ماضی محفوظ تھا۔ بالکل ہی ناکارہ ہو چکا تھا اور مجھے اپنا ماضی کسی شکل میں نظر نہیں آتا تھا۔ پھر میں نے شماکین کے بیڈ روم میں اپنی تصویر دیکھی شماکین نے اپنی تمام مہارت اس میں صرف کر دی تھی اور اس سے اس کی مہارت کا احساس ہوتا تھا۔ اس رات کے پہلے قیام میں میں نے متاثر لہجے میں ایمسن سے کہا۔

''ایمسن شاید میں نے تم پر کوئی احسان کیا ہو حقیقت یہ ہے کہ اس احسان کی محرک شماکین تھی بہرحال مجھے جس قدر خوشی ہے میں بیان نہیں کر سکتا۔''

''اور مجھے خوشی اس وقت ہوگی جب تمہیں تمہارا اصل بدن واپس مل جائے کل سب سے پہلا کام ہم یہی کریں گے کہ ڈاکٹر سیئیگان کے پاس جائیں گے میں دعوے سے کہتا ہوں کہ ڈاکٹر سیئیگان اس مشکل کو حل کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔'' میں نے کوئی جواب نہیں دیا دیر تک میں اس تاثر میں ڈوبا رہا کہ طویل عرصے کے بعد جب میرا بدن مجھے واپس ملے گا تو میری اپنی سوچ، میرا انداز فکر کیا ہوگا اور میں کیسا محسوس کروں گا رات کو دیر تک ڈاکٹر سیئیگان کے بارے میں باتیں ہوتی رہیں ایمسن نے مجھے بتایا کہ وہ زبردست دماغ رکھتا ہے اور اب نئے نئے تجربات میں مصروف ہے اب صرف تجربات کرنے کا شوق ہے ورنہ یہ اس کا ذریعہ معاش نہیں ہے وہ مالی طور پر بے حد مضبوط ہے پھر دوسرے دن ناشتے وغیرہ سے فراغت حاصل کرنے کے بعد ایمسن مجھے ساتھ لے کر جانے کے لئے تیار

ہو گیا۔ میری خواہش کے مطابق اس نے اپنی بہنوں کو کچھ نہیں بتایا تھا۔ ڈاکٹر سیئیگان بھی ایک انتہائی خوبصورت علاقے میں مکان میں رہتا تھا اور اس کی لیبارٹری اسی مکان میں موجود تھی۔ میں جب وہاں پہنچا تو ڈاکٹر سیئیگان کے ایک ملازم نے بتایا کہ ڈاکٹر لیبارٹری میں ہے۔ ایمسن کو اس کی لیبارٹری کا راستہ معلوم تھا۔ یہ لیبارٹری بھی انڈر گراؤنڈ تھی اور بڑی وسعت میں پھیلی ہوئی تھی۔ ملازم نے ڈاکٹر سیئیگان کو ایمسن کے آنے کی اطلاع دے دی تھی اور ڈاکٹر سیئیگان صرف ایمسن کا منتظر تھا جس چیز کے عقب میں وہ بیٹھا ہوا تھا۔ اس پر ایک شیشہ لگا ہوا تھا شیشے پر کچھ کاغذات پھیلے ہوئے تھے اور شیشے کے نیچے ایک زبردست مشینی نظام نظر آ رہا تھا جس میں رنگین روشنیاں گردش کر رہی تھیں۔ ڈاکٹر سیئیگان نے بڑے پرتپاک انداز میں ایمسن کا خیر مقدم کیا اور بولا۔

''آؤ میری جان تم اپنے سفر سے کامیاب واپس لوٹے ہو یعنی جس مقصد سے گئے تھے وہ کام ......'' اچانک ہی ڈاکٹر سیئیگان نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔ اس کے چہرے پر غور وفکر کی لکیریں نظر آنے لگیں پھر اس نے پرخیال انداز میں ایمسن کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''ایمسن!''

''جی ڈاکٹر۔''

''کیا تمہارے ساتھ کوئی اور بھی ہے؟''

''کون ڈاکٹر؟''

''تم تنہا نہیں آئے ہو۔''

''ڈاکٹر میں آپ کے پاس تنہا ہوں۔'' ایمسن نے کہا اور ڈاکٹر سوچ میں ڈوب گیا پھر وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر ایک مشین کے پاس پہنچ گیا اس نے اس کے کچھ بٹن دبائے اور ایک آئینے کے سامنے پہنچ گیا یہ آئینہ گہرے نیلے رنگ کا تھا اور اس کے عقب میں گہری نیلی روشنی تھی میں نے اس روشنی میں ننھے ننھے ذرات تیرتے ہوئے دیکھے ہیں'' ڈاکٹر سیئیگان نے کہا۔

''ہم پورے اعتماد کے ساتھ کہہ سکتے ہیں تمہارے ساتھ کوئی ہے؟''

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

''آپ کا وہم ہے۔''

''اگر تمہارے ساتھ کوئی نہیں آیا تو پھر یہ کہا جا سکتا ہے کہ کوئی چور بدن اس وقت میری تجربہ گاہ میں موجود ہے۔''

''چور بدن سے آپ کی کیا مراد ہے ڈاکٹر۔''

''میں اسے نقصان پہنچا سکتا ہوں۔'' ڈاکٹر سیٹیگان نے کہا۔ ایمسن جلدی سے بول پڑا۔

''نہیں ڈاکٹر ایسی کوئی بات نہیں ہے آپ ایسا نہ کریں۔''

''کیا مطلب؟''

''آپ کا کہنا بالکل درست ہے میں تنہا نہیں آیا۔''

''تو پھر کون ہے اور کہاں ہے؟''

''ڈاکٹر یہ لائن ہارٹ ہے کیا میں آپ کو مزید کچھ یاد دلاؤں؟''

''ڈاکٹر سکتے کے سے عالم میں رہ گیا تھا پھر اس نے اس آئینے میں دیکھا کچھ بٹن دبائے اور میں نے وہ حیران کن منظر دیکھا نیلا ہٹوں میں ہلکی سی تبدیلی رونما ہوئی اور ایک انسانی جسم ان پر نمودار ہو گیا۔ یہ سو فی صد میرا بدن تھا ڈاکٹر سیٹیگان حیرت زدہ لہجے میں بولا۔

''لائن ہارٹ وہ جو میرے تجربے کا شکار ہو گیا تھا۔''

''جی ڈاکٹر، وہی لائن ہارٹ۔''

''ڈیئر لائن ہارٹ کیا تم یہاں موجود ہو؟''

''ہاں ڈاکٹر میں تمہیں، تمہاری اس نئی زندگی کی مبارکباد دیتا ہوں۔'' میں نے ڈاکٹر سیٹیگان کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ''اس وقت میں اسے اس کے اصل روپ میں دیکھ رہا تھا۔ لمبے چوڑے قدر و قامت کا مالک، سرخ و سفید چہرے والا عمر کا اندازہ صرف اس کی سفید داڑھی سے ہوتا تھا ورنہ باقی شخصیت بہت شاندار تھی۔ حیرت انگیز طور پر ایک عمر رسیدہ تندرست آدمی میری نگاہوں کے سامنے تھا۔ لیکن اس کے چہرے پر مسرت کی سرخی دوڑ رہی تھی۔ اس نے کہا۔

''کہاں چلے گئے تھے تم لائن ہارٹ، اتنا فاصلہ اختیار کر لیا تھا مجھ سے۔ تمہیں اندازہ نہیں ہے کہ میں کتنے عرصے تمہیں تلاش کرتا رہا ہوں۔ ماضی کی ساری کہانی میرے علم میں ہے۔ بلاشبہ تم انسان دوست ہو اور تم نے نا صرف اپنے دوست ایمسن پر بلکہ مجھ پر بھی زبردست احسان کیا۔ حقیقت یہ ہے لائن ہارٹ کہ میں تمہیں اپنی کامیابی کا مرکز کہہ سکتا ہوں۔ تمہارے لئے میرے دل میں بہت گنجائش ہے۔ میں نے ہمیشہ تمہارے مل جانے کی آرزو کی ہے۔ ایمسن تم نے واقعی ایک ناقابل فراموش کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ میں سارے کام ترک کرتے ہوئے اب لائن ہارٹ کو اس کا اصل بدن واپس دینے کی کوششیں کروں گا اور مائی ڈیئر لائن ہارٹ مجھے یقین ہے کہ اپنا جو بدن تم میری وجہ سے گنوا بیٹھے ہو وہ تمہیں حاصل ہو جائے گا۔ براہ کرم بیٹھو۔ یہ میرا ہی نہیں تمہارا بھی گھر ہے۔ ڈاکٹر سیٹیگان کا پرتپاک استقبال میرے لئے کافی پر مسرت تھا۔ میں ایمسن کے چہرے پر بھی خوشی کے آثار دیکھ رہا تھا۔ ایمسن نے کہا۔

''ڈاکٹر سیٹیگان۔ درحقیقت لائن ہارٹ نے ہمارے لئے جو کچھ بھی کیا ہے۔ ہم اس کا بدلہ کیسے دے سکتے ہیں۔'' اس کے اندر صرف خلوص تھا۔ پیار تھا۔ ہم بعد میں اس سے متاثر ہو کر اس کے بارے میں یہ سب کچھ سوچ رہے ہیں۔''

''میں جانتا ہوں مائی ڈیئر ایمسن۔ یہ کہنے کی بات نہیں ہے۔ میں کیا بتاؤں کہ میں نے خود اس شخص کے بارے میں کیسے کیسے انداز میں سوچا ہے۔ وہ حادثہ ایسا ہی تھا کہ خود میرے حواس معطل ہو گئے تھے اور میں کوئی فیصلہ کرنے سے قاصر رہا تھا پھر جب میں نے اپنے آپ کو نئی زندگی میں پایا تو میرے دل میں اس شخص کے لئے بہت ہمدردی اور محبت کے جذبات تھے یہاں تک کہ اپنی کوششوں میں کامیاب ہو گیا۔ تمہیں شاید اس بات کا پورا پورا یقین نہ آ سکے میرے دوست کہ میں تمہارے لئے بہت افسردہ تھا۔''

''یہ تمہاری بڑائی ہے۔ ڈاکٹر سیٹیگان۔ ورنہ بات ایسی نہ تھی۔ ہاں ایمسن کا مسئلہ یہ تھا کہ میں نے محسوس کیا کہ اس پر بہت ذمے داریاں ہیں اور مجھے اس کی ذمے داریوں کو تھوڑا سا بانٹنا چاہیے۔ بہرحال ایک اچھی بات ہوئی۔ ڈاکٹر سیٹیگان میں آپ کو دلی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

مبارکباد دیتا ہوں۔''

شکریہ میرے دوست! لیکن اب تمہاری مشکل کا وقت ختم ہوگیا۔ میرا تجربہ بالکل کامیاب ہے۔ تمہارے لئے میں بہت کچھ کروں گا۔ تم بے فکر رہو۔'' بعد میں ڈاکٹر سینیگان نے ایمسن کو واپسی کی ہدایت کردی اور کہا کہ اب اس کے ساتھ ہی رہوں گا۔ وہ مجھ پر تجربہ کرے گا اور آخرکار مجھے میرا بدن واپس دے دے گا۔ حالانکہ اس طرح ایک پرچھائیں کی شکل اختیار کر کے مجھے جو تجربات ہوئے تھے وہ بہت دلچسپ تھے۔ میں نے اپنی اس کیفیت سے فائدہ اٹھا کر بہت سے لوگوں کے مسائل حل کئے تھے لیکن فطرت ایک ہی انداز میں سوچتی ہے۔ انسان اپنے اندر کوئی کمی پائے تو اس کا دل اس کمی پر ضرور دکھتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ اس کے وسائل اس کا ساتھ نہ دیں۔'' مجھے ایک انجانی خوشی محسوس ہورہی تھی کیا واقعی مجھے میرا جسم واپس مل جائے گا۔ میں نے دل میں سوچا تھا۔ ڈاکٹر سینیگان نے میرے لئے آرام و آسائش کا بندوبست کردیا۔ اس نے مجھ سے بہت سی باتیں کی تھیں اور اسی گفتگو کے دوران اس نے مجھ سے پوچھا۔''

''ڈیئر لائن ہارٹ۔ تمہارے اہل خاندان اور دوسرے لوگ تو تمہارے لئے بہت پریشان ہوں گے۔ کیا اس دوران تم ان تک پہنچے ہو۔ کیا تم نے ان پر اپنی حیثیت واضح کی۔''

ڈاکٹر سینیگان کے ان الفاظ نے ایک بار پھر میرے دل میں سوئے ہوئے احساسات کو جگا دیا۔ میں فوراً ہی اسے جواب نہیں دے سکا تھا۔ ڈاکٹر سینیگان نے پھر کہا۔

''تم نے مجھے بتایا نہیں لائن ہارٹ۔'' میں نے ایک ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔'' ڈاکٹر سینیگان یہ سوال میرے ان زخموں کو تازہ کردیتا ہے۔ جو بمشکل تمام میں سینے کی گہرائیوں میں چھپائے ہوئے ہوں۔''

''زخم۔'' ڈاکٹر سینیگان عجیب سے لہجے میں بولا۔

''ہاں ڈاکٹر۔''

''کیا بات ہے۔ کیا تمہارے دل میں کوئی ایسا راز بھی پوشیدہ ہے جسے تم صرف راز

رکھنا چاہتے ہو؟''

''نہیں ڈاکٹر سینیگان، راز رکھنا چاہنے کا سوال نہیں ہے آپ نے جو سوال کیا بس اس سے میرے سوئے ہوئے احساسات جاگ اٹھے۔''

''مجھے کچھ اپنے بارے میں بتانا پسند کرو گے؟''

''ہاں کیوں نہیں ڈاکٹر سینیگان۔ بات اصل میں یہ ہے کہ اس دنیا میں میرا کوئی نہیں ہے یا اگر کوئی ہے تو وہ میرے ذہن کے خانوں میں گم ہوچکا ہے۔''

''مطلب؟''

''ڈاکٹر سینیگان میں ایسا انسان ہوں جو طویل عرصے سے اپنے آپ کو تلاش کررہا ہے۔'' ڈاکٹر سینیگان چونک کر آنکھیں پھاڑنے لگا۔ وہ میری پرچھائیں کو دیکھنے کی کوشش کررہا تھا۔ چند لمحات خاموش رہنے کے بعد اس نے کہا۔

''کچھ تفصیل میں جانا پسند کرو گے؟''

''کیوں نہیں ڈاکٹر سینیگان۔'' میں نے کہا اور پھر میں مختصراً ڈاکٹر سینیگان کو اپنے بارے میں بتانا شروع کردیا لیکن اس کے نتیجے میں، میں اس کے چہرے پر ایک عجیب سی مسرت کی چمک دیکھ رہا تھا اور مجھے اس بات پر حیرت تھی کہ میری یہ دردبھری داستان سن کر ڈاکٹر سینیگان خوش کیوں ہورہا تھا۔ تاہم میں نے اپنے بارے میں سب بتادیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ڈاکٹر سینیگان نے کہا۔

''واہ لطف آ گیا۔'' میں نے پھر تعجب سے اسے دیکھا اور آہستہ سے کہا۔

''ڈاکٹر کہانی زیادہ مزیدار معلوم ہوئی۔''

''سوری معاف کرنا۔ تمہارے لہجے میں چھپے ہوئے طنز کو میں محسوس کررہا ہوں لیکن حقیقت یہ نہیں ہے۔''

''تو پھر حقیقت کیا ہے؟''

''حقیقت یہ ہے کہ اس سلسلے میں بھی میں تمہاری بھرپور مدد کرسکتا ہوں۔ اپنے اس تجربے کی تکمیل کے بعد میں نے نئے تجربات کا آغاز کیا اور اتفاق کی بات ہے کہ یہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

تجربات ایسے ہی تھے کہ میں انہیں تمہارے لئے استعمال کر سکتا۔" مجھے ہنسی آ گئی اور میں نے کہا۔

"ڈاکٹر کہیں یوں تو نہیں ہوگا کہ آپ کے یہ نئے تجربات مجھے انسان سے جانور بنا دیں؟" میرے ان الفاظ کا برا ماننے کی بجائے ڈاکٹر سینگان نے ایک زبردست قہقہہ لگایا اور بولا۔

"نہیں۔ اس کا میں وعدہ کرتا ہوں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ بلکہ اب جو میں نے تجربات شروع کئے ہیں ان کا انداز ہی بالکل مختلف ہے۔"

"مثلاً؟"

"میں اس کے بارے میں بعد میں بتاؤں گا اس وقت بتاؤں گا میری جان جب پہلے میں تمہیں تمہارے انسانی جسم میں واپس لے آؤں۔ کیونکہ اس کے بعد تم ذرا بہتر اور موثر انداز میں سوچ سمجھ کر فیصلہ کر سکو گے۔" میں خاموش ہو گیا تھا اور اس کے بعد ڈاکٹر سینگان نے تمام تیاریاں مکمل کر کے مجھ پر اپنے تجربات کا آغاز کر دیا۔ میں نے دل میں سوچا تھا کہ اب اور زیادہ سے زیادہ کیا ہو سکتا ہے۔ بدن گم ہو گیا تھا۔ وجود ایک پرچھائیں کی شکل اختیار کر گیا تھا۔ اب اس کے بعد زیادہ سے زیادہ یہ ہوگا کہ یہ ناکارہ وجود کسی حادثے کی بناء پر ختم بھی ہو سکتا ہے۔ ہو جائے زندگی کی انتہا موت تو ہوتی ہی ہے اور پھر ایک ایسا انسان جس کے آگے پیچھے کوئی نہ ہو۔ جس کا نہ کوئی ماضی ہو نہ مستقبل۔ وہ اگر زندہ رہے بھی تو زیادہ سے زیادہ کیا کر سکتا ہے۔ صرف اتنا کہ اپنی سانسیں لیتا رہے اپنا وقت گزارتا رہے تنہا، بیکار۔ چنانچہ میں خاموشی کے ساتھ اس کے تجربات دیکھنے میں مصروف رہا اور نتائج بہت شاندار نکلے تھے۔ خود ایک بار میں نے اپنے آپ کو محسوس کیا کہ میں انسانی جسم میں ہوں اور جب میں نے آئینے کے سامنے جا کر خود کو دیکھا تو میرے بدن پر عجیب سے کیفیت طاری ہو گئی۔ ڈاکٹر خوشی سے پھولا نہیں سما رہا تھا اور میں سرد نگاہوں سے اپنے اس وجود کو دیکھ رہا تھا جو نہ جانے کہاں گم ہو گیا تھا۔ پھر میرے اندر بھی خوشی کے جذبات ابھر آئے اور میں نے ممنون لہجے میں کہا۔

"شکریہ ڈاکٹر سینگان۔"

"نہیں شکریہ نہیں۔ یہ میرا فرض تھا تمہارا بدن میری ہی وجہ سے گم ہوا تھا اور مجھے خوشی ہے کہ میں اپنے گناہ کا کفارہ ادا کرنے میں کامیاب ہو گیا۔"

"اب مجھے کیا کرنا ہے ڈاکٹر؟"

"کچھ نہیں۔ کچھ وقت آرام کرو یہ آرام کرنا ضروری ہے۔ اس کے بعد میں تمہیں اپنے اگلے منصوبے کے بارے میں بتاؤں گا لیکن ایک بات کہنا چاہتا ہوں لائن ہارٹ۔"

"جی ڈاکٹر۔"

"مجھ سے بددل نہ ہو جانا اس خوف کا شکار نہ ہو جانا کہ کہیں میرا کوئی دوسرا تجربہ تمہیں نقصان نہ پہنچا دے۔" میں نے سنجیدہ نگاہوں سے ڈاکٹر سینگان کو دیکھا اور کہا۔

"کیا واقعی آپ مجھ پر کوئی اور تجربہ بھی کرنا چاہتے ہیں ڈاکٹر سینگان۔"

"یوں سمجھوں کہ میں اس کے ساتھ ساتھ اس تجربے کی تیاریاں بھی کرتا ہوں لیکن تم بالکل مطمئن رہو یہ بات میں تم سے کہہ رہا ہوں اس دوسرے تجربے میں نہ تمہیں کوئی ذہنی نقصان پہنچے گا نہ جسمانی۔ بہت ہی آسان اور سادہ سا تجربہ ہوگا اور مجھے یقین ہے کہ تم اس سے اتفاق کرو گے۔"

"تو آپ یہ تجربہ کب کرنا چاہتے ہیں۔"

"نہیں ابھی نہیں۔ آج تو تمہیں تمہارا جسم واپس ملا ہے اور وہ تمہارا دوست ایمسن اس بات کے لئے مضطرب ہے کہ تم سے تمہاری اصلی شکل میں ملے۔ چنانچہ ضروری ہے کہ میں اسے تمہارے بارے میں اطلاع دے دوں۔" ڈاکٹر سینگان کی بات پر میں نے مسکراتے ہوئے گردن ہلا دی۔ پھر ڈاکٹر سینگان نے ٹیلیفون پر ایمسن کو مخاطب کیا اور تھوڑی دیر کے بعد اس سے رابطہ قائم ہو گیا۔

"ڈیئر ایمسن کیا تم میرے پاس آنا پسند کرو گے؟

"خیریت ڈاکٹر۔ کوئی خاص بات ہے کیا؟" ایمسن نے سوال کیا۔

"نہیں لیکن تمہارا آنا بہت ضروری ہے۔" ڈاکٹر سنجیدہ لہجے میں بولا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"کوئی واقعہ ہوگیا ہے کیا؟"

"ٹیلی فون پر ہی سوالات کیے جا رہے ہو۔ ایمسن، تمہیں فوراً یہاں پہنچنا چاہیے۔ میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔" ڈاکٹر سییگان نے کہا اور فون بند کر دیا۔ میں مسکراتی ہوئی نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ ایمسن بس پچھلے دن مجھ سے نہیں ملا تھا لیکن اس سے ایک دن پہلے وہ یہاں آیا تھا اور میں نے اس سے باتیں کیں تھی۔ وہ ڈاکٹر سے اسکے تجربے کے بارے میں پوچھتا رہا تھا اور ڈاکٹر سییگان نے اسے بتایا تھا کہ وہ تیاریاں کر رہا ہے اور کسی مناسب وقت پر یہ تجربہ کر ڈالے گا۔ ایمسن کو پتا نہیں تھا کہ میں اب لائن ہارٹ کی شکل میں آ چکا ہوں اور جسمانی طور پر بالکل تندرست و توانا ہوں میں خود ایک عجیب سی کیفیت محسوس کر رہا تھا اور میرا ذہن فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا کہ مجھے اپنی اس واپسی پر کس قدر خوش ہونا چاہیے۔ بہرحال پھر ایمسن آ گیا۔ ڈاکٹر نے بچوں کی طرح ایک دلچسپ ڈراما کیا تھا۔ ایمسن کو ڈرائنگ روم میں بٹھا کر وہ خود بھی اس کے سامنے بیٹھ گیا تھا جبکہ اس نے مجھے یہ ہدایت کر دی تھی کہ میں اس کمرے کے دروازے کے پیچھے رہوں جو عقبی سمت میں تھا۔ ایمسن نے کہا۔

"ہاں ڈاکٹر۔ خیریت۔ کیا بات ہے۔" ڈاکٹر نے اپنے چہرے پر سنجیدگی طاری کر لی تھی پھر وہ صوفے کی طرف اشارہ کر کے بولا۔

"لائن ہارٹ سے پوچھ لو؟"

"لائن ہارٹ۔ لائن ہارٹ کیا تم یہاں صوفے پر موجود ہو؟" اس نے سوال کیا اور میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ مجھ سے پہلے ڈاکٹر سییگان نے کہا۔

"ہاں۔ وہ ہے اور میری بدقسمتی ہے کہ میں اپنے تجربے میں ناکام رہا۔ میں اسے اس کا جسم دینے میں کامیاب نہیں ہو سکا۔"

"کیوں ڈاکٹر کیوں۔"

"بس تجربات کبھی کبھی ناکام بھی ہو جاتے ہیں۔"

"ڈاکٹر! یہ تو بہت افسوس کی بات ہے۔ گویا میرا دوست اب کبھی اپنا بدن نہیں

پا سکے گا۔" ڈاکٹر سییگان نے گردن جھکالی۔ ایمسن غم آلود نگاہوں سے اسے دیکھتا رہا اور اپنی دانست میں مجھے بھی یعنی خالی صوفے کی طرف جس کی جانب ڈاکٹر سییگان نے اشارہ کیا تھا پھر ایمسن کی دردناک آواز گونجی۔

"میں شاید زندگی بھر اپنے آپ کو معاف نہ کر سکوں لائن ہارٹ۔ میری وجہ سے تم اس مصیبت میں پھنسے ہو۔ کاش میں اپنا بدن دے کر تمہیں تمہارا جسم واپس کر سکتا۔"

"ایسا ہو سکتا ہے۔ مائی ڈیئر ایمسن۔" ڈاکٹر سییگان نے کہا اور ایمسن چونک پڑا۔

"کیا مطلب؟"

"کیا واقعی تم اپنا بدن اپنے دوست لائن ہارٹ کو دے سکتے ہو۔"

"ایمسن خاموش نگاہوں سے ڈاکٹر سییگان کو دیکھتا رہا پھر اس نے کہا۔

"کیا کوئی اور تجربہ کرنا چاہتے ہو ڈاکٹر؟"

"ہاں۔ جسم کو جسم سے بدلا جا سکتا ہے یعنی اسے تمہارے جسم میں داخل کیا جا سکتا ہے۔"

"لائن ہارٹ اتنا نفیس انسان ہے ڈاکٹر سییگان کہ اگر واقعی میں اپنا بدن اسے دے بھی دوں تو مجھے خوشی ہوگی۔ میں جانتا ہوں وہ اپنے فرائض اسی طرح پورے کرے گا جس طرح میں کر سکتا ہوں اگر آپ یہ سمجھتے ہیں تو آپ یوں کیجئے ڈاکٹر سییگان کہ میرا بدن اسے دے دیجئے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔"

"میں جانتا ہوں تم اتنے ہی مخلص انسان ہو۔ مائی ڈیئر ایمسن لیکن ایسا نہیں ہے۔ تمہارا دوست بہتر حالت میں ہے۔ بھئی اب اپنے اس شاندار دوست کو ذہنی طور پر زیادہ پر[illegible]" ڈاکٹر سییگان نے میری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور میں پردے کے پیچھے سے باہر نکل آیا۔ ایمسن نے مجھے دیکھا۔ دیکھتا رہا پھر کھڑا ہو گیا اور اس کے بعد پرمسرت انداز میں مجھ سے لپٹ گیا۔ وہ بے پناہ خوشی کا اظہار کر رہا تھا۔ اس نے مجھے چومتے ہوئے کہا۔ "مائی ڈیئر لائن ہارٹ۔ میرے دوست، میری جان، میری زندگی، ڈاکٹر سییگان آپ نے ایک دلچسپ مذاق کیا۔ حالانکہ اس مذاق نے مجھے انتہائی افسردہ کر دیا تھا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

لیکن اب میں افسردہ نہیں ہوں۔ تھینک یو ڈاکٹر سیگان تھینک یو۔ تھینک ویری مچ۔'' ڈاکٹر سیگان مسکرا رہا تھا اس نے کہا۔

''جب کسی انسان کو خوشی کی کوئی بڑی خبر سنانی ہو ضروری ہوتا ہے کہ پہلے اسے تھوڑا سا افسردہ کر دیا جائے تاکہ خوشی کی اس خبر کو وہ آسانی سے برداشت کر لے۔''

''اب آپ مجھے بتایئے ڈاکٹر سیگان میرے دوست کو میرے ساتھ جانے کی اجازت ہے یا نہیں؟''

''تمہارے اس دوست پر مجھے اور بھی بہت سے تجربات کرنے ہیں لیکن میں تمہاری خوشی کے لئے اسے تین دن کی اجازت دے دیتا ہوں۔ کیوں مائی ڈیئر لائن ہارٹ! کہیں ایسا تو نہیں ہوگا کہ تم میرے تجربے سے خوفزدہ ہو کر مجھ سے دوری ہی اختیار کرنا مناسب سمجھو گے۔'' میں نے مسکرا کر کہا۔

''آپ نہیں جانتے ڈاکٹر سیگان میرے بارے میں، میں اپنی زندگی میں ہر تجربے سے گزرنے کیلئے تیار ہوں۔'' ڈاکٹر سیگان نے مسکراتے ہوئے ہمیں اجازت دے دی اور میں ایمسن کے ساتھ چل پڑا۔

''اصل میں اب خوشیاں دبانا میرے لئے بہت مشکل ہو گیا تھا۔ شاکین اور سولیس سے میں نے تمہارے بارے میں ذرا عجیب سے انداز میں گفتگو کی۔ مثلاً میں نے ان سے کہا کہ مجھے تمہارے بارے میں علم ہوا ہے اور اس بات کے امکانات ہیں کہ شاید تم بہت جلد ہم سے ملنے کے لئے آؤ۔ دونوں لڑکیاں خوشی سے دیوانی ہو گئی ہیں اور دن رات بے چینی سے تمہارا انتظار کر رہی ہیں۔ اصل میں حقیقت تو یہی ہے کہ وہ تمہیں اپنی خوشیوں کی واپسی کا ذریعہ سمجھتی ہیں اور یہ ایک سچائی بھی ہے۔ تم ہمارے لئے ایسی ہی شخصیت ثابت ہوئے ہو جس نے ہمیں ہماری خوشیاں واپس لوٹا دی ہیں۔ نہ صرف خوشیاں واپس لوٹا دی ہیں بلکہ ہمارا مستقبل تعمیر کر دیا ہے۔ ہم اس بات کو کبھی نہیں بھولیں گے۔''

''اور میں اس سلسلے میں صرف ایک بات کہوں گا۔ مائی ڈیئر ایمسن اور وہ بات یہ ہے کہ تم بذات خود میرا مطلب ہے نا صرف تم بلکہ تمہاری دونوں بہنیں انتہائی نفیس شخصیت

کی مالک ہیں۔ ورنہ ایک چھوٹا سا کام کیا تھا میں نے۔ کون سا ایسا عمل کر ڈالا تھا جس سے تمہیں کوئی بہت فائدہ حاصل ہوا ہو۔''

''یہ تمہاری کسر نفسی ہے۔ ورنہ کیفیت تو بالکل اور ہی ہے۔ خیر چھوڑو۔ ہم نہ جانے کیسی کیسی باتیں کرنے میں مصروف ہو گئے۔ میں اپنی خوشیوں کا اظہار کس طرح کروں۔''

''بس۔ اب اتنا ضروری بھی نہیں ہے۔ سب ٹھیک ہے اور میں خود بھی خوش ہوں۔''

شاکین اور سولیس کے بارے میں جیسا کہ میرا اندازہ تھا اور خود ایمسن کا بھی۔ وہی سب کچھ ہوا یعنی انہوں نے جس دیوانہ وار مسرت کا اظہار کیا ہمیں اسی کی توقع تھی۔ ایک پاؤں سے معذور شاکین جس مسرت سے مجھے دیکھ رہی تھی اس کا کوئی بدل نہیں ہو سکتا تھا۔ انہوں نے انتہائی خوشی کا اظہار کیا۔ میرے ذہن میں ایک بار پھر وہی کیفیت کلبلانے لگی تھی لیکن ذہن کے خانے نہیں کھلتے تھے۔ شاکین پتا نہیں کس کی ہم شکل تھی۔ پتا نہیں اس کی شخصیت میں مجھے کون نظر آتا تھا پھر یہ تین دن اس طرح گزر گئے جیسے کوئی بچھڑا ہوا عزیز اپنوں کے درمیان آ جاتا ہے۔ میں ان لوگوں کی محبت، ان کے پیار سے بہت متاثر ہوا تھا۔ شاکین سے بھی بہت سی باتیں ہوئیں۔ وہ تصویر تو میں نے دیکھ لی تھی جو شاکین نے میری بنائی تھی۔ وہ لوگ اب نہایت مطمئن اور پرمسرت زندگی گزار رہے تھے اور اس احساس سے مجھے بھی خوشی ہوتی تھی کہ ان کی اس پرمسرت زندگی کے حصول میں میری بھی تھوڑی سی کاوشیں شامل ہیں۔ اس دوران ڈاکٹر سیگان بھی دو بار یہاں آیا تھا۔ ایک رات اس نے ڈنر بھی ہمارے ساتھ کیا تھا۔ بہرحال یہ دن خاصے پرمسرت گزرے تھے مجھے بھی اچھا لگا تھا لیکن اس رابطے میں عشق و محبت کی کوئی داستان نہیں چھپی ہوئی تھی۔ کم از کم میرے ذہن میں تو ایسا کوئی تصور نہیں تھا۔ بس پسندیدگی کا ایک ہلکا سا احساس۔ اس کے سوا اور کچھ نہیں پھر ڈاکٹر سیگان نے مجھے طلب کر لیا اور میں اس کے پاس پہنچ گیا۔ سیگان نے مسکرا کر میرا استقبال کیا اور بولا ''اس دوران میں نے اپنی تمام تیاریاں مکمل کر لی ہیں۔ آؤ میں تمہیں اپنی تجربہ گاہ میں لے چلوں۔'' تجربہ گاہ میں کچھ اضافے کئے گئے تھے۔ مخصوص قسم کی ایسی مشینیں جیسی X.Ray کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔ ایک جگہ نصب کی گئی تھیں۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

سامنے ہی ایک بڑا سلور اسکرین لگا ہوا تھا اور درمیان میں ایک کرسی پڑی ہوئی تھی۔ ایک طرف ایک کیمرا لگا ہوا تھا۔ ایک عجیب سسٹم بنایا گیا تھا۔ ڈاکٹر سیئیگان نے مجھے تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔

''یہ سلور اسکرین ایک آئینہ ہے جس میں تمہارا ماضی تمہیں نظر آئے گا۔ تمہارے ذہن پر اس بات کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔ ہر چند کہ تم دیکھو گے اور غور کر سکو گے۔ ہوش و حواس قائم رہیں گے بس اپنے ذہن کی رفتار تیز رکھنا۔ میں جو سوال تم سے کروں گا تمہارے ذہن میں اس کا تاثر گزرے گا اور یہ تاثر یہاں اس اسکرین پر منتقل ہوگا۔ اس کیمرے سے میں تمہاری سوچوں کی تصویریں بناؤں گا اور وہ تصویریں ہمیں بتا سکیں گی کہ ماضی میں تمہارے ساتھ کون کون سے کردار منسلک رہے، تم کیسی کیسی کیفیتوں کا شکار تھے۔ بس اتنا سا تجربہ ہے اور اس تجربے سے تم خود بھی یہ اندازہ لگا سکتے ہو کہ تمہیں کوئی ذہنی یا جسمانی نقصان نہیں پہنچے گا۔ تمہارے پیچھے جو یہ مشین نصب ہوگی یہ اپنی شعاعیں خارج کرے گی تو دماغ منتشر ہوگا اور پھر یہ ہر سوچ کی تصویر اس اسکرین پر منتقل کر دے گی اور میں یادداشت کے لئے تمہاری سوچ کا ایک البم بناؤں گا۔ تاکہ بعد میں ہم اس سلسلے میں اپنے طور پر یہ فیصلہ کر سکیں کہ ماضی کے کون کون سے نقش تمہارے ذہن سے مٹ چکے ہیں۔ میں دعویٰ تو نہیں کرتا ڈیئر لائن ہارٹ کہ تمہارا سب کچھ تمہیں واپس مل جائے گا لیکن بہرحال ہو سکتا ہے کہ تم اپنے ماضی سے شناسا ہو سکو اور تمہاری یادداشت واپس آ سکے۔ بولو کیا تم خوشی سے اس تجربے کے لئے تیار ہو؟''

''ڈاکٹر سیئیگان یہ تو ایک بہت دلچسپ تجربہ ہوگا میں خود بھی اپنے ماضی کے واقعات کو اپنی نگاہوں کے سامنے دیکھنا چاہتا ہوں اور اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ آج تک میں اپنے ماضی کی تلاش میں گم رہا ہوں۔ میں خود کو پانا چاہتا ہوں ڈاکٹر سیئیگان میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ مجھ سے کون کون لوگ منسلک تھے اور کہاں سے میری ابتدا ہوئی تھی۔ کہاں سے میں کہاں تک پہنچا تھا۔''

''میں سمجھتا ہوں اگر میرا تجربہ کامیاب رہا تو تمہیں اپنے ماضی کے بارے میں بہت

سی تفصیلات معلوم ہو جائیں گی۔ آؤ پھر اب ہم اس تجربے کے لئے تیار ہو جائیں۔''

''میں تیار ہوں۔'' ڈاکٹر سیئیگان نے میرے لئے ایک مخصوص لباس سلوایا تھا۔ ہلکے زرد رنگ کا یہ لباس غالباً کسی خاص مقصد کے لئے تیار کرایا گیا تھا۔ ڈاکٹر سیئیگان کی ہدایت پر میں نے اسے پہن لیا اور اس کے بعد میں اس نشست پر آ بیٹھا۔ جس کا عقبی حصہ میرے شانوں سے نیچے تھا میرا رخ سلور اسکرین کی جانب میرے بدن کو جنبشوں سے محروم کر دیا گیا تھا۔ کیونکہ کرسی اسی انداز کی تھی کہ میں ساکت بیٹھا رہوں اور اپنے بدن کو جنبش نہ دے سکوں۔ یہ انوکھا تجربہ میری زندگی کے لئے انتہائی دلچسپ تھا۔ میں نے ڈاکٹر سیئیگان سے پوچھا۔

''ڈاکٹر سیئیگان کیا میری آنکھیں سلور اسکرین پر نظر آنے والے ہر منظر کو دیکھ سکیں گی؟''

''ہاں دیکھ سکیں گی لیکن تمہیں تھوڑا سا ذہنی دباؤ محسوس ہوگا۔ بہتر یہ ہوگا کہ اپنی آنکھوں سے ان مناظر کو دیکھنے کے لئے بے چین نہ ہونا۔ بلکہ جو سوال تم سے کیا جائے وہ تمہارے ذہن سے گزرے گا۔ بعد میں، میں تمہیں تمام تصاویر سے روشناس کراؤں گا اور تم وہ سب کچھ بعد میں بھی دیکھ سکو گے۔'' بہرحال ڈاکٹر سیئیگان جو کچھ کرنا چاہتا تھا میں نے اسے مکمل اس کی اجازت دے دی تھی پھر اس کے بعد ڈاکٹر سیئیگان میرے پیچھے اس مشین کے پاس پہنچ گیا۔ سلور اسکرین سادہ اور سفید تھا۔ ڈاکٹر سیئیگان نے کوئی عمل کیا اور سلور اسکرین کے وہ کنارے روشن ہو گئے۔ جن پر میرا سایہ نہیں پڑ رہا تھا پھر مجھے اپنی گردن اور سر کی پشت پر ہلکی ہلکی ٹھنڈک کا احساس ہوا۔ یہ ٹھنڈک جیسے میرے سارے وجود میں اترتی جا رہی تھی۔ سر کا وہ حصہ خاص طور سے متاثر تھا۔ جو مشین سے نکلنے والی شعاعوں کی زد میں تھا پھر یہ شعاعیں غالباً میرے سر میں داخل ہونے لگیں اور مجھے اپنے دماغ میں وہ ٹھنڈک اترتی ہوئی محسوس، آنکھیں کھلی تھیں اور ذہن سوچوں میں ڈوبا ہوا تھا۔ یہ سوچیں ڈاکٹر سیئیگان کے اس تجربے ہی کے بارے میں تھیں۔ ڈاکٹر سیئیگان اپنی جگہ سے ہٹ گیا۔ غالباً وہ مشین اسٹارٹ کر چکا تھا اور اب کیمرا آپریٹ کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ ایک اور مدھم سی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

روشنی سلور اسکرین پر پڑنے لگی۔ کیمرے ہی میں غالباً کوئی چھوٹا سا مائیک نصب تھا اور اس کے سپیکر بھی کہیں قریب ہی پوشیدہ تھے۔ کیونکہ ڈاکٹر سینیگان کی آواز مجھے اپنے قریب ہی سنائی دی تھی۔

''مائی ڈیئر لائن ہارٹ کیا تم تجربے کیلئے تیار ہو؟''

''ہاں میں تیار ہوں ڈاکٹر سینیگان۔'' میں نے جواب دیا۔

''تو ہم تمہارے ماضی کی کہانی تمہارے بچپن سے شروع کرتے ہیں۔ یعنی ان لمحات سے جب شعور میں آگہی کا آغاز ہوتا ہے۔ یعنی وہ لمحات جب تم اپنے بارے میں سوچتے ہو کہ تم کون ہو۔ کیا تمہارے اپنے بچپن میں ایسی کوئی یادداشت محفوظ ہے جس میں تم نے اپنے بارے میں یہ سوچا ہو کہ تم کون ہو۔''

میں نے ذہن پر زور دیا۔ نگاہیں اسکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ کچھ مٹے مٹے سے نقوش ابھرے۔ ایک عمارت اس میں چلتے پھرتے افراد جو دھندلے خاکوں کی شکل میں تھے عورتیں، مرد ہنستے ہوئے بچے، قہقہوں کی کھنک، جھاڑوں کی سائیں سائیں اندرونی حصہ، روشن فانوس، میں یہ مناظر دیکھتا رہا اور سوچتا رہا کہ یہ کہاں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ڈاکٹر سینیگان خاموش تھا پھر میں نے لمبی لمبی بسیں کھڑی ہوتی دیکھیں۔ ان کے نزدیک پانی پڑا ہوا تھا۔ اس کے بعد یہ نقوش تبدیل ہوتے رہے ایک شخص نظر آیا جو ایک درخت پہ چڑھا ہوا تھا پھر ایک عورت نظر آئی۔ جس کا چہرہ ایک لمحے کے لئے مجھ دیکھ کر مسکرایا اور پھر معدوم ہوگیا۔ مناظر بدلتے رہے اور ڈاکٹر سینیگان نے کہا۔

''رک جاؤ۔ اب میں تم سے کچھ سوالات کرنا چاہتا ہوں۔'' ڈاکٹر سینیگان کی آواز سن کر میرے ذہن کا اسکرین سے رابطہ ٹوٹ گیا اور میں نے ڈاکٹر سینیگان سے کہا۔

''کیا ماضی کے بارے میں کچھ معلوم ہوسکا ڈاکٹر سینیگان؟''

ڈاکٹر سینیگان نے میری بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ کچھ لمحے خاموشی طاری رہی اور اس کے بس کی آواز پھر ابھری۔

''بدستور اسکرین کی جانب دیکھتے رہو۔ میں ایک سوال کر رہا ہوں۔ تم مجھے سوال کا

جواب دو۔'' میں نے اسکرین پر نگاہیں جما دیں۔ ڈاکٹر سینیگان کے الفاظ سے میرے ذہن پر اور اسکرین کا جو رابطہ ٹوٹ گیا تھا وہ ایک بار پھر قائم ہوگیا۔ اب ڈاکٹر سینیگان کی آواز ابھری۔

''کیا تم نے کبھی کسی سے محبت کی ہے؟'' میرا ذہن متحرک ہوگیا، آنکھیں غنودگی میں ڈوب گئیں۔ نہ جانے کیا کیا سوچیں ذہن میں بیدار ہوگئی تھیں۔ اسکرین پر مٹے مٹے نقوش نظر آرہے تھے ٹیڑھے میڑھے چہرے جو پھیل گئے تھے کہیں آنکھیں کہیں ہونٹ ،کہیں پیشانی، خود میرا اپنا وجود بھی اس میں موجود تھا۔ کبھی قدم نظر آتے، کبھی جسم درمیان سے دو حصوں میں تقسیم، کبھی ہاتھ موجود، عجیب وغریب شکلیں اسکرین پر نظر آرہی تھیں۔ جنہیں میں خود بھی مربوط نہیں کرسکتا تھا۔ ڈاکٹر سینیگان مجھ سے سوالات کرتا رہا اور میرے ذہن میں تحریک پیدا ہوتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ ڈاکٹر سینیگان نے شاید اپنا کام ختم کرلیا۔ سب سے پہلے وہ میرے عقب میں آیا اور اس نے وہ مشین بند کردی جس سے شعاعیں خارج ہورہی تھیں اور اس کے بعد میرے قریب پہنچ کر اس نے میرے شانوں پر ہاتھ رکھا۔ میں چونک پڑا مجھے یوں محسوس ہورہا تھا جیسے سر معمول سے کئی گنا بڑا ہوگیا ہو۔ ایک ہلکی ہلکی سی دکھن بھی دماغ میں ہورہی تھی۔ ڈاکٹر سینیگان نے بازو پکڑ کر مجھے اٹھایا تو مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میرا بدن بے جان ہوگیا ہو۔ وہ میرا بازو پکڑ کر وہاں سے چلا اور میں اپنے ہوش وحواس سنبھالنے کی کوشش کرتا رہا لیکن اس میں کامیاب نہیں ہوسکا تھا۔ ڈاکٹر سینیگان مجھے ایک کمرے میں لے آیا اور اس نے مجھے بستر پر لٹا دیا۔ چند لمحات کے بعد اس نے میرے بازو میں ایک انجکشن دیا اور اس کے بعد میں سوگیا۔ گہری اور پرسکون نیند پھر دوسرے دن صبح ہی آنکھ کھلی تھی۔ ڈاکٹر سینیگان سے اس وقت ملاقات ہوئی جب میں واش روم وغیرہ سے فراغت حاصل کر کے باہر نکلا تھا۔ وہ میرے کمرے میں آگیا اس کی آنکھیں سرخ ہورہی تھیں اور چہرے پر رات بھر کی شب بیداری کے آثار نظر آرہے تھے۔ اس نے کہا۔

''طبیعت ٹھیک ہے تمہاری؟''

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"ہاں ڈاکٹر۔"

"کسی قسم کی کمزوری تو نہیں محسوس کر رہے؟"

"نہیں لیکن میں آپ کے چہرے پر......"

"ہاں میں ساری رات جاگتا رہا ہوں۔"

"خیریت؟"

"خیریت بالکل ہے۔ میں نے تمہیں بتایا تھا ناں کہ میں تمہارے ذہن سے اسکرین پر منتقل ہونے والی تمام باتوں کی تصویریں بناؤں گا۔ اس کے بعد میں یہ تصویریں ڈیولپ کرتا رہا اور میں نے تمام تصویریں تیار کر لی ہیں۔ اصل میں جب کسی کام کا آغاز ہو جاتا ہے تو اس کے بعد اس سے اس وقت تک چھٹکارہ حاصل نہیں ہوتا جب تک کہ ہم اپنا مقصد نہ حاصل کر لیں۔"

"تو کیا آپ نے میرے ذہن سے وہ تمام تصویریں حاصل کر لی ہیں ڈاکٹر؟"

"ہاں۔"

"کیا میں انہیں دیکھ سکتا ہوں؟"

"ہم ان پر تفصیلی گفتگو کریں گے۔ آؤ پہلے ناشتا کر لیں۔ کیا تمہیں بھوک نہیں لگ رہی؟" پھر میں نے ڈاکٹر کے ساتھ پرتکلف ناشتا کیا۔ رات کو جو میری کیفیت ہو گئی تھی اب اس کا نام ونشان بھی نہیں تھا اور میں بالکل اپنے آپ کو چاک وچوبند محسوس کر رہا تھا۔ ناشتے وغیرہ سے فراغت حاصل کرنے کے بعد ایک بار پھر ہم ڈاکٹر کی لیبارٹری میں آ گئے۔ ڈاکٹر سینیگان نے اپنے ڈارک روم سے وہ تمام تصویریں نکالیں جنہیں رات میں اس نے تیار کیا تھا۔ ایک پورا انبار تھا جو اس نے احتیاط سے ایک طرف رکھ دیا۔ تصویریں خاصے بڑے سائز میں بنائی گئیں تھیں۔ پہلے اس نے میرے بچپن کی تصویریں میرے سامنے پیش کیں۔ اس کا حساب اس نے خود ہی لگایا تھا لیکن بچپن کی ان تصویروں میں وہی سب کچھ تھا جو خود میرے اپنے ذہن میں آیا تھا۔ تمام نقوش مٹے مٹے سے تھے۔ بہت کم چہرے واضح تھے لیکن وہ بھی دھندلاہٹوں میں چھپے ہوئے۔ ورنہ باقی کوئی چہرہ مکمل نہیں تھا۔

میں کوئی تبصرہ کیے بغیر ان تصویروں کو دیکھتا رہا۔ اس کے بعد ڈاکٹر نے مجھے دوسری تصویریں دکھائیں۔ جن میں ایک لڑکی میرے ساتھ تھی لیکن میں تو یہ بھی نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ لڑکی میرے ساتھ ہے ہمارے چہرے کھنچے ہوئے اور لمبے تھے، کہیں آنکھیں، کہیں ہونٹ، کہیں ناک، کہیں پیشانی اگر کہیں پورا چہرہ آیا بھی تھا تو کارٹون بن کر چوڑائی میں پھیلا ہوا یا لمبائی میں سمٹا ہوا، عجیب وغریب تصویریں تھیں یہ۔ میں نے آخر تک تمام تصاویر دیکھیں اور ان پر حیرت کرتا رہا۔ جب تمام تصویریں دیکھ لیں تو ڈاکٹر سینیگان نے گہری سانس لے کر کہا۔

"تصویریں جیسی بھی ہیں۔ تم نے انہیں دیکھا ہوگا اور تمہیں بہت عجیب محسوس ہوا ہوگا لیکن میری جان میں نے تمہارے بارے میں بالکل درست اندازے لگا لیے ہیں اور وہ اندازہ یہ ہے کہ نہ تو تمہارا یہ چہرہ اپنا ہے اور نہ تم ذہنی طور پر نارمل ہو۔ ماضی میں کوئی بہت بڑا حادثہ ہوا ہے تمہارے ساتھ۔ اس حادثے نے تمہارے ذہن کے خلیوں کو منتشر کر دیا ہے۔ وہ خلیے کسی ایک خیال پر مرکوز نہیں ہو سکتے۔ بلکہ اگر تم اپنے ماضی کے بارے میں سوچتے ہو تو دماغ کے ان خلیوں میں انتشار پھیل جاتا ہے۔ جس کا ثبوت یہ پھیلی ہوئی تصویریں ہیں۔ ان میں سے ایک بھی چہرہ اتنا واضح نہیں ہے جسے کوئی مناسب نام دیا جا سکے ہاں اس کے بعد تم نے جب اپنے آپ کو لائن ہارٹ کی حیثیت سے محسوس کیا ہے اس کے بعد کی تصویریں بالکل درست ہیں۔ یہ دوسرا سیٹ دیکھو۔" اور اس ایک لفافے میں سے جو تصویریں برآمد ہوئیں یہ وہ تھیں جو میرے شعور میں مکمل تھیں یعنی وہ تمام کردار جو لائن ہارٹ کی حیثیت سے اس جزیرے سے نکلنے کے بعد میری زندگی میں شامل ہوئے تھے۔ وہ بالکل مضبوط اور مربوط تھے اور یہاں تک کی کہانی مکمل تھی۔ ڈاکٹر سینیگان نے کہا۔

"اور ہم ایک عمر کا تعین کر سکتے ہیں لیکن تم یہ بتاؤ گے کہ جہاں سے تم نے لائن ہارٹ کی حیثیت سے اپنے سفر کا آغاز کیا وہ وقت کون سا تھا؟" میں نے غور کر کے ڈاکٹر سینیگان کو اپنی یادداشت کے مطابق تفصیلات بتائیں تو اس نے کہا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"گویا اس وقت سے پہلے تمہاری شخصیت ہی کچھ اور تھی اور اب میں تمہیں بتاؤں حقیقتاً تم لائن ہارٹ نہیں ہو یہ نام تمہیں کب اور کس نے دیا اس کا بھی اندازہ ہوتا ہے لیکن اس سے پہلے تم کچھ اور تھے اور میرے دوست سب سے بڑی بات یہ ہے کہ تمہارا یہ چہرہ تمہارا اپنا نہیں ہے۔" میں حیرت سے اچھل پڑا میں نے کہا۔

"کیا مطلب ڈاکٹر؟"

"یہ چہرہ تمہارا اپنا نہیں ہے میری جان بلکہ تمہارے چہرے کو کسی طرح تبدیل کیا گیا ہے۔ پلاسٹک سرجری کے ماہر یہ بات بتا سکیں گے کہ تمہارے چہرے میں یہ تبدیلی کب اور کتنے عرصے پہلے رونما ہوئی ہے یا نہیں ہے۔ یہ تمام چیزیں قابل غور ہیں۔" میں حیرانی سے ڈاکٹر سیئیگان کو دیکھتا رہا پھر میری ہنسی نکل گئی۔

"اس کا مطلب تو یہ ہوا ڈاکٹر سیئیگان کہ میں، میں ہوں ہی نہیں۔"

"ہاں، تم تم نہیں ہو۔"

"تو کیا کوئی ایسا ذریعہ ہے ڈاکٹر سیئیگان کہ میں اپنے آپ کو تلاش کرسکوں؟"

ڈاکٹر سیئیگان سوچ میں ڈوب گیا پھر اس نے کہا۔

"ہم مرحلے وار یہ سب کچھ کریں گے۔ بلکہ ہم کہیں اور سے ابتدا کرتے ہیں۔ اصل میں ایسا کوئی برین سرجن میرے علم میں نہیں ہے جو اتنی باریکی سے تمہارے دماغی خلیوں کا تجزیہ کر کے تمہیں اپنے ماضی میں واپس لا سکے لیکن اب ایک نظریہ میرے سامنے آیا ہے تو میں ایک ایسی شخصیت کی تلاش میں سرگرداں ہو جاؤں گا اور یقیناً کوئی نہ کوئی مل جائے گا لیکن ڈاکٹر فولٹ ہماری مدد کرسکتا ہے اور ڈاکٹر فولٹ سے میں فوری طور پر رابطہ قائم کرسکتا ہوں۔"

"ڈاکٹر فولٹ کون ہے؟"

"پلاسٹک سرجری کا ایک زبردست ماہر جو تمہیں تمہارے اصل چہرے سے روشناس کرا سکے گا۔"

"یعنی؟"

"ان تصویروں میں جہاں تمہارے ماضی کے کچھ نقش ملتے ہیں جیسے آنکھیں، ناک، ٹھوڑی، گردن، ہونٹ غائب ہو جاتے ہیں۔ ہونٹ اور ٹھوڑی نظر آتی ہے تو آنکھیں اور پیشانی غائب ہو جاتی ہے۔ وہ ان مختلف تصویروں کو ملا کر تمہارا ایک چہرہ ترتیب دے گا۔ جو تمہارا اصلی چہرہ ہو سکتا ہے۔ کیا تم مجھے اس بات کی اجازت دو گے کہ میں ڈاکٹر فولٹ سے رابطہ قائم کرسکوں؟"

"آپ جس طرح مناسب سمجھیں۔ حالانکہ سچی بات یہ ہے کہ اب اس طرح جو کچھ ہوا ہے اس میں میری امیدیں بالکل ختم ہو گئی ہیں کہ میں اپنے ماضی کے بارے میں جان سکوں گا اگر میرے دماغ میں ماضی کا تصور منتشر ہے تو پھر یہ کیسے ممکن ہے ڈاکٹر سیئیگان کہ میں اپنے ماضی میں واپس جا سکوں۔"

"دیکھو کہیں نہ کہیں، کوئی نہ کوئی ایسی شخصیت مل ہی جائے گی جو تمہارے ان دماغ کے خلیوں کا علاج کر کے تمہیں اصل حالت میں واپس لا سکے۔"

"ہاں ہو سکتا ہے ایسا کبھی ہو جائے۔"

"آپ جیسا مناسب سمجھیں ڈاکٹر سیئیگان اگر آپ اس سلسلے میں دلچسپی لے رہے ہیں تو آپ یوں سمجھ لیجئے کہ میں خود بھی اس سے دور نہیں ہوں۔"

"بس کوئی حرج نہیں ہے۔ تم یہاں قیام کرو۔ میری تو یہ رائے ہے کہ اپنے دوست ایمسن کو بھی تکلیف نہ دو۔ یہ جگہ تمہارے لئے کسی بھی طرح پریشان کن نہیں ہے۔ میں ڈاکٹر فولٹ سے رابطہ کر کے ان تصویروں کے ذریعے تمہارے چہرے کی تکمیل کی بات کروں گا۔ اصل میں بات یہ ہے لائن ہارٹ کہ اگر تمہارا چہرہ مکمل ہو جائے تو پھر ہم ان لوگوں کو تلاش کریں گے جو اس چہرے کے شناسا بنتے ہیں۔ سمجھ رہے ہو ناں تم۔" میں نے پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ گردن ہلا دی تھی۔ گویا ڈاکٹر سیئیگان مصروف ہو گیا۔ ایمسن کو کسی کام سے باہر جانا پڑا تھا۔ شاکین اور سولیس سے ایک دو ملاقاتیں ہوئیں مگر میں نے زیادہ وقت ان سے رجوع نہیں کیا تھا۔ کیونکہ بہرحال اس وقت میں خود اپنے ذہنی بخار میں مبتلا تھا پھر ڈاکٹر فولٹ نے مجھ سے ڈاکٹر سیئیگان کی کوٹھی پر ہی ملاقات کی۔ تمام حالات

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

معلوم کیے۔ ڈاکٹر فولٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ تم نے میرے سامنے ایک نیا آئیڈیا پیش کیا ہے اور اگر میں اس کام میں کامیاب ہوگیا تو یہ میری زندگی کا ایک اور دلچسپ کارنامہ ہوگا۔ کل اتوار کی چھٹی ہے۔ کل صبح کو میں تمہارے پاس آجاؤ گا اور بیٹھ کر کام کریں گے پھر میں اس کے بعد مسٹر لائن ہارٹ کے چہرے کی تکمیل کروں گا۔'' میں نے اعتراض نہیں کیا تھا۔ ظاہر ہے جو کچھ ڈاکٹر سیئیگان میرے لئے کر رہا تھا وہ میرے حق میں بہتر تھا ممکن ہے ان تمام مخلص لوگوں کی جدوجہد سے میں اپنا ماضی پاسکوں۔ دل میں یہ آرزو بے پناہ تھی اور میں اس کے لئے دعائیں بھی مانگ رہا تھا کہ کاش میرا ماضی مجھے واپس مل جائے۔ زندہ تو اس طرح بھی ہوں لیکن کھوئے کھوئے زندہ رہنے سے تو انتہائی بہتر تھا کہ ماضی کے کچھ کردار میری نگاہوں کے سامنے آجائیں۔ بعد کی زندگی چاہے ایک درویش بن کر ہی کیوں نہ گزاردوں پھر دوسرے ہی دن مسٹر فولٹ آگئے میں ان لوگوں کے کام میں برابر کا شریک تھا۔ عملی طور پر نہ سہی دیدہ ور کی حیثیت سے میں ڈاکٹر فولٹ اور ڈاکٹر سیئیگان کی کارروائی دیکھ رہا تھا۔ ان تصاویر میں سے صرف وہی تصاویر نکالی گئی تھیں۔ یعنی وہ تصاویر جنہیں مجھ سے منسوب کیا گیا تھا اور جن کا تعلق میری جوانی سے تھا۔ بقول سیئیگان سے ڈاکٹر فولٹ ان لاتعداد تصاویر میں سے کہیں سے میری پیشانی نکال رہا تھا کہیں سے آنکھیں، کہیں سے ناک، کہیں سے ہونٹ نکال رہا تھا کہیں سے ٹھوڑی۔ بات صرف چہرے تک ہی محدود تھی۔ نہایت احتیاط سے اس نے یہ تمام ٹکڑے الگ الگ کئے۔ قینچی سے انہیں تراش کر اس نے ایک دوسرے سے مماثلت کرتی ہوئی مختلف تصویروں کے وہ ٹکڑے ایک کاغذ پر چسپاں کئے اور اس طرح بہت سی تصاویر میں سے میرے کئی چہرے نکالے جو بہر طور ٹکڑے جوڑنے کے بعد تقریباً یکساں ہی شکل اختیار کر رہے تھے۔ پانچ یا چھے تصویریں اس نے اس طرح سے مکمل کیں اور پھر انہیں بغور دیکھے جانے لگا۔ ڈاکٹر فولٹ نے اپنے اس کام کی تکمیل کے بعد کہا۔

''اور اس طرح جو چہرہ بنتا ہے ڈاکٹر سیئیگان، اس سے مسٹر لائن ہارٹ کے موجودہ

چہرے کے نقوش بھی ملتے ہیں۔ آپ غور کیجئے ان کا چہرہ مکمل طور سے تبدیل نہیں ہوا ہے۔ آنکھیں بالکل یہی ہیں، پیشانی کا انداز بھی یہی ہے، بائیں طرف کا حصہ ذرا سا متاثر ہے۔''

''تو یہ طے پایا کہ اگر لائن ہارٹ کو ہم یہ چہرہ دیتے ہیں تو شاید یہ ان کے ماضی سے ملتا جلتا ہے؟''

''بالکل لیکن اس کے باوجود اب میں انہیں اپنے کلینک میں لے جا کر ان کے چہرے کا یہ تجزیہ کروں گا کہ اس پر پلاسٹک سرجری وغیرہ کی گئی ہے یا نہیں۔ اس سے ہمیں مزید حقیقتوں کا علم ہوگا۔'' بہر حال میرے معاملات تو اس وقت ڈاکٹر سیئیگان ہی کے سپرد تھے۔ ڈاکٹر سیئیگان نے اس پر بات پر اتفاق کر لیا اور اس کے بعد میں ڈاکٹر فولٹ کے ساتھ ان کے کلینک پہنچ گیا۔ ایمسن کو ان تمام معاملات سے دور ہی رکھا گیا تھا۔ ویسے وہ براہ راست بھی بہت کچھ سوچتا اور کرتا رہا تھا لیکن اس وقت وہ چونکہ یہاں موجود بھی نہیں تھا اس لئے اس سے مشورہ کرنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تھا۔ ڈاکٹر فولٹ نے بھی دلچسپی کے ساتھ اپنی تجربہ گاہ میں میرے چہرے کا تجزیہ کیا اور اس کے بعد اس کی رپورٹ اس طرح سے تیار کی کہ میرے چہرے میں ماضی میں کہیں زیادہ ٹوٹ پھوٹ ہوئی ہے اور کے بعد اسے پلاسٹک سرجری سے نہیں بلکہ کسی خاص ہی انداز میں مرمت کیا گیا ہے اور یہ بات بالکل درست ہے کہ میرے چہرے کے مختلف ٹکڑے مختلف شکلوں میں ایک دوسرے سے چپکا کر چہرے کی ترتیب کردی گئی ہے۔ گویا کہیں نہ کہیں ماضی میں کوئی ایسا واقعہ ضرور ہوا ہے جس نے میرا چہرہ بگاڑ دیا ہے پھر ڈاکٹر سیئیگان اور ڈاکٹر فولٹ کی ملاقات ڈاکٹر فولٹ کی لیبارٹری میں ہی ہوئی تھی اور آخر کار یہ طے پایا کہ مجھے میرا اصل چہرہ واپس کرنے کیلئے ڈاکٹر فولٹ کے سپرد کر دیا جائے گا اور میں نے خود بھی اس بات پر آمادگی ظاہر کردی تھی۔ کیا فرق پڑتا ہے اگر یہ چہرہ نہ سہی دوسرا چہرہ سہی۔ کچھ نہ کچھ تو نتیجہ نکلے گا اس کا۔ ڈاکٹر سیئیگان کے ذہن میں بھی ایک منصوبہ تھا اور اس نے منصوبے پر مجھ سے بات چیت بھی کی تھی۔ میں نے اس سے اتفاق بھی کر لیا تھا۔ چنانچہ اس کے بعد ڈاکٹر فولٹ اپنی لیبارٹری

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

میں مجھ پر مصروف ہوگیا۔ پلاسٹک سرجری کے مختلف مراحل سے مجھے گزرنا پڑا۔ اس دوران ایمسن بھی آ گیا تھا اور اس نے بہرحال ڈاکٹر سیئیگان کی بات سے اتفاق کرلیا تھا۔ میری بہتری کے لئے جو کچھ بھی ہوسکتا تھا یہ سب ہی مل کر کر رہے تھے اور میں ان کا ممنون کرم تھا۔ ڈاکٹر فولٹ اپنا کام سرانجام دیتا رہا اور مجھے اس سلسلے میں کافی دن اس کے کلینک میں گزارنے پڑے۔ میرے چہرے کی مرمت کردی گئی تھی اور اب اس پر خاص قسم کے ٹیپ چپکے ہوئے تھے تھوڑے عرصے کے بعد ڈاکٹر فولٹ کا کام مکمل ہوگیا اور جب میں آئینے کے سامنے پہنچا تو یہ یقین کرنا مشکل ہوگیا کہ یہ میں ہی ہوں۔ یہ یقین تو بہت سے لوگ نہیں کرسکتے تھے۔ ایمسن خود بھی حیران تھا اور بعد میں شاکین اور سولیس۔ دونوں کے چہرے عجیب سا انداز اختیار کر گئے تھے۔ سولیس نے کہا۔

''بات کچھ بھی ہے۔ یہ چہرہ بھی بہت دلکش ہے لیکن نہ جانے کیوں یہ محسوس ہوتا ہے جیسے مسٹر لائن ہارٹ کھو گئے۔''

''لائن ہارٹ کا کوئی وجود تھا بھی نہیں سولیس اور اب بھی یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ چہرہ میرا اصل چہرہ ہے یا نہیں۔''

''اس بات کی تفصیل اس وقت سامنے آئے گی مائی ڈیئر جب ہم تمہارے ذہن کا علاج اور کرلیں گے اور اس کے لئے میں مسلسل کوشاں رہوں گا لیکن کم ازکم ہم ایک مرحلے سے گزر چکے ہیں۔ اب میں سمجھتا ہوں کہ دوسرے مرحلے کا آغاز ہمیں کردینا چاہیے۔''

''دوسرا مرحلہ کیا ہوگا ڈاکٹر سیئیگان؟'' میرے بجائے میرے دوست نے پرتشویش لہجے میں پوچھا اور ڈاکٹر سیئیگان مسکراتا ہوا ایمسن کی جانب دیکھنے لگا۔

''ہمیں ان لوگوں کی تلاش ہوگی ڈیئر ایمسن! جن کا تعلق لائن ہارٹ کے ماضی سے ہے۔ ہوسکتا ہے یہ چہرہ ان کو ہماری جانب متوجہ کردے اور وہ لائن ہارٹ سے ملاقات کے لئے چل پڑیں۔ تب ہم ان سے مل کر ان کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے اور ہوسکتا ہے ہمیں اس طرح لائن ہارٹ کا ماضی بھی معلوم ہوجائے۔ یہ ایک مختصر داستان ہے اگر ہمیں کوئی مناسب برین سرجن نہ ملا تو ہم لائن ہارٹ سے کہیں گے کہ ان لوگوں

کے درمیان رہ کر اپنے آپ کو تلاش کرے اور بہرحال یہ ایک مناسب کارروائی ہوگی۔'' پھر میں لائن ہارٹ کی حیثیت سے ہی ڈاکٹر سیئیگان کی رہائش گاہ میں آ گیا اور اس کے بعد ڈاکٹر سیئیگان نے اپنے آگے کے عمل کا آغاز کردیا۔ ایک دن صبح کے اخبار میں، میں نے اپنی تصویر ایک چھوٹی سی خبر کے ساتھ دیکھی اور میری آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ یہ تصویر میرے موجودہ چہرے کی تھی اور ڈاکٹر سیئیگان کی طرف سے شائع کی گئی تھی جس میں اس نے لکھا تھا کہ ''مسٹر بیرن واکر جہاں کہیں بھی ہوں ڈاکٹر سیئیگان سے ملاقات کریں۔'' میں یہ بات نہیں سمجھ سکا تھا کہ میں بیرن واکر کہاں سے ہوگیا۔ ڈاکٹر سیئیگان سے معلومات کی تو وہ مسکرا پڑا پھر بولا۔

''یہ ایک کوشش ہے۔ یہ تصویر دنیا کے بیسوں ملکوں کے اخبارات میں چھپی ہے اور میں نے ان علاقوں کا تجزیہ کرکے یہ تصویر ان اخبارات میں بھجوائی ہے جن کا تعلق تم سے ہوسکتا ہے۔ سمجھ رہے ہو ناں میری بات۔ یہ تصویر پورے ایک ماہ تک اخبارات میں چھپتی رہے گی۔ میں نے طریقہ کار ذرا مختلف رکھا ہے۔ ہوسکتا ہے لوگ اس سلسلے میں مجھ سے رجوع کریں۔'' میں ڈاکٹر سیئیگان کا مقصد سمجھنے کی کوشش کرتا رہا اور جب بات میری سمجھ میں آئی تو میں نے اس کے اس اقدام کو سراہا۔ وہ میرے نام کے ساتھ کوئی ایسا تاثر نہیں چھوڑنا چاہتا تھا جو مجھے مشکلات میں مبتلا کردے بس ایک تصویر تھی، ایک خبر تھی، ایک اشتہار تھا کہ ''میں جہاں کہیں بھی ہوں۔ ڈاکٹر سیئیگان سے رجوع کروں'' دنیا کے ان ممالک میں یہ تصویر بیشتر افراد کی نگاہوں سے گزرے گی اور ہوسکتا ہے ان میں کوئی ایسا بھی ہو جو ڈاکٹر سیئیگان سے ملاقات کرکے کہے کہ یہ تصویر بیرن وارکر کی نہیں ہے۔ بلکہ یہ کوئی اور ہی ہے۔ طریقہ اچھا تھا پھر غالباً بیس دن تک یہ تصویر چھپی تھی کہ اکیسویں دن چند افراد ڈاکٹر سیئیگان کی کوٹھی میں پہنچ گئے۔ غالباً میرے ہی سلسلے میں ڈاکٹر سیئیگان سے ملاقات کرنا چاہتے تھے۔ میں نے دور ہی سے ان لوگوں کو دیکھا۔ ان میں ایک سفید بالوں والا عمر رسیدہ شخص، دو جوان اور شاندار شخصیت کے مالک ڈاکٹر سیئیگان ان سے گفتگو کرتا رہا اور پھر وہ میرے پاس آیا۔ اس نے کہا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"یہ بہتر ہوا کہ تم فوراً متجسس ہو کر باہر نکل آئے اور مجھے ان سے گفتگو کرنے موقع مل گیا۔ میں نہیں جانتا کہ ان سے ملاقات کے بعد تمہاری ذہنی کیفیت کیا ہو۔ تمہیں کچھ یاد آئے نہ آئے مگر میں تم سے اس موضوع پر بات کر لینا چاہتا ہوں۔"

"جی ڈاکٹر سیئیگان سفید بالوں والا بوڑھا جس کا نام ڈنکن ہے کوراسکا کے قصبہ شین کا رہنے والا ہے۔ اس کا کہنا ہے تمہارا نام بیرن واکر نہیں بلکہ ٹم مور ہے اور تم اس کی پوتی ایلاہیسس کے شوہر ہو جس سے تم نے محبت کے ساتھ شادی کی ہے۔ باقی دو افراد کوراسکا کے محکمہ پولیس سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ تم پولیس کے ملازم ہو اور طویل عرصے قبل پراسرار طور پر غائب ہو گئے تھا۔ سفید بالوں والے بوڑھے ڈنکن کا کہنا ہے کہ اصل میں تم اپنی بیوی ایلاہیسس سے ناراض ہو گئے تھے اور اس طرح تم نے قصبہ چھوڑ دیا۔ اب ذرا تم صورت حال کا تجزیہ کرو قصبہ شین کوراسکا یا ایلاہیسس تم کو یاد آتے ہیں یا نہیں؟" میں نے حیرانی سے ڈاکٹر سیئیگان کی صورت دیکھی اور آہستہ سے بولا۔

"مجھے تو یہ سب کچھ ایک کہانی معلوم ہوتی ہے کہ ایک انوکھی اور پراسرار کہانی۔" ڈاکٹر سیئیگان نے پرسوز لہجے میں کہا۔

"میرے دوست میری جان، میری زندگی، میرے بہت اچھے ساتھی تاحیات تمہیں خود سے جدا کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں لیکن بہر حال میں اپنی کوششوں میں مصروف رہوں گا اگر تمہارا ماضی تمہیں واپس مل جاتا ہے تو اس کے بعد تم اس سے گم نہیں ہو جاؤ گے بلکہ میرا اور تمہارا ربط تو زندگی بھر ختم نہیں ہوگا۔ ہاں اس وقت میری خوشیوں کی انتہا نہ ہوگی جب تم اپنے آپ کو پہچان لو گے اور اس کے بعد کہو گے ڈاکٹر سیئیگان مجھے میرا ماضی واپس مل گیا ہے لیکن پھر بھی میں یہ چاہتا ہوں کہ تم ان لوگوں کا ساتھ اختیار کرو ہو سکتا ہے کوئی واقعہ کوئی ایسا عجیب واقعہ تمہیں یاد آ جائے جو تمہاری یادداشت کے خلیوں کو ہموار کرے اور تم اپنے آپ کو پہچان لو کیا کہتے ہو اس بارے میں؟"

"میرے بارے میں فیصلے آپ ہی کرتے رہیں ڈاکٹر سیئیگان اور میں اس فیصلے کا حق بھی تمہیں ہی دیتا ہوں۔"

"تو پھر میری خواہش ہے کہ ان لوگوں سے ملو صورتحال کا جائزہ لو، تجزیہ کرو یہ بات میں انہیں بتا دوں گا کہ سر میں لگنے والی ایک چوٹ سے تمہاری ذہنی کیفیت یہ ہوگئی ہے میں نے انہیں اس اشتہار کے بارے میں مطمئن کر دیا ہے اور کہا ہے کہ بیرن واکر جس طرح مجھے ملا وہ لوگ سوچ بھی نہیں سکتے میں اسے بیرن واکر کے ہی نام سے جانتا ہوں وہ میرے کاروبار میں میرے ساتھ شریک رہا ہے۔ البتہ میں نے یہ بات انہیں بتا دی ہے کہ ایک طویل عرصہ وہ ذہنی تکلیف کا شکار رہا ہے اور ہو سکتا ہے کہ یہ اثرات اس پر اب بھی قائم ہوں چنانچہ وہ اس کے ساتھ کوئی ایسی بات نہ کریں جو اس کے مزاج کے خلاف ہو دونوں پولیس آفیسر کہتے ہیں کہ ٹم مور ان کا ایک بہترین ساتھی ہے اور اگر ایسا کوئی حادثہ اس کے ساتھ ہوا بھی ہے تو ان سے ملاقات کے بعد وہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔"

"تو اب مجھے کیا کرنا چاہیے؟"

"آؤ میرے ساتھ ان کے ساتھ ملاقات کرو۔"

ڈاکٹر سیئیگان نے کہا اور میں نے آمادگی کا اظہار کر دیا پھر میں اس کے ساتھ ڈرائنگ روم کی طرف چل پڑا جہاں میرے ماضی کے تینوں شناسا بیٹھے ہوئے تھے میری آرزو تھی کہ مجھے بھی وہ سب کچھ یاد آ جائے جو میں بھول چکا ہوں۔ کاش یہی لوگ میری زندگی کے ساتھی ہوں۔ حالانکہ کوراسکا قصبہ شین، ڈنکن یا ایلاہیسس میرے ذہن کے کسی خانے میں نہیں آ رہی تھیں۔ میں نے فاصلہ طے کرتے ہوئے ڈاکٹر سیئیگان سے پوچھا۔

"اور ان دونوں پولیس آفیسر کا نام کیا ہے؟"

"ان میں سے ایک کا نام فریڈ اور دوسرا الفانسو ہے۔" میں نے گہری سانس لے کر گردن ہلا دی اور تھوڑی دیر کے بعد میں ڈرائنگ روم میں داخل ہو گیا مجھے دیکھ کر ان تینوں کے چہروں پر مختلف تاثرات ابھرے۔ سفید بالوں والے بوڑھے نے ناراضگی کا اظہار کیا جبکہ پولیس کے دونوں افراد اٹھ کھڑے ہوئے ان میں سے ایک نے دونوں ہاتھ پھیلا کر میری طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"آہ مائی ڈیئر ٹم! تم نے واقعی بڑی بے وفائی کا ثبوت دیا جبکہ تم کہتے تھے کہ فریڈ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

میرے دوستوں میں اگر کوئی ہے تو تم اور الفانسو ہو جنہیں میں زندگی کے کسی لمحے میں نہ بھلا سکوں گا لیکن تم نے ہمارا ساتھ چھوڑا تو اس طرح کہ ہم تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔'' وہ آکر میرے سینے سے لپٹ گیا اور میری سمجھ میں نہیں آیا کہ اپنی یادداشت کا ثبوت دوں یا پھر کوئی اداکاری نہ کروں اور انہیں پہچاننے کی کوشش کروں دیر تک وہ مجھے سینے سے لپٹائے رہا اور پھر اس نے مجھے الفانسو کے سپرد کر دیا۔

''خدا کا شکر ہے کہ تم تندرست و توانا ہو مگر گھریلو معاملات میں انسان اس قدر بددل بھی نہیں ہو جاتا کہ اپنی دنیا ہی الگ بنالے۔'' سفید بالوں والا بوڑھا ابھی بھی خاموش بیٹھا ہوا تھا ڈاکٹر سینیگان نے اس سے کہا۔

''آپ اپنے عزیز سے گفتگو نہیں کریں گے مسٹر ڈنکن؟''

''میرے اور اس کے معاملات کو اگر ہماری ذات تک ہی محدود رہنے دیا جائے تو میں آپ لوگوں کا شکریہ ادا کروں گا۔'' ڈنکن کے لہجے میں ناراضگی تھی میں اپنی یادداشت پر زور دینے کی کوشش کر رہا تھا لیکن ان میں سے ایک بھی چہرہ میری نگاہوں میں نہیں آ رہا تھا۔ نہ میرے ذہن میں ان کا کوئی تصور تھا۔ ڈاکٹر سینیگان نے کہا۔

''بہتر ہوتا کہ آپ اپنی ایلا کو بھی لے آتے آسانی ہو جاتی جیسا کہ میں نے آپ کو بتایا ہے کہ کسی ذہنی حادثے نے میرے دوست بیرن واکر یا پھر آپ کے کہنے کے مطابق ٹم مور کو اپنے آپ سے دور کر دیا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ لوگ اس کی دلجوئی میں کوئی کسر نہیں چھوڑیں گے اور نہ ہی ان کے ساتھ کوئی ایسا رویہ اختیار کریں گے جو اس کی ذہنی کیفیت بحال کرنے کی بجائے اسے ذہنی طور پر اور منتشر کر دے میں پوری امید رکھتا ہوں کہ آپ لوگ سمجھداری کا ثبوت دیں گے۔'' مسٹر ڈنکن نے کچھ کہنا چاہا تو فریڈ ہاتھ اٹھا کر بولا۔

''اور جو کچھ ڈاکٹر سینیگان نے کہا ہے آپ کو اس پر توجہ دینی ہو گی مسٹر ڈنکن کیونکہ معاملہ صرف آپ کا ذاتی نہیں ہے بلکہ ہم نے آپ کو اپنے درمیان شریک کیا ہے ورنہ آپ کی صورتحال مختلف ہے کیا میری جان تم کیا تمہیں لوگوں کو پہچاننے میں دقت ہو رہی

ہے؟''

''میں سمجھتا ہوں یہ سوال آپ کو مسٹر ٹم سے نہیں کرنا چاہیے بلکہ بہتر ہے کہ آپ ان کی دلجوئی کریں آپ انہیں اپنے ساتھ لے جا سکتے ہیں ہوسکتا ہے مسز ٹم، مسٹر ٹم کو ان کا ماضی یاد دلا دیں ورنہ ڈاکٹروں کی رپورٹ موجود ہے کہ مسٹر ٹم مور ذہنی عدم توازن کا شکار رہے ہیں اور اب بھی انہیں مکمل طور پر بہتر نہیں کہا جا سکتا۔''

''میں سمجھتا ہوں اگر یہ اپنے دل میں خلوص پیدا کریں اور ماضی کے ان لمحات کو یاد کریں تو شاید اس کی تمام تر یادداشت واپس آ جائے۔''

''تم اس سلسلے میں کیا کہتے ہو ڈیئر بیرن واکر؟''

ڈاکٹر سینیگان نے مجھے اسی نام سے مخاطب کیا جو نام اس نے اخبار میں چھپی ہوئی تصویروں میں دیا تھا۔

''یہ ایک حقیقت ہے کہ ان لوگوں کے نقش میرے ذہن سے گزرتے ہیں لیکن میں مکمل طور پر انہیں نہیں پہچان پایا۔''

''تم پہچان بھی کیسے سکتے ہو جھوٹے انسان ظاہر ہے اپنی زندگی کے یہ چند سال تم نے عیش و عشرت میں گزارے ہوں گے میں نے ہمیشہ اس بیوقوف لڑکی کو سمجھایا۔ ڈنکن نے حسب معمول کہنا چاہا لیکن الفانسو نے شدید غصیلے انداز میں کہا۔''اور اگر آپ نے اس کے بعد کوئی الٹی سیدھی بات کہی مسٹر ڈنکن تو پھر آپ ٹم مور کو کسی قیمت پر اپنے ساتھ نہیں لے جا سکیں گے یہ محکمہ پولیس کا معاملہ ہے اور اب ہمیں یہ احساس ہو رہا ہے کہ ہم نے اس سلسلے میں آپ کو اپنا شریک کار بنا کر غلطی کی ہے۔''

''سوری آفیسر تم نہیں سمجھتے کہ مجھے اس بچی سے کس قدر پیار ہے میری معصوم بچی اس کے لئے حالانکہ میں......''

ڈنکن نے ایک بار پھر جملہ ادھورا چھوڑ دیا میرے لئے واقعی الجھے ہوئے معاملات تھے لیکن میں نے بھی یہی سوچا تھا کہ کم از کم دیکھا تو جائے ہوسکتا ہے میری زندگی میں ایک تبدیلی کا آغاز ہو رہا ہو ممکن ہے مجھے اپنا ماضی یاد آ جائے کہیں نہ کہیں سے تو کوئی بھولی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بسری کہانی میرے ذہن تک پہنچے گی۔ تو ڈنکن نے کہا۔

’’تو پھر اب کیا خیال ہے پولیس آفیسرز اس شخص سے کم از کم یہ سوال تو کر لیجئے کہ کیا یہ ہمارے ساتھ جانے پر تیار ہے یا نہیں؟‘‘

’’یہ ہمارا معاملہ ہے اور ٹم مور ہمارے ساتھ جائے گا۔ ڈاکٹر سیٹگان آپ کو تو اعتراض نہیں ہے؟‘‘ سیٹگان ہنس پڑا پھر بولا۔

’’ایک سمجھدار اور بالغ آدمی اگر آپ کے ساتھ جانے پر آمادہ ہو جائے تو بھلا میں اسے کیسے روک سکتا ہوں۔‘‘

ٹھیک ہے۔‘‘ فریڈ اور الفانسو نے کہا اور اس کے بعد ضابطے کی تمام کارروائیاں مکمل ہوگئیں میں نے ایمسن سے بھی ملاقات کی۔ شاکین اور ہولیس سے بھی

زندگی میں ایک نئی دلچسپی اور نئے سفر کا آغاز ہوا تھا اور میں اس بات کو نظرانداز نہیں کرنا چاہتا تھا۔ میری دلی آرزو تھی کہ مجھے میرا ماضی مل جائے اس کے بعد اپنے دوستوں سے جو نباہ کروں گا وہ بھی اسے یاد رکھیں گے سو اس کے بعد تمام تیاریاں مکمل ہوئیں اور میں نے کوراسکا کی جانب سفر اختیار کیا اس سفر میں مجھے اپنے ماضی کی بھوئی ہوئی کہانی بھی یاد کرنی تھی۔ فریڈ اور الفانسو واقعی میرے گہرے دوست معلوم ہوتے تھے ان کے چہرے پر میرے لئے محبت اور یگانگت موجود تھی۔ دوران سفر میں نے ان سے اپنے بارے میں معلومات حاصل کیں جبکہ بوڑھا ڈنکن خاموش ہی بیٹھا ہوا تھا اور اس کی آنکھوں میں میرے لئے غصے کے تاثرات تھے پتا نہیں غصہ تھا یا نفرت لیکن میں نے اس پر توجہ نہیں دی فریڈ مجھ سے کہنے لگا۔

’’کیا یہ حقیقت ہے کہ تم ذہنی تردد کا شکار ہو اور تمہیں یاد نہیں ہے کہ تمہارا اصل نام بیرن واکر نہیں بلکہ ٹم مور ہے؟‘‘

شاید میں غم زدہ ہوں اس بات پر کہ تم جیسے محبت کرنے والے دوستوں کو اس انداز میں یاد نہیں کر سکتا جس طرح کا محبت آمیز سلوک تم میرے ساتھ کر رہے ہو اور یہ حقیقت ہے کہ ابھی تک میں ذہنی انتشار کا شکار ہوں اور میرے ذہن میں یہ بات بالکل نہیں سما رہی

کہ میں ٹم مور ہوں۔‘‘

’’مگر اتنا تو یاد ہوگا تمہیں کہ جس حادثے نے تمہارے ذہنی توازن کو پلٹا وہ کیا تھا؟‘‘ میں نے پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

’’حادثہ یاد آ جائے تو کیا ماضی نہیں یاد آ سکتا۔‘‘

الفانسو نے اس بات سے اتفاق کرتے ہوئے کہا۔

’’ہاں یہ ٹھیک ہے لیکن خیر ہم تمہیں پورا پورا موقع دیں گے کہ تم اپنے ماضی کو یاد کر سکو ویسے تمہارے بارے میں جہاں تک ہمیں معلومات حاصل ہیں تم کوراسکا کے ایک اچھے نوجوان اور اپنے والدین کے انتقال کے بعد تم نے اپنی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا تھا پولیس کی تربیت حاصل کی تھی اور پھر تمہیں نوجوانی کی عمر میں ہی قصبہ شین میں تعینات کر دیا گیا تھا جس کے اطراف میں کوراسکا کے سرکش قبائل آباد تھے اور ان قبیلے والوں کا کوراسکا کے باشندوں سے شدید اختلاف تھا اور یہ کہانی تمہاری ہی سنائی ہوئی ہے تمہیں شاید یہ بات بھی یاد نہیں رہی کہ میں اور الفانسو تمہارے وہ پہلے ساتھی تھے جنہوں نے تمہارے ساتھ ہی محکمہ پولیس میں تربیت حاصل کی اور تمہارا یہ کہنا تھا کہ تم ہمارے بہترین دوست ہو اور ایلابیسس سے ملاقات کی کہانی بھی تم نے ہی ہمیں سنائی تھی تمہارا کہنا تھا کہ قصبہ شین سے کوئی تقریباً پچپن کلومیٹر کے فاصلے پر تمہاری ملاقات جنگل میں ایلابیسس سے ہوئی تھی اور اس کے بعد بقول تمہارے تم اس سے متاثر ہو گئے لیکن تم نے اس سے بے اعتنائی اختیار کی ایلابیس کے والدین بھی مر چکے تھے اور یہ تمہارے درمیان ایک مشترک بات تھی پھر ایلابیس نے تم سے محبت کا اظہار کیا لیکن تم نے اس کی محبت کو ٹھکرا دیا۔ تم نے اس سے کہا کہ بے شک تم اس سے متاثر ہو لیکن تم اس کی قربت قبول نہیں کر سکتے۔ کیونکہ تم نے زندگی بھر تنہا رہنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مائی ڈیئر ٹم مور حقیقت یہ ہے کہ تم شروع سے اپنے خول میں بند ایک نوجوان تھے جو خود کبھی اپنی ذات کا تجزیہ نہیں کر سکا تھا۔ یہ بات کئی بار سوچی گئی تھی کہ ہو سکتا ہے کہ تم کسی ایسے موقعے پر اپنے اس ذہنی انتشار کا شکار ہو جاؤ اور شاید ایسا ہی ہوا ہو لیکن تمہارے ماضی کی کہانی تمہیں یاد دلاتے ہوئے ہم تمہیں یہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بتانا پسند کریں گے کہ ایک بار تم نے الفانسو سے کہا تھا کہ ''ایلا ہیسس کی محبت دیکھ کر میرے دل میں اس کے لئے شدید طوفان اٹھتے ہیں لیکن میں نہیں چاہتا کہ میں ایک ایسی لڑکی کو اپنی زندگی میں شامل کروں جسے میں بھرپور توجہ اور محبت نہ دے سکوں ایسی شکل میں کیا میں اس کے قریب ہونے کی کوشش کرسکتا ہوں پھر ایک بار تم نے مجھے بتایا کہ اس وقت جب تم کسی سرکاری کام سے ہیڈکوارٹر آئے تھے تم نے آخر کار ایلا سے شادی کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے حالانکہ ایلا کا بوڑھا دادا ڈنکن نہیں چاہتا تھا کہ ایلا اور تم یکجا ہو جاؤ وہ تمہیں ناپسند کرتا ہے بلکہ شاید وہ محکمہ پولیس اور اس کے افراد کو ہی ناپسند کرتا ہے لیکن اب تم ایلا سے دور نہیں رہ سکتے اور پھر تم نے ایلا سے شادی کرلی اس شادی کے بعد جب ہماری ملاقات ہوئی تو تم بہت خوش نظر آئے تھے اور تم نے مجھے بہت سے واقعات سنائے میں یہ نہیں کہتا کہ مائی ڈیئر ٹم کہ تمہیں اپنا ماضی کبھی یاد نہیں آئے گا لیکن اگر عارضی طور پر تم ان واقعات کو بھول گئے ہو تو اس کے لئے تردد کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہیں سب کچھ یاد آجائے گا۔''

میں ایک گہری سانس لے کر چپ ہوگیا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ ان ساری باتوں میں سے ایک بات بھی مجھے یاد نہیں آئی تھی لیکن اس دوران ڈاکٹر سیئیگان نے مجھے جس طرح بریف کیا تھا۔ میں اس پر عمل بھی کرنا چاہتا تھا کیونکہ طویل عرصے سے اپنے ماضی کی تلاش میں سرگرداں تھا۔ دیکھنا یہ تھا کہ یہ ماضی میرا ہے یا نہیں ویسے کچھ کچھ احساس ہوتا تھا کہ یہ لوگ جو اتنا فاصلہ طے کرنے کے بعد میری تلاش میں یہاں پہنچے ہیں۔ بیوقوف تو نہ ہوں گے تو پھر فریڈ اور الفانسو تو محکمہ پولیس کے آدمی تھے جن کا واسطہ ایسے ہزاروں واقعات سے پڑتا رہتا ہے۔ وہ اس قدر کم نگاہ بھی نہیں ہوں گے کہ انہیں میری شکل میں کوئی تبدیلی نہ محسوس ہوئی ہو۔ بہرحال اب ایلا باقی رہ گئی تھی بوڑھے ڈنکن کے انداز سے بھی یہ پتا چلتا تھا کہ وہ مجھ سے نامانوس نہیں ہے اس کی ناراضگی اور ناپسندیدگی اسی بات کا اظہار کرتی تھی غرض یہ کہ سفر کا آغاز ہوگیا اور میں نہ جانے کیسے کیسے خیالات میں ڈوبا رہا ایک اور خیال بھی میرے ذہن میں جاگزیں تھا وہ یہ کہ ایلا بہرحال ایک عورت ہے اور ایک عورت اب

میرے سامنے میری بیوی کی شکل میں آئے گی اور ظاہر ہے مجھے اس کی محبت کے وہ تمام لوازمات بھی سنبھالنے ہوں گے جو کسی محبت کرنے والے شوہر کے دل میں ہوا کرتے ہیں اگر کبھی یہ احساس ہوا کہ درحقیقت میں وہ نہیں ہوں جو سوچا جارہا ہے تو کیا ایک المیہ جنم نہ لے گا۔ یہ احساس نہ جانے کیوں میرے دل میں پیدا ہوا تھا حالانکہ مغرب کے معاشرے کی زندگی میں ایسے احساسات عموماً نہیں ہوا کرتے تھے۔ یہ سب میرے ذہن میں کیوں پیدا ہوا ہے پھر میں نے اپنے آپ کو اس ذہنی انتشار سے علیحدہ کرلیا۔ ان ساری باتوں کو سوچنے میں حماقت کے سوا اور کچھ نہیں ملے گا حالات کو دیکھوں حالات کا تجزیہ کروں یہاں تک کہ میں کوراسکا پہنچ گیا اور پھر کوراسکا سے ہم نے قصبہ شین کی جانب سفر کیا یہاں سے فریڈ اور الفانسو مجھ سے جدا ہوگئے تھے لیکن کوراسکا میں مجھے پولیس ہیڈکوارٹر میں رپورٹ کرنا پڑی تھی۔ میں نے یہاں بھی اپنا فائل دیکھا تھا اور اس فائل میں اپنی تصویر بھی لگی دیکھی تھی اور اس تصویر کو دیکھ کر مجھے تھوڑی سی ڈھارس ہوئی تھی کیونکہ یہ تصویر میرے موجودہ چہرے سے مطابقت رکھتی تھی۔ یہ لوگ اگر میری تلاش میں پہنچے تھے تو انہوں نے کوئی غلط قدم نہیں اٹھایا تھا کیونکہ بہرحال اس تصویر سے میرا چہرہ بالکل مماثل تھا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

میں نے یہاں سے قصبہ شین کی طرف روانہ ہوتے ہوئے یہ سوچا کہ مجھے اپنے آپ سے بھی مخلص ہونا چاہیے۔ سارے معاملات تو اپنی جگہ رہے کم از کم اگر مجھے اپنی شخصیت اگر مل جاتی ہے تو یہ ایک خوشگوار عمل ہوگا اور اس خوشگوار عمل کو حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری تھا کہ میں تین چار افراد جو کچھ کہہ رہے ہیں میں ان سے تعاون کروں۔ چنانچہ میں نے اپنے آپ کو ذہنی طور پر تیار کر لیا۔ چونکہ فریڈ اور الفانسو کوراسکا میں ہی رہ گئے تھے اور مجھے اس سے آگے صرف بوڑھے ڈنکن کے ساتھ سفر کرنا تھا چنانچہ یہ سفر ذرا بے کیف رہا۔ ڈنکن کا موڈ ابھی تک درست نہیں ہوا تھا۔ وہ نجانے میرے بارے کیا تاثرات رکھتا تھا جو باتیں معلوم ہوئی تھیں اس کے بارے میں اس سے یہی اندازہ ہوتا تھا کہ ڈنکن اب بھی ناپسند کرتا ہے اور خاص طور پر اسکی ناپسندیدگی اس وقت تو آخری حدوں کو چھونے لگی تھی جب میں نے اس کی پوتی کو چھوڑ دیا تھا۔ غالباً وہ اسے پہلے سے سمجھتا رہا ہوگا کہ میں کوئی اچھا انسان نہیں ہوں۔ لیکن اب پوتی کو دیکھنا تھا کہ اس کی کیا کیفیت ہوتی ہے جو خیالات میرے دل میں تھے وہ اپنی جگہ تھے لیکن میں ذہنی طور پر اپنے آپ کو پوری طرح تیار کر چکا تھا کہ اب ان معاملات سے تعاون کروں گا کہ اور دیکھوں گا کہ ہوسکتا ہے مجھے اپنے ماضی واپس مل جائے تب ہم قصبہ شین میں داخل ہو گئے اور یہاں پہنچ کر ڈنکن مجھے اپنی رہائش گاہ کی طرف لے کر چل پڑا جو ایک انتہائی خوبصورت جگہ پر واقع تھی

حقیقت یہ تھی کہ مجھے قصبہ شین اور اس کے اطراف کے بارے میں یاکوراسکا کی سیاسی پالیسیوں کے بارے میں کچھ بھی معلوم تھا جب کہ مجھے شین کے نزدیک آباد قبائل کی طلاع بھی مل گئی تھی الغرض ہم اس چھوٹے سے خوبصورت مکان کے سامنے پہنچ گئے جو چاروں طرف سے درختوں سے گھرا ہوا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے درختوں نے اس مکان کے گرد احاطہ کر لیا ہو پتا نہیں مکان پہلے بنا تھا اور درخت بعد میں لگے تھے یا درخت پہلے لگے ہوئے تھے اور یہ مکان ان کے درمیان بعد میں بنایا گیا تھا درختوں ہی کے سامنے والے حصے کو گیٹ کی صورت دے دی گئی تھی گو درختوں کو خراب نہیں کیا تھا اور اس دائرے نما گیٹ میں لکڑی کا بڑا سا پھاٹک لگایا گیا تھا۔ لیکن بہرحال یہ جگہ بے انتہا خوبصورت تھی ہم اس پھاٹک سے اندر داخل ہوئے تو میری نگاہ سامنے کھڑی ہوئی ایک کار پر پڑی جو تھی تو پرانی طرز کی لیکن انتہائی نفیس کم از کم اس سے یہ احساس ہوتا تھا کہ ڈنکن ایک باذوق آدمی تھا لیکن پہلا قدم رکھنے کے بعد ہی مجھے اپنے ذہن میں ایسی کوئی کیفیت کا احساس نہیں ہوا تھا جس سے میں یہ سمجھوں کہ میں نے اس علاقے کو پہچان لیا ہے۔ اس علاقے کی خوبصورتی اپنی جگہ لیکن میری ناواقفیت اپنی جگہ مسلم تھی، تب اندر سے سفید لباس میں ملبوس ایک لڑکی باہر نکلی اس کے سنہرے بال سفید لباس کے رنگ سے ہم آہنگ ہو رہے تھے اور یہ ہلکا سا سنہرا پن اس کے چہرے کے گرد ایک ہالہ سا بنائے ہوئے تھا۔ آنکھیں بڑی بڑی اور حیران کن طور پر سیاہ تھیں۔ ہونٹوں کی تراش بے حد حسین تھی لیکن اسکے چہرے پر مردنی نظر آ رہی تھی۔ باہر نکلتے ہی پہلے اس نے ڈنکن کو اور پھر مجھے دیکھا اور مجھے ایک نگاہ میں یہ صاف محسوس ہو گیا کہ مجھے دیکھ کر جیسے وہ پتھرا گئی ہو۔ میں نے اس کے مکمل سراپا کا جائزہ لیا۔ اب ذہنی طور پر اسقدر دیوالیہ بھی نہیں ہو گیا تھا کہ کسی حسین لڑکی کو دیکھتا اور اس کے بارے میں اپنے ذہن میں کوئی تاثر نہ قائم کر سکتا۔ یہ الگ بات تھی کہ میں فطری طور پر برا انسان نہیں تھا اور اس بات کا خواہشمند نہیں تھا کہ ایک اجنبی لڑکی کو کسی دھوکے میں لا کر اپنی گرفت میں لے لوں۔ اس کے لئے پسندیدگی کے جذبات اپنی جگہ لیکن باقی احساسات کا بھی ایک مرکز تھا۔ جو بہر طور پر میری فطرت سے میل کھاتا تھا۔ ڈنکن برا سا منہ بنا کر آگے بڑھتا ہوا بولا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

''تمہارا مفرور آ گیا ہے۔ ایلا، اور سنو اس شخص سے مکمل گفتگو کرلو کہ یہ تمہارے ساتھ رہنا چاہتا ہے یا نہیں۔ اس سے مکمل معلومات حاصل کرلو، ایلا۔ میں اب بوڑھا ہو چکا ہوں اور اپنے فرائض تقریباً پورے کر چکا ہوں۔ مجھ سے بار بار یہ نہیں ہوسکتا کہ تمہارے معاملات میں الجھوں اور اپنی زندگی کے بقیہ دن بھی اپنے لئے عذاب بنالوں۔ سوچ لو، بات کرلو اس سے، اچھی طرح گفتگو کرلو۔'' ڈنکن یہ کہہ کر وہاں سے تیز تیز قدموں سے واپس چلا گیا۔ پتا نہیں کس طرف۔ ایلا میرے سامنے کھڑی تھی۔ دبلے پتلے جسم والی۔ جس کا قد متناسب تھا۔ اس کے سرخی مائل سنہرے بال پشت پر بہت نیچے تک بکھرے ہوئے تھے چہرہ سنگ مرمر کی یونانی مورتی سے ملتا جلتا تھا۔ لیکن اتنا احساس تھا کہ خوشی یا غم، تعجب، یا تھکن کے موقعہ پر اس پر مختلف رنگ دوڑنے لگتے۔ ہونٹ نہ پتلے تھے نہ موٹے لیکن رسیلے تھے۔ سب سے خوبصورت چیز اس کی وہی بڑی بڑی سی گہری آنکھیں تھیں۔ جو بولتی ہوئی محسوس ہوتی تھیں۔ وہ اپنی جگہ پتھرائی ہوئی کھڑی رہی اور میں اپنے ذہن کے گوشوں میں اس کی شکل تلاش کرتا رہا۔ کیا واقعی میرے ماضی سے اس کا کوئی تعلق ہے۔ وہ بے شک ایک بے حد حسین لڑکی تھی اور یہ تصور کہ وہ میری بیوی ہے اور ہم دونوں کے راستے میں کوئی رکاوٹ نہیں تھی دل گداز تھا لیکن مجھے اس کے نقوش میں وہ شخصیت نظر نہیں آتی تھی جو میرے دل و دماغ کی گہرائیوں میں بسی ہوئی تھی۔ اس میں کہیں سے شاکین کی مماثلت بھی نہیں تھی۔ تاہم اب اس صورتحال کو بے پروائی سے نہیں ٹالا جا سکتا تھا۔ کئی لوگوں نے مجھ پر بھروسا کیا تھا اور مجھے یہاں تک پہنچایا تھا۔ میں خود بھی یہ بات اچھی طرح جانتا تھا اور محسوس کرتا تھا کہ میں ذہنی عدم تعاون کا شکار ہوں اور میری یادداشت گم ہوگئی ہے۔ یادداشت کی واپسی کے لئے جو کچھ بھی عمل لوگ کر سکتے تھے انہوں نے کیا تھا اور اس وقت میں اسی کے نتیجے میں یہاں موجود تھا۔ چنانچہ جلد بازی سے کوئی کام لئے بغیر سوچ سمجھ کر مناسب فیصلے کرنے تھے۔ یعنی ایک ایسا ہوش مند پاگل جو اپنے بارے میں اچھی طرح سوچ سکتا تھا۔ ڈنکن تو چلا گیا تھا۔ میں اور ایلا آمنے سامنے کھڑے ہوئے تھے پھر اس کے حسین ہونٹوں سے رس ٹپکا۔

''تم'' میں دو قدم آگے بڑھا اور اس کے قریب پہنچ گیا۔ ''اور میں جانتا ہوں تم ایلا ہو۔''

''شکر ہے تم جانتے ہو۔'' اس نے گہری سانس لے کر کہا ''اب یہ بتاؤ مجھے کیا کرنا چاہیے۔''

''کیا مطلب؟''

''میرے لئے زندگی کا ہر عمل تم متعین کروگی۔'' میرے ان الفاظ سے اس کے چہرے پر ایک لمحے کے لئے غصے کے آثار نظر آئے۔ پھر وہ بولی۔

''میرے ساتھ آؤ۔'' انداز حکم دینے والا تھا لیکن بہرحال میں اس کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔ اس حسین وجمیل علاقے میں جہاں چاروں طرف ہریالی بکھری ہوئی تھی اور ایسے ایسے خوبصورت مناظر نظر آ رہے تھے کہ نہ چاہنے کے باوجود دل یہاں رہنے کو چاہنے لگے۔ یہ عمارت جس میں ایلا رہتی تھی۔ بہت خوبصورتی سے بنائی گئی تھی۔ میں مختلف راستوں سے ہوتا ہوا اندر ایک بڑے سے کمرے میں داخل ہوگیا۔ جہاں ایلا نے قدیم طرز کا بیڈ روم سجایا ہوا تھا۔ بہت ہی پرانی طرز کا فرانسیسی اسٹائل کا بیڈ پڑا ہوا تھا۔ جو ڈبل تھا۔ فرش پر قالین تھا۔ جو اتنا موٹا کہ اس میں پاؤں دھنسنے لگیں۔ ایلا اندر پہنچ کر ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔۔ اب اس کے چہرے پر غصے کے آثار تھے۔ میرے ہونٹ پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ میری بیوی مجھ سے ناراض تھی۔ مگر پتا نہیں وہ میری بیوی ہے یا نہیں۔

''بیٹھو یا کھڑے ہی رہوگے۔'' اس نے کہا اور میں اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

''تمہیں یاد ہے تم نے پہلے بھی یہی الفاظ مجھ سے کہے تھے۔''

''کون سے الفاظ؟''

''دیکھو تم میں مانتی ہوں کہ بہت چالاک ہو اور یہ بھی مانتی ہوں کہ سبھی نے تمہاری ذہانت کا لوہا مانا ہے۔ میں نے تو اس پر ناز کیا تھا تم، تمہیں یاد نہیں کہ تم نے مجھ سے محبت کا اظہار کیا تھا اور بوڑھا دادا ہماری محبت کے درمیان دیوار بن گیا تھا۔ اس نے مجھ سے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ ایک ایسا شخص جس کا کوئی ماضی نہ ہو، جس کا کوئی قریبی عزیز نہ ہو، کسی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بھی وقت ہمارے لئے غلط ثابت ہوسکتا ہے۔ تم بوڑھے دادا سے بہت زیادہ متنفر تھے اور ہمیشہ ان کی برائیاں کرتے رہتے تھے۔ لیکن میں نے تمہیں پہلے بھی یہ بتایا تھا کہ مسٹر ڈنکن دل کے برے انسان نہیں ہیں۔ وہ میری بہتری چاہتے ہیں اور میں نے تم سے یہ درخواست بھی کی تھی، ٹم کہ تم ہمیشہ میری بہتری کے خواہشمند رہنا، کہیں ایسا نہ ہو کہ بوڑھے دادا کو مجھ پر طنز کرنے کا موقع مل جائے اور جب بوڑھے دادا نے دو تین بار تمہارے ساتھ سخت رویہ اختیار کیا تھا تو تم نے کہا تھا کہ تم کوئی ایسا قدم اٹھاؤ گے جو ہم دونوں کے لئے تباہ کن ثابت ہو۔ تم نے یہ بھی مجھ سے کہا تھا کہ تمہارے لئے کوئی مشکل نہیں ہے۔ تم کھوئی ہوئی یادداشت کے مریض بن کر ہم لوگوں کو اپنے ذہن کے صفحے سے کھرچ پھینکو گے اور آخر تم نے یہ کر ڈالا۔'' میں نے آنکھیں بند کر کے گہری سانس لی اور دل ہی دل میں ہنس پڑا بعد میں میں نے کہا۔

''واہ ڈیئر ایلا خوب کہی تم نے گویا میں تمہیں اپنے مستقبل کے فیصلوں کے بارے میں بتا بھی چکا ہوں۔''

''ہاں۔ کیوں کہ واقعی تم اس وقت مجھ سے محبت کرتے تھے اور میں نہیں جانتی کہ تمہارے دل میں میرے لئے محبت کیوں کم ہوگئی۔''

''تقدیر ہمیں اگر اس طرح قریب کرنا چاہتی ہے ایلا، تو میں تم سے گریز نہیں کروں گا اور اگر تم مجھ سے کچھ چاہتی ہو تو میں اس میں بھی تم سے تعاون کروں گا لیکن یہ میری بات لکھ کر رکھ لو ایلا، اسے اپنے دل میں گرہ کی طرح باندھ کر رکھ لو کہ اگر کبھی حالات نے یہ ثابت کیا کہ میں درحقیقت ٹم مور نہیں ہوں تو باقی تمام کارروائیوں میں میرا قصور نہیں ہوگا۔''

''میں جانتی ہوں کہ تم ایک چالاک آدمی ہو اور ذہنی طور پر مجھے بھٹکا رہے ہو۔ لیکن میں صرف یہ جاننا چاہتی ہوں کہ کیا صرف بوڑھے دادا کی وجہ سے تم اپنی محبت کو یعنی مجھے بھی ٹھکرا رہے ہو۔''

''کوئی حل نہیں ہے میرے پاس ایلا، کوئی حل نہیں ہے۔ نہیں، میں مسٹر ڈنکن کی وجہ

سے تمہیں ٹھکرانا نہیں چاہتا، میں تو صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ماضی میرے ذہن سے نکل گیا ہے۔ اگر تم اسے واپس لاسکتی ہو تو میں اپنے آپ کو تمہارے سپرد کرتا ہوں۔'' ایلا مجھے دیکھتی رہی، اور پھر دفعتاً اس کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے اور اس کے بعد آنسوؤں کا سیلاب بہہ نکلا۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے منہ چھپالیا اور سسکیاں لے لے کر رونے لگی۔ میں نے ایک بار پھر اپنے دل کو ٹٹولا۔ کیا میرے دل میں اس کے لئے محبت کا طوفان اٹھتا ہے۔ لیکن ایسی کوئی بات نہیں تھی۔ پھر بھی یہ میرا اخلاقی فرض تھا۔ کم از کم موجودہ حیثیت سے کہ میں اسے سنبھالوں۔ میں آگے بڑھا، اس کے قریب پہنچا اور میں نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تو وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور مجھ سے لپٹ گئی۔

''میرا کوئی قصور نہیں ہے۔ میرا کوئی قصور نہیں ہے اور اگر تم سچ کہہ رہے ہو تو۔ تو۔ کیا سمجھتے ہو تم مجھے، محبت کرتی ہوں میں تم سے دیوانوں کی طرح چاہتی ہوں تمہیں کیا تمہارے سلسلے میں مجھے کوئی دھوکہ ہوسکتا ہے۔ ٹم، میری زندگی، میری جان، میری روح، تمہیں اندازہ نہیں ہے کہ میں نے جدائی کے یہ لمحات کس طرح گزارے تھے، آہ، یہ تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ تمہاری یادداشت گم ہوگئی ہے۔ میں، میں، تمہارے لاکھ کہنے کے باوجود یہ تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہوں، تمہاری یادداشت کے ہر خانے میں موجود ہر چیز گم ہو جائے لیکن کیا ایلا بھی تمہارے ذہن سے مٹ سکتی ہے۔ اگر تم ایسا کرسکتے ہو تو سنو، کم از کم میں ایسا نہیں کرسکتی۔ میں۔ میں میری آنکھیں، بھلا تمہیں پہچاننے میں دھوکہ کھائیں گی۔''

''ٹھیک ہے ایلا، ٹھیک ہے، میں ٹم ہوں۔ ٹم مور ہوں۔ سمجھ رہی ہو نا تم، میں تم سے محبت کرتا ہوں میں تمہیں زندگی سے زیادہ چاہتا ہوں۔ لیکن میرے الفاظ کو ذہن سے نہ نکالنا ایلا، اور میری رہنمائی کرتی رہنا۔ ہوسکتا ہے میرے ذہن کی کوئی ایسی حس متاثر ہوگئی ہو جو کچھ نہ سمجھ پارہی ہو۔ لیکن رفتہ رفتہ مجھے سب کچھ یاد آجائے گا۔ ایک بات میں تم سے خاص طور سے کہنا چاہتا ہوں۔ اگر میری شخصیت میں کوئی کمی پاؤ، تو مجھے اس سے آگاہ ضرور کر دینا۔ سمجھ رہی ہو نا تم۔'' اور ایلا نے سمجھنے والے انداز میں گردن ہلا دی۔ اب اس کے علاوہ اور کوئی چارہ کار نہیں تھا کہ میں اس ماحول کو سمجھوں۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

یادداشت کو آواز دیتا رہوں۔ ممکن ہے کہ کوئی لمحہ ایسا آ جائے جو میرے ذہن پر جمی ہوئی گرد صاف کردے۔ اس کے لئے ضروری تھا کہ اب میں اپنے آپ کو ٹم مور ہی سمجھوں۔ بہرحال ایلا کو سمجھا بجھا کر میں نے خوش کر لیا۔ معصوم سی لڑکی تھی اور اس قدر دلکش تھی کہ میرے ذہن میں کیسے کیسے تصورات آ رہے تھے۔ مسٹر ڈنکن سے رات تک ملاقات نہیں ہوئی۔ اس کے معاملات کے بارے میں مجھے ایلا سے پتا چل گیا تھا وہ عموماً ہم دونوں سے دور رہتے ہیں۔ پھر بھی معلومات کے لئے میں نے ایلا سے رات کو اپنے بیڈ روم میں پوچھا۔

''ایلا پہلی بات تو یہ ہے کہ اب تم میری اس بات کو حقیقت تسلیم کر لو۔''

''کس بات کو؟''

''وہی یادداشت کھو جانے والی بات۔''

''لیکن ایک بات مجھے بتاؤ ٹم؟''

''ہاں پوچھو۔''

''ہر عمل کا ایک ردعمل ہوتا ہے وہ عمل کیا تھا۔ کیا دادا کے رویے سے تم اس قدر دلبرداشتہ ہوئے تم نے کبھی اس بات کا اظہار تو نہیں کیا تھا۔ تم تو یہ کہتے تھے کہ ایک دن آخر کار تم مجھے چھوڑ کر چلے جاؤ گے۔ اگر دادا نے اپنا رویہ نہ سنبھالا تو۔ اور ایسا ہی ہوا۔ اس میں یادداشت کھو جانے والی کیا بات تھی؟''

''ہمارے تمہارے درمیان چونکہ صاف ستھری گفتگو ہو رہی ہے ایلا، اس لئے میں تمہیں بتاؤں کہ مجھے اپنی یادداشت کھو جانے کے واقعے کا بھی کوئی علم نہیں ہے۔ میں بس بھٹکتا رہا تھا۔ میں خود اپنی تلاش چاہتا تھا اور جیسا کہ میں نے تمہیں واقعات بتائے ہیں۔ اسکے بعد مجھے اس بات کا علم ہوا کہ میں کون ہوں۔ لیکن تمہیں میری مدد کرنا ہوگی۔ ایک اچھی بیوی، ایک مخلص بیوی کی حیثیت سے۔'' ایلا نے ایک گہری سانس لی اور بولی۔

''میری زندگی کے لئے یہ ایک انتہائی انوکھا واقعہ ہے۔''

''تم نے مجھے غور سے دیکھ لیا ہے ایلا؟''

''ہاں''

''کہیں میری ذات میں تمہیں کوئی فرق محسوس ہوتا ہے؟''

''نہیں!''

''میری جسامت میں، میرے قدو قامت میں، میرے چہرے کے نقوش میں، میری آنکھوں میں، کہیں بھی کوئی ایسی چیز نہیں پائی تم نے، جس سے تم کو کم از کم شبہ ہی ہو جائے۔''

''نہیں۔'' ایلا نے کہا۔

''ٹھیک ہے، اب مجھے اس ماحول سے روشناس کراؤ۔''

ٹھیک ہے اگر تم یہی چاہتے ہو تو میں تمہیں تمام تفصیلات بتائے دیتی ہوں۔''

''ایلا میری مدد کرو۔ میری یادداشت واپس لاؤ، میں تم سے اب جھوٹ نہیں بول رہا۔ تمہارے اس قدر قریب آ جانے کے بعد اب جھوٹ بولنے کا تصور میرے لئے ممکن نہیں ہے۔ ایلا تم میرے لئے ایک انتہائی دلکش لڑکی ہو۔ ایک ایسی لڑکی جسے اگر اجنبی حیثیت سے بھی دیکھا جائے تو اس کے حصول کی خواہش دل میں ابھر آئے۔ سمجھ رہی ہو نا تم۔''

''ہاں۔''

''تو خیر، اب ان باتوں کو چھوڑو اور مجھے بتاؤ، ہماری یہاں کیا پوزیشن ہے۔'' اور ایلا مجھے بتانے لگی۔ بوڑھا ڈنکن خاصا دولت مند آدمی تھا۔ اس کی بہت ساری زمینیں تھیں۔ جہاں مختلف چیزوں کی کاشت ہوتی تھی۔ تھوڑے فاصلے پر ایک فارم ہاؤس تھا اور اس میں بہت سے کام ہوتے تھے۔ فارم ہاؤس کا نگران جیکال تھا۔ جیکال ایک بہت اچھا دوست، بہت اچھا ساتھی تھا اور مجھ سے بہت عقیدت رکھتا تھا۔'' ایلا نے کہا۔

''جیکال تمہارے لئے جس قدر مضطرب تھا، تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ وہ تم سے عشق کرتا ہے۔''

''ہو سکتا ہے، میرا عاشق ہی مجھے میرے بارے میں ساری تفصیلات بتا سکے۔'' میں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اور میں؟'' ایلا نے عجیب سی نگاہوں سے مجھے دیکھ کر کہا۔

''تم تو میری معاون ہو۔ صحیح معنوں میں تم ہی مجھے میری زندگی بھر کی الجھن سے نجات دلاؤ گی۔''

''میں تم سے ایک بات کہوں۔'' ایلا کے لہجے میں شرم تھی۔

''ہاں۔''

''تم سر سے پاؤں تک مجھے کہیں مختلف نہیں معلوم ہوتے لیکن میرے اور تمہارے درمیان رفاقت کا جو راز ہے وہ آخری چیز ہوگا۔''

میں اس کے الفاظ پر غور کرتا رہا اور میرے بدن میں سنسنی دوڑ گئی۔ ایلا کے کپکپاتے ہونٹ، اس کی مضطرب آنکھیں، جو کچھ کہہ رہی تھیں وہ ایک انتہائی خوشگوار تصور تھا لیکن اس عالم میں جب میں اسے قبول کر لیتا اور میں نے یہ بھی تجربہ کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ سب کچھ تو کہہ چکا تھا ایلا سے۔ اس کے بعد جو لمحات وہ میرے اور اپنے درمیان لانا چاہتی تھی یہ صرف اس کا عمل تھا اور میں نے اپنے آپ کو اس کے سپرد کر دیا۔ درحقیقت ایک مضحکہ خیز عمل تھا۔ لیکن کیا کیا جاتا۔ شرمائی ہوئی آواز میں مجھ سے کہا۔

''اور تم اب بھی اپنے آپ کو ایک الگ انسان کہتے ہو۔'' یہ کہہ کر اس نے دونوں ہاتھوں سے چہرہ چھپا لیا۔

''ایلا میں نے کوئی گناہ تو نہیں کیا؟''

''جو کچھ بھی تم کہہ لو، میں اس سے زیادہ اور کیا کہہ سکتی ہوں کہ تم واقعی اجنبی نہیں ہو۔'' ایلا کی بات میرے ذہن میں عجیب انداز میں چبھنے لگی۔ کیا کوئی عورت اپنے مرد کا اس طرح مکمل طور پر یہ تجزیہ کر سکتی ہے۔ کیا وہ حتمی طور پر یہ کہہ سکتی ہے کہ جو رات اس نے اپنے شوہر کے ساتھ گزاری ہے وہ اس کے شوہر کی شناخت ہے۔ بہرحال میرا اس سلسلے میں کوئی تجربہ نہیں تھا۔ میں نے ایلا کی بات کو تسلیم کیا اور گردن ہلا کر رہ گیا۔ اب [illegible] کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں تھا کہ میں خود کو یہ یقین دلانے کی کوشش کروں کہ میں واقعی تم [illegible]

ہوں۔ البتہ بوڑھے دادا کو اگر ٹم مور سے کوئی شکایت تھی تو میں اس شکایت کو دور کرنا چاہتا تھا۔ ڈنکن ایک بدمزاج انسان تھا اور ہر بات میں نکتہ چینی کرنے کا عادی۔ لیکن واقعی دل کا برا انسان ثابت نہیں ہوتا تھا ورنہ میں اس راز کے لئے اس قدر سرگرداں نہ ہوتا، دوسری ملاقات اس سے ہوئی تو اس نے بدمزاجی سے کہا۔

''تو پھر اب کیا کہتا ہے؟''

''کچھ نہیں۔ انکل ڈنکن۔ بھلا آپ سے کیا کہوں گا۔''

''تم نہایت ہی شاطر آدمی ہو۔ جس طرح تم نے مجھ پر اور میری پوتی پر قابو پایا ہے میرا بس چلتا تو۔ تو۔''

''دادا کیسی باتیں کرتے ہو؟''

''تم نے اسے نہیں دیکھا یہ اب بھی مجھے انکل کہہ کر مخاطب کر رہا ہے۔ گویا یہ اپنے آپ کو وہ پرانا ٹم نہیں ظاہر کرنا چاہتا؟''

''اوہو۔ ایلا، تم نے مجھے یہ نہیں بتایا کہ میں دادا کو کیا کہتا ہوں۔؟''

''گرینڈ فادر اور کیا۔''

''چلو ٹھیک ہے، سوری گرینڈ فادر مجھ سے غلطی ہوگئی۔''

غالباً میں نے کبھی پہلے یہ الفاظ بوڑھے ڈنکن سے نہیں کہے ہوں گے میرے ان الفاظ پر وہ کس قدر حیران ہو گیا تھا۔ ایلا نے کہا۔

''ہم گھومنے چلیں گے۔ میں تمہیں فارم ہاؤس لے چلوں گی۔ جیکال تم سے ملے گا تو خوشی سے دیوانہ ہو جائے گا۔''

''ٹھیک ہے۔'' میں نے گردن ہلا کر کہا۔ اس ماحول سے واقفیت بھی مقصود تھی۔ اس کے علاوہ میں یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ ہو سکتا ہے کوئی ایسا نکتہ کوئی ایسا پوائنٹ جو میری یادداشت کو واپس لانے میں مدد کرے۔ دو گھوڑوں کا بندوبست کیا گیا۔ سب کچھ موجود تھا ڈنکن کے پاس۔ ہر چند کہ مجھے یہ اندازہ ہوا تھا کہ میرا تعلق محکمہ پولیس سے ہے اور میرے محکمے نے میری تعیناتی بھی قصبہ شین میں ہی کی ہے۔ لیکن یہ تمام چیزیں مجھے حاصل ہوئی تھیں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

یعنی اس شخص کو جس کا نام ٹم مور تھا یعنی میں۔ یہ سب ڈنکن اور ایلا کی وجہ سے مجھے حاصل ہوئی تھیں۔

ہم دونوں اپنے گھوڑے دوڑاتے ہوئے آگے بڑھتے رہے اور پھر ایک عظیم الشان چٹان کے پاس پہنچ گئے جہاں سے سیڑھیاں اوپر جاتی ہوئی نظر آتی تھیں۔ یہ سیڑھیاں فارم ہاؤس تک جاتی تھیں، جو اس چٹان کی چوٹی پر ایک قلعے کی مانند بنا ہوا تھا اور اس کے اوپر باقی سارا سلسلہ تھا، یہ بھی ایک دلچسپ جگہ تھی لیکن میری یادداشت کے خانوں میں محفوظ نہیں تھی۔

"نیچے کچھ افراد کام کر رہے تھے، یہ مقامی لوگ تھے ان کے انداز میں احترام پایا جاتا تھا۔ ہمارے دونوں گھوڑے انہوں نے سنبھال لئے اور اس کے بعد میں اور ایلا سیڑھیاں طے کرنے لگے۔

فارم ہاؤس اوپر پہاڑی سلسلے پر بہت دور تک پھیلا ہوا تھا اور واقعی یہ ایک قلعے کی حیثیت رکھتا تھا۔ نیچے جو مکان بوڑھے ڈنکن نے بنایا تھا اور اس فارم ہاؤس کی بلندی پر ہوتا تو یقینی طور پر ایک انتہائی خوشگوار جگہ ہوتی لیکن بہرحال معاملہ بوڑھے ڈنکن کا تھا اس لئے کچھ نہیں کہا جاسکتا تھا۔ سیڑھیاں چڑھ کر ہم اوپر پہنچے تو یہاں میں نے پہلی بار جیکال کو دیکھا۔

وہ ایک شاندار شخصیت کا مالک تھا لمبا چوڑا قد، یقینی طور پر خوبصورت چہرہ ورزشی بدن کا مالک لیکن اس کی آنکھیں کچھ جھکی جھکی تھیں، غالباً شراب کا استعمال بہت زیادہ کرتا تھا اسی طرح چہرہ بھی بے ترتیب تھا۔ داڑھی کے بال اس طرح اگے ہوئے تھے جیسے جنگلوں میں پہاڑوں پر جھاڑیوں اگ آتی ہیں، اسی طرح سر کے بال بھی منتشر تھے۔ اپنی شخصیت میں وہ ایک شاندار آدمی نظر آتا تھا۔ قریب پہنچا اور کسی سنگی بت کی مانند ہمارے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوگیا۔

"ہیلو جیکال!" میرے بجائے ایلا نے کہا۔ لیکن جیکال نے کوئی جواب نہیں دیا وہ مجھے گھورتا رہا۔ میں نے ہنس کر کہا۔

"کیا دیکھ رہے ہو جیکال؟"

"کچھ نہیں۔ اگر میں آپ کا دوست ہوتا مائی لارڈ تو آپ سے شکایت کرتا لیکن بد قسمتی یہ ہے کہ میں آپ کا غلام ہوں اور غلام اپنے سینوں میں کوئی بھی جذبہ رکھیں، ان کی پذیرائی دوستوں کی حیثیت سے نہیں ہوسکتی۔"

"جیکال تم سے شکایت کر رہا ہے ٹم۔" ایلا نے کہا۔

"نہیں مس، میں لارڈ سے شکایت نہیں کر سکتا۔"

"تمہارے کام ٹھیک چل رہے ہیں؟" میں نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ جیکال کے سپرد جب کوئی ذمے داری کی جاتی ہے تو اس کے کام ٹھیک ہی چلتے ہیں۔"

"تم اس سے اس کے دشمن قبائل کے بارے میں کچھ نہیں پوچھو گے ٹم؟"

"دشمن قبائل۔"

"ہاں جن میں سے ایک شخص کی کھوپڑی میں جیکال شراب پیتا ہے۔" ایلا نے کہا۔

"نہیں مس اتنی معمولی سی بات کو اس قدر اہمیت نہ دو، جیکال تو اس دن اپنی شخصیت کو مکمل سمجھے گا جب کور کے خون میں نہائے ہوں گے ان کے جسموں سے گوشت جلنے کی بدبو اڑ کر فضا میں منتشر ہو رہی ہوگی اور ان کی جھونپڑیاں خاکستر ہوں گی ان کے چھوٹے چھوٹے بچے منتشر پھر رہے ہوں گے اور قبیلے کی عورتیں ان بچوں کو اپنی آغوش میں دبائے پناہ کی تلاش میں بھاگی بھاگی پھر رہی ہوں گی وہ دن جیکال کی زندگی کا سنہری دن ہوگا اس کی تمام عمر کی کاوشوں کا حاصل۔"

"اوہ کیا یہ اب بھی نشے میں ہے؟" میں نے ایلا سے سوال کیا اور ایلا سنجیدہ ہوگئی پھر بولی۔

"تم اب بھی اس بات سے ناواقفیت کا اظہار کرو گے ٹم؟"

"نہیں قصور میرا نہیں ہے ایلا تم جانتی ہو۔" میں نے کہا۔

"جیکال کی دشمنی کور کے سے چل رہی ہے۔"

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

''کور کے کیا ہیں؟''

''ایک قبیلہ ہے جو خاصے فاصلوں پر آباد ہے اور کور کے وہ ہیں جنہوں نے جیکال کو اس کی بیوی اور بچوں سے محروم کر دیا ہے۔''

''کیا مطلب؟''

''طویل کہانی ہے پھر بعد میں سنادوں گی تمہیں۔''

''ہوں ٹھیک ہے اور سناؤ جیکال۔''

''کچھ نہیں لارڈ بس سب ٹھیک چل رہا ہے آپ نے خاصی طویل سیر و سیاحت کر لی ہے۔ کیا اب بھی آپ کا کہیں جانے کا ارادہ ہے۔''

''نہیں کوئی خاص نہیں۔'' میں نے جواب دیا۔

''آپ کو معلوم ہے کہ آپ کی غیر موجودگی میں شراب کی تجارت خاصی فروغ پا گئی ہے۔''

''کیا مطلب؟''

''وہ لوگ باقاعدہ تجارت کر رہے ہیں تاجر آتے ہیں اور کچی شراب خرید کر لے جاتے ہیں۔ قبائل میں کئی نئی بھٹیاں لگ گئی ہیں اور مجھے ان کے بارے میں مکمل معلومات حاصل ہیں کیونکہ میرے مخبر وہاں کام کرتے ہیں۔'' میں نے ایک گہری سانس لی اور آہستہ سے کہا۔

''ٹھیک ہے جیکال دیکھیں گے اس معاملے کو بھی۔'' پھر میں نے خاموشی ہی اختیار کر لی تھی فارم ہاؤس کا جائزہ لیا۔ اس جگہ کے حسن کے بارے میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا تھا لیکن تھوڑی ہی دیر کے بعد ایک اطلاع ملی اور اس اطلاع کے ملنے کے بعد مزید سنجیدہ ہو گیا مجھے پتا چلا کہ ٹوٹ کارک آیا ہے۔ ٹوٹ کارک کے بارے میں مجھے کچھ بھی نہیں معلوم تھا لیکن جب میں فارم ہاؤس کی سیڑھیاں اتر کر نیچے پہنچا تو میں نے وہ پولیس کی جیپ دیکھی جس میں چند افراد بھرے ہوئے تھے ان میں فریڈ اور الفانسو بھی تھے۔ وہ سب کار سے اتر آئے، ٹوٹ کارک ایک اسمارٹ سا سیاہ چہرہ والا شخص تھا۔ اس نے مجھے

دیکھا اور پھر دو قدم آگے بڑھ کر مجھ سے بولا۔

''میں تمہارا افسر اعلیٰ ہوں ٹم مور! لیکن چونکہ تم اس وقت سول ڈریس میں ہو اس لئے تم پر سلوٹ کی پابندی نہیں ہے۔ مجھے بتاؤ اب تمہاری طبیعت کیسی ہے میں تم سے صرف ملاقات کے لئے یہاں آیا ہوں۔'' میں نے ایک لمحے میں اپنے آپ کو سنبھال لیا اور بولا۔

''معذرت خواہ ہوں سر! بس کچھ ذہنی بحران کا شکار رہا ہوں اور مسلسل ہوں لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ میں بہت جلد اپنی اس کیفیت پر قابو پالوں گا۔''

''ہوں میں محسوس کر رہا ہوں خیر کوئی بات نہیں فریڈ اور الفانسو نے مجھے تمہارے بارے میں تمام تفصیلات بتائی ہیں میں تمہاری صحت کے لئے دعا گو ہوں خصوصی طور پر میں نے تمہارے لئے تین ماہ کی چھٹی منظور کر لی ہے اپنی بیوی کے ساتھ اس حسین ماحول میں یقینی طور پر تمہارے ذہن پر خوشگوار اثرات مرتب ہوں گے۔ میں تم سے ملاقات کرنے کیلئے آیا تھا۔ لیکن ڈیوٹی پر نہ ہونے کے باوجود تم ذرا آس پاس کے ماحول کا خیال رکھنا سنا ہے۔ یہ باغی قبیلے پھر اپنا کاروبار زور وشور سے جاری کر چکے ہیں اور ناجائز شراب کی تجارت ایک بار پھر عروج پر پہنچ گئی ہے۔ اصل میں تمہاری ڈیوٹی یہاں لگائی گئی تھی کہ تم واحد شخص ہو جو ان حالات پر قابو پا سکتے ہو خیر ابھی تو تم چھٹی کے دن گزارو لیکن اس کے باوجود میں تم سے ذاتی طور پر درخواست کروں گا کہ ذرا ماحول پر نظر رکھنا، حکومت اس سلسلے میں خاصی مضطرب نظر آتی ہے اور میں یہ نہیں چاہتا کہ کسی اور کی ڈیوٹی یہاں لگائی جائے میں تمہارے لئے نیک خواہشات رکھتا ہوں "اوکے۔'' وہ واپسی کے لئے مڑا اور جیپ میں جا بیٹھا فریڈ اور الفانسو نے اس سے چند لمحات کے لئے معذرت طلب کی اور میرے پاس آ گئے ان میں سے ایک نے کہا۔

''تم نے ٹوٹ کارک کے ساتھ بڑا حیرت انگیز سلوک کیا ہے ٹم! جب کہ تم ہمیشہ اپنے افسران کی عزت کرتے رہے ہو۔''

''مجھے احساس ہے۔''

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

''ہم پہلے تمہارے گھر گئے تھے وہاں سے ڈنکن نے بتایا کہ تم فارم ہاؤس پر گئے ہوئے ہو تم نے ٹوٹ کارک کو اخلاقاً بھی اپنے پاس ٹھہرنے کیلئے پیشکش نہیں کی۔ خیر اس وقت تو کوئی بات نہیں ہے، براہ کرم آئندہ خیال رکھنا او کے خدا حافظ اب تین مہینے تک عیش کی گزارو لیکن کارک ان لوگوں میں سے نہیں جو ذاتی معاملات پر برا مانیں تم اس کا طریقہ کار یہی اختیار کر سکتے ہو کہ شراب کی ناجائز تجارت کے لئے اپنی خصوصی مہارت سے کام لو او کے، خدا حافظ۔'' وہ دونوں واپس پلٹے اور جیپ میں جا بیٹھے پھر جیپ اسٹارٹ ہو کر واپس چلی گئی تھی اور میں عجیب سی نگاہوں سے اسے جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ میرے پیچھے جیکال اور ایلا کھڑے ہوئے تھے۔ میں واپس پلٹا تو ایلا نے کہا۔

''واقعی مسٹر ٹوٹ کارک تمہارے بہترین ہمدردوں میں سے ہیں میں تمہارے بغیر کچھ نہیں بول سکتی ورنہ تم سے ضرور کہتی کہ ان کی خاطر مدارات کا بندوبست کرو۔''

''بس۔'' میں نے انگلی اٹھا کر کہا۔ ''جو میں کر رہا ہوں وہ ٹھیک ہے جو نہ کر پاؤں اس کے لئے مجھ سے کوئی ایسی بات نہ کرو جو میرا ذہن خراب کر دے۔ میرے دماغ میں تھوڑی سی گرمی پیدا ہو گئی تھی جب میں کچھ جانتا ہی نہیں تھا تو کیا کر سکتا تھا۔ بہرحال اس کے بعد وقت گزرتا رہا ایلا میری خلوتوں میں میرے ساتھ ہوا کرتی تھی۔ میں نے لاکھ کوشش کی تھی کہ اپنے آپ کو سمجھا سکوں یہ یقین دلا سکوں کہ اصل میں ٹم مور ہی ہوں لیکن کوئی بات یاد نہیں آتی تھی اس ماحول سے ابھی تک مجھے واقفیت حاصل نہیں ہو سکی تھی بہرحال وقت گزرتا رہا پھر ایک رات اس وقت جب میں آرام کر رہا تھا جیکال گھوڑے پر سوار ہو کر میرے پاس پہنچ گیا۔ وہ بہت خوش نظر آ رہا تھا اس نے کہا۔

مجھے معلوم ہو چکا ہے کہ آج وہ لوگ شراب لے کر نمبر 3 سے گزریں گے۔ اور ہم بلندی سے انہیں با آسانی نشانہ لگا سکتے ہیں۔

''تو کیا ہمیں ایسا کرنا چاہیے۔''

''بہترین موقع ہے شراب کا بہت بڑا ذخیرہ ضائع ہو جائے گا اور اس سے آپ کو فائدہ حاصل ہوگا۔''

''لیکن کیا ان سے جنگ کی نوبت آ سکتی ہے۔''

''نہیں کوئی ایسی خاص بات نہیں شاید وہ جنگ کرنے کے قابل تو کبھی نہیں ہوتے بس ان میں سے کچھ سر پھرے ایسے ہوتے ہیں جو برائی پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔''

''صبح اس وقت جب سورج نکلنے میں کچھ دیر باقی رہ جاتی ہے وہ لوگ یہاں سے نکلیں گے رات ہی کو چل پڑیں گے لیکن درے کو وہ اس وقت عبور کریں گے جب روشنی ہونے میں تھوڑی ہی دیر باقی رہ جائے گی۔

''ہوں چلو ٹھیک ہے ہمیں اس سلسلے میں جو کچھ بھی کرنا ہے اس کے لئے مجھے مشورہ دو۔

''آپ میرے ساتھ فارم ہاؤس چلیے میں آپ کو بتاؤں گا کہ ہمیں کیا کرنا ہوگا۔''

ایلا نے بھی میرے ساتھ چلنے کی کوشش کی لیکن جیکال ہی نے سرد لہجے میں کہا۔

''نہیں مسی مردوں کے کام میں عورتوں کی مداخلت اچھی نہیں ہوتی آپ کو اس وقت آرام ہی کرنا ہوگا۔'' میں تیار ہو گیا اور تھوڑی دیر کے ہم فارم ہاؤس پہنچ گئے۔ جیکال نے مجھے خاص قسم کے ایسے ہتھیار دکھائے جو بندوق نہیں تھیں جو ایک طرح کا دیسی ساخت کا ہتھیار تھا جس میں سامنے کی سمت ایک نال جیسی چیز بنی ہوئی تھی۔ سامنے کی سمت لوہے کا تار بنا ہوا تھا لوہے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے جو ایک خاص انداز میں بنائے گئے تھے نال میں رکھ کر تار کو کھینچ کر مارا جاتا تو کمان کی طرح یہ ٹکڑے اس نال میں سے نکل کر اپنے ہدف کو نشانہ بناتے تھے۔ میں نے حیرت سے یہ ہتھیار دیکھتے ہوئے کہا

''عجیب چیز ہے۔''

''لیکن نہایت کارآمد لارڈ۔''

''مگر ہم ان سے کریں گے کیا۔''

''وہ مٹکے توڑیں گے جن میں شراب بھری ہوتی ہے۔''

''اوہو مگر یہ کس نے بنائے ہیں۔'' میں نے پوچھا تو جیکال مسکرانے لگا پھر بولا۔

''میں نے، تمہیں معلوم ہے چیف جیکال ذات کا لوہار ہے۔''

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"ہوں کیا ہم دو آدمی یہ سارا کام کر سکتے ہیں۔"

"دو ہی آدمیوں کو کرنا ہوگا چیف۔" اس نے کہا اور پھر میں نے ان ہتھیاروں کا استعمال سیکھا پھر لوہے کے خاصے ٹکڑے اور وہ ہتھیار لے کر ہم میرا مطلب ہے میں اور جیکال درے میں پہنچ گئے اور ایک جگہ بلندی پر اپنا ٹھکانہ بنا کر انتظار کرنے لگے ہمیں بہت زیادہ دیر انتظار نہیں کرنا پڑا تھوڑی دیر کے بعد درے کے آخری سرے سے خچروں کی ایک قطار نمودار ہوئی جن پر شراب کے مٹکے ترتیب سے چنے ہوئے تھے پندرہ سولہ افراد ان کی نگرانی کے لئے ان کے ساتھ تھے جیکال تیار ہو گیا اس نے کہا۔

"لارڈ وہ آرہے ہیں ہمیں اتنی بلندی سے ان کا مقابلہ کرنے کی بجائے نیچے اترنا ہوگا جہاں سے ہم ان مٹکوں کو آسانی سے نشانہ بنا سکتے ہیں۔"

"تو پھر تم نے اتنی بلندی پر وقت کیوں گزارا۔"

"اصل میں یہاں سے ہم انہیں ایسے موقع پر دیکھ سکتے ہیں جس سے ہمیں ان کی صحیح آمد کا پتا چل جاتا۔"

"چلو پھر نیچے چلتے ہیں۔" میں نے کہا مجھے بھی یہ سب کچھ بہت دلچسپ محسوس ہو رہا تھا۔

خاص طور سے یہ ہتھیار جو میرے لئے بالکل اجنبی تھا اور جیکال کا ساختہ تھا۔ ہم نے درے میں ایک چٹان کے پیچھے پناہ لی اور اس کے بعد انتظار کرتے رہے خچر آہستہ آہستہ آگے آرہے تھے پھر ہم نے پہلے خچر کو نشانہ بنایا ہتھیار سے لوہے کا ٹکڑا نکلا اور پہلے مٹکے پر لگا اور اس کے بعد پے در پے ان مٹکوں پر ہمارے انوکھے ہتھیار سے ضربیں لگنے لگیں اور وہ ٹوٹ ٹوٹ کر نیچے گرنے لگے۔ شراب زمین پر بہہ رہی تھی جیکال نے اس موقع پر ایک اور بھی عمل کیا جو ایک لحاظ سے دلچسپ بھی تھا اور تکلیف دہ بھی یعنی اس نے سب سے آگے والے خچر کے پاؤں پر لوہے کے اس ٹکڑے سے نشانہ لگایا اور خچر نے ٹھوکر کھائی پھر وہ واپس پلٹ پڑا خچروں میں افراتفری پھیل گئی اور جیکال کے منہ سے قہقہے آزاد ہونے لگے ایک دلچسپ عمل شروع ہو گیا تھا۔ قبیلے کے وہ افراد خچروں کو سنبھالنے کی

کوشش کر رہے تھے جو شراب کی تجارت کر رہے تھے لیکن خچر ایک دوسرے سے ٹکرا رہے تھے اور مٹکے دھڑا دھڑ ٹوٹ رہے تھے نیچے زمین پر شراب بہہ رہی تھی اور اس کی بو فضا میں پھیل رہی تھی ان لوگوں نے ہمیں دیکھ لیا اور پھر وہ خچروں کو بھول کر ایک دم ساکت ہو گئے ان کی نگاہیں ہم پر جمی ہوئی تھیں اور پھر وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگے ایک عجیب سی سنسنی خیز کیفیت ان کے چہروں پر طاری تھی وہ ہم دونوں کو گھور رہے تھے اور ان کے انداز سے یوں محسوس ہوتا تھا جیسے وہ ہماری زندگی کے درپے ہوں، جیکال انہیں بے پروائی سے دیکھ رہا تھا، پھر دفعتاً ہی ایک آدمی آگے بڑھا یہ اچھے تن و توش کا آدمی تھا اس نے غرائی ہوئی آواز میں کہا۔ "تم لوگوں نے ہمارا جو نقصان کیا ہے اگر زندگیاں بھی بیچ دو تو وہ نقصان پورا نہیں کر سکو گے لیکن تمہیں اس کے بدلے اپنی جان ہی دینا پڑے گی۔" دفعتاً ہی اس نے بھیڑیے کی طرح غرا کر مجھ پر چھلانگ لگائی اور میرے سینے پر آگرا میرے سنبھلتے سنبھلتے اس نے میرے منہ پر اتنی زور سے مکا رسید کیا کہ میرا توازن قائم نہ رہ سکا میں پیٹھ کے بل زمین پر گرا لیکن اس کے ساتھ ہی میں نے لوٹ لگائی اور اس کی رینج سے نکل گیا ورنہ اس کی مضبوط ٹھوکریں واقعی میری پسلیاں توڑ دیتیں میں نے لمبی لوٹ لگانے کے بعد خود کو سنبھالا اور کھڑا ہو کر اس کے مقابلے پر آگیا۔ ادھر جیکال کے لئے یہ سب کچھ کافی تھا اس نے حلق سے ایک خوفناک دھاڑ نکالی اور اس کے بعد ان لوگوں پر ٹوٹ پڑا میں اس کی وحشت ناکی کا اندازہ بھی لگا رہا تھا اور خود بھی اس مصیبت سے بچنے کی کوشش کر رہا تھا جو پے در پے مجھ پر حملے کر رہی تھی۔ شراب نے زمین پر بہہ کر کیچڑ سی پیدا کر دی تھی اور ایک عجیب سی بو فضا میں پھیل ہوئی تھی۔ میں اس خوفناک قبائلی سے پھرتی سے مقابلہ کر رہا تھا اور میرے گھونسوں نے اس کا حال خراب کر دیا تھا کافی دیر تک یہ جنگ جاری رہی اور اس کے بعد ان کے قدم اکھڑ گئے میں نے دیکھا کہ ان میں سے کئی لوگوں کے چہرے خون میں ڈوبے ہوئے ہیں اور وہ بھاگنے کی کوشش کر رہے ہیں جب کہ جیکال ایک زبردست باکسر کی حیثیت سے میری آنکھوں کے سامنے آیا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ سب فرار ہو گئے۔ خچر بھی دور بھاگ گئے۔ شراب کا شاید ایک بھی مٹکا ایسا نہیں تھا جو سالم بچا ہو ان کے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ٹکڑے ادھر ادھر بکھرے ہوئے تھے جیکال نے ہنستے ہوئے کہا۔

''لارڈ زندگی میں کبھی ایسا منظر نہیں دیکھا شراب جیسی قیمتی شے اس قدر بے وقعت ہو جائے۔''

میں نے کوئی جواب نہیں دیا اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر جیکال کو دیکھنے لگا سورج اب اچھا خاصا نکل آیا تھا اور قرب و جوار میں روشنی پھیل گئی تھی جیکال نے کہا۔

''آؤ لارڈ تھوڑے فاصلے پر ایک چشمہ ہے جہاں ہم اپنے آپ کو صاف ستھرا کر سکتے ہیں۔'' پھر جیکال نے چشمے کے قریب پہنچ کر مجھ سے منہ ہاتھ دھونے کے لئے کہا اور خود بھی تیار ہونے لگا تھوڑی دیر کے بعد وہ واپسی کے لئے مڑ گیا راستے میں میں نے اس سے کہا۔

''جیکال ہم نے ان وگوں سے بدترین دشمنی مول لے لی ہے کیا یہ لوگ مستقبل میں ہمیں نقصان پہنچانے کی کوشش نہیں کریں گے۔''

''وہ جانتے ہیں لارڈ کہ اگر وہ باقاعدہ تم پر حملہ آور ہوں گے تو شاید ان کا پورا قبیلہ ہی مشکل میں گرفتار ہو جائے ظاہر ہے پولیس انہیں کہاں چھوڑے گی وہ کافی عقلمند لوگ ہیں اور کسی طور پر پسند نہیں کریں گے کہ پولیس سے براہ راست جھگڑا لیں انہیں اپنا کاروبار بھی جاری رکھنا ہے ویسے اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ان کی بہت قیمتی کھیپ تباہ ہو گئی ہے اور بہت عرصے تک وہ اتنی بڑی کھیپ تیار نہیں کر سکیں گے ارے میں ان سوروں کو اچھی طرح جانتا ہوں باس انہیں نے اپنا یہی کاروبار بنا رکھا ہے اور یہ سمجھتے ہیں کہ حکومت کی نگاہوں میں دھول جھونک کر اپنا یہ کاروبار جاری رکھیں گے حالانکہ یہ ایک بہت مشکل کام ہے میں خود بھی اپنی تیار کی ہوئی شراب پیتا ہوں باس، لیکن بس ایک باقاعدہ کاروبار تو حکومت کی تحویل میں ہی ہونا چاہئے۔ جیسا کہ دوسرے ادارے کرتے ہیں یہ لوگ آخر کھیتی باڑی کیوں نہیں کرتے جب کہ زمینیں زرخیز ہیں مگر پتا ہے لارڈ ایسا یہ کیوں نہیں کرتے شراب کی فروخت سے ان کی آمدنی بہت زیادہ ہوتی ہے جب کہ کھیتی باڑی انہیں وہ منافع نہیں دیتی جو یہ چاہتے ہیں اور جب یہ لوگ مضبوط ہو جائیں گے تو سب سے پہلے ہتھیار خریدیں گے

اور ہتھیار خریدنے کے بعد حکومت ہی کے مقابلے پر آ جائیں گے حکومت یہ اچھی طرح جانتی ہے اور اسی لئے اکثر ان قبیلوں پر چھاپے پڑتے رہتے ہیں اور ان کے پاس سے تمام ہتھیار اٹھا لیے جاتے ہیں سب سے بڑی بات یہ ہے لارڈ کہ ان کے پاس ہتھیاروں کے لئے باہر سے حصول کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔''

''تم تو ان کے بارے میں بہت زیادہ معلومات رکھتے ہو جیکال۔''

''پوری عمر ان کے درمیان گزاری ہے اور لارڈ زندگی میں ایک ہی آرزو کی ہے میں نے آہ کاش کبھی کورکوں تک جا پہنچوں اور اس کے بعد۔''

کورکوں کی کہانی مجھے ایلا نے پوری پوری سنائی تھی اس نے بتایا تھا کہ کورکا قبائل نے جیکال کی بیوی اور بچے ہلاک کر دیے تھے ورنہ اس سے پہلے جیکال ایک شاندار شخصیت کا مالک تھا اور ان علاقوں میں نمایاں حیثیت کا مالک بعد میں اس نے اپنا سب کچھ تباہ کر دیا اور اس فارم ہاؤس پر زندگی گزارنے لگا بہر حال یہ ایک دلچسپ شخصیت تھی۔ ساری باتیں اپنی جگہ اب میں نے خود کو سمجھانے کی کوشش شروع کر دی تھی کہ میرے لئے یہ جگہ ہی سب سے موزوں ہے سب کچھ ہی حاصل ہو گیا تھا یہاں اور میں نہ چاہنے کے باوجود ایلا کی قربت میں مسحور ہو کر رہ گیا تھا اب وہ مجھے بہت اچھی لگتی تھی اور میری آرزو تھی کہ آنے والا کوئی بھی وقت مجھے اس کا احساس دلا رہے کہ درحقیقت میں تم ہوں اور ایلا کو دھوکہ نہیں دے رہا۔ ہم دونوں اکثر گھوڑوں پر سوار ہو سیر و سیاحت کے لئے نکل جاتے تھے۔ کبھی کبھی جیکال بھی ہمارے ساتھ ہوتا تھا۔ وہ ایک طرح سے ہر مرض کی دوا تھا۔ فارم ہاؤس اس نے پوری طرح سنبھال رکھا تھا اور بہت خوش زندگی گزار رہا تھا اس کے دل کی گہرائیوں میں جو کچھ تھا اس کی تکمیل کے لئے اس نے نجانے کیا کیا کچھ کیا ہوگا۔ ویسے بڑا ذہین آدمی تھا۔ اگر اس کے دل میں زخم نہ ہوتا تو شاید وہ بہت ہی شاندار شخصلیت کا مالک ہوتا۔ ہم خاصی دور نکل آئے تھے جنگلوں میں گھوڑوں پر سفر بہت ہی اچھا لگتا ہے۔ ایلا بھی اس وقت بہت خوبصورت نظر آ رہی تھی۔ یا شاید یہ ماحول کا عطیہ تھا۔ آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے اور فضاء میں ایک نمی تیرتی پھر رہی تھی، ایلا نے کہا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"تمہارے دل میں کوئی خواہش نہیں ابھرتی تم؟"

"مثلاً"

"مثلاً ایک خوبصورت سا ننھا بچہ۔ جو ہم دونوں کے درمیان رابطہ بن جائے۔" میں نے اسے دیکھا اس کی آنکھوں میں امیدیں تڑپ رہی تھیں۔ میں نے مسکرا کر اس سے کہا۔

"ہاں۔شاید۔"

"شاید کیوں؟" ایلا شرما کر بولی۔

"آنے والا وقت ہی کہے گا۔" میں نے کہا۔ اچانک ہی میرا گھوڑا تیز رفتاری سے آگے بڑھنے لگا، اور ایلا سے کافی دور نکل آیا۔ لیکن ایلا نے بھی اپنے گھوڑے کو دوڑا دیا۔ انداز ایسا تھا جیسے وہ مجھ سے ریس لگانا چاہتی ہو۔ اس کے حسین بال ہوا میں اڑ رہے تھے۔ اس کا گھوڑا میرے قریب آیا اور پھر برق رفتاری سے میرے گھوڑے سے آگے نکل گیا۔ اس کی رفتار بہت تیز تھی۔ میرے قریب سے گزرتے ہوئے ایلا نے چیلنج کرنے والے انداز میں میری صورت دیکھی تھی میں نے اس کا مقصد سمجھنے کے بعد اپنے گھوڑے کو ایڑھ لگا دی لیکن تھوڑی دور چل کر میرا گھوڑا غیر متوازن ہو گیا اور بری طرح لڑکھڑایا میں چونکہ اس کے لئے تیار نہیں تھا اس لئے نیچے گر پڑا۔ قرب و جوار میں بدنما جھاڑیاں ابھری ہوئی تھیں اور یہ جھاڑیاں خاصی خطرناک معلوم ہوتی تھیں۔ جس جگہ میں نیچے گرا تھا وہاں قریب ہی ایک جھاڑی تھی اور اچانک ہی میں نے اس جھاڑی میں سرسراہٹ سنی اور دوسرے لمحے ایک سیاہ رنگ کے سانپ کو ہوشیار ہو کر پھن اٹھاتے ہوئے دیکھا۔ وہ مجھ سے صرف دو یا ڈھائی فٹ کے فاصلے پر تھا اور ہوشیار ہو کر اس نے پھن اٹھا لیا تھا میں نے برق رفتاری سے کئی قلابازیاں کھائیں اور اس کی پہنچ سے دور نکل گیا پھر کپڑے جھاڑتا ہوا اٹھا اور اپنے گھوڑے کی طرف نگاہیں دوڑائیں ایلا کافی دور نکل گئی تھی اور اسے اس بات کا علم نہیں تھا کہ میرے ساتھ کیا واقعہ پیش آ گیا ہے۔ تھوڑے ہی فاصلے پر گھوڑا بھی کھڑا ہو گیا تھا میں نے آگے بڑھ کر اس کی لگام پکڑی اور اس پر سوار ہو گیا میری نگاہیں دور دور تک کا جائزہ

لے رہی تھیں۔ ایلا مجھے نظر نہیں آ رہی تھی، میں نے کئی بار اسے پکارا، لیکن کوئی جواب نہیں ملا، مجھے گرنے کے بعد یہ اندازہ نہیں ہو سکا تھا کہ ایلا نے کون سی سمت اپنے گھوڑے کا رخ کیا ہے اور اب میں یہ سوچ رہا تھا کہ میں اس کے پیچھے جانے کے لئے کون سی سمت اختیار کروں، بہر حال تھوڑی دیر کے بعد مجھے ٹاپوں کے کچھ نشانات نظر آئے تو میں نے گھوڑے کو اس طرف موڑ دیا میں نہیں جانتا تھا کہ یہ راستہ کس سمت جاتا ہے، ویسے اس سے پہلے بھی ہم لوگ گھوڑوں پر سوار ہو کر ان علاقوں میں سیر کے لئے نکلے تھے لیکن اس طرف کبھی نہیں آئے تھے بہر حال یہاں بھی مجھے اپنی ناواقفیت کا شدت سے احساس ہو رہا تھا۔ مجھے اندازہ نہیں تھا کہ قبائل کہاں کہاں آباد ہیں تھوڑا بہت یہ معلوم ہو چکا تھا مجھے ان قبائلوں کی حکومت کو راسکا سے زبردست نفرت کرتی ہے اور وہ اس حکومت کو پسند نہیں کرتے۔ ظاہر ہے میرے بارے میں بھی وہ اچھی طرح سے جانتے ہوں گے کہ میں سرکاری آدمی ہوں کہیں ایسا نہ ہو کہ میں اور ایلا غلط سمت میں نکل جائیں اور ہمیں نقصان پہنچ جائے۔ بہر حال ایلا کے پیچھے آگے تو جانا ہی تھا۔ میں چلتا رہا آگے چل کر گھاس بلند ہوتی گئی اور تھوڑی دیر کے بعد وہ اتنی اونچی ہو گئی کہ میں اور میرا گھوڑا اس میں چھپ گئے۔ میں ایلا کو آواز دیتا ہوا آگے بڑھتا رہا۔ تقریباً دو یا ڈھائی میل کا فاصلہ طے کیا اور اس کے بعد ایک ایسا علاقہ نظر آیا جہاں بنجر زمین اور ٹیلے بکھرے ہوئے تھے۔ گھاس یہاں آ کر ختم ہو گئی تھی۔ میں نے پریشان نگاہوں سے چاروں طرف دیکھا لیکن ایلا کا کہیں نام و نشان نہیں تھا۔ میرے ذہن میں عجیب و غریب وسوسے جنم لینے لگے۔ میرے خیال میں ایلا نے بڑی حماقت کی تھی کہ بغیر سوچے سمجھے دوڑ پڑی تھی۔ بہر حال میں تو تھا ہی ناواقف کیا کہہ سکتا تھا۔ اس وقت ایلا نے جو کچھ کیا تھا وہ بڑا احمقانہ قدم تھا۔ میں اسے بتا چکا تھا کہ مجھے کچھ معلوم نہیں ہے اور ابھی تک میری یادداشت نے اس حد تک کام نہیں شروع کیا ہے کہ میں ہر چیز سے باآسانی واقف ہو جاؤں۔ ایسے حالات میں اسے یہ شرارت نہیں کرنی چاہئے تھی۔ اب میں اسے کہاں تلاش کروں۔ ایک بار پھر میں نے گھوڑے کی پشت سنبھالی اور وہاں سے آگے بڑھنے لگا، تھوڑا فاصلہ طے کرنے کے بعد میں ایک ایسے علاقے میں پہنچ گیا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

جہاں جگہ جگہ چٹانیں ابھری ہوئی تھیں اور اسی وقت میرے گھوڑے نے منہ سے کھر کھر کی آوازیں نکالیں، گھوڑا ایسی آوازیں اس وقت نکالتا ہے جب یا تو کسی خطرے سے واقف ہوا ہو یا پھر اپنے کسی شناسا کو پہچان لیا ہو اور تھوڑی دیر بعد مجھے اندازہ ہو گیا کہ اس نے یہ آوازیں کیوں نکالی ہیں۔ ایک سمت ایلا کا گھوڑا نظر آ رہا تھا لیکن اس کی پشت خالی تھی اور اس کی خالی پشت دیکھ کر میرے دل کو ایک دھچکا سا لگا، حالانکہ میرا اب بھی اس سے اس قدر ذہنی رابطہ نہیں قائم ہوا تھا کہ میں اس کے لئے پریشان ہو جاتا لیکن انسانی زندگی ایک عجیب فطرت رکھتی ہے ہم کسی کو اپنا نہ سمجھنے کے باوجود اگر ہمیں اس کی قربت حاصل ہو جاتی ہے تو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ ایلا کو کوئی حادثہ درپیش آ گیا ہو، کہیں وہ کسی پہاڑی ٹیلے کی آڑ میں بے ہوش نہ پڑی ہوئی ہو۔ ہو سکتا ہے وہ گھوڑے سے گر گئی ہو اور اسے اتنی شدید چوٹیں آئی ہوں کہ وہ بے ہوش ہو گئی ہو۔ ایسی صورت میں میں اسے کہاں تلاش کروں، بہر حال گھوڑا اگر اس جگہ کھڑا ہوا ہے تو اس کا مقصد ہے کہ ایلا اگر بے ہوش بھی ہے تو یہیں کہیں قریب ہی ہوگی، اب ان چٹانوں کے درمیان بھٹکنے کے علاوہ اور کوئی چارہ کار نہیں تھا میرے لئے۔ چنانچہ میں کافی دیر تک ان چٹانوں کے درمیان بھٹکتا رہا، پھر ایک چمکدار شے دیکھ کر مجھے رک جانا پڑا۔ میں نے ایک لمحے کے لئے اس طرف نگاہ دوڑائی اور اس کے بعد وہاں سے آگے بڑھ گیا۔ پھر میں نے وہ چمکدار شے اٹھائی یہ ایلا کی گردن میں پہنا ہوا ایک زیور تھا جو یہاں ٹوٹا پڑا ہوا تھا۔ میرے اعصاب جواب دینے لگے میں نے یہاں کھڑے ہو کر کئی بار زور زور سے ایلا کو آوازیں دیں لیکن وہ موجود نہیں تھی، پھر جتنے علاقے میں میں پیدل ایلا کو دیکھ سکتا تھا میں نے دیکھا اس کے بعد واپس اپنے گھوڑے کے پاس آ گیا اور گھوڑے کی پشت پر سوار ہو کر وہاں سے آگے بڑھنے لگا۔ کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیا کروں، خاصی دور نکل آیا۔ دل کو یہ احساس ہو رہا تھا کہ ایلا ضرور کسی شدید حادثے کا شکار ہو گئی ہے اور اب اس کے بغیر میرا فارم ہاؤس واپس جانا ہی ممکن نہیں ہے۔ بوڑھا ڈنکن ویسے ہی مجھ سے نفرت کرتا ہے۔ نجانے میرے بارے میں کیا کیا سوچے۔ ایلا کسی بھی شکل میں ملے تو سہی۔ تاکہ مجھے اس کے بارے میں حقیقت معلوم ہو۔ خاصہ آگے

بڑھنے کے بعد یہ پہاڑی سلسلہ بلند ہوتا چلا گیا، اور ایک جگہ سے گھوم کر مجھے دوسری جانب جانا پڑا۔ یہاں پہاڑوں کی بلندیوں سے ایک دھواں دار آبشار گر رہا تھا پہلے بھی میں یہ آواز سن چکا تھا لیکن میرا ذہن اسطرف راغب نہیں ہوا تھا اس لئے میں نے اس آواز پر توجہ نہیں دی تھی۔ آبشار بہت ہی زبردست تھا اور اس سے کروڑوں ٹن پانی نیچے گر رہا تھا نیچے آبشار سے جو ندی بنی تھی اس کی چوڑائی زیادہ نہیں تھی اور چوڑائی زیادہ نہ ہونے کی وجہ سے اس ندی میں پانی بہنے کی رفتار انتہائی طوفانی تھی۔ پانی شرر شرر کر کے بہتا ہوا دور تک جا رہا تھا۔ میں اس ندی کے کنارے کنارے آگے بڑھتا رہا۔ کچھ فاصلے پر جا کر اس کا کچھ حصہ پھیلاؤ اختیار کر گیا لیکن نالہ اسی رفتار سے بہہ رہا تھا البتہ پھیلاؤ میں جو پانی آ گیا تھا وہ ایک طرف سے رکا ہوا تھا۔ کیونکہ یہاں پر بھی کٹاؤ گہرا تھا۔ لیکن اس کٹاؤ کے قریب میں نے ایک انسانی وجود کو دیکھا۔ دور سے ایک ہیولے کی شکل میں نظر آ رہا تھا۔ میں تیزی سے اس جانب دوڑ گیا۔ میں نے سوچا کہ شاید ایلا کے بارے میں کچھ معلومات حاصل ہو سکیں پھر میں قریب پہنچ گیا اور میں نے ایک اور ہی منظر دیکھا۔ وہ ایک قبائلی لڑکی تھی روایتی قسم کا قبائلی لباس پہنے ہوئے، وہ گھٹنوں کے بل جھکی ہوئی تھی اور اس نے دونوں ہاتھ اوپر اٹھا رکھے تھے۔ اس کی آنکھیں بند تھیں میں اس کے عین سامنے تھا چونکہ وہ کٹاؤ کے دوسری جانب تھی میں نے اسے بغور دیکھا اور اسے دیکھ کر میرے دل و دماغ پر ایک عجب سا احساس طاری ہوا، لڑکی اتنے ہی حسین نقوش کی مالک تھی اور ایسا ہی جسمانی نظام بھی تھا اس کا قبائلی لباس پہنے ہونے کی وجہ سے اس کے بدن کے نقوش خاصے حد تک نمایاں تھے۔ غالباً وہ کسی قسم کی عبادت کر رہی تھی اس میں اس عبادت گزار لڑکی سے کیا سوال کروں۔ میرا گھوڑا میرے ساتھ تھا اس نے بھی لڑکی کو دیکھا اور ایک بار پھر اس کے منہ سے آوازیں نکلنے لگیں اور گھوڑے کی آواز پر ہی شاید لڑکی نے آنکھیں کھول کر مجھے دیکھا تھا۔ وہ مجھے دیکھ کر اس طرح چونکی کہ مجھے خود بھی سنبھلنا پڑا۔ وہ ایک دم بدحواس سی ہو گئی تھی۔ اس بدحواسی میں وہ جلدی سے پانی کے کٹاؤ میں کود پڑی، اور تیزی سے تیرتی ہوئی میری جانب آنے لگی اس کے چہرے پر ایک عجب سی گھبراہٹ نما کیفیت نظر آ رہی تھی۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

پانی میں بھی وہ اس برق رفتاری سے تیرتی ہوئی دوسرے کنارے تک پہنچی تھی کہ میں حیران رہ گیا وہ پانی میں سے باہر نکل آئی اس کے چہرے پر ایک عجیب سی مسرت آمیز کیفیت پھیلی ہوئی تھی۔ ہونٹ کپکپا رہے تھے وہ مجھے دیوانہ وار دیکھے جا رہی تھی۔ میرے لئے یہ عمل بھی حیران کن تھا۔ میں اسے خاموشی سے دیکھتا رہا۔ تب وہ آگے بڑھی اور اس نے میرے گھوڑے کے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔ پھر میری طرف رخ کر کے بولی۔

''کیا نیچے نہیں اترو گے؟'' میں خاموشی سے نیچے اتر آیا۔ لڑکی اب بھی مجھے عجیب سی نگاہوں سے دیکھے جا رہی تھی۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم بہت خوبصورت ہو۔''

''لڑکی کیا تم نے یہاں اپنے علاوہ اور کسی کو دیکھا ہے؟''

''ہاں۔'' وہ بدستور مجھ پر نگاہیں گاڑھے ہوئے بولی۔

''اوہ۔ کون تھا وہ کدھر گیا؟''

''وہ تم ہو۔ اور میرے سامنے ہو۔'' اس کے لہجے میں ایک ایسی بے خودی تھی کہ میری عقل مسلسل چکراتی رہی۔ میں نے کہا۔

''نہیں، میرے علاوہ۔''

''تمہارے علاوہ شاید میں نے اس کائنات میں کسی کو نہیں دیکھا۔ تم، تم میرے خوابوں کی تکمیل ہو۔ تم میرے تصورات کی تخلیق ہو کیا تم اس بات کو تسلیم کرو گے۔'' میں دل ہی دل میں ہنس پڑا یہ تو کوئی قبائلی شاعرہ معلوم ہوتی ہے۔ پتا نہیں ہوش مند ہے بھی یا نہیں اور اس احساس کے ساتھ میں نے بے چین نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھا۔ ایک غیر سنجیدہ لڑکی سے بھلا میں ایلا کے بارے میں کیا معلوم کر سکتا تھا۔ وہ مجسمہ عشق نظر آ رہی تھی۔ اس نے آگے بڑھ کر میرا ہاتھ پکڑا اور بولی۔

''میں، میں تمہاری مصور ہوں۔ میں نے تمہیں دل کی لکیروں سے تیار کیا ہے۔''

''تعجب کی بات ہے۔ ایسے پس ماندہ قبیلوں میں بھی یہ سب کچھ ہو جاتا ہے۔''

''میں سمجھی نہیں؟''

''نہیں، میرا مطلب ہے تم یہ بتاؤ تم نے یہاں کسی لڑکی کو تو نہیں دیکھا۔''

''لڑکی۔'' وہ حیرت سے بولی۔

''ہاں۔''

'وہ میں ہی ہوں گی۔ یقینی طور پر تم بھی میری تلاش میں ادھر آئے ہو گے۔ آؤ میرے ساتھ آؤ، میں تمہیں تمہاری تصدیق کرا دوں۔''

''کہاں سے۔''

''آؤ میرے ساتھ۔'' اس نے کہا۔ میں نے ایک لمحے کے لئے کچھ سوچا اب اس سے زیادہ ایلا کو کیا تلاش کر سکتا تھا۔ دیکھتا ہوں یہ محترمہ کیا فرما رہی ہیں۔ میں نے گھوڑے کی لگام پکڑی اور لڑکی کے ساتھ ساتھ آگے بڑھنے لگا وہ ایک مخصوص سمت سفر کر رہی تھی۔ میں حیرانی سے بار بار اسے دیکھ لیتا تھا۔ قرب و جوار میں اس کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔ وہ مسلسل کچھ نہ کچھ بولے جا رہی تھی اور یوں محسوس ہوتا تھا جیسے وہ بے انتہا خوش ہو۔ تھوڑا فاصلہ طے کرتے ہوئے اس نے کہا۔

''تاریا تمہیں دیکھیں گی تو یقین نہیں کر پائے گی۔''

''تاریا کون ہے۔؟''

''وہی تو میری راہنما ہے۔ وہی تو مجھے سب کچھ بتاتی رہتی ہے۔ آہ تاریا کو خود بھی شاید اس بات کا یقین نہیں ہو گا کہ میں ایک دن تمہیں مکمل کر لوں گی۔''

''تو تم نے مجھے مکمل کر لیا۔'' میں نے جلے کٹے لہجے میں پوچھا ''ہاں۔ وہ تصور، وہی خواب، وہی تکمیل، بس تمہارے چہرے کے نقوش نہیں بن جاتے تھے میرے دماغ میں، ورنہ باقی سب کچھ تم ہی تم ہو۔''

''تم کھسکی ہوئی ہو؟'' میں نے سوال کیا۔ وہ غالباً اس کھسکے ہونے کا مطلب نہیں سمجھ سکی تھی۔ سوالیہ نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگی۔ تو میں نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔

''تاریا کے بارے میں بتاؤ۔''

''ٹوٹی خانقاہ میں رہتی ہے۔ دنیا سے کنارہ کش ہو گئی ہے۔ یہ میں ہی ہوں جو اس

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کی پرورش کر رہی ہوں اور وہ میرے دماغ میں سوئے ہوئے خیالات کی۔''

''پرورش کر رہی ہے۔'' میں نے کہا۔

''ہاں، وہ میرے خیالات کی پرورش کر رہی ہے۔''

''اس کا مطلب ہے کہ بڑھیا تمہیں بیوقوف بنا رہی ہے۔''

''کیا مطلب؟''

''مطلب یہ کہ اس نے تمہارے ذہن میں الٹے سیدھے خیالات جگا کر اپنی پیٹ پوجا کا بندوبست کرلیا ہے۔''

''ابھی تمہاری باتیں میری سمجھ میں نہیں آ رہی ہیں لیکن بظاہر پہلے ایک اجنبی شخص کی باتیں دیر ہی سے سمجھ آتی ہیں میں آہستہ آہستہ تمہیں سمجھ لوں گی۔ تمہارے الفاظ میرے لئے دلکش ضرور ہوتے ہیں لیکن بعض جگہ سمجھ میں نہ آنے والے۔''

میں نے ایک ٹھنڈی سانس لی اور اپنے آپ کو حالات کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا۔ ایسا تو میں مستقل طور پر ہی کرتا چلا آیا تھا اب ایلا میرے ساتھ آئی تھی۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ایلا نے اس دوران میرے دل میں گھر کرلیا تھا۔ یہ تو ایک بہت بڑی سچائی ہے کہ میں خود کو ابھی تک وہ سمجھنے میں کامیاب نہیں ہوسکا تھا جو مجھے سمجھایا جارہا تھا یعنی اس علاقے کا رہنے والا شخص، جس کا نام ٹم مور تھا۔ لیکن اس کے ساتھ ایلا نے جس طرح میرے لئے قربانیاں دی تھیں اور میرے ساتھ برتاؤ کیا تھا اس نے میرے دل میں ایلا کے لئے محبت کے جذبے قائم کردیے تھے اور پھر وہ کچھ بھی ہوچکا تھا جو میں نہیں چاہتا تھا۔ لیکن بہرحال اس میں میرا قصور نہیں تھا۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایلا کو میں کہاں تلاش کروں۔ وہ اس طرح کہاں گم ہوگئی، اگر وہ کسی پتھر کی چٹان سے ٹکرا کر ہلاک ہوگئی ہے تو اب میرے لئے ان پورے علاقوں کی تلاش کرنا ایک ممکن عمل نہیں تھا۔ ادھر بوڑھا ڈنکن مجھے زندہ نہیں چھوڑے گا اگر اسے اس بات کا علم ہوجائے کہ ایلا میری غفلت کی وجہ سے ماری گئی۔ حالانکہ ایلا کے سلسلے میں میں نے کوئی غفلت نہیں کی تھی۔ وہ خود ہی اپنی جولانی کا شکار ہوئی تھی۔ پھر کچھ فاصلے پر ہمیں ایک کاہی زدہ عمارت نظر آنے لگی۔ جو کسی زمانے

میں خانقاہ کی شکل رکھتی ہوگی لیکن اب اس کے اطراف اینٹوں کے ڈھیر پڑے ہوئے تھے۔ کچھ دروازے اور کچھ چھتیں نظر آ رہی تھیں۔ یقینی طور پر یہی ٹوٹی خانقاہ تھی اور یہ لڑکی جس نے ابھی تک اپنا نام مجھے نہیں بتایا تھا، مجھے وہاں لئے جارہی تھی۔ یا اگر اس نے اپنا نام بتایا تھا تو میں نے غور ہی نہیں کیا تھا یا پھر وہ میرے ذہن سے نکل گیا تھا لیکن خانقاہ تک پہنچنے سے پہلے میں نے احتیاط کے پیش نگاہ اس سے سوال کیا۔

''تمہارا نام کیا ہے؟''

''سورکا، میں بتا چکی ہوں۔''

''ہاں اور بوڑھی عورت کا نام تاریا ہے۔''

''ہاں۔''

''تم کون سے قبیلے سے تعلق رکھتی ہو؟''

''ہم کور کے ہیں۔'' اس نے جواب دیا اور میرے ذہن کو ایک بار پھر جھٹکا سا لگا۔ جیکال نے مجھے کورکوں کے بارے میں بتایا تھا۔ کورکے یعنی جیکال کے دشمن اور اس قبیلے کے لوگ جو جیکال کے خلاف کمربستہ تھے اور انہوں نے جیکال کے اہل خانہ کو قتل کردیا تھا۔ یہ مختصر سی کہانی بھی مجھے ایلا ہی نے سنائی تھی۔ بہرحال اب ایک اور نئی دلچسپ صورت حال کا اندازہ ہورہا تھا اور مجھے یوں لگ رہا تھا جیسے کوئی نئی کہانی شروع ہونے جارہی ہے پھر ہم ٹوٹی خانقاہ میں داخل ہوگئے اور تھوڑا سا فاصلہ طے کرنے کے بعد ایک ایسے چبوترے پر پہنچے جس کے اختتام پر دو تین در بنے ہوئے تھے، ان دروں کے نیچے اندھیرا پھیلا ہوا تھا، درمیانی در کے درمیانی حصے میں کوئی نظر آرہا تھا جو تھوڑا فاصلہ طے کرنے کے بعد واضح ہوگیا، یہی یقیناً بوڑھی عورت تاریا تھی۔ ہم چبوترے پر پہنچ گئے اور تاریا کی جانب بڑھنے لگے۔

میں نے سورکا سے پوچھا۔

''کیا تاریا یہاں اکیلی رہتی ہے؟''

''اس کے علاوہ اور کون رہ سکتا ہے یہاں، وہی اس جگہ کی مالک ہے اور یہیں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

زندگی گزار رہی ہے۔'' ہماری آوازوں کی سرگوشیاں بھی یہاں خاصی نمایاں ثابت ہوئیں۔ کیونکہ چاروں طرف سناٹا طاری تھا۔ بوڑھی عورت نے نگاہیں اٹھا کر مجھے دیکھا اور اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ گویا بوڑھی عورت خود بھی اتنی ہی پاگل تھی جتنی یہ لڑکی سورکا، کیونکہ مجھے دیکھ کر اس کے چہرے پر حیرت کے نقوش بیدار ہوتے تو میں یہ سمجھتا کہ بوڑھی نے صرف اپنا پیٹ بھرنے کے لئے سورکا کو اس راستے پر لگا رکھا ہے۔ حالانکہ راستے کے بارے میں مجھے ابھی تک کوئی صحیح یقین نہیں تھا لیکن تھوڑے تھوڑے حالات سے میں یہ اندازہ لگا رہا تھا کہ وہ کیا کہانی سنا رہی ہے۔ تاریا نے اپنی جگہ سے جنبش نہیں کی، بلکہ اپنے عقب میں رکھی ہوئی کوئی چیز نکال کر سامنے رکھ لی۔ یہ گول گول پتھر تھے جو غالباً زمین پر گھس کر تیار کئے گئے تھے اس نے اپنے سامنے ایک خاکہ سا بنایا اور اس کے بعد پتھروں کو ان کے درمیان رکھنے لگی۔ جب کہ سورکا اور میں اس کے سامنے پہنچ گئے تھے۔ بوڑھی ہمیں نظر انداز کر کے ان پتھروں میں مصروف رہی وہ پتھر ادھر سے ادھر رکھتی رہی اور اس کے بعد اس نے چونک کر مجھے دیکھا۔ گھورتی رہی۔ بہت دیر تک گھورتی رہی، اور پھر ٹھنڈی سانس لے کر نگاہیں جھکا لیں۔ اس کے بعد اس نے ان میں سے ایک پتھر اٹھایا اور اپنی مٹھی میں دبالیا۔ پھر چونک کر بولی۔

''سورکا۔''

''ہاں، آما، کیا بات ہے۔''

''مل گیا تجھے؟''

''ہاں آما، تم نے جس طرح مجھے بتایا تھا میں اسی طرح کرتی رہی ہوں۔ یہ میرے سامنے نمودار ہو گیا۔ آما، میں اسے بہت پسند کرتی ہوں۔ تم دیکھو یہ کتنا خوبصورت ہے۔ آما کیا یہ میری زندگی کا ساتھی بنے گا۔'' تاریا نے ایک بھرپور نگاہیں اٹھا کر مجھے دیکھا، دیکھتی رہی اور اس کے بعد ٹھنڈی سانس لے کر بولی۔

''کسی بھی کام میں جلد بازی مناسب نہیں ہوتی سورکا۔''

''لیکن، آما، مجھے اس کے علاوہ اور کوئی نہیں چاہئے۔''

''میں نے تجھ سے کہا تھا کہ وہ آئے گا اور تیری خواہشوں کی تکمیل ہو جائے گی۔ لیکن سورکا، ہمیں بس اتنی ہی معلومات حاصل ہوتی ہیں کہ ہم کچھ کہہ سکیں اور کچھ کہہ دیا میں نے، لیکن اس کے بعد وقت کی تصدیق باقی ہے اور اس کے لئے انتظار ضروری، کیا سمجھی ہے تو۔ میرے بات سمجھ میں آ رہی ہے نا؟''

''ہاں آما آ رہی ہوں۔'' سوکار نے کس قدر اداس لہجے میں کہا۔

''تو اداس کیوں ہو گئی؟''

''آما، اسے دیکھنے کے بعد میرا دل چاہتا ہے کہ میں اسے اپنے وجود میں شامل کرلوں۔ آما، اس کے لئے انتظار ممکن نہیں ہو سکے گا۔''

''لیکن تو سمجھتی ہے کہ جس طرح میں نے تجھے اب تک انتظار کرنے کے لئے کہا ہے، اسی طرح تو اب بھی میری بات مانے گی۔''

''مگر مجھے کیا کرنا چاہیے آما؟''

''کچھ نہیں۔ تو اسے پسند کرتی ہے۔''

''زندگی سے زیادہ آما۔''

''صرف اس خیال کے تحت کہ یہ تیری تخلیق ہے؟''

''نہیں آما، اسے دیکھنے کے بعد میرے دل میں اس کے لئے محبت کا ستارہ روشن ہو گیا ہے۔''

''میں جانتی ہوں، لیکن اس کے لئے تجھے بھی یہ بات جاننی چاہئے کہ کور کے آسانی سے تجھے اس کی قربت کی اجازت نہیں دے دیں گے، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خود تیرا بھائی اسے ناپسند کرے اور اس بات کو بھی کہ تو نے اپنا مستقبل خود اپنے لئے منتخب کیا ہے۔''

''میں اپنے بھائی کو تیار کرلوں گی۔''

''اس طرح نہیں، اگر تو اسے کورکوں کے سامنے لے جائے گی تو وہ موجودہ حالات کے تحت اسے اپنا دشمن بھی سمجھ سکتے ہیں جینے کی بات کر، اس کی زندگی اور تیری زندگی دونوں ضروری ہیں اور تجھے ہوشیاوی سے کام لینا ہوگا اور اگر تو نے ہوشیاری سے کام نہ لیا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

تو اس کی بھی زندگی خطرے میں پڑ جائے گی۔''

''نہیں آما، میں اس کی زندگی چاہتی ہوں۔''

''تو ٹھیک ہے۔''

''مگر مجھے بتاؤ آما، میں کیا کروں؟''

''ارے یہاں خانقاہ میں چھوڑ دے، یہ یہاں میرے پاس رہے گا اور میں وقت سے سوال کروں گی کہ کیا کرنا چاہئے، یہی زیادہ مناسب ہوگا سورکا اور پھر میں تو تجھے صرف مشورہ ہی دے سکتی ہوں فیصلہ تیرا کام ہے۔''

''آما، میں اسے یہاں چھوڑ دوں؟''

''ہاں''

''اور میں کہاں جاؤں؟''

''وہاں جہاں تو رہتی ہے۔''

''مگر میرا دل تو اس میں الجھا رہے گا۔''

''تو اس کے پاس آسکتی ہے، وقت اور موقعہ دیکھ کر۔''

''مگر آما، مجھے کتنا انتظار کرنا ہوگا؟''

''اتنا جتنا میں کہوں۔'' تاریا نے کہا اور لڑکی گردن جھکا کر سوچنے لگی پھر اس نے نگاہیں اٹھا کر مجھے دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبائے ہوئے تھے۔ مجھے دیکھتے رہنے کے بعد اس نے کہا۔

''اس کی زندگی کے لئے میں ہزاروں زندگیاں قربان کرسکتی ہوں۔ اس کی زندگی کے لئے میں اپنی بے چینیاں قربان کرسکتی ہوں۔ ٹھیک ہے آما، جیسے تو کہے۔''

''تو پھر اسے اندر کے کمرے میں لے جا اور اسے سمجھا دے کہ اسے یہاں انتظار کرنا ہوگا۔'' میری سمجھ میں بات کچھ نہیں آرہی تھی۔ ایک فضول سا کھیل شروع ہوگیا تھا۔ جو میری زندگی سے مطابقت نہیں رکھتا تھا۔ لیکن سوال وہی پیدا ہوتا تھا کہ میں کیا کروں، یہاں سے کسی نہ کسی طرح نکل بھی جاؤں اور واپس اپنی جگہ پہنچ جاؤں تو کیا ڈنکن مجھے

معاف کردے گا۔ اس کے بعد کے جو حالات پیدا ہوں گے مجھے ان کا بخوبی اندازہ تھا اس کے علاوہ میری زندگی سے جو کچھ منسلک کر دیا گیا تھا میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آتا تھا۔ میں اپنے ماضی کی تلاش میں نکلا تھا اور حالات کے پنجے میں یہ ماحول کو قبول نہیں کرسکا تھا۔ حالانکہ اس قبولیت میں بہت آگے بڑھ گیا تھا میں نے بہرحال فیصلہ یہی کیا کہ یہاں رکا جائے وقت کا انتظار کیا جائے۔ دیکھوں، وقت میرے لئے کیا فیصلہ کرتا ہے۔ ادھر یہ محترمہ جن کا نام سورکا تھا مجھے اپنی تخلیق فرما رہی تھیں۔ کمال ہے بھائی۔ نجانے میں کس کس کی تخلیق ہوں بہرحال صورتحال کو ہموار کرنے کے لئے مجھے وقت سے سمجھوتا کرنا پڑا، اب اتنا بھی نہیں تھا کہ ایک بار ایلا کو قبول کرنے کے بعد میں سورکا کی تخلیق بن جاؤں اور اس کے بعد تخلیقات کا یہ سلسلہ جاری رہے۔ میری فطرت میں یہ سب کچھ نہیں تھا اگر اس طرف اپنے آپ کو راغب کرتا تو نجانے کیا کیا کچھ کر چکا ہوتا۔ برائیوں کی دلدل میں نجانے کتنی گہرائی تک پہنچ چکا ہوتا۔ سورکا نے بوڑھی تاریا کی بات مان لی۔ ویسے یہ عورت مجھے خاصی جہاندیدہ معلوم ہوتی تھی اب اس کے پاس علم وغیرہ کیسا تھا، اس کا مجھے کوئی اندازہ نہیں تھا، سورکا نے کہا۔

''تو جو کچھ کہتی ہے آما یقیناً غلط نہیں کہتی ہے مجھے تو اندازہ بھی نہیں تھا کہ میں اس طرح اپنی کوشش میں کامیاب ہوجاؤں گی لیکن میں کامیاب ہوگئی کیا میں تھوڑا سا وقت اس کے ساتھ گزار سکتی ہوں کیا میں اس سے بات کرسکتی ہوں جوں ہی یہ مجھے ملا میں اسے لے کر تیرے پاس آگئی چونکہ اسے تیرے سامنے پیش کرنا ضروری تھا۔''

''ہاں تو اس سے چاہے تو گفتگو کرسکتی ہے۔'' سورکا نے میری جانب دیکھا اور بولی۔

''تمہارا گھوڑا یہاں کسی پریشانی کا شکار نہیں رہے گا۔ عقب میں گھاس کا میدان پھیلا ہوا ہے، تم چاہو تو اسے وہاں چھوڑ دو اور آؤ میرے ساتھ گفتگو کرو۔'' میں نے صورت حال کو مزید وضاحت سے جاننے کے لئے اس کا ساتھ اختیار کرلیا اور اپنے گھوڑے کو لے کر وہاں سے چل پڑا بوڑھی تاریا پھر سر جھکا کر اپنے کام میں مصروف ہوگئی تھی میں نے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

گھوڑے کی لگام پکڑی ہوئی تھی اور سورکا میرے ساتھ چل رہی تھی اس طرح ہم ٹوٹی خانقاہ کے بڑے دروازے سے باہر نکل کر اس کے عقبی حصے کی جانب چل پڑے سورکا نے ٹھیک ہی کہا تھا خانقاہ کے پیچھے کا میدان سرسبز و شاداب تھا اور میں نے گھوڑے کو ہاتھ مار کر آگے بڑھا دیا جب کہ سورکا ایک بڑے پتھر کے پاس پہنچ کر رک گئی اور اس نے مسکراتی نگاہوں سے مجھے دیکھتے ہوئے کہا۔

''اجنبی اس طرح اپنے اپنے سے بھی لگنے لگتے ہیں۔اس کا تجربہ مجھے زندگی میں پہلی بار ہوا ہے۔تم اجنبی ہو جو مجھے بالکل اپنے لگتے ہو اگر میں تمہیں اشام کہوں تو کیا تم میرے دیے ہوئے نام کو قبول کرلو گے؟''

''ہاں کرلوں گا'' میں نے گہری سانس لے کر کہا اگر وہ مجھے گدھے کا بچہ بھی کہتی تو میں اسے قبول کر لیتا کیونکہ اس سے مجھ پر کوئی اثر نہیں پڑتا تھا میں تو دعوے سے یہ بھی نہیں کہہ سکتا تھا کہ میرا نام اصل ٹم مور ہی ہے نہ ہی میرا اصل نام لائن ہارٹ نکلا تھا پتا نہیں کیا تھا میں بہرحال یہ دماغ کو الجھانے والی بات تھی اس لئے میں نے اسے اپنے ذہن سے نکال دیا تھوڑی سی معلومات کم از کم اس لڑکی کے بارے میں بھی ہونی چاہئیں سو میں نے اس سے کہا۔

''لیکن تم مجھے اپنی تخلیق کس طرح کہتی ہو؟'' سورکا نے تعجب بھری نگاہوں سے مجھے دیکھا اور بولی۔

''تو کیا تم اس سے انکار کرتے ہو؟''

''نہیں بلکہ جاننا چاہتا ہوں۔'' میں نے کہا اور وہ سوچ میں ڈوب گئی پھر اس نے کہا۔

''میں نے ہمیشہ یہی خواب دیکھے ہیں نجانے کب سے میں سورج اور چاند کا تعین تو کر بھی نہیں سکتی بہت سے سورج بہت سے چاند گزرے جب میں نے ہوش سنبھالا اور میرے دوستوں نے مجھ سے میری محبت کے بارے میں پوچھا تو میں نے ان سے کہا میں نہیں جانتی کہ میں کسی سے پیار کرتی ہوں یا نہیں لیکن پھر مجھے اپنے خواب یاد آئے ہاں وہ

خواب جن میں ایک گھوڑا آسمانوں سے اڑتا ہوا آتا ہے زمین پر ٹھہر جاتا ہے اور اس پر سے ایک بے نقش سوار نیچے اترتا ہے وہ بے نقش سا ہے ایسا لگتا ہے جیسے اسکے چہرے پر نقاب چڑھی ہوئی ہو اور جب وہ نقاب کھولے گا تو اس کے عقب میں ایک چمکتا ہوا چہرہ نمودار ہوگا میں یہ خواب ہمیشہ دیکھتی رہی اور میرے دل میں یہ آرزو ابھرتی رہی کہ وہ میرے پاس آ جائے میں نے اس کو اپنے دل میں اتنا پیار دیا کہ وہ میری محبت سے سرشار ہو گیا۔اس کے بعد تاریا نے مجھ سے کہا کہ تیرے یہ بے نقش خواب ادھورے نہیں رہیں گے تو نے جس تصور کو اپنے ذہن میں تخلیق کیا ہے آخر کار ایک دن اس کی تخلیق کرلے گی اور پھر جب میری طلب بہت زیادہ بڑھ گئی اور تاریا نے آبادیاں چھوڑ کر اس خانقاہ کو آباد کر لیا تو میں تاریا کے پاس آنے لگی تاریا نے اپنے علم سے مجھے بتایا کہ اگر میں ایک مخصوص عبادت کروں تو وہ میرے پاس پہنچ جائے گا گویا میں اسے تخلیق کروں گی میں اسے اپنے ذہن کے قید خانے سے باہر نکال کر سامنے کی دنیا میں لاؤں گی دریا کنارے اس عبات کا آغاز کر دیا تاریا بہت علم والی ہے اور دیکھو لو اشام اس کے علم کی تکمیل ہوگئی میں نے آخر کار تمہیں پالیا نا۔'' میں نے۔افسوس بھری نگاہوں سے اس معصوم لڑکی کو دیکھا جوانی کی عمر کا یہ کھیل عموماً ایسا ہی ہوتا ہے اور کچے ذہن اس کھیل کا شکار ہو جاتے ہیں لیکن بیوقوف لڑکی نے انتخاب بھی کیا تھا تو کس احمق کا جس کا اپنی زندگی سے کوئی رابطہ ہی نہیں رہا تھا زندگی کے سارے رابطے ٹوٹ گئے تھے اس کے اور یہ اس سے محبت کر رہی تھی یہ محبت تو اس کمبخت ایلا نے بھی کی تھی، جو اب نجانے کس مشکل کا شکار ہو گئی تھی ایک بار پھر ایلا میرے ذہن میں ابھر آئی لیکن میں نے فوری طور پر اسے اپنے ذہن سے جھٹک دیا، میں نے کسی کو دھوکا نہیں دیا۔وہ لوگ خود دھوکے میں مبتلا ہوئے اور اس کے بعد میری زندگی بھی برباد کر دی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ اب کیا کروں اور کیا نہ کروں لیکن لڑکی کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرتے ہوئے میں نے کہا۔

''تمہارا قبیلہ کور کے ہے؟''

''ہاں۔''

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

''کیا تم قبیلے کے سردار کی بیٹی ہو؟''

''نہیں میں تو ایک عام سپاہی کی بیٹی ہوں میرا باپ مر چکا ہے اور میرا بھائی ایلم بھی کورکے کی سپاہ میں ہے اور ایلم وہ تنہا شخص ہے جو میری پرورش کر رہا ہے لیکن میرے باپ کی مانند ہے اور وہ بہت ذہین ہے؟''

''کیا ایلم کو تمہارے بارے میں معلومات ہیں؟''

''کیا۔''

''یہی کہ تم کسی کے عشق میں گرفتار ہو۔''

''ایسی باتیں تو بڑے بھائیوں کو نہیں بتائیں جاتیں۔''

''تو کیا ایلم اس بات پر اعتراض نہیں کرے گا کہ تم ایسا کوئی کھیل کھیل رہی ہو؟''

''یہ کھیل تو نہیں ہے یہ تو میرا خواب ہے میں ان خوابوں میں ہی جیتی رہی ہوں اور اگر یہ خواب مجھ سے چھن گیا تو بھلا ایلم کو کیا ملے گا میری لاش نا۔''

لڑکی نے جواب دیا اور میں ایک گہری سانس لے کر خاموش ہو گیا یہاں بھی ایک مشکل مرحلہ میرے سامنے آ گیا تھا لیکن کس کس کی مشکلات میں الجھتا رہوں اپنا بھی تو ایک وجود تھا اس کے لئے بھی تو کچھ کرنا تھا۔ بہرحال اس کی باتوں سے یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ سمجھنے والی شخصیت نہیں ہے اگر میں اسے اپنے بارے میں بتاؤں اور اسے یہ احساس دلاؤں کہ خواب جھوٹے ہوتے ہیں اور میں اس کے خوابوں کی تعبیر نہیں ہوں تو یہ جذباتی لڑکی میری بات کسی طور پر تسلیم نہیں کرے گی اور اس کے بعد نجانے مجھے کیسے کیسے حالات کا سامنا کرنا پڑے بہرحال ایلا کے دل میں پیار ضرور تھا لیکن اب نجانے کیوں مجھے مایوسی کا احساس ہو رہا تھا، دفعتاً کسی خیال کے تحت میں نے کہا۔

''اچھا ایک بات بتاؤ سورکا؟''

''ہاں پوچھو۔''

''کیا تمہارے قبیلے میں ایک لڑکی کو پکڑ کر لایا گیا ہے؟''

''لڑکی کو؟''

''کون لڑکی۔''

''کوئی بھی ہو کیا تمہیں اس بارے میں معلوم ہے۔''

''نہیں مگر تم نے یہ سوال کیوں کیا؟''

''بس ایسے ہی میرے ذہن میں ایک خیال آیا تھا ویسے تمہارا قبیلہ کورکے کہلاتا ہے

''ہاں! وہ ہنس پڑی پھر بولی۔

''تم کئی بار یہ سوال کر چکے ہو۔''

''ہاں تمہارے قبیلے کا سردار کون ہے؟''

''ہمارا ماسٹر فیورا ہے۔''

''قبیلے کے لوگ کیا کرتے ہیں؟''

''مختلف کام ہیں۔ میں بہت دیر تک اس سے باتیں کرتا رہا پھر وہ کہنے لگی۔

''دیکھو اشام میرے لئے پریشان نہ ہوا کرنا اصل میں جیسا کہ آما نے کہا ہے ہمیں خیال رکھنا ہوگا اس وقت تک جب تک آما ہمیں کوئی حل نہ بتائے ہمیں انتظار کرنا ہوگا لیکن جیسے ہی موقع ملے گا میں تمہارے پاس آ جایا کروں گی یہاں تمہیں کوئی تکلیف نہیں ہوگی تاریا بہت اچھی عورت ہے حالانکہ کورکے کے رہنے واس اسے منحوس قرار دیتے ہیں اسی لئے اسے کھنڈر میں بھیج دیا ہے کہ یہاں زندگی گزارے اگر میں اس کا خیال نہ رکھوں تو کورکے کے لوگ تو س کی لاش اٹھانے بھی نہیں آئیں گے اور یہ بیچاری بھوک سے مرجائے گی یہ مجھ سے بہت محبت کرتی ہے۔''

''ٹھیک ہے۔''

''تو پھر اب میں چلتی ہوں تم میرے لئے پریشان نہ ہونا سمجھ رہے ہو ناں اگر تم پریشان ہوئے تو مجھے بہت دکھ ہوگا اور مجھے پتا چل جائے گا کہ تم پریشان ہو۔''

''نہیں تم آتی رہو گی، میرے لئے پریشانی کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔'' پھر وہ چلی گئی کافی دیر تک میں وہاں بیٹھا انتظار کرتا رہا کہ کوئی واقعہ رونما ہو لیکن ان اطراف میں مکمل

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

خاموشی طاری تھی البتہ اس کی سمت سے میں نے اندازہ لگالیا تھا کہ کورکے کی آبادی یہاں سے کون سی سمت ہے اور کتنے فاصلے پر ہوسکتی ہے، آخر میں اپنی جگہ سے اٹھ کر تاریا کے پاس آ گیا۔ بوڑھی عورت عجیب وغریب شخصیت کی مالک تھی۔ ایسے لوگوں سے کبھی میرا واسطہ رہا یا نہیں میرے ذہن میں یہ تصور موجود نہیں تھا۔ تاریا اب اس جگہ موجود نہیں تھی بلکہ وہاں سے قریب ایک ایسی چھت کے نیچے تھی جو محفوظ تھی دوسری جگہ وہ تھی جو میرے استعمال کے لئے مجھے بتا دی گئی تھی میں تاریا کے پاس پہنچا تو وہ اٹھ کھڑی ہوئی عجیب سی نگاہوں سے مجھے گھورتی رہی پھر آہستہ سے بولی۔

''تم کون ہو؟''

''اشام۔'' میں نے جواب دیا۔

''نہیں تم وہ نہیں ہو۔''

''کیا مطلب؟''

''آؤ میں تمہیں بتاؤں کہ تم وہ نہیں ہو۔''

اس نے کہا اور زمین پر بیٹھ گئی پھر اس نے اپنے لباس سے وہی پتھر نکالے اور ایک سرکل بنا کر انہیں اس میں رکھنے لگی تمام پتھر اپنی جگہ رکھنے کے بعد اس نے ان میں سے ایک پتھر اٹھایا اور میرے سامنے کرتی ہوئی بولی۔

''اس کا رنگ دیکھ رہے ہو یہ کالا ہے۔''

''ہاں۔ میں نے اس کالے پتھر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''وجہ جانتے ہو۔''

''نہیں۔''

''وہ صرف یہ ہے کہ تم وہ نہیں ہو جو سورکا کے خوابوں میں بے نقش ہوا کرتے تھے۔''

میں نے حیرانی سے بوڑھی عورت کو دیکھا عجیب بات تھی اور مجھ پر اس عجیب بات کا عجیب اثر ہوا تھا میں نے کہا۔

''میں نے سورکا سے کہا بھی نہیں کہ میں وہ ہوں۔''

''لیکن تم کون ہو اور یہاں کہاں سے آ گئے کیا تم اسے دریا کے کٹاؤ کے کنارے ملے تھے؟''

'ہاں میں ایک کام سے یہاں آ نکلا تھا۔''

''بس یہ ہی غلطی ہوگئی مجھے پہلے ہی اندازہ ہوگیا تھا کہ وہ بھٹک گئی ہے۔''

''لیکن قصہ کیا ہے۔؟''

''قصہ کچھ نہیں ہے اس کے خوابوں میں ایک بے نقش وجود ہے اور یہ بے نقش وجود آخر کار اسکے سامنے آئے گا اور ضرور آئے گا لیکن تم درمیان میں ٹپکنے والے ہو میں نے اس کا دل تو نہیں توڑا وقت اسے خود بتادے گا وہ یقینی طور پر کچھ عرصے بعد یہ محسوس کرلے گی کہ تم اس کی محبت نہیں ہو اس وقت وہ نوخیزی کے دور میں ہے اور عمر کا یہی تقاضا ہوتا ہے کہ ہر اس شخصیت کو قبول کرلے جو پہلی نگاہ میں نظروں کو بھائے تم جاذب نگاہ اور تمہاری جاذب نگاہی اس کے لئے مشکل بن گئی ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ تم اس کے اشام نہیں ہو۔ اشام کوئی اور ہی ہے تم درمیان میں آجانے والے ہو۔''

''لیکن اس میں میرا قصور نہیں ہے تاریا! نہ ہی میں نے اس کی بات کو تسلیم کیا میں تو ایک بھٹکا ہوا راہی ہوں غلطی سے اس طرف نکل آیا ہوں۔''

''میرا مشورہ مانو گے؟''

''ہاں۔''

''ابھی اپنے آپ کو ظاہر نہ کرو وقت کا انتظار کرتے رہو لیکن ایک بات اگر مان لو تو تمہاری بڑی مہربانی ہوگی لیکن ایک بات تمہیں بتادوں کہ تمہارے لئے ایسی مشکلات کا آغاز ہو جائے گا کہ تم زندگی بھر ان مشکلات سے نہیں نکل سکو گے۔''

مجھے بتاؤ؟''

''اس کی معصومیت سے فائدہ اٹھانے کی کوشش نہ کرنا۔

''میں تمہاری بات سمجھ رہا ہوں تاریا اور اطمینان رکھو۔ ایسا کبھی نہیں ہوگا میں تم سے وعدہ کرتا ہوں۔''

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"جو وقت یہاں گزارنا چاہتے ہو۔ بیشک گزارو اسے حالات کا علم ہو جائے گا اور اپنے خیال پر خود ہی شرمندہ ہو جائے گی سمجھ رہے ہو نہ میری بات۔"

ہاں سمجھ رہا ہوں اب ذرا مجھے کورکوں کے بارے میں تفصیلات بتاؤ؟"

"کورکا قبیلہ ہے قدیم قبیلہ ہے۔ ان علاقوں میں ہم صدیوں سے آباد ہیں ان کے اپنے رسم و رواج ہیں۔ ان کے دیوی دیوتا ہیں وہ اپنا ایک الگ عقیدہ رکھتے ہیں وہ عیسائی مذہب کو نہیں مانتے جبکہ مقامی حکومت عیسائی مذہب کی پیروکار ہے۔ بس یوں سمجھ لو لمبا چکر چلا ہوا ہے یہی نہیں بلکہ کوراسکا کے اطراف میں اور بھی ایسے قبائل ہیں جن کا مذہب کیتھولک نہیں ہے ہمارے اپنے عقائد ہیں ہمارا اپنا ذریعہ زندگی ہے لیکن کوراسکا کے عوام ہمارے دشمن ہیں البتہ ہم اتنے کمزور بھی نہیں ہیں کہ وہ ہم پر آسانی سے قابو پالیں۔"

"ہوں۔" میں ایک ٹھنڈی سانس لے کر خاموش ہو گیا۔

اس سے زیادہ معلومات حاصل کرنا میرے لئے ممکن نہیں تھا۔ اور نہ ہی میں اس بوڑھی عورت کے علم کو مانتا تھا۔ وہ کچھ بھی کرتی ہے اور اس کا اپنا ایک نظریہ ہو گا ہو سکتا ہے وہ سب کچھ اس کے لئے کارآمد ہو۔ حالانکہ کچھ باتیں ایسی تھیں جو میرے لئے حیران کن تھیں۔ مثلاً وہ کالا پتھر جس کے بارے میں اس نے کہا تھا کہ وہ میری اصلیت کو داغدار کرتا ہے یعنی یہ کہ میں وہ شخصیت نہیں ہوں جس کا انتظار سورکا کر رہی تھی۔ اور بات بالکل ٹھیک تھی۔ بہرحال اب اس کے سوا چارہ کار نہیں تھا کہ کچھ وقت یہاں گزاروں انتظار کروں کہ حالات اس کے بعد کیا کروٹ بدلتے ہیں۔ میں خود بھی تھکن سی محسوس کر رہا تھا۔ سورکا میرے لئے دیوانی ہوتی جا رہی تھی۔ وہ چلی گئی تھی لیکن چند گھنٹوں کے بعد وہ پھر واپس آ گئی اس کے پاس کھانے پینے کی بے شمار اشیاء موجود تھیں اور اس کے علاوہ نجانے کیا کیا لاؤ کر لے آئی تھی میرے آرام و آسائش کے لئے میں کیا کہتا اس سے پھر سورج ڈھلے تک وہ میرے ساتھ رہی اور اس کے بعد اپنی مجبوریوں کا رونا روتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔ دوسری صبح سورج نکلنے سے پہلے وہ پھر وہاں موجود تھی میں اس کی یہ دیوانگی دیکھ رہا تھا اور مجھے یہ احساس تھا کہ جلد دیوانگی کا کوئی نہ کوئی نتیجہ نکل ہی آئے گا مجھے یہاں آئے

ہوئے پانچواں دن تھا۔ سورکا معمول کے مطابق مجھے ساتھ لے کر خانقاہ کے عقب میں اسی پتھر پر جا بیٹھی تھی جو اسے بے حد پسند تھا۔ نجانے کیا کیا کہانیاں سناتی رہی تھی مجھے ایلا کی طرف سے اب میرے دل میں مایوسی چھا گئی تھی اور میں یہ سوچتا تھا کہ بیچاری لڑکی یقیناً کسی حادثے کا شکار ہو گئی تھی اور میں کر بھی کیا سکتا تھا سوائے اس کے کہ میں دوبارہ واپس جا کر ڈنکن سے ملوں لیکن اس صورت حال میں بھی میرے لئے خوف شامل تھا۔ اگر میں ایسا کر لیتا ہوں تو ڈنکن میری بات تسلیم نہ کرے تو پھر جیکال بھی میرا دشمن ہی ہو گا کچھ سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ کیا کروں بہرحال بات اس شام کی ہو رہی ہے میں سورکا کے ساتھ بیٹھا باتیں کرتا رہا اور جب سورج چھپنے لگا تو سورکا مجھ سے اجازت لے کر چل پڑی اس نے کہا تھا کہ وہ صرف اپنے بھائی سے خوفزدہ ہے وہ نہیں چاہتی کہ ایلم کو صورتحال معلوم ہو اس وقت تک جب تک تاریا اس سلسلے میں کوئی مناسب مشورہ نہ دے دے بوڑھی تاریا پر اس کو مکمل اعتماد تھا جسے وہ آما کہتی تھی میں سورکا کو تاریکیوں میں گم ہوتا ہوا دیکھتا رہا اور جب وہ میری نگاہوں سے روپوش ہو گئی تو میں گردن جھکا کر واپسی کے لئے پلٹا لیکن اچانک ہی میرے سامنے ایک قوی ہیکل وجود آ گیا۔ ایک اجنبی چہرہ جسے دیکھ کر واقعی میں کچھ خوفزدہ سا ہو گیا تھا۔ وہ خونی نگاہوں سے مجھے دیکھ رہا تھا۔ پھر اس نے گرجدار آواز میں کہا۔

"اسی پتھر پر بیٹھ جاؤ جہاں سے اٹھے ہو میں نہیں چاہتا کہ تمہاری زندگی کا سورج اس جگہ ڈوب جائے ایک لمحے کے لئے تو میں خوفزدہ ہوا تھا۔ لیکن پھر دوسرے لمحے سنبھل گیا میں اسے کیا بتاتا کہ میری زندگی کے سورج کو اس طرح غروب کرنا آسان کام نہیں ہے تاہم کم از کم جاننا تو چاہئے کہ یہ نیا کردار کیا ہے میں خاموشی سے اسے دیکھتا رہا شام خاصی جھک گئی تھی لیکن بہرحال اس کے نقوش میری نگاہوں میں واضح ہو گئے تھے۔ وہ بھی مجھے غور سے دیکھ رہا تھا اس کے چہرے پر اچانک میں نے حیرت کے آثار نمودار ہوتے ہوئے دیکھے وہ بے اختیار انداز میں دو قدم آگے بڑھ آیا تھا اور اس نے حیرانی سے کہا۔

"تم۔" میں نے ایک ٹھنڈی سانس لی گویا وہ مجھے تم کی حیثیت سے پہچان چکا ہے لیکن ہے کون یہ میں نے دل میں سوچا وہ شخص اب غصے میں آنے کی بجائے متحیر نظر آ رہا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

تھا۔اس نے ایک بار پھر کہا۔

''کیا تم ٹم مور ہو؟''

''خیر میرے جواب دینے کا کیا سوال ہے میں تم سے تمہارے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔تم میری زندگی کے سورج کو غروب کرنے پر کیوں تل گئے؟''

''تم کیسے نکل بھاگے ٹم مور اور اب یہاں۔ یہ۔ یہ سب کچھ اور شاید تم شاید تم۔'' وہ جملہ ادھورا چھوڑ کر خاموش ہو گیا اور اس کے بعد اس نے عجیب سے لہجے میں کہا۔

''میں سمجھ گیا اچھی طرح سمجھ گیا لیکن میرے خیال میں تم دیوانے ہی ہو پاگل ہو بالکل۔''

''تم فیصلے کرتے رہو میں تمہارے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا اور میں یہ بھی نہیں جانتا کہ تم میری زندگی کا سورج غروب کرنے کیلئے یہاں پر آئے ہو یا تمہارے آنے کا کوئی اور مقصد ہے۔''

''مجھ سے بات کرنا پسند کرو گے تم؟''

''تمہارے رویے میں ایک دم تبدیلی پیدا ہوئی ہے غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ تم مجھے پہچان گئے ہو۔''

''نہیں بات کچھ اتنی الجھ گئی ہے کہ میں کچھ سمجھنے سے قاصر ہوں۔''

''کیوں؟''

''کیوں کہ۔ کیوں کہ۔ اوہ نہیں میرا دماغ بالکل خراب ہو جائے گا تم مجھے پاگل بنانے پر تلے ہوئے ہو کیا یہ بھی کوئی طلسم ہے اس بوڑھی عورت کا جس نے میری بہن کو برباد کر کے رکھ دیا ہے۔''

''بہن؟''

''ہاں میں سورکا کا بھائی ایلم ہوں۔'' اس نے جواب دیا۔

''تب تم میرے لئے ایک محترم شخصیت کے مالک ہو اور یہ بہتر ہوا کہ تم مناسب وقت پر مجھے مل گئے تا کہ میں تم سے اپنے دل کی بات کہہ سکوں۔آؤ بیٹھو نہ تم میری زندگی کا

سورج غروب کر سکتے ہو اور نہ میں تمہیں نقصان پہنچانا چاہتا ہوں کیونکہ میں تم سے کسی بھی طرح کی دشمنی نہیں محسوس کرتا ہاں اگر کچھ وقت ہے تمہارے پاس تو اس پتھر پر بیٹھ کر مجھ سے گفتگو کرو ہو سکتا ہے میں تمہارے لئے ایک کارآمد شخصیت ثابت ہوں اگر تم غیرت مند بھائی کی حیثیت سے سورکا کے مسئلے پر میرے پاس آئے ہو تو سب سے پہلے اس بات پر اطمینان کر لو کہ مجھے سورکا سے کوئی دلچسپی نہیں ہے اور نہ ہی میں اسے کسی غلط راستے پر بھٹکانا چاہتا ہوں یہ میری پہلی اور سچی بات ہے پہلے اپنے دل میں اس بات کا یقین کر و اس کے بعد مجھ سے گفتگو کارآمد رہے گی۔'' وہ کچھ سوچتا رہا اس کے انداز میں تبدیلی تو پہلے ہی پیدا ہو گئی تھی، وہ آگے آ کر میرے قریب پہنچا اور پھر پتھر پر بیٹھ گیا۔ میں نے اس سے دوستانہ انداز میں کہا۔

''ایلم ہے تمہارا نام اور سورکا مجھے اس بارے میں بتا چکی ہے۔''

''میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ آخر تم اس لڑکی سے کیا فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہو اور تم۔تم مگر نہیں نہیں، وہ الجھے ہوئے انداز میں خاموش ہو گیا۔

''لڑکی سے میں کوئی فائدہ نہیں اٹھانا چاہتا میرے دوست میں تو یہاں کسی اور ہی مقصد کے تحت آیا ہوں مجھے ایک شخصیت کے بارے میں معلومات درکار ہیں وہ ایک لڑکی ہے ان علاقوں میں نکل آئی تھی اور یہاں بھٹک گئی ہے مجھے اس کی لاش بھی دستیاب نہیں ہو سکی ہے اور میں اسی کی تلاش میں سرگرداں ہوں۔''

''کیا ایلا ڈنکن کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہو؟'' اس نے کہا اور اب میرے چونکنے کی باری تھی۔ میں سنسنی خیز نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا تو وہ بولا۔

''میرا انداز درست ہے ناں؟''

''ہاں تم بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو اور تمہارا یہ پراعتماد لہجہ بتاتا ہے کہ تم ایلا ڈنکن کے بارے میں معلومات رکھتے ہو۔''

''لیکن سب سے پہلا میرا سوال یہ ہے کہ کیا تم ٹم مور ہو اور اگر تم ٹم مور ہو تو تم آزاد کیسے ہو گئے؟''

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

''کیا مطلب؟'' میں نے تعجب سے اسے دیکھا تو وہ پرخیال انداز میں مجھ پر نگاہیں جمائے ہوئے بولا۔

''اور اگر تم ٹم مور نہیں ہو تو پھر یہ بتاؤ کہ ایلا ڈنکن سے تمہارا کیا تعلق ہے؟''

''ڈیئر ایلم یوں لگتا ہے جیسے ہمارے درمیان بہت سی باتیں الجھی ہوئی ہیں اور جب تک ان الجھنوں کو سلجھایا نہیں جائے گا میرا خیال ہے ہم موثر انداز میں گفتگو نہیں کر سکتے میں پورے خلوص سے تمہیں یہ بات بتا چکا ہوں کہ مجھے تمہاری بہن سورکا سے نہ تو کوئی دلچسپی ہے نہ میں اسے کسی طرح سے بہکانا چاہتا ہوں وہ ایک معصوم سی لڑکی ہے اور نوجوانی کی اس عمر میں انہی الجھنوں کا شکار ہے جن الجھنوں کا شکار اس عمر کی لڑکیاں ہو جاتی ہیں اور میں کسی طرح سے برے انداز میں گفتگو نہیں کرنا چاہتا لیکن یہ عورت تاریا اسے مزید بھٹکائے ہوئے ہے وہ لڑکی خواب دیکھتی تھی اور ان خوابوں میں اس نے ایک تصور تراشا ہوا تھا۔ تاریا نے اس کے بارے میں اسے عجیب و غریب باتیں بتائیں جس کے نتیجے میں وہ مجھے اپنا محبوب سمجھ بیٹھی جبکہ یہ حقیقت ہے کہ میں اس بارے میں اس سے کوئی دلچسپی نہیں رکھتا اور نہ ہی اسے غلط راستوں پر بھٹکانا چاہتا ہوں۔ یہ تمام باتیں اپنے ذہن میں نقش کر لو اور اس کے بعد مجھ سے گفتگو کرو تم ہم دونوں کے لئے بہتر ہوگا۔'' اب وہ کافی نرم نظر آنے لگا پھر اس نے گہری سانس لے کر کہا۔'' تم آزاد کیسے ہو گئے۔ ٹم تم یہاں تک کیسے پہنچ گئے میں یہ بات نہیں مان سکتا کیونکہ۔''

''آزادی سے تمہاری کیا مراد ہے؟'' میں نے سوال کیا۔

''تم کورکوں کے قیدی تھے اور میں نے تمہیں کچھ وقت پہلے ہی قید خانے میں دیکھا ہے کیونکہ میں خود ان دنوں ان قید خانوں کے محافظوں میں شامل ہوں میرے ذہن میں شدید ہیجان برپا ہو گیا یہ وہ انکشاف تھا جو میرے دل کی گہرائیوں میں پوشیدہ تھا اور میں یہ سمجھتا تھا کہ کسی نہ کسی لمحے یہ انکشاف ضرور ہوگا یعنی یہ کہ میں ٹم مور نہیں ہوں اور سارے کا سارا ڈھانچہ غلط فہمی کی بنیاد پر تعمیر ہوا ہے اور اس غلط فہمی کا شکار نہ صرف میں بلکہ مجھ سے پہلے ڈاکٹر سینیگان، ایمسن پھر فریڈ اور الفانسو اور اس کے بعد بے شمار دوسرے وہ چہرہ جو

پلاسٹک سرجری کے ذریعے ترتیب دیا گیا اپنی جگہ ایک الگ ہی چہرہ ہے جس کا ٹم مور سے کوئی تعلق نہیں اور اصل ٹم مور آج دستیاب ہو گیا تھا۔ یعنی یہ کہ وہ کورکوں کا قیدی ہے۔ یہ تمام خیالات برق رفتاری سے میرے ذہن میں گزرے اور میں شدید اعصابی دباؤ کا شکار ہو گیا گویا اب یہ کہانی ایک نیا رخ تبدیل کرنا چاہتی ہے۔ لیکن ان باتوں پر غور کرنے کیلئے یہ وقت مناسب نہیں تھا۔ ایلم اس بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا۔ اس کی مشکل میرے علم میں آ چکی تھی وہ اپنی بہن کو کسی کے عشق کے جال میں پھنسنے سے بچانا چاہتا تھا۔ میری کہانی سے اسے کوئی دلچسپی نہیں ہوئی۔ لیکن ایلا کے حصول کے لئے میں اس سے مفاہمت کر سکتا تھا۔ بلکہ اگر یہ کورکوں کا سپاہی ہے تو میرا یا ایلا کا دوست کبھی نہیں ہو سکتا۔ ہاں اسے گھیر کر کوئی کھیل کھیلا جا سکتا ہے۔ چنانچہ پہلے اس پر کام کر لیا جائے۔ اپنے بارے میں بعد میں سوچوں گا، پہلے اس مسئلے سے نمٹ لیا جائے اور اس کے بعد اگر ممکن ہو سکے تو اس شخص سے اپنا کام لیا جائے۔ کچھ لمحہ خاموش رہنے کے بعد میں نے کہا۔

''مسٹر ایلم، اگر اب بھی تمہارے ذہن میں یہ خیال ہے کہ تم کورکوں کے سپاہی ہو یا یہاں کوئی انتظامی حیثیت رکھتے ہو اور مجھے با آسانی قابو میں کر لو گے تو سب سے پہلے تو یہ خیال اپنے ذہن سے نکال دو۔ ہاں اگر مفاہمت کی بات کرنا چاہتے ہو تو میں اس کے لئے حاضر ہوں۔''

''میں تم سے پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ میں بھی کسی کو نقصان نہیں پہنچانا چاہتا اور پھر تمہیں دیکھ کر میرے ذہن میں جو کیفیت پیدا ہو گئی ہے میں اسے بیان نہیں کر سکتا۔''

''تو پھر ٹھیک ہے، میں تم سے گفتگو کرنے کیلئے تیار ہوں۔''

''مثلاً پہلی بات کیا تم مجھے یہ بتانا پسند کرو گے کہ تم قید خانے کیسے بھاگے اور میری بہن سے تمہارا رابطہ کیسے ہو گیا؟''

''اس دلچسپ کہانی کی ابتدا یہیں سے ہوتی ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ میں قید خانے میں تھا ہی نہیں جس شخص کو ٹم مور کی حیثیت سے تم نے قید خانے میں ڈال رکھا وہ اصل ٹم مور ہے جبکہ میں ایک ایسا شخص ہوں جو ٹم مور کے چہرے سے مماثلت رکھتا ہوں اور

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

جسے زبردستی ٹم مور بنا دیا گیا ہے۔'' میرے ان الفاظ پر ایلم حیران رہ گیا۔ چند لمحے بے یقینی کے انداز میں مجھے گھورتا رہا پھر بولا۔

''آہ کیا واقعی۔؟''

''ہاں۔ وہ ٹم مور جسے تم نے قید کر رکھا ہے قید خانے ہی میں ہوگا۔ میں ایلا کے ساتھ سیر و سیاحت کے لئے نکلا تھا کہ ایلا غائب ہوگئی۔ میں اس کی تلاش میں بھٹکتا ہوا یہاں تک آیا۔ ندی کے اس کٹاؤ پر تمہاری بہن مجھے مل گئی اور اس سادہ لوح لڑکی نے مجھے اپنا محبوب سمجھ لیا۔ یہ ایک مختصری کہانی ہے اور میں سمجھتا ہوں اس کے بعد تمہارا ذہن صاف ہو جائے گا۔''

''کیا تم واقعی؟ مگر تمہارا چہرہ تو بالکل ٹم مور جیسا ہے۔ یعنی کوئی بھی اس بات پر یقین نہیں کرسکتا تم ٹم نہیں ہو۔''

''مگر تمہیں یقین کر لینا چاہیے۔ کیونکہ میں بھی تمہارے سامنے ہوں اور بقول تمہارے تم نے کچھ وقت قبل دیکھا ہے۔ بجائے اس کے ہم اس بات پر بحث کریں کہ میں ٹم ہوں یا نہیں۔ میرا بہتر مشورہ یہ ہے کہ تم مجھ سے اس سے آگے کی گفتگو کرو۔''

''مثلاً''

''مثلاً سیدھی سی بات ہے ایلم، اگر تم مجھے ہلاک کرنے کی کوشش کروں گے تو اپنی بہن کو بھی نقصان پہنچاؤ گے۔ کیونکہ وہ لڑکی جس طرح میری محبت میں گرفتار ہے وہ میرے بغیر جان دے سکتی ہے۔''

''لیکن۔لیکن میں کچھ سمجھا نہیں۔''

''لیکن میں اسے دھوکے میں نہیں رکھنا چاہتا اور یہ کام صرف میں کرسکتا ہوں کہ اسے ذہنی طور پر سمجھا دوں کہ وہ میں نہیں ہوں جو وہ سمجھ رہی تھی، بلکہ وہ جس کا انتظار کر رہی ہے وہ اسے کہیں اور ہی ملے گا۔'' ایلم نے میری بات کو غور سے سنا تھا، پھر اس نے کہا۔

''آہ، اگر تم ایسا کردو تو میں تمہارا احسان مانوں گا کیونکہ میں اس کے لئے بہت کچھ سوچ چکا ہوں۔''

''میں نے کہا نا تمہارا بالکل ذاتی معاملہ ہے اور میں اس مین ذرہ برابر بھی دلچسپی نہیں رکھتا، اور نہ ہی وہ لڑکی میرے لئے کوئی اہمیت رکھتی ہے۔ اب یہ سب کچھ کرنے کیلئے تمہیں میرے سوالات کا جواب دینا ہوگا۔'' ایلم نے گہری سانس لے کر گردن ہلائی تھی۔

''پھر وہ بولا۔''

''ہاں، پوچھو، کیا پوچھنا چاہتے ہو؟''

''پہلی بات تو یہ ہے کہ وہ لڑکی ایلا کہاں ہے؟''

''فیورا کی قید میں ہے۔''

''فیورا نے اسے کیوں قید میں ہے۔

''وہ اس سے کچھ مفادات حاصل کرنا چاہتا ہے۔''

''کیا۔؟''

''یہ میں نہیں جانتا۔''

''کیا تم اس لڑکی کی آزادی کے لئے کچھ کرسکتے ہو؟''

''ہاں۔ایلم نے وثوق سے جواب دیا اور اب میرے چونکنے کی باری تھی۔

''مثلاً کیا؟ میں نے سوال کیا۔

''میں تمہیں ایک بہترین مشورہ دے سکتا ہوں۔''

''وہ کیا؟''

''فیورا سے ملاقات کرلو۔''

''کیا مطلب؟''

''میں سمجھتا ہوں تمہارے اور اس کے درمیان کوئی بہت ہی عمدہ راستہ نکل آئے گا تم اسے بتانا کہ تم کیا چاہتے ہو اور وہ یقینی طور پر تم سے تعاون کرے گا۔ میں کوئی بہت بڑی شخصیت کا مالک نہیں ہوں، لیکن جن حالات سے ہم لوگ گزر رہے ہیں اور جو کچھ ہم چاہتے ہیں اگر فیورا کی اور تمہاری ملاقات ہوجائے تو میرے ذہن میں یہ تصور ایک منصوبہ موجود ہے۔ جس کا تذکرہ میں تم سے نہیں فیورا ہی سے کرسکتا ہوں کیا تم فیورا سے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ملاقات کرنا پسند کرو گے؟''

''اگر تم میرے ساتھ کوئی دھوکا کرنا چاہتے ہو ایلم تو اس بات کا خیال رکھنا میں بھی چوڑیاں پہنے ہوئے نہیں ہوں۔'' ایلم نے آنکھیں بند کر کے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔

''اب نہیں۔ یہ کام پہلے ہو سکتا تھا، اس وقت جب میں تمہارے بارے میں غلط فہمی کا شکار تھا لیکن اب تم جب مجھ سے تعاون کر رہے ہو اور صورتحال ایسی بن گئی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ میرے اور تمہارے درمیان مفاہمت ضروری ہے۔ کیونکہ اس میں میری بہن کی زندگی کا مسئلہ ہے لیکن تمہیں ایک وعدہ کرنا ہوگا وہ یہ کہ تم سورکا کو یہ احساس دلا دو گے کہ تم اس کے محبوب نہیں ہو۔''

''یہ ذمہ داری میں قبول کرتا ہوں۔'' میں نے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔ کیا کیا جا سکتا تھا بس اب یہ معلوم ہونے کے بعد کہ اصل معاملہ کیا ہے میرا ان تمام معاملات سے دل ہٹ گیا تھا۔ اور میں سمجھتا تھا کہ میری اب یہاں ضرورت نہیں ہے۔ لیکن یہاں سے جاتے ہوئے اگر ایک ڈھنگ کا کام بھی کر جاؤں تو کیا حرج ہے۔ ویسے بھی میں نے اپنی زندگی میں بے شمار ایسے کام کئے جس سے دوسروں کو فائدہ حاصل ہوا تھا۔ اس سے اور کچھ نہ سہی تو کم از کم ایک ذہنی سکون ہی نصیب ہوتا تھا۔ بہرحال میرے اور ایلم کے درمیان تمام معاملات طے پا گئے۔ ایلم نے آخری بات اور کہی۔

''مجھے معاف کرنا دوست، میں فوراً سے ملاقات کرانے سے قبل اس بات کی تصدیق بھی چاہتا ہوں کہ کیا واقعی اصل ٹم مور قید خانے میں ہے۔'' میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی میں نے کہا۔

''حالانکہ تمہاری اس بات پر مجھے ناراض ہو جانا چاہیے تھا لیکن چلو دوستی کی خاطر یہ بھی سہی۔'' اور اس کے بعد میں اور ایلم وہاں سے چل پڑے۔ میں اس دلچسپ صورتحال پر غور کر رہا تھا اور یہ سوچ رہا تھا کہ میرے لئے تو سب کچھ بے مقصد ہی ہے۔ حالانکہ اصولی طور پر اب مجھے خاموشی سے کہیں روپوش ہو جانا چاہئے تھا۔ سینی گان اور ایمسن کو یہاں بھی شبہ ہو گیا تھا اور وہ غلط راستوں پر چل پڑے تھے۔ حالانکہ بیچارے سینیگان نے میرے

لئے مخلصانہ طور پر کام کیا تھا اور میری ذہنی یادداشتوں سے ایک خاکہ مرتب کر کے مجھے شکل دلوائی تھی۔ اس کے لئے اسے جو محنت کرنا پڑی تھی مجھے اس کا اندازہ تھا۔ لیکن اب اسے کیا کیا جا سکتا ہے کہ میری تقدیر کے ستارے ابھی روشن نہیں ہوئے تھے اور میری قسمت میں یہ بات نہیں آئی تھی کہ مجھے میری حقیقت معلوم ہو سکے۔ نہ سہی بھاڑ میں جائے سب کچھ۔ بلاوجہ اپنی حقیقتوں کی تلاش میں سرگرداں ہوں۔ جو حقیقت ہے اسے ہی تسلیم کر کے زندگی کے لئے کوئی مناسب راستہ تلاش کر لوں تو زیادہ بہتر ہوگا۔ چنانچہ اب ان تمام معاملات سے ذہنی طور پر کنارا کش ہو کر میں اپنے لئے کوئی راستہ تلاش کرنے کا متمنی تھا لیکن اس مسئلے سے نمٹنے کیلئے ایلم مجھے ساتھ لے کر چل پڑا۔ میں اس سے مکمل طور پر تعاون کر رہا تھا۔ اس نے بھی مجھ پر اندھا بھروسا کیا تھا۔ چنانچہ ایک جگہ مجھے پہنچانے کے بعد جو قید خانے کا عقبی حصہ تھا وہ قید خانے میں داخل ہو گیا۔ میرے دل میں بھی یہ خیال پیدا ہوا تھا کہ کاش ذرا میں خود بھی اصلی ٹم مور کا جائزہ لے سکتا لیکن اس وقت یہ ممکن نہیں تھا ایلم یہ اطمینان کرنے کے بعد کہ ٹم مور اندر ہی موجود ہے میرے پاس پہنچا اس کے چہرے پر حیرت کے گہرے آثار چھائے ہوئے تھے۔ اس نے کہا۔

''تم یقین کرو تمہاری آواز، تمہاری آنکھیں، تمہارا انداز، تمہارے چہرے کا ایک ایک نقش اس جیسا ہے۔ اگر تم دونوں ایک ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور اپنے اپنے نام کسی بیرونی شخص کو نہ بتاؤ تو کوئی یہ یقین نہیں کر سکتا کہ تم دونوں میں کوئی فرق ہے یا ٹم مور کے چہرے والے دو افراد موجود ہیں۔ جن کا ایک دوسرے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ویسے کیا تم نے اس بات پر غور کیا ہے، مائی ڈیئر، اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ میں تمہیں کس نام سے مخاطب کروں۔ میں تمہارا نام بھی نہیں جانتا۔ تم سے اتنی دیر گفتگو کرنے کے باوجود میں تمہارے اصل نام سے ناواقف ہوں۔'' میں نے ایک لمحے کے لئے سوچا اور پھر آہستہ سے کہا۔

''میرا اصل نام نہ لو تو زیادہ بہتر ہے۔''

''کیوں؟''

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"بس میرا کوئی اصل نام ہے ہی نہیں۔"

"خیر یہ کیسے ہوسکتا ہے۔"

"تو پھر تم مجھے لائن ہارٹ کہہ سکتے ہو۔" میں نے بے بسی کے عالم میں کہا۔ حالانکہ مجھے اب اس نام سے نفرت پیدا ہوگئی تھی اور میں چاہتا تھا کہ نام کی نحوست میرے وجود پر سے ٹل جائے۔ ہوسکتا ہے یہ نام مجھے زندگی میں کہیں کامیاب نہ ہونے دیتا ہو۔ لیکن کوشش کے باوجود یہ نام ہی میرے منہ سے نکل گیا تھا۔

ٹھیک ہے ڈیئر لائن ہارٹ۔ اب تمہاری اس بات کی تصدیق تو ہوگئی۔ باقی سارے معاملات مجھ پر چھوڑ دو۔ میں انتہائی کوشش کروں گا ویسے میں تمہیں اپنے گھر نہیں لے جا سکتا کیونکہ وہاں سورکا ہے۔ اور سورکا تمہیں وہاں دیکھ کر حیران ہوگی۔" وہ کچھ قدم آگے بڑھا اور اس کے بعد بولا۔

"لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ میں تمہیں پوشیدہ رہنے کے لئے کون سی جگہ بتاؤں؟"

"تم اس کی فکر مت کرو۔ میں خود اپنے لئے کوئی جگہ تلاش کرلوں گا۔"

"نہیں۔ اس طرح تم خطرے میں پڑ سکتے ہو۔ آہا میرے ذہن میں ایک بات اور آئی۔ کیوں ناں تم میرے گھر ہی چلو۔ اور اس دوران جب میں اپنا کام کروں تم سورکا کو یہ باور کرانے کی کوشش کرو کہ تم وہ نہیں ہو جو سورکا سمجھ رہی ہے۔ بلکہ ایلا تمہاری بیوی ہے اور تم اس کے شوہر۔ مطلب یہ کہ سورکا کے لئے تمہارے دل میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔"

"یہ قبل از وقت ہوجائے گا۔ تاہم میں کوشش کروں گا۔" میں نے کہا ایک لمحے کے اندر میں نے اپنا خیال بدل دیا تھا۔ ایلم پر مکمل بھروسا کرلینا مناسب نہیں تھا۔ اگر میں سورکا کے قریب رہوں گا تو یقینی طور پر ایلم میری مٹھی میں رہے گا۔ ورنہ وہ کچھ اور بھی سوچ سکتا ہے۔ کرسکتا ہے۔ اپنا تحفظ بہرحال ضروری ہے۔ چنانچہ اس عجیب وغریب فیصلے کے بعد میں اور ایلم چل پڑے اور اس کے بعد ایلم کے گھر کے دروازے پر پہنچ گئے۔ کورکوں کا طرز زندگی بہت زیادہ مختلف نہیں تھا۔ بس ان کی آبادیاں ایسی جگہوں پر تھیں جہاں زندگی کی

بہت سی سہولتوں کا فقدان تھا۔ پھر ایلم نے اپنے گھر کے اندر داخل ہونے کے بعد مجھ سے کہا۔

"سورکا تو شاید اس وقت موجود نہیں ہے۔ لیکن تم یہاں قیام کرو۔ میرا خیال ہے مجھے فوری طور پر فیورا سے مل لینا چاہیے۔ ویسے تم اپنے کام کا آغاز بھی کردو یعنی اگر ممکن ہو سکے سورکا کو یہ بتانے کی کوشش کرو کہ تم اس کے محبوب نہیں ہو۔ یا تم اس کی بجائے ایلا کو چاہتے ہو۔ بہتر صورتحال تم خود سمجھتے ہو کہ تمہیں کیا کرنا چاہیے۔ میں تم پر اعتماد کررہا ہوں۔"

وہ چلا گیا اور میں اس اجنبی گھر میں تنہا رہ گیا۔ معلوم یہ ہوتا تھا کہ یہاں ایلم اور سورکا کے علاوہ اور کوئی نہیں رہتا۔ کیونکہ بقیہ گھر خالی ہی نظر آرہا تھا۔ البتہ ایلم کے جانے کے بعد مجھے تنہائی ملی تو سوچنے کا تھوڑا سا موقعہ بھی مل گیا۔ یہ عجیب وغریب صورتحال بڑی سنسنی خیز تھی۔ ایلم نے مجھ پر بہت بڑا اعتبار کیا تھا لیکن میں ایلم پر اتنا بڑا اعتبار نہیں کرسکتا تھا۔ آنے والے کسی بھی وقت میں مجھ پر کوئی مشکل پڑسکتی تھی اور اس وقت مجھے ایلم ہی کا سہارا حاصل ہوسکتا تھا۔ اگر سورکا کو ساری صورتحال بتادیتا تو وہ میری جانب سے متنفر بھی ہوسکتی تھی اور ایلم کو پھر بھلا مجھ سے کیا دلچسپی رہ جاتی۔ پھر مجھے زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑا۔ سورکا اندر داخل ہوئی تھی اور میں نے اپنے کمرے کی ایک چھوٹی سی کھڑکی سے اسے دیکھ لیا تھا۔ اسے علم نہیں تھا کہ یہاں کوئی اور بھی موجود ہے۔ میں نے اس دروان یہ بھی سوچ لیا تھا کہ سورکا کو اپنی یہاں موجودگی کی وجہ کیا بتانی ہے۔ ایلم نے یہ سب کچھ مجھ پر چھوڑ دیا تھا۔ سورکا بے خبری کے عالم میں اپنے کمرے میں داخل ہوگئی اور پھر تھوڑی دیر کے بعد نجانے کس کام سے وہ دوبارہ باہر نکلی تو میں دروازہ کھول کر اس کے سامنے آگیا۔ مجھے دیکھ کر اس کی جو حالت ہونی چاہیے تھی وہی ہوئی۔ وہ شدت حیرت سے پتھرا گئی تھی اور پھٹی پھٹی آنکھوں سے مجھے دیکھ رہی تھی۔ میں نے مسکرا کر کہا۔

"ہاں سورکا" میں تمہارے قریب آگیا ہوں۔"

"لیکن۔ لیکن اشام، یہ تو بہت خطرناک بات ہوگی۔ میرے بھائی نے اگر تمہیں دیکھ لیا تو۔"

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

''میری ملاقات تمہارے بھائی سے ہو چکی ہے۔'' میں نے کہا۔

''ہو چکی ہے؟''

''ہاں۔''

''تو پھر تم نے اس سے کیا کہا؟''

''کچھ نہیں۔ ابھی کچھ نہیں کہا۔ میں نے ایک ایسی ترکیب کی ہے سورکا کہ ایلم میرے یہاں آنے سے ناخوش نہیں ہوگا۔''

سورکا مجھے دیکھتی رہی پھر وفور محبت سے آگے بڑھ کر مجھ سے لپٹ گئی اور کہنے لگی۔

''اشام۔ کیا واقعی کیا واقعی تم نے میرے بھائی کو کسی طور پر تیار کر لیا ہے۔''

''نہیں سورکا۔ یہ بات نہیں ہے۔ میں تمہیں سمجھا دوں۔ ساری بات میں تمہیں سمجھا دوں اور آؤ ذرا اطمینان سے بیٹھو۔''

''اور۔ تمہیں اپنے گھر میں دیکھ کر مجھے کس قدر خوشی ہو رہی ہے میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتی۔''

''سورکا۔ اس کے بعد ہمیں بڑی احتیاط سے کام لینا ہوگا۔ میں نہیں چاہتا کہ ایلم وقت سے پہلے میری جانب سے بددل ہو جائے۔''

''آہ۔ کاش۔ کاش ہمارا بھائی۔ آہ کاش میرا بھائی تمہیں قبول کر لے اور مجھے تمہاری زندگی میں شامل کر دے۔''

''میں نے کہا ناں اپنے جذبات کو قابو میں رکھو۔ ہمیں سوچ سمجھ کر کام کرنا ہوگا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ایلم ہماری جانب سے بددل ہو کر ہمارے درمیان رکاوٹ بن جائے۔''

اس کا چہرہ زرد ہو گیا۔ میں ایک لمحے کے لئے اس لڑکی کی طرف سے افسردہ ہو گیا تھا۔ جب میں اس سے جدا ہو جاؤں گا تو یقینی طور پر یہ معصوم لڑکی نجانے کیسی کیفیت کا شکار ہو جائے۔ بہر حال جو کچھ بھی تھا۔ ایسے واقعات تو زندگی میں بے شمار آ چکے تھے میں زیادہ سے زیادہ ایسے واقعات پر افسوس کر سکتا تھا اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ تاہم میں نے سورکا کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

''ایلم سے میں نے اپنی دوستی کا آغاز کیا ہے اور وہ بھی اس طرح کہ اسے کوئی حقیقت نہیں معلوم۔ وہ مجھے اپنے گھر لے کر آیا ہے اور یہ نہیں جانتا کہ میری اور تمہاری ملاقات ہو چکی ہے۔''

''آہ۔ اس کا مطلب ہے کہ۔ کہ۔''

''ہاں۔ لیکن ایک ایسا طریقہ کار اختیار کیا جائے گا کہ سورکا کہ وہ خود ہی ہم دونوں کے بارے میں سوچے۔''

''کیا؟''

''یہ کہ وہ ہمیں یکجا کر دے۔'' سورکا نہ سمجھنے والے انداز میں مجھے دیکھنے لگی۔ کچھ دیر غور کرتی رہی پھر آہستہ سے بولی۔

''آہ، اب میری سمجھ میں آ رہا ہے۔ یعنی تم۔ تم اس سے رابطے بڑھا کر میرے حصول کے لئے کوشش کرنا چاہتے ہو۔''

میں نے مسکراتے ہوئے گردن ہلا دی۔ سورکا کچھ لمحے سوچتی رہی۔ پھر بولی۔

''یہ تو بہت اچھی ترکیب ہے۔''

''لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ تم مجھ سے زیادہ قربت کا مظاہرہ نہ کرو۔''

''میں۔ ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے۔ یعنی وہ یہاں آ جائے گا۔''

''ہاں۔ میں نے کہا ناں تم سے کہ میں نے اس سے دوستی کا آغاز کیا ہے اور یہ کوشش کروں گا کہ آخر کار یہ دوستی اس رنگ میں ڈھل جائے۔''

''یہ تو سب سے اچھا ہوگا۔ گویا میرے راستوں کی تمام مشکلیں دور ہو جائیں گی۔'' میں سورکا کو نجانے کیا کیا سمجھاتا رہا ایلم کی واپسی کا انتظار تھا۔ البتہ ترکیب کامیاب رہی تھی یعنی ایک طرف تو ایلم اس بات سے محتاط رہے گا کہ کوئی ایسی بات نہ کرے جس سے سورکا کو یہ خیال پیدا ہو کہ ایلم میرا مخالف ہے اور دوسری طرف ایلم یہ کوشش کرے کہ میں خود ہی سورکا کو حقیقتوں سے آگاہ کر دوں۔ ویسے وہ عورت تاریا حقیقت کو سمجھ گئی تھی اور اس نے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ میں اشام نہیں ہو۔ یعنی وہ نہیں ہوں جس کا انتظار سورکا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کر رہی تھی۔ کیونکہ اس کے علم کے پتھروں میں ایک پتھر کالا ہے۔ ایلم واپس آیا اور مجھ سے بہت محبت سے ملا۔ یہ اس بات کا اندازہ تو وہ لگا چکا تھا کہ اصل ٹم مور قید خانے میں موجود ہے۔ اس نے غالباً فیورا کو بھی تمام تفصیلات بتائی تھیں۔ سورکا کی یہاں موجودگی سے بھی وہ واقف ہو گیا تھا۔ اس نے سب سے پہلے سرگوشی کے انداز میں مجھ سے یہی پوچھا۔

''تمہیں یہاں دیکھ کر سورکا کی کیا کیفیت ہوئی؟''

''وہ معصوم لڑکی بے پناہ خوش ہو گئی۔ لیکن تم مطمئن رہو ایلم، میں اس کے ذہن میں بال ڈال دوں گا۔ لیکن اس وقت جب کہ میں یہ محسوس کروں کہ میرا کوئی کام بن گیا ہے اور جہاں تک تمہاری عزت و آبرو کا تعلق ہے تو یہاں اگر تم چاہو تو مجھ پر بھروسا کر سکتے ہو۔ کیونکہ میں بھی بہر حال انسان ہوں اور کسی معصوم لڑکی کو داغدار نہیں کرنا چاہتا۔''

''نہیں میرے دوست، اب میں بھی اس قدر احمق نہیں ہوں۔ ویسے صورتحال میں شاید کوئی بہت بڑا وقفہ نہیں آئے گا۔ ہمیں تھوڑی سی کوشش کے ساتھ کامیاب ہونے کی پوری پوری امید ہے۔ فیورا تم سے فوراً ملنا چاہتا ہے۔''

''تم نے اسے میرے بارے میں کیا بتایا؟''

''بس اس بات کو تم جانے دو۔ فیورا سے ملاقات کے لئے وقت کا تعین کرو۔''

''یہ تو تم پر منحصر ہے۔ جب بھی تم چاہو۔'' میں نے کہا۔

''رات کو ہمیں فیورا کے پاس چلنا ہے۔'' میں نے اس بات پر آمادگی ظاہر کر دی۔ سورکا اس دوران ہمارے سامنے نہیں آئی تھی۔ البتہ رات کا کھانا اس نے ہمیں بھجوا دیا تھا۔ پھر تیار ہونے لے بعد ایلم مجھے لے کر چل پڑا۔ کورکوں کا ماسٹر یا سردار فیورا لمبے چوڑے قد وقامت کا مالک ایک شاطر سی شکل کا آدمی تھا۔ اس نے مجھے دیکھا اور حیرانی سے ہونٹ سکوڑ کر مدھم مدھم انداز میں سیٹی بجانے لگا۔ پھر اس نے مجھے بیٹھنے کی پیش کش کی اور بولا۔

''تمہارا اصل نام کیا ہے؟''

''لائن ہارٹ۔'' میں نے جواب دیا۔

''واقعہ کیا ہوا تھا؟''

''تفصیل نہیں بتانا چاہتا۔'' میں نے کہا اور وہ چونک کر مجھے دیکھنے لگا۔ پھر بولا۔

''وجہ؟''

''بیکار ہیں ساری وجوہات۔ تم اپنے کام کی بات کرو ماسٹر فیورا۔''

''کام ہی کی بات کر رہا ہوں۔ ایسی کام کی بات جو تمہارے لئے بھی کارآمد اور میرے لئے بھی۔'' اس نے ایک آنکھ دبا کر سیٹی بجاتے ہوئے کہا۔ غالباً یہ اس کا مخصوص انداز تھا۔

''کچھ نہیں ہوا۔ یوں سمجھ لو کہ میں ان علاقوں میں نکل آیا اور مجھے ٹم مور سمجھ لیا گیا۔ ٹم مور شاید اس دوران تمہاری تحویل میں آ چکا تھا۔ انہوں نے میری بات پر یقین نہیں کیا کہ میں ٹم مور نہیں ہوں۔ بلکہ اس سلسلے میں کیونکہ ٹم مور اور ایلا کے درمیان تھوڑی سی دوری ہو گئی تھی اسلئے اس کے دادا ڈنکن نے یہ سمجھا کہ میں اپنے آپ کو ٹم مور ظاہر نہ کر کے ایلا سے پیچھا چھڑانا چاہتا ہوں۔ بحالت مجبوری مجھے ٹم مور بن کر ہی ان کے ساتھ رہنا پڑا۔''

''کیا ہی عمدہ بات ہے۔ جب بھی کسی کا کام بننا ہوتا ہے تو اس کے راستے بھی نکل آتے ہیں۔ مائی ڈیئر لائن ہارٹ۔ ایلم مجھے ساری حقیقتیں بتا چکا ہے اور میں تم سے ایک سودا کرنا چاہتا ہوں۔''

''کیسا سودا؟''

''دولت کی خواہش کس دل میں نہیں ہوتی۔ اگر تم کسی لمحے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کرو کہ تم ایک بہت ہی زیادہ پاکباز آدمی ہو تو کوشش کرتے رہو یقین کوئی نہیں کرے گا اور اگر برا نہ مانو تو ایک بات کہوں تم نے اپنے آپ کو ٹم مور صرف اس لئے تسلیم کر لیا ہے کہ ایلا کے دادا ڈنکن کی کافی جائداد اور زمینیں وغیرہ ہیں۔ برا نہ ماننا میری بات کا۔ یہ دولت اگر تم ایک ایسی عورت کے ذریعے حاصل کرنا چاہتے ہو جو تمہاری بیوی نہیں ہے تو بہر حال انسان دنیا میں سب کچھ کر ہی لیتا ہے۔ لیکن یہ اچھی بات نہیں ہے اگر تم اپنی قوت بازو سے ایک دولتمند انسان بن جاؤ تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ زیادہ بہتر طریقہ ہے۔'' میں سوالیہ نگاہوں سے فیورا کو دیکھنے لگا تو اس نے کہا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

''اور وہ دولت میں تمہیں فراہم کرسکتا ہوں۔ کیا تم یہ پسند کرو گے کہ ہر ہفتے تم کم از کم ایک لاکھ یوایس ڈالر کما سکو گویا مہینے میں چار لاکھ یوایس ڈالر۔ ذرا غور کرو۔ اگر یہ سلسلہ ایک سال بھی چل جائے تو تمہاری مالی حیثیت کیا ہو گی۔''

''مگر کیسے مسٹر فیورا؟'' میں نے دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

''ایک بات اچھی طرح سمجھ لو۔ جب کسی کو اپنا راز دیا جاتا ہے تو پھر یہ بھی تصور کر لیا جاتا ہے کہ اس راز کو افشا کرنے کا نتیجہ کیا نکلے گا۔''

''دھمکیاں مت دو۔ ماسٹر فیورا۔ میں ذہنی طور پر دھمکیاں قبول کرنے کا عادی نہیں ہوں۔''

''تمہاری پیشانی کی لکیریں مجھے بتاتی ہیں کہ تم ذرا مختلف قسم کے انسان ہو۔ میں دھمکی نہیں دے رہا۔ بلکہ کچھ حقیقتوں سے تمہیں روشناس کرانا چاہ رہا ہوں۔ مثلاً یہ کہ ہم لوگ کچی شراب کا کاروبار کرتے ہیں۔ یہ شراب ہم ایک مخصوص راستے سے گزار کر باہر کی دنیا میں پہنچاتے ہیں۔ چونکہ ہمارے پاس اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ ٹم مور کو ان علاقوں میں نگران مقرر کیا گیا ہے۔ پہلے ہم نے اسے پیش کش کی کہ وہ ہمارے لئے یہ راستے کھلے چھوڑ دے اور ہمیں اپنا کاروبار کرنے دے۔ ہم نے اسے معقول معاوضے کی پیش کش بھی کی تھی۔ لیکن وہ ضرورت سے زیادہ نیک اور ایماندار بننے کی کوشش کر رہا تھا۔ نتیجے میں ہمیں اسے وہاں سے اٹھانا پڑا۔ ایک اور شخص وہاں موجود ہے جس کے بارے میں ہمیں تشویش ہے۔ پہلے بھی وہ ہمارے ہاتھوں نقصان اٹھا چکا ہے۔ لیکن اب وہ انتقامی مزاج لے کر وہاں موجود ہے۔ اس کا نام جیکال ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں ٹم مور آئی ایم سوری مسٹر لائن ہارٹ کہ چونکہ تم ٹم مور کے اس قدر ہم شکل ہو کہ ایک عورت بھی تم میں اور اپنے شوہر کے درمیان شناخت نہیں کر سکی۔ تم اگر چاہو تو وہاں ٹم مور کی جگہ لے کر ہمارے راستے آسان کر سکتے ہو۔'' میں نے چونک کر ماسٹر فیورا کو دیکھا تو وہ مخصوص انداز میں سیٹی بجاتا ہوا بولا۔

''ہاں۔ بہترین آئیڈیا۔ اپنا کام ٹم مور کی حیثیت سے جاری رکھو۔ علاقوں کی نگرانی

کرتے رہو۔ اگر اپنی نیک نامی برقرار رکھنا چاہتے ہو تو اس کے لئے بھی تمہیں ایک چھوٹا سا کوٹہ دیا جاسکتا ہے۔''

''کوٹہ؟''

''ہاں۔ شراب کے ایسے مٹکوں کا کوٹہ جنہیں تم پکڑوا سکتے ہو۔ تاکہ تمہاری شخصیت پر کوئی شبہ نہ ہو سکے۔ ہم یہ کوٹہ اپنے اخراجات میں شامل کر لیں گے یعنی کوئی یہ نہیں کہہ سکے گا کہ تم نے اس دوران شراب نہیں پکڑی۔ کیونکہ بہر حال بازار میں ہماری شراب دستیاب تو ہو ہی سکتی ہے۔ وہ لوگ تم پر شبہ کرنے لگیں گے۔ اس کیلئے ضروری ہے کہ تھوڑا تھوڑا کام ہوتا رہے یعنی تم اپنی پکڑ دھکڑ کر سکو۔ ہم اس پر کوئی اعتراض نہیں کریں گے۔ اس کے علاوہ جیسا کہ میں نے تم سے کہا۔ ایک لاکھ یوایس ڈالر ہر ہفتے تم تک پہنچ جائیں گے یعنی وہ کھیپ جو تم درے سے نکالو گے اس کے عوض ایک لاکھ ڈالر۔ کیا خیال ہے۔''

''کیا مجھے سوچنے کا موقعہ ملے گا۔''

''دیکھو جس کام میں سوچ بچار شامل ہو جاتا ہے اس میں کامیابی ذرا مشکوک ہو جاتی ہے۔''

''لیکن ایلا؟''

''یہی تو سب سے بڑا کھیل ہے۔ وہ لڑکی اتفاق سے ہمارے ہاتھ آ گئی۔ ان علاقوں میں آ نکلی تھی۔ پہلے میں نے سوچا تھا کہ اس لڑکی کے ذریعے ٹم مور کو آزادی دے کر بلیک میل کیا جائے گا۔ اس لئے ہم نے اسے اپنی قید میں رکھا۔ لیکن اس سے اچھا کھیل نکل آیا۔ تو ہم کیوں ناں اس سے فائدہ اٹھائیں۔''

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے مجھے منظور ہے۔'' ماسٹر فیورا اپنی جگہ سے اٹھا اور پھر پرجوش انداز میں مجھ سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔

''جب تک بھی یہ کھیل چلتا رہے چلنے دیا جائے۔ جب تم کسی الجھن میں گرفتار ہو جاؤ اور تمہیں یہ شبہ ہو جائے کہ حکومت تمہاری طرف سے مشکوک ہو چکی تو سیدھی سیدھی بات ہے میرے پاس چلے آؤ۔ میں تمہیں پناہ دوں گا اور تمہاری حفاظت کی ذمہ داری قبول

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کروں گا۔'' میں نے ایک گہری سانس لی اور آہستہ سے بولا۔

''یہ ایک بہت ہی دلچسپ بات ہے ڈیئر ایلم اور میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ تم نے بڑی ذہانت کا مظاہرہ کیا، جو اس شخص کو یہاں لے آئے۔ ہاں اب تم مجھے یہ بتاؤں کہ اس سلسلے میں خود تمہارے اپنے ذہن میں کوئی تصور ہے۔ میرا مطلب ہے کہ تم کیا کرنا چاہو گے۔ اس لڑکی کے ساتھ تمہاری روانگی کب تک ہے اور ہمارے بقیہ کام کے سلسلے میں تم کیا کرنا پسند کرو گے؟'' میں چند لمحات پر خیال انداز میں گردن ہلاتا رہا پھر میں نے کہا۔

''ہر چند کہ ڈنکن اور ایلا کو ابھی تک مجھ پر کوئی شبہ نہیں ہو سکا ہے لیکن اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ میں نے دوسرے لوگوں سے ملاقات نہیں کی۔ مثلاً جیکال، تھوڑی سی معلومات مجھے اس سلسلے میں درکار ہیں کہ ٹم مور کے شناساؤں میں کون کون ہے؟ وہ ان سے کس انداز میں پیش آسکتا ہے یا آتا رہا ہے؟ اگر ٹم مور سے میری ملاقات ہو جائے اور میں اپنے طور پر تھوڑی معلومات اس سے حاصل کرلوں تو یہ ایک بہترین سہارا حاصل ہو جائے گا مجھے تاکہ میں اپنے طور پر کام کرنے میں مشکل محسوس نہ کروں۔'' ماسٹر فیورا گہری سوچ میں ڈوب گیا دیر تک سوچتا رہا پھر آہستہ سے بولا۔

''اس کے لئے کیا یہ بہتر نہ رہے گا کہ ہم تمہیں ٹم مور کے پاس قید خانے میں چھوڑ دیں اب تم یہ بتاؤ کہ ایسا کونسا طریقہ کار اختیار کیا جائے جس کی تحت ٹم مور تم پر حیرت نہ کرے میرا خیال ہے میرے ذہن میں ایک تجویز ہے اگر تم اسے پسند کرو۔''

''کیا؟'' میں نے سوالیہ نگاہوں سے ماسٹر فیورا کو دیکھا تھا ماسٹر فیورا نے پھر اپنے مخصوص انداز میں مسکرا کر سیٹی بجائی اور بولا۔

''میرا زندگی بھر کا تجربہ ہے کہ کسی بھی کام میں ضرورت سے زیادہ احتیاط برتی جائے تو وہ لازمی طور پر بگڑتا ہے ہم تمہیں قید خانے میں پہنچائے دیتے ہیں ایک سیدھی سیدھی سی بات کی جاسکتی ہے وہ یہ کہ تم ٹم مور سے یہی بات کہو کہ ہم لوگ یہ سمجھے تھے کہ ٹم مور قید خانے سے فرار ہو گیا ہے چنانچہ تمہیں گرفتار کر کے قید خانے میں پہنچا دیا گیا۔''

''لیکن اس میں ایک بات ہے ماسٹر فیورا!''

''کیا؟''

''آخر تمہیں اس بات کا علم ہو ہی جائے گا کہ اصل ٹم مور قید خانے میں موجود ہے۔''

''ہاں مجھے اس بات کا علم ہو چکا ہے اور اب میں اس بات کی تفتیش کر رہا ہوں کہ آخر ٹم مور کا یہ ہمشکل کہاں سے آ گیا اور یہ کون ہے۔ یعنی تم زیر تفتیش ہو ذرا سوچو اس کے بعد تمہارے لئے پریشانی کا کوئی جواز باقی نہیں رہے گا ہاں تم اپنے بارے میں کوئی بھی کہانی سنا سکتے ہو اور بہتر یہ ہوگا کہ تم اس بات کا اظہار نہ کرو کہ مسٹر ڈنکن کے ساتھ یا اس کی بیوی کے ساتھ وہاں رہ چکے ہو چند روز رہ کر تم اس سے اس کے بارے میں معلومات حاصل کر لو میرا خیال ہے۔ اس کے لئے تین چار دن کافی رہیں گے۔''

''بہت کافی۔'' میں نے جواب دیا۔'' اور اس کے بعد تم خاموشی کے ساتھ باہر نکلو اس لڑکی ایلا کو اپنے ساتھ لو اور کامیابی اور کامرانی کے ڈنکے بجاتے ہوئے واپس اپنے گھر پہنچ جاؤ۔'' اور پھر اس کے بعد ماسٹر فیورا اپنے مخصوص انداز میں سیٹی بجا کر ہنسنے لگا میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''واقعی بڑا سادہ اور آسان طریقہ ہے۔''

''تو پھر آج ہی رات بلکہ ایسا کرو آج رات میرے مہمان رہو آرام کرو یہاں پر صبح سورج نکلنے سے پہلے تمہیں وہاں پہنچا دیا جائے گا کیونکہ اس کے بعد تمہیں دو تین دن تک قید خانے کی مشکلات برداشت کرنا پڑیں گی۔'' میں نے آمادگی کا اظہار کر دیا اور اس کے بعد ایلم مجھے چھوڑ کر چلا گیا۔ ماسٹر فیورا نے میری کافی خاطر مدارات کی تھی کورکوں کے بارے میں مجھے تفصیلات بتائی تھیں۔ جیکال سے اپنی دشمنی کے واقعات بتائے تھے اس بات پر تشویش کا اظہار کیا تھا بلکہ کچھ دیر کے بعد اس نے کہا۔

''اور ایک بات اور کہوں تم سے مائی ڈیئر لائن ہارٹ وہ یہ کہ جیکال کو ختم کر دو کسی بھی طرح اسے زندگی سے ختم کر دو وہ شخص میرے لئے ہمیشہ درد سر بنا رہا ہے دیوانہ قسم کا آدمی ہے اور مجھے یہ خوف ہے کہ کبھی کسی وقت وہ ہمارے لئے مشکل نہ بن جائے۔''

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

''میں نے زندگی میں کبھی کسی کو قتل نہیں کیا ہے۔ ماسٹر فیورا!''

''ایک قتل بھی کر کے دیکھو لطف آتا ہے اگر اسے گولی نہ مار سکو خنجر سے قتل نہ کر سکو تو میں تمہیں عمدہ قسم کا زہر دے دوں گا جب بھی موقع مل جائے وہ زہر اس کی خوراک میں شامل کر دینا۔ جیکال کی موت کا معاوضہ الگ سے ملے گا۔''

''یہ زیادہ موزوں رہے گا۔''

''جب جرم کی زندگی میں قدم رکھ ہی دیا ہے تو دولت کماؤ اور عیش کرو لائن ہارٹ وہ لڑکی بڑی خوبصورت ہے۔ میں سمجھتا ہوں ایک خوبصورت لڑکی اگر کچھ عرصے ساتھ دے جائے تو کیا حرج ہوتا ہے۔''

''کون لڑکی؟'' میں نے چونک کر پوچھا۔

'ایلا یعنی ٹم مور کی بیوی۔'' فیورا نے ہنستے ہوئے کہا اور میں ایک سرد آہ بھر کر خاموش ہو گیا جو کچھ ہوا تھا وہ اب بھی میرے لئے بڑے افسوس کا باعث تھا۔ لیکن میں کیا کرتا وہ لوگ میری بات ماننے کے لئے تیار ہی نہیں تھے اور میں بھی اپنے طور پر یہ سوچ کر ایلا کی جانب رجوع ہوا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ میں ٹم مور ہی ہوں اور وہ میری بیوی بہر حال اب میں یہ تمام باتیں کسی اور سے تو نہیں کر سکتا تھا بلکہ اب تو میرے دل میں یہ وسوسے بھی تھے کہ میں جو قدم اٹھانے جا رہا ہوں اس کے بعد اصل ٹم مور اور ایلا کے درمیان کیا رابطے رہیں گے لیکن قصور میرا نہیں تھا اور بے قصور آدمی کم از کم اپنے ضمیر کو تو مطمئن کر سکتا ہے یہ معلومات حاصل ہو جانے کے بعد کہ واقعی میں ٹم مور نہیں ہوں بلکہ سارے کا سارا کھیل غلط فہمی پر مبنی رہا ہے۔ سیدگان کے عمل نے مجھے ٹم مور بنا دیا میں کیا کر سکتا تھا سوائے اس کے کہ اب اس جگہ کو چھوڑ کر نئی دنیا کی تلاش میں نکل جاؤں یہ فیصلہ تو بعد ہی میں کرنا تھا کہ مجھے کرنا کیا ہے فی الحال ان ہنگاموں سے نکلنا ضروری تھا۔ رات کو سو گیا۔ زیادہ وقت نہیں ملا تھا۔ صبح کو مجھے جگا دیا گیا۔ بہترین ناشتا کرایا گیا اور اس کے بعد ماسٹر فیورا نے اپنے آدمی کے ہاتھ قید خانے کی جانب روانہ کر دیا ایلم ان لوگوں میں شامل نہیں تھا۔ ماسٹر فیورا نے مجھ سے کہا کہ بعد میں ایلم کو ساری تفصیلات بتا دی جائیں گی کیا کرنا ہے اور کیا نہیں

کرنا میں کئی منصوبوں کو ساتھ لے کر چلا تھا۔ جس وقت مجھے قید خانے میں داخل کیا گیا۔ ٹم مور گہری نیند سو رہا تھا۔ اس کو پتا بھی نہیں چل سکا کہ اس کے قید خانے میں ایک قیدی کا اضافہ ہو گیا ہے۔ میں نے اسے بغور دیکھا اور خود بھی...... اگر کسی نے مجھے ٹم مور سمجھا تو غلط نہیں کیا۔ وہ ہو بہو میرا ہم شکل تھا بہر حال یہ بات تو میرے علم میں آ ہی چکی تھی۔ پھر ٹم مور جاگ گیا اور جاگنے کے بعد اس نے سب سے پہلے میری موجودگی کو ہی محسوس کیا میں خاموشی سے بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔ اس نے پہلے مجھے دیکھا تو اس پر وہی کیفیت طاری ہوئی جو انسانی فطرت کا ایک حصہ ہو سکتی ہے وہ شدت حیرت سے گنگ ہو گیا تھا۔ پھر اس کے چہرے پر عجیب سے تاثرات پھیل گئے وہ مجھے گھورتا رہا پھر اس نے کہا۔

''کوئی نئی چال؟ کوئی نیا منصوبہ؟''

''ہاں۔'' میں نے مسکرا کر کہا۔

''شاید تمہارے چہرے پر میک اپ کیا گیا ہے؟''

''نہیں بلکہ اتفاق سے میرا چہرہ تمہارے چہرے سے ملتا جلتا ہے۔

''بہت کامیاب اداکار ہو میری آواز کی نقل بھی کر لیتے ہو۔''

''ہاں۔ میں خود حیران ہوں کہ میں نے کیسے تمہاری آواز کی نقل کی۔''

''گویا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ اصل ٹم مور تم ہو؟''

''نہیں میں نہیں کہنا چاہتا۔''

''تو پھر اس ڈرامے کی کیا ضرورت تھی کیا مجھے بتانا پسند کرو گے؟''

''ہاں کروں گا لیکن ابھی نہیں کچھ وقت کے بعد۔''

''ہو سکتا ہے کہ تم اس وقت تک زندہ نہ رہ سکو۔''

''نہیں تمہیں چاہیے کہ مجھے زندہ رہنے دو۔'' میں نے نرم لہجے میں کہا میں جانتا ہوں کہ اس شخص کا کوئی قصور نہیں ہے۔ قید خانے میں پڑا ہوا ہے نجانے کیسی کیسی صعوبتوں سے گزرا ہو گا نجانے کیسے خیالات اس کے دل میں آتے رہے ہوں گے۔ بیچارہ بے قصور ہے اس کی کسی بات کا برا ماننا اس کے ساتھ زیادتی ہے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

‘‘خیر وہ ذلیل کتا اور کیا کیا کرسکتا ہے میں بھی دیکھوں گا ویسے تم درحقیقت کم از کم آواز کی نقل نکالنے کے معاملے میں بہت مہارت رکھتے ہو جدید دور میں چہروں کو تبدیل کرنا تو اتنا مشکل کام نہیں رہا ہے۔’’

‘‘اپنی ذہانت کا مظاہرہ کرلو جو سوچنا چاہتے ہو سوچ لو جو کہنا چاہتے ہو کہتے رہو اور جب دل کی ساری بھڑاس نکل جائے تو پھر مجھے سننا کہ میں کیا کہنا چاہتا ہوں۔’’

‘‘میں نے کہا اور وہ مجھے گھورنے لگا پھر بولا۔’’

‘‘ہاں واقعی میں اس دلچسپ تجربے سے گزرنا چاہتا ہوں اور میرا خیال ہے کہ میں اس قدر کند ذہن کا مالک بھی نہیں ہوں کہ فیورا کے منصوبے کو فوراً ہی نہ سمجھ سکوں میرا تعلق محکمہ پولیس سے ہے مسٹر اور میں نے تجربہ بھی حاصل کیا اور ایک اعلیٰ مقام بھی کیونکہ اپنی صلاحیتوں کی بناء پر ہی میں نے یہ عہدہ حاصل کیا ہے۔’’

‘‘کیوں نہیں مائی ڈیئر ٹم مور۔’’

‘‘میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ اب مسٹر فیورا نے میرا ایک ہمشکل تیار کیا ہے تاکہ اسے میری جگہ بھیج کر اپنا کام کرسکے اور تم قید خانے میں اس لئے آئے ہو کہ میری حرکات وسکنات کو ذہن نشین کرلو اور آرام کے ساتھ اپنا کام سرانجام دو کیوں میں غلط کہہ رہا ہوں کیا؟’’ میں نے تعریفی نگاہوں سے اسے دیکھا آدمی واقعی ذہن تھا۔ پتا نہیں کس طرح مسٹر فیورا کے جال میں پھنس گیا تھا اس نے وہی اندازہ لگایا تھا۔ جو ماسٹر فیورا نے کیا تھا اور یہ واقعی ذہانت کی نشانی تھی۔ میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

‘‘کمال ہے واقعی ایک حقیقت ہے کہ تم نے جو کچھ بھی کہا وہی سو فیصد ہے۔ یعنی بالکل درست حقیقتاً مجھے یہاں تمہاری حرکات وسکنات کا جائزہ لینا اور تم سے تمہارے بارے میں معلومات حاصل کرنا سونپا گیا ہے اور میں اسی لئے یہاں تک آیا ہوں!’’

‘‘میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا بات صرف اتنی نہیں ہے کہ تم میری جگہ لے لوگے میں آخری شخص نہیں ہوں کوراسکا کے محکمہ پولیس کو اور انتظامیہ کے دوسرے افراد کو ان تمام باتوں کا خیال خود بھی رکھنا چاہئے یہ سب کچھ میری ہی ذمہ داری نہیں ہے لیکن میری اصل

ذمہ داری میری بیوی اور اس کا چھوٹا سا گھر ہے جو بہرحال تم سے متاثر ہوں گے اس لئے میں تمہیں اس قابل نہیں چھوڑوں گا کہ تم اپنا یہ مذموم منصوبہ کامیابی تک پہنچا سکو۔’’

‘‘اس کے لئے تم کیا کرو گے؟’’

‘‘تمہیں ہلاک کردوں گا۔’’

‘‘اس سے کوئی بڑا مفاد حاصل نہیں ہوگا تمہیں. وہ اگر یہ کرنا چاہتا ہے وہ کسی دوسرے آدمی کو اس کے لئے تیار کرسکتا ہے میرا میک اپ تم دیکھ رہے ہو اس کا مطلب ہے کہ ماسٹر فیورا کامیاب میک اپ کرسکتا ہے۔’’

‘‘ذلیل انسان تم خود بھی انسانوں جیسی شکل رکھتے ہو تمہیں علم ہے کہ یہ لوگ شراب فروشی کا گندہ کاروبار کرتے ہیں اور انہیں بہت بڑے مفادات حاصل ہوتے ہیں کیا اس مذموم کام کے لئے تم ان کا ساتھ دو گے تمہارے اندر ضمیر نہیں ہے انسانیت نہیں ہے۔’’

‘‘ہے دونوں چیزیں ہیں بشرطیکہ تم بھی انہیں قبول کرو۔’’

‘‘کیا مطلب؟’’

‘‘مطلب یہ ہے کہ اگر تم میرے ضمیر کو جگانے کی کوشش کر رہے ہو اور میرا ضمیر اتفاق سے واقعی جاگ جاتا ہے اور میں اس کام سے منکر ہوجاتا ہوں یا نہیں کرتا تو کیا تم میری بات کو تسلیم کرلو گے۔’’ وہ کسی قدر الجھی ہوئی نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگا تو میں نے کہا۔

‘‘ڈیئر ٹم مور ذرا عقل سے کام لو تم اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ذہین انسان ہو بہت پھرتی سے سوچتے ہو اور بہت صحیح سوچتے ہو لیکن میں تم سے جو گفتگو کرنا چاہتا ہوں وہ بالکل مختلف ہے بشرطیکہ تم فضول باتوں سے گریز کرو۔’’

‘‘کیا کہنا چاہتے ہو؟’’

‘‘ابھی مجھے تمہارے ساتھ دو تین دن کا وقت دیا جائے گا تاکہ میں تمہاری حرکات وسکنات کا جائزہ لے کر تمام چیزیں ذہن نشین کرلوں اور اس کے بعد خوش اسلوبی سے تمہارا کام سرانجام دے سکوں وہ مسلسل مجھے گھورتا رہا اور پھر بولا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

''تم جو کچھ کہنا چاہتے ہو صاف صاف کیوں نہیں کہتے۔''

''سب سے پہلے اپنی گرم کھوپڑی کو ٹھنڈا کرو اور جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اسے غور سے سنو اور اس پر یقین کرو۔''

میرے اس تحکمانہ انداز کو اس نے عجیب سا محسوس کیا لیکن بہر حال اس سے متاثر ضرور ہوا تھا کہنے لگا۔

''میں ایک بار پھر تم سے استدعا کرتا ہوں کہ جو کچھ کہنا چاہتے ہو واضح الفاظ میں کہو اس وقت میں ذہنی طور پر بہت منتشر ہوں ہوسکتا ہے تمہاری بات میری سمجھ نہ آئے۔''

''مائی ڈیئر ٹم مور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جو کچھ تم نے سوچا ہے وہی بالکل درست ہے ماسٹر فیورا نے یہی منصوبہ بنا کر مجھے یہاں بھیجا ہے لیکن میرا منصوبہ کچھ اور ہے۔''

''کیا؟''

''ہاں پہلی بات تو یہ ہے کہ تمہاری بیوی ایلا اس وقت ماسٹر فیورا کے قبضے میں ہے۔''

''کیا؟'' ٹم مور کا چہرہ دہشت سے سفید ہوگیا۔''

''بالکل جو وعدہ کیا ہے اس کی تکمیل کرواپے آپ کو مکمل طور پر قابو میں رکھو گے مجھے صرف سنو گے۔''

''وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے مجھے دیکھتا رہا میں نے کہا۔

''ہاں ایلا ان کے قبضے میں ہے اور ان لوگوں نے یہی منصوبہ بنایا ہے کہ جب میں تمہاری مکمل ادا کاری سیکھ لوں تو ایلا کو لے کر یہاں سے روانہ ہو جاؤں وہ لوگ خود ایلا کو میرے حوالے کر دیں گے وہاں جا کر میں ان لوگوں کے ساتھ مکمل تعاون کروں ان کی شرائط احتیاط سے درجے سے گزر جانے دوں اور ان کے لئے وہ مجھے ایک لاکھ ڈالر ہفتہ وار ادا کریں گے یہ میرے اور ان کے درمیان طے پایا ہے اس کے علاوہ میں تمہیں ان تمام حقیقتوں سے روشناس کرانا چاہتا ہوں جو مجھ سے تعلق رکھتی ہیں سمجھ رہے ہو لیکن یہاں سے

میں روانہ نہیں ہوں گا بلکہ تم جاؤ گے میری حیثیت سے۔'' ایک بار پھر اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں چند لمحات وہ پاگلوں کی طرح میری شکل دیکھتا رہا۔

''لیکن کیوں؟''

''اس کا جواب کبھی نہیں دوں گا تم سمجھ رہے ہو۔'' اب اس کے چہرے پر نرمی کے نقوش نظر آنے لگے وہ خاموشی سے مجھے دیکھتا رہا پھر خشک ہونٹوں پر زبان پھیر کر بولا۔

''تمہارا اصل نام کیا ہے؟''

''لائن ہارٹ!''

''میرے دوست مجھ پر رحم کرو میں بہت پریشان ہوں میری بیوی میرے لئے کس قدر دکھی ہوگی تم اس کا اندازہ نہیں لگا سکتے۔''

''میں تمہیں اپنے بارے میں کوئی تفصیل نہیں بتاؤں گا ٹم مور میں صرف ایک بات چاہتا ہوں کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں تم اس پر عمل کرو ذہن آدمی ہو خود فیصلہ کر لینا لیکن سب سے پہلے میرے ساتھ اس بات کا اقرار کرو کہ میری ہدایت پر عمل کرو گے۔'' اس نے گردن جھکالی کچھ دیر سوچتا رہا پھر بولا۔

''زندگی میں کبھی کبھی بہت سے فیصلے تقدیر پر چھوڑنا پڑتے ہیں میں اپنا فیصلہ بھی تقدیر پر چھوڑتا ہوں۔''

''کیا میں یہ مان لوں کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں تم اس کو تسلیم کر رہے ہو۔''

''ہاں اب تم یہ بات مان لو نتیجہ کچھ بھی نکلے اگر تم فیورا کا کوئی منصوبہ ہو تو بہر طور پر اپنی زندگی کا میں فیصلہ چاہتا ہوں میں خود درمیان میں لٹکے رہنا پسند نہیں کرتا آر یا پار جو ہونا ہے وہ ہو جائے۔

''ٹھیک ہے تو پھر ہاتھ ملاؤ اور فی الحال مجھ سے دوستی کر لو سمجھ رہے ہو اس کے بعد میں تمہیں کچھ حقیقتیں بتاؤں گا۔'' اس نے مجھ سے پر جوش مصافحہ کیا اور بولا۔

''ٹھیک ہے ایک بے بس انسان کو قتل کر دو تم اگر تمہارا ضمیر تمہیں اس کی اجازت دے۔''

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

''بات میرے ضمیر کی ہے تو مجھے میرے ضمیر پر چھوڑ دو سنو اب میں تمہیں اپنے بارے میں حقیقت بتاتا ہوں کیونکہ اسی حقیقت سے تم آگے چل کر فائدہ اٹھاؤ گے۔''

''بتاؤ؟'' اس نے کہا۔

ہاں سنو میں اتفاقیہ طور پر تمہارا ہمشکل ہوں ان علاقوں میں نکل آیا تمہاری بیوی ایلا کو ان لوگوں نے صرف اس لئے اپنے قبضے میں کیا کہ اس کے ذریعے تمہیں اپنے کام پر مجبور کر سکیں ان کا منصوبہ یہ تھا۔ کہ ایلا کو وہ اپنے پاس قید رکھیں گے اور تمہیں آزاد کر دیں گے۔ اس وعدے پر کہ تم ان کے احکامات کی تکمیل کرو گے لیکن اب انہوں نے منصوبہ بدل دیا ہے اب ان کا منصوبہ یہ ہے کہ مجھے یعنی لائن ہارٹ کو تمہاری حیثیت سے ایلا کے ساتھ روانہ کر دیا جائے اور میں وہاں جا کر یہ کام کروں میں تمہیں یہاں آنے کے اور اس کے بعد کے کچھ واقعات بتا دینا چاہتا ہوں تا کہ جب تم میری حیثیت سے یہاں سے نکلو تو ان لوگوں کو کوئی شبہ نہ ہونے پائے کہ تم اصل ٹم مور ہو میں یہاں آیا تو یہاں کی انتظامیہ کے ایک فرد ایلم کی بہن سورکا نے مجھے دیکھا وہ ایک معصوم سی لڑکی ہے اور اس کے ذہن میں نوخیز لڑکیوں کی طرح ایک جنون پرورش پاتا رہا یعنی اشام نامی ایک شخص کا انتظار جس کی شکل وصورت سے وہ واقف نہیں تھی۔ میں نے ٹم مور کو سورکا سے ملاقات تاریا، ایلا، ایلم اور اس کے بعد فیورا اور پھر فیورا کا منصوبہ وہ تمام تفصیلات بڑی احتیاط کے ساتھ لفظ بہ لفظ سنا دیں تا کہ اگر کبھی کسی مرحلے پر اسے اپنی شخصیت کو واضح کرنے کا موقع ملے تو وہ مار نہ کھا جائے وہ متعجب نگاہوں سے مجھے دیکھ رہا تھا اور نجانے کیا کیا سوچیں اس کے ذہن سے گزر رہی تھیں۔ یہاں تک کہ میں یہاں آنے تک کے واقع پر آ گیا۔ پھر میں نے کہا۔

''اب اس سے آگے سنو! ابھی مجھے دو تین دن تمہارے پاس رہنا ہے میں نے تمام واقعات تمہیں سمجھا دیے ہیں۔ تم یہاں سے نکلو گے میرے لباس میں میری حیثیت سے بجائے اس کے کہ میں تمہارے تاثرات تمہاری شخصیت کا اندازہ لگاؤں تم مجھے پڑھو اور یہ دیکھو کہ میرا طرز گفتگو کیا ہے انداز کیا ہے تا کہ ماسٹر فیورا کو اس بات کا شک نہ ہو سکے کہ جو شخص قید خانے سے آزادی پا رہا ہے وہ لائن ہارٹ نہیں بلکہ ٹم مور ہے میں تمہارے لباس

میں ٹم مور کی حیثیت سے یہاں رہ جاؤں گا تم ایلا کو لے کر نکل جانا اور اس کے بعد کر سکتے ہو تو ایک کوشش کرنا کہ مجھے یہاں سے آزاد کرا لو۔'' ٹم مور ششدر رہ گیا تھا کافی دیر کے بعد اس نے کہا۔

''مگر تم میرے لئے یہ قربانی کیوں دو گے؟''

''نہیں یہ سوال کرنے کا حق تمہیں حاصل نہیں ہے میں قربانی دے رہا ہوں۔ تم سے قربانی لے نہیں رہا۔''

''لیکن میرے دوست۔''

''کچھ بھی نہیں اگر اپنی بیوی کی زندگی چاہتے ہو اور اپنے طور پر بہتر زندگی بسر کرنا چاہتا ہوں تو ایسا ہی کرو جیسا میں کہہ رہا ہوں سمجھ رہے ہوں نا تم؟''

''ہاں میں سمجھ رہا ہوں۔''

''ایک کام اور کرنا مگر نہیں رہنے دو۔''

''مجھے بتاؤ؟''

''نہیں مناسب نہیں رہے گا۔ میں نے فوری طور پر اپنا منصوبہ بدل لیا اصل میں میرے ذہن میں یہ بات آئی تھی کہ اپنی آزادی کے لئے میں سورکا کو استعمال کروں اور ٹم مور سورکا کو یہ اطلاع دے کہ اس کا اشام قید خانے میں بند ہے۔ لیکن اس طرح صورتحال کامیاب نہ رہتی کیونکہ اگر یہ حیثیت ایلم کو حاصل ہوتی تو وہ اور بھی بہت کچھ کر سکتا تھا۔ بجائے اس کے کہ وہ مجھے قید خانے سے آزاد کرائے میرے لئے مصیبت ہی بن سکتا تھا۔ بہرحال اس کے بعد میرے اور ٹم مور کے درمیان تین راتوں تک اس موضوع پر گفتگو ہوتی رہی اور آخر کا وہ وقت آ گیا جب مجھے باہر نکلنا تھا اور اسی رات کے آخری پہر میں نے اپنا لباس ٹم مور کو دے دیا اور خود اس کا لباس پہن لیا۔ پھر جب ایلم خود قید خانے پر آیا اور اس نے مجھے اشارہ کیا یعنی میری جگہ ٹم مور کو تو ٹم مور کامیابی کے ساتھا مسکراتا ہوا باہر نکل گیا میں نے اسے خدا حافظ کہا تھا اور یہ الفاظ صرف ٹم مور نے سنے تھے۔ ایلم اسے ساتھ لے کر چلا گیا اب اس کے بعد مجھے انتظار کرنا تھا کہ ٹم مور اپنی کاوش میں کامیاب ہو سکا یا نہیں یہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ایک بہت اہم مرحلہ تھا اور میں اب قید خانے میں ٹم مور بنا ہوا تھا یہ سوچ رہا تھا کہ دیکھو کتنا وقت لگتا ہے جب ٹم مور دوبارہ واپس آ جائے گا اور اس کے بعد ہم دونوں عذاب میں گرفتار ہو جائیں گے وہ شخص اگر کامیابی سے میرے منصوبے کے مطابق ایلا کو لے کر نکل گیا۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کی زندگی سدھر جائے گی۔ ہاں یہ الگ بات ہے کہ اس پر بعد میں اور بھی انکشافات ہوں یعنی یہ کہ میں نے کچھ عرصے کے لئے اپنے آپ کو اصل ٹم مور سمجھ لیا تھا اور ایلا نے اپنی خلوتوں میں مجھے اپنے شوہر کی حیثیت دی تھی۔ اس وقت ٹم مور اور ایلا کے درمیان کیا تعلقات رہیں گے ٹم مور کس انداز میں میرے بارے میں سوچے گا وہ کس قدر مشتعل ہو جائے گا مسٹر ڈنکن سے اس کے کیا تعلقات رہیں گے یہ ایک بہت طویل سوچ تھی اور اصولی طور پر مجھے اب ان باتوں سے آزاد ہو جانا چاہئے تھا۔ میں اپنی قربانی دے چکا تھا اور یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ حقیقت منظر عام پر آنے کے بعد ماسٹر فیورا کے اس پر کیا اثرات مرتب ہوں گے سورکا کا کیا ہوگا۔ یا اگر یہ سب کچھ پتا نہ چل سکے تو کم از کم اس وقت تو پتہ ضرور چلے گا جب اصل ٹم مور وہ طریقہ کار اختیار نہیں کرے گا جس کے لئے میرے اور ماسٹر فیورا کے درمیان معاہدہ طے پایا تھا کیا اس وقت ماسٹر فیورا کو یہ بات معلوم ہو جائے گی کہ میں اصل ٹم مور نہیں ہوں اور اس کے بعد وہ میرے ساتھ کیا سلوک کرے گا لیکن کوئی ترکیب ہونی چاہئے کہ یہ سب کچھ نہ ہو اور طریقہ کار ذرا مختلف ہو میں ایسا کوئی منصوبہ اپنے ذہن میں سوچ رہا تھا ٹم مور جا چکا تھا اور میرے لئے سوچ کا سمندر چھوڑ گیا تھا۔ میں ایک بے یقینی کی کیفیت میں تھا اور فیصلہ کن طریقے سے نہیں کہہ سکتا تھا کہ اس کے بعد کیا ہوگا۔

ضرورت ہی کیا تھی۔ آج تک جو کچھ ہوا تھا اس کے بارے میں ہی کونسا فیصلہ کر سکا تھا۔ میرے فیصلے تقدیر کی کتاب میں پوشیدہ تھے اور یہ کتاب آج تک کوئی نہیں کھول سکا تھا۔ چنانچہ مست زندگی گزار دو۔ صرف آنے والے وقت کو دیکھو۔ ماضی کی تلاش سے زیادہ بیکار کام اور کوئی نہیں ہے اور حال اپنے بس میں نہیں۔ چنانچہ ذہن سادہ چھوڑ دیا جائے۔ اب ایک نئی کہانی کا آغاز ہو سکتا تھا ان حالات میں ماسٹر فیورا ٹم مور کی طرف سے

مایوس ہو کر یہ سوچ کہ حالات کیا ہوئے اور اس کے بعد میرے بارے میں انکشاف ہو باقی ساری باتیں تو بعد کی ہی تھیں جب ماسٹر فیورا کو یہ بات معلوم ہوگی کہ میں نے دھوکا دیا ہے تو وہ میری جان کا دشمن ہو جائے گا۔ آخر کار میں نے خود کو حالات کے دھارے پر چھوڑ دیا اور وقت کے فیصلوں کا انتظار کرنے لگا۔

ایک صبح جب میں قید خانے کی کھردری زمین پر مست نیند سے سو رہا تھا کہ باہر دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں میری آنکھ انہی دھماکوں سے کھلی تھی۔ مجھے احساس ہوا کہ یہ دستی بموں کے دھماکے ہیں۔ اسکے ساتھ ہی گولیوں کی تڑتڑاہٹیں سنائی دیں۔ بہت سی سوچوں نے مجھے گھیرے میں لے لیا کہ ان دھماکوں کا مقصد کیا ہے۔ پتھر ٹوٹ ٹوٹ کر گر رہے تھے اور مجھے ان سے بچنے کے لئے ادھر ادھر اچھلنا پڑ رہا تھا۔ انسانی آوازیں قید خانے کے آہستہ آہستہ قریب آ رہی تھیں۔ اچانک پتھر کا ایک ٹکڑا میرے سر کی پشت میں لگا اور میری آنکھوں کے سامنے تارے ناچ گئے گویا یہ اختتام تھا ان تمام سوچوں کا جو لمحوں میں مجھ پر مسلط ہو گئی تھیں۔

اور تب ہی میری آنکھ کھل گئی۔ میں نہ تو ٹم مور تھا اور نہ لائن ہارٹ اور نہ ہی سورا کا کا آشام، نجانے دنیا نے مجھے کیا کیا بنا دیا تھا۔ جبکہ میں ایک معمولی انسان تھا۔ ایک فرم میں ملازم تھا اور آجکل فرم کے ہی کام سے لندن میں تھا، یاد آیا رات سونے سے پہلے ایک جاسوسی ناول پڑھتے پڑھتے آنکھ لگ گئی تھی............

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk